رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیام اسلام

جالندھر شہر

نمبر ا	جنوری سنہ ۱۹۴۳ء۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۱ھ	جلد ۱۴

حاشیہ

مختصر ابن ابی جمرۃ

(۷۹)

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْل اللهِ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ؟ قَالَ رَسُوْل اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَا یَلْبَسُ الْقُمُصَ وَ لَا الْعَمَائِمَ وَ لَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَ لَا الْبَرَانِسَ وَ لَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَ لْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ. وَ لَا تَلْبَسُوْا مِنَ

الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ +

ترجمہ : عبداللہ بن عمرؓ عنہما سے روایت ہے کہ : ایک شخص نے کہا : اے اللہ کے پیغمبر احرام باندھنے والا کون کونسے کپڑے پہنے ؟ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہ تو کرتے پہنے اور نہ عمامے اور نہ شلواریں ، اور نہ کلاہیں ، اور نہ موزے ، بجز ایسے شخص کے جس کو جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے ، اور ان کو ٹخنوں کے نچلے حصہ سے کاٹ لے ، اور کوئی ایسے کپڑے نہ پہنو جن کو زعفران اور کسم لگا ہو -

تشریحات :

شبہ : سوال تو اُن کپڑوں کی بابت تھا جن کا پہننا جائز ہو ، جواب میں وہ لباس بتائے گئے جن کا پہننا ناجائز ہے - سوال وجواب میں مطابقت نہیں ؟

جواب اوّل : جواب میں ان ملبوسات کا ذکر جن کا پہننا ناجائز ہے ان کے ذکر کی نسبت جن کا پہننا جائز ہے قلت ، اختصار اور حصر وضبط میں افزوں تر ہے - پس ان کا ذکر بہتر ہے اسلئے کہ یہ ملبوسات ان سے جن کا پہننا مباح ہے تقلیل تر ہیں ، اور غیر مباح ملبوسات کو سمجھ لینے کے بعد مباح خود بخود سمجھ میں آجاتے ہیں - اس طرح سوال وجواب میں مطابقت حاصل ہو جاتی ہے

جواب ثانی : پوچھنا اسی لباس کے بارے میں زیادہ مناسب تھا جو مباح نہیں ہے اس لئے کہ اباحت اصل ہے ، ایسا جواب سائل کو الیق و انسب پر متنبہ کرنے کے لئے دیا گیا - اور ایسا جواب "اسلوب الحکیم" کہلاتا ہے - جیسے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۚ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ (تم سے نئے چاندوں کا حال پوچھتے ہیں ، یہ وقت بتاتے ہیں لوگوں کو اور حج کا) - ان لوگوں نے چاند کے اختلاف کی حکمت دریافت کی تھی - انھوں نے کہا تھا : کیا بات ہے کہ ابتدا میں چاند باریک ہوتا ہے ، پھر بڑھتا رہتا ہے اور پھر گھٹنے لگتا ہے ؟ انھیں جواب دیا اس میں کھلی حکمت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے لئے

ایسے نشان ہوں جن سے اپنے کاروبار کے اوقات ٹھہرا سکیں اور وقت بندھی عبادتوں کے واسطے علامات ہوں جن سے ان کے، بالخصوص حج کے اوقات پہچان سکیں۔ اس سے ان کے سوال کی نادرستی بیان فرمائی اور بتایا کہ ان کو ایسی بات پوچھنی چاہیئے تھی جو ان کے دین میں نافع ہے اور نہ ایسی جس کا تعلق علوم انسانیہ سے ہے، اور ایسی باتوں کا جواب دینا انسان کی سعی وتفتیش کی قوت کو ناکارہ بنانے اور ترقیات کو بند کر دینے کے مترادف ہے۔

القمص : جمع قمیص۔

العمائم : جمع عمامہ۔ سُمِّیَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا تَعُمُّ جَمِیْعَ الرَّاْسِ بِالتَّغْطِیَةِ

السَّرَاوِیْلَاتُ : جمع سَرَاوِیْل فَارِسِیٌّ مُعَرَّبٌ وَ سَرَاوِیْلُ مَمْنُوْعٌ مِنَ الصَّرْفِ وحکی ابن الحاجب اِنَّ مِنَ الْعَرَبِ مَنْ یَصْرِفُهٗ۔

البرانس : جمع بُرْنُسٌ بِضَمِّ الموحدۃ و النُّون قَالَ فِی الْقَامُوْسِ اَلْبُرْنُسُ قَلَنْسُوَۃٌ طَوِیْلَةٌ اَوْ کُلُّ ثَوْبٍ رَاْسُهٗ مِنْهُ دَرَاعَةً کَانَ اَوْ جُبَّةً۔

الْخِفَاف : جمع خُفٍّ : موزہ۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قمص و سراویل کا نام لیکر ہر سلے ہوئے کپڑے پر متنبہ فرمایا، اور عمائم و برانس کے ذکر سے ہر ایسے لباس، ہر جو سِلا ہوا ہو یا اَن سِلا ہو پس مرد پر اپنا سر یا اسکے بعض کا ڈھانپنا مثلاً وہ سفیدی جو کانوں کے پیچھے ہوتی ہے ایسی چیز کے ساتھ جو عرفاً ڈھانپنے والی چیزوں میں شمار ہوتی ہے اگرچہ وہ مرہم ہو یا پٹی ہو یا گیلی مٹی ہو حرام ہے۔ اور نہیں حرام اس کا پانی سے چھپانا جیسے پانی میں غوطہ کھانا اور نہ دھاگے سے جس سے سر کو باندھا جاتا ہے اور نہ ہودج سے جس کے سایہ میں بیٹھا ہو، گو وہ سر سے چھو رہا ہو، اور نہ اپنا یا کسی غیر کا ہاتھ رکھنے سے۔ اسکو ایسا ہی سمجھا گیا ہے جیسے سر پر ٹوکری کا ہونا، اسلئے کہ اسکو ساتر نہیں شمار کیا جاتا۔

اور فقہا کا ظاہرِ کلام اس کا حرام نہ ہونا ہے خواہ ستر کے ارادہ سے ہو یا نہ ہو لیکن الفورانی وغیرہ نے فدیہ کے واجب ہونے کو قطعی ٹھیرایا ہے جب کہ ٹوکری اور ایسی ہی چیزوں کے اٹھانے سے سر چھپانے کا قصد ہو ۔

اس کلام کا ظاہر لیسے وقت میں حرمت ہے اور کسی گدے یا عمامہ سے تکیہ کرنے کو اسمیں کوئی دخل نہیں کیونکہ اس حالت میں انسان برہنہ سر ہی سمجھا جاتا ہے ۔

اور آنحضورؐ نے نقاب کے ذکر سے ان چیزوں پر تنبیہ فرمائی جو پاپوش اور جراب کی قسم سے ہیں ۔

اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ : جملہ حالیہ موضع رفع میں احد کی صفت ہے ۔

وَلْيَقْطَعْهُمَا : مقطوع موزوں کے پہننے پر کوئی فدیہ نہیں ہے ۔ یہ شافعیہ کے نزدیک ہے اور حنفیہ کے نزدیک فدیہ ہے جیسا کہ اگر سر منڈانے کی حاجت پڑے تو سر منڈا کر فدیہ ادا کرنا پڑتا ہے ۔

سِلے کپڑوں اور دوسری مذکورہ چیزوں کے حرام ٹھیرانے میں راز عادتوں کی خلاف ورزی اور مالوفات سے باہر نکلنا ہے نفس کو دو چیزوں کا شعور دلانے کے لئے

(۱) ایک دنیا سے رخصت ہونے کا ۔

(۲) دوسرے سِلے کپڑے اتارتے وقت کفن پوشی کا ۔ اور اسکو اسکی خوگرفتہ چیزوں سے نکالکر اس عظیم الشان عبادت کی عمل پیرائی پر متنبہ کرنا اور یہ سبب ہوتا ہے اس عبادت پر متوجہ ہونے کا اور اسکے قوانین و ارکان اور شرائط و آداب کی محافظت رکھنے کا ۔

وَرْسٌ : یہ ایک پودا ہے تل کے پودے کی مانند خوشبودار جس سے سرخی مائل زرد کپڑے رنگے جاتے ہیں ۔ اور یہ بلاد یمن میں مشہور خوشبو ہے ۔ لیکن ابن عربی نے کہا کہ ورس اگرچہ خوشبو نہیں ہے مگر اسمیں خوشبو ہوتی ہے ۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اس سے آسودگی کی مناسبت کے بارے میں خوشبو اور خوشبو نما چیزوں سے پرہیز کرنے پر متنبہ فرمائیں ۔ اور اس حکم میں مردوں

ساتھ عورتیں بھی شامل ہیں برخلاف پہلے حکم کے کہ وہ مردوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

(وَهٰذَا الحَدِيْثُ ذَكَرَهُ البُخَارِيُّ فِي بَابِ مَا لَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ)

(۸۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى. فَقَالَ العَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ اسْقِنِيْ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ، قَالَ اسْقِنِيْ، فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَ هُمْ يَسْقُوْنَ وَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا، فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ، ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ، وَ اَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ ÷

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے کی جگہ پر آئے تو پانی مانگا، پس عباسؓ نے کہا: اے فضل! اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسکے ہاں سے پانی لاؤ۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ، تو کہا اے رسولِ خدا! وہ اسمیں اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا: مجھے پانی پلاؤ، پھر اس میں سے آپ نے پی لیا۔ پھر آپ زمزم پر آئے اور وہ لوگ پانی پلاتے تھے اور اس میں کام کرتے تھے۔ پس آپ نے فرمایا: کام کئے جاؤ کہ تم شائستہ عمل پر ہو۔ پھر فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں اترتا، یہانتک کہ رسّی اس پر رکھتا یعنی اپنے کاندھے پر اور اپنے کاندھے کی طرف اشارہ کیا۔

تشریحات:-

السِّقَايَةُ: وہ پانی کی جگہ جس پر عباسؓ پانی پلاتے تھے، اور اسمیں سے حج وغیرہ کے زمانے

میں پانی پلایا جاتا تھا۔

اِسْتَقٰی : پانی طلب کیا۔

اَلْعَبَّاسُ رضی : عَمُّ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم۔

فَضْلُ رضی : وہ عباس رضی کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

اِلٰی اُمِّکَ : اَیْ اُمِّ الْفَضْلِ - وہ لبابۃ الھلالیہ بنت الحرث ہیں اور وہی عبداللہ رضی کی بھی والدہ تھیں۔

فَقَالَ اِسْقِنِیْ : یعنی حضرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اسمیں سے پلا جو سقایۃ میں ہے۔

اِسْقِنِیْ : ابوعلی بن السکن نے اپنی روایت میں فناولہ العباسُ الدّلوَ: یعنی عباس رضی نے آپ کو ڈول دیا اور طبری کی روایت میں ہے اِسْقِنِیْ مِمَّا یَشْرَبُ مِنْہُ النَّاسُ یعنی مجھ کو اس میں سے پلاؤ جس میں سے لوگ پیتے ہیں۔

فَشَرِبَ مِنْہُ : اَیْ عَلٰی سَبِیْلِ التَّوَاضُعِ وَ اِرْشَادًا اِلٰی اَنَّ الْاَصْلَ الطَّھَارَۃُ وَ النَّظَافَۃُ حَتّٰی یَتَحَقَّقَ اَوْ یُظَنَّ خِلَافَ الْاَصْلِ۔

ثُمَّ اَتٰی : یعنی اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ زمزم پہنچے۔

وَ ھُمْ یَسْقُوْنَ : جملہ حالیہ ہے۔

وَ یَعْمَلُوْنَ فِیْھَا : یعنی اس میں سے پانی کھینچتے تھے۔

عَمَلٌ صَالِحٌ سے مراد پانی کھینچنا ہے۔

لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا : مَعْنَاہُ لَوْ لَا اَنْ یَغْلِبَکُمُ النَّاسُ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اِذَا رَأَوْنِیْ قَدْ عَمِلْتُہٗ لِرَغْبَتِھِمْ فِی الْاِقْتِدَاءِ بِیْ فَیَغْلِبُوْکُمْ بِالْمُکَاثَرَۃِ لَفَعَلْتُ۔

لَنَزَلْتُ : ای عَنْ رَاحِلَتِیْ۔

حَتّٰی اَضَعَ الحَبْلَ : اَیْ حَبْلِ السِّقَاءِ -
(وَھٰذَا الحَدِیْثُ ذَکَرَہُ البُخَارِیُّ فِی بَابِ سِقَایَۃِ الحَاجِّ)

(۸۱)

عَنْ عَبْدِ اللہِ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلَاۃً بِغَیْرِ مِیْقَاتِھَا اِلَّا صَلَاتَیْنِ، جَمَعَ بَیْنَ المَغْرِبِ وَ العِشَاءِ وَ صَلَّی الفَجْرَ قَبْلَ مِیْقَاتِھَا وَ ذَالِکَ فِی الحَجِّ +

ترجمہ : عبداللہ (رض) سے روایت ہے، کہا: مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے کوئی نماز اسکے معین وقت کے سوا کسی اور وقت پر پڑھی ہو چھوڑ کر دو نمازوں کو: جمع کیا شام اور عشاء کو، اور نمازِ فجر پڑھی اسکے معین وقت سے پہلے اور ایسا حج میں ہوا تھا۔

تشریحات :-

عَنْ عَبْدِ اللہِ : عبداللہ بن مسعودؓ مراد ہیں۔ اسلئے کہ کُتُبِ حدیث میں مطلق ان کا نام آتا ہے تو ان ہی کیطرف راجع ہوتا ہے۔

بِغَیْرِ مِیْقَاتِھَا : فِی غَیْرِ وَقْتِھَا المُعْتَادِ -

جَمَعَ : یعنی ان کو جمع کیا بطور جمعِ تاخیر کے، اس طرح کہ مغرب کو جمع التاخیر کے ارادے سے عشاء کے وقت تک مؤخر کیا، سو جو نماز اپنے معین وقت کے سوا میں ہوئی وہ مغرب تھی۔ ورنہ یہ وقت مغرب کا شرعی وقت تھا۔

وَ صَلَّی الفَجْرَ : اور فجر کی نماز پڑھی فجر کو طلوع ہونے پر۔

قَبْلَ مِیْقَاتِھَا : یعنی اسکے وقت معتاد سے پہلے جس میں پڑھا کرتے، اور وہ بلال کے وقت کی خبر دینے کو آنے کا وقت تھا، یہ مراد نہیں کہ اسکو فجر سے پہلے پڑھ لیا تھا۔ اسلئے کہ یہ بالاتفاق غیر جائز ہے۔

رَوَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابِ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ اَيْ مصاحب بجمع صلوتين قبله)

(۸۲)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نَحَرْتُ وَبِجُلُوْدِهَا +

ترجمہ: علی (رضؓ) سے روایت ہے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ میں ان اونٹوں کے جل اور چمڑے جو میں نے نحر کئے خیرات کردوں۔

(هٰذَا الْحَدِيث ذكره البخاری فی باب جلال البدن)

(۸۳)

اَلْبُخَارِيُّ قَالَ عَطَاءٌ اِذَا تَطَيَّبَ اَوْ لَبِسَ نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا، فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ +

ترجمہ: البخاری: عطاء نے کہا: جب خوشبو لگالے یا پہن لے بھول کر یا نادانستہ تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

تشریحات :-

البخاری : فاعل لمحذوف ای قال البخاری۔

فَلَا كَفَّارَةَ عليه : ای لا فدية عليه۔

(۸۴)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ، فَقَالُوْا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ فَاَمَرَ

بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ ❖

ترجمہ :- انس رضؓ سے روایت ہے کہا : آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں اور حکم دیا مسجد تعمیر کرنے کا پس فرمایا : اے بنی النجار! میرے ساتھ سودا کر لو۔ انھوں نے کہا: ہم اس کی قیمت نہیں مانگتے مگر اللہ کی طرف۔ پس حکم دیا مشرکوں کی قبروں کے متعلق تو وہ اکھاڑ دی گئیں۔ پھر گڑھوں کے متعلق تو وہ برابر کر دئے گئے، اور کھجوروں کے متعلق تو وہ کاٹ ڈالی گئیں اور کھجور کے پیڑ مسجد کے قبلہ کی طرف قطار میں رکھدئے۔

تشریحات :

المدینة : اسم علم ہے مشہور شہر کا جس کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تھی اور وہی آپ کا مدفن ہے۔ جب مطلق "المدینہ" بولا جائے تو یہی سمجھ میں آئیگا کہ وہی مراد ہے۔ جب لفظِ "المدینہ" سے کوئی اور شہر مراد ہو تو کوئی نہ کوئی قید ضروری ہے۔ فَھِیَ کَالنَّجْمِ لِلثُّرَیَّا۔ اس سے قبل اس کا نام یثرب تھا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاِذْ قَالَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ یَا اَھْلَ یَثْرِبَ! اور یثرب اس شہر کے ایک مقام کا نام ہے۔ پھر سارا شہر اسی نام سے موسوم ہوا۔ پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام طیبہ و طابہ رکھا۔ اسکے اصل باشندے عمالیق تھے۔ پھر بنو اسرائیل کا ایک گروہ اس میں وارد ہوا، بقول بعض حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکو یہاں بھیجا تھا۔ پھر اوس اور خزرج اس میں اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اس میں بروز جمعہ ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تھی۔ آپ نے مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ۱۴ دن قبا میں اقامت فرمائی اور مسجد قبا کی بنا ڈالی۔ پھر مدینہ میں داخل ہوئے۔

وَاَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ : ای فی المدینۃ۔

یا بَنِی النَّجَّارِ : یہ لوگ انصار کی ایک جماعت آنحضرتؐ کے دادا عبدالمطلب کے ماموں ہیں۔

ثَامِنُوْنِی : ای بایعونی بالثمن۔ و فی الصلاۃِ ثامنونی بحائطکم ای نستانکم

وحذف ذٰلِكَ هُنا و المخاطب بهذا من يستحق الحائط و كان فيما قيل لِسَهل و سهيلٍ يتيمين فى حجرِ اسعد بن زرارة (لا نطلُبُ ثمنَهُ الا الى الله) اى من الله ۔

(۸۵)

عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ الدَّجَّالُ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ، يَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِىْ بِالْمَدِيْنَةِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ. الَّذِىْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ. فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَ رَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِى الْاَمْرِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ، وَ اللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّى الْيَوْمَ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ ✣

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روایت کیا حضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمایا: اتریگا دجال (حالانکہ اس پر بند کیا گیا ہے کہ مدینہ کی گلیوں میں داخل ہو) اتریگا بعض ان شور زمینوں میں سے جو مدینہ میں ہیں کسی میں، پس نکل کر جائیگا اسکی طرف ایک ایسا شخص جو لوگوں میں بہتر یا بہتر لوگوں میں سے ہوگا، پھر وہ کہیگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جسکی بات ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ پس دجال کہیگا بھلا دیکھو تو اگر میں اس (شخص) کو مار ڈالوں اور پھر زندہ کردوں تو کیا تم اس میں شک کروگے؟

لوگ کہینگے : نہیں ۔ پس وہ اسکو مار ڈالیگا ، پھر اسکو زندہ کر دیگا ۔ پھر وہ شخص جس وقت (دجال) اسکو زندہ کر دیگا ، کہیگا : بخدا میں آج سے زیادہ پختہ نگاہ کبھی نہیں ہوا ، پھر دجال چاہیگا کہ میں اسے مار ڈالوں ، لیکن اس کو اس پر قابو نہ دیا جائیگا ۔

(وَ هٰذَا الحَدِيث ذكره البخارى فى باب لايدخل الدجال المدينة)

(۸۶)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِیْنَةَ ، لَیْسَ لَهٗ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ مَلَائِكَةٌ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ ، فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

ترجمہ : انس بن مالک سے روایت ہے انھوں نے روایت کیا حضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ، فرمایا : کہ مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر کوئی ایسا شہر نہیں جس کو دجال پائمال نہ کرلے ۔ اسکے دروازوں میں سے کوئی ایسا دروازہ نہ ملے گا جس پر فرشتے صف باندھے ہوئے اسکی نگہبانی نہ کر رہے ہوں ۔ پھر مدینہ اپنے باشندوں سمیت تین دفعہ کپکپائیگا ۔ پس اسکی یعنی دجال کی طرف ہر کافر و منافق نکل پڑیگا ۔

تشریحات :۔

یَطَأُهٗ : ای یَدْخُلُهٗ و یمشی علیه ۔

اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِیْنَةَ : ای فلا یَطَأُهُمَا ۔

اور یہ مستثنٰے ہے ضمیر مفعول میں سے جو (سَیَطَأُهٗ) میں ہے ۔ وھو راجع الی کونہ مُسْتَثْنٰی من العموم المُسْتَفَادِ من الحصر ۔

لَیْسَ لَهٗ : لَهٗ کی ضمیر دجال کی طرف راجع ہے اور وہ لَیْسَ کی خبر مقدم ہے اور مِنْ

نِقَابِہَا محذوف سے متعلق ہے جو نقب سے حال ہے، اور نکرہ سے حال کے آنے کا جواز حال کا اس پر تقدم ہے، اور نقابہا کی ضمیر المدینہ پر عائد ہے اور نقب لیس کا اسم موخر ہے اور تقدیر یہ ہے: لیس نَقبٌ کائناً للدجال حال کون النقب کائناً من نقاب المدینۃ۔ مراد یہ ہے کہ دجال کیلئے کوئی دروازہ نہ ہوگا جس سے وہ داخل ہو مگر اس حال میں کہ فرشتے اسکو روکتے ہونگے۔

اِلَّا عَلَیۡہِ : ای علی النقب۔

صَافِّیۡنَ : حَالٌ مِنَ الملٰئِکَۃِ وَقَوۡلُہٗ یَحۡرُسونہا حالٌ من ضمیر صافّین فہی حالٌ مُتَدَاخِلَۃٌ اَوۡ حالٌ من الملٰئکۃِ فہی حالٌ مُتَرَادِفَۃٌ۔

ثُمَّ تَرۡجُفُ المَدِیۡنَۃُ : ای تَضۡطَرِبُ و تتحرّکُ مِنَ الزلزلۃ الّتی اَتَتۡ فیہا، قَالَ فی المختار الرّجفۃ الزلزلۃ و قد رَجَفَتِ الارضُ من بابِ نَصَرَ و قال فی المصباح رجف الشَّیۡءُ رَجۡفًا من بَابِ قَتَلَ و رجِیۡفًا وَ رَجَفَانًا تحرّکَ و اَضۡطَرَبَ۔

بِاَهلِہا : محتمل ہے کہ بارسببیہ ہو یعنی مدینہ متزلزل اور مضطرب ہوگا اپنے باشندوں کے سبب تاکہ جو کافر و منافق ہوں وہ دجال کی طرف نکل پڑیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ملابست کے لئے ہو یعنی اپنے باشندوں سمیت کپکپائیگا۔ اور مظہری نے کہا: ترجف المدینۃ باہلہا ای تحرّکُہُم و تُلقِی مَیۡلَ الدّجّال فی قلب من لَیۡسَ بمؤمن خالص فعلٰی ھٰذَا فَالبَاءُ صِلَۃٌ لِلۡفِعۡلِ۔

و ھٰذا الحدیثُ ذکرہ البخاری فی باب لایدخل الدّجّال المدینۃ فہو مع ما قبلہ فی بابٍ واحدٍ لکنّ البخاری قدّم ھٰذا الحدیث علی الذی قبلہ فَکَانَ ینبغی للمصنّف ان یجریَ علی مِنۡوَالِہٖ و اسلوبہٖ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلم فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

ترجمہ: عبداللہؓ سے روایت ہے، کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، فرمایا: جسکو تم میں سے مقدور ہو نکاح کا تو شادی کرلے کہ یہ زیادہ تر نگاہ کو پست اور ستر گاہ کو محفوظ رکھنے والا اور جسکو مقدور نہ ہو اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ یہ اسکے لئے قطع شہوت کا سبب ہے۔

تشریحات:-

اَلْبَاءَةَ: فیہا لغات اربع۔ المدُّ مع هاء التَّانيثِ و هي اللُّغَةُ المَشْهُوْرة۔ و الثانيهُ القصرُ مع الهاءِ، و الثالثة المدّ بِلا هَاءٍ و الرَّابعة الباهَةُ بِهائين بلا مدٍّ و هي لغة الجماع فالمعنى من استطاع منكم الجماع و قيل الباءةُ مؤُن النكاح

فَلْيَتَزَوَّجْ: الامر للنّدبِ و قولُه فانه اى التزوج المفهوم من الفعل قبله و قوله اَغَضُّ اى اشدُّ غضًّا للبصر من فعل مَا سواه۔ و قوله اَحْصَنُ للفرج اى و اكثرُ احصانًا وحفظًا و منعًا للفرج۔

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ: اى الباءة المفسره بالجماع بعجزه عن المؤنِ اَوْ لم يستطع الباءة المفسرة بالمؤنِ و امّا من لم يستطع الجماع لعدم شهوته لا يحتاجُ للصّوم۔

فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ: فليلزمه الصّومُ۔

فَاِنَّهٗ : ای الصَّوْمُ.

وِجَاءٌ : هُوَ بِحَسَبِ الاَصْلِ رضّ الخُصْيَتَيْنِ ای قَطْعُ البَيْضتين وَ قِيلَ رَضّ عُرُوقِهِمَا ومَن يَفْعَل ذالك تَنقَطِعُ شَهْوَتُهٗ۔ ای اَنَّ الصَّوْمَ يَقْطَعُ الشهوة كَالوِجَاءِ۔

(و هٰذا الحديث ذكره البخاريؒ فی باب الصوم لمن خاف علی نفسه الغُرُوبة ای العنة بسببًا)

(۸۸)

عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَ السُّحُوْرِ، قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ آيَةً ۔

ترجمہ : زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے سحری کھائی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اٹھے۔ میں نے کہا : اذان اور سحری کے درمیان کتنی مدت تھی ؟ کہا پچاس ۵۰ آیتوں کی مقدار۔

تشریحات :

قُلْتُ : قائل انسؓ ہیں، اور مقول لہ زید بن ثابتؓ، یعنی انسؓ نے زیدؓ بن ثابت سے دریافت کیا

بَيْنَ الاَذَانِ وَ السُّحُوْرِ : یعنی سحری کے وقت اور اذان کے وقت کے درمیان یعنی اذان کے وقت کے درمیان یعنی اذان کی ابتدا اور سحری کی انتہا کے وقت۔

قَالَ : یعنی زیدؓ نے کہا۔

قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً : یعنی بقدر پچاس آیتوں کی قرارت کی زمانے کے جو متوسط ہوں، نہ تو لمبی ہوں اور نہ چھوٹی، اور نہ تو بسرعت پڑھی جائیں اور نہ بآہستگی۔ اس میں اوقات کا اندازہ ہے اعمال بدن کے ساتھ اور عرب اوقات کا اعمال سے اندازہ کیا کرتے تھے جیسے

ان کا کہنا (قَدْرَ حَلْبِ شَاةٍ)، (قَدْرَ نَحْرِ جَزُوْرٍ) لیکن زید بن ثابتؓ نے یہ اشارہ کرنے کے لئے کہ وہ وقت عبادت بالتلاوت کا تھا۔

ابن ابی جمرہ نے کہا: اس میں اشارہ یہ ہے کہ ان کے سارے اوقات عبادت میں مستغرق رہتے تھے اور اس سے سحری میں دیر کرنا نکلتا ہے، اسلئے کہ یہ مقصود کے قریب تر ہے۔ ابن ابی جمرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی کو دیکھتے جس میں اُمت پر زیادہ نرمی ہوتی۔ اسلئے کہ اگر وہ سحری نہ کھاتے تو لوگ ضرور ان کی پیروی کرتے، اور یہ امر ان میں سے بعضوں پر شاق ہوتا اور اگر وہ آدھی رات کے وقت سحری کھاتے تو یہ بھی ان میں سے بعض جن پر نیند غالب آجاتی شاق ہوتا۔ یا تو اس سے نماز صبح ترک ہو جاتی اور یا بیداری کے لئے کوشش کرنی پڑتی۔ اور کہا اس سے کھانے کی عام احتیاج کی وجہ سے روزہ داری کو بھی تقویت ملتی ہے۔ اگر سحری چھوڑ دی جاتی تو یہ امر بعض لوگوں پر بالخصوص ان پر جو صفراوی المزاج ہیں شاق ہوتا، ان کو غش آجایا کرتا جو ماہ رمضان میں افطار کا باعث ہوتا اور اس حدیث سے فاضل کا اپنے اصحاب کو مل کر کھانے سے مانوس کرنا بھی نکلتا ہے اور حاجت کے لئے رات کو چلنے کا جائز ہونا بھی، اس لئے کہ زید بن ثابت رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات بسر نہیں کیا کرتے تھے اور اس سے سحری پر اکٹھے ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔ اور اس حدیث میں عبارت کے اندر حسنِ ادب بھی نمایاں ہے۔ اس لئے کہ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم کہا اور نَحْنُ وَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم نہ کہا۔ کیونکہ دوسرے لفظ سے تبعیت کی بجائے معیت ظاہر ہوتی ہے اور قرطبی نے کہا کہ یہ حدیث اس پر بھی دلیل ہے کہ سحری سے فارغ ہونا طلوع فجر سے پہلے تھا۔

(و هٰذَا الحديث ذكره البخارى فى باب قدرِ كَمْ بَيْنَ السحور وَصَلٰوةِ الفَجْرِ؟) ✦

نقشِ حق (ضمیمہ)

نقش گر ازل ترا نقش ہے ناتمام ابھی + ...ل ہے بے زمام ابھی عشق ہے بے مقام ابھی
عشق گرہ کشای کا فیض نہیں ہے عام ابھی + ...لش و دین و علم و فن، بندگیٔ ہوس تمام
آہ کہ ہے یہ تیغِ تیز پردگیٔ نیام ابھی + ...ہرِ زندگی ہے عشق، جوہرِ عشق ہے خودی

(اقبالؒ : بال جبریل)

جس مقصد کے پیشِ نظر مقالہ "نقش حق" لکھا گیا تھا، خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس کے ...صول میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔ جہانتک ان عزیز طالبعلم دوستوں کا تعلق ہے جنکی خواہش پر وہ مقالہ سپردِ قلم کیا گیا تھا، ذیل کے نتائج مترتب ہوئے ہیں :۔

(۱) لفظ عشق کی جامعیت پیش نظر ہو گئی ہے، اور "عقل و عشق" کی شاعرانہ اصطلاحیں اور اساتذۂ شعرائے ربانی کے ہاں انکا استعمال واضح ہوتے جا رہے ہیں۔

(۲) اساتذۂ شعرا کے کلام کے اقتباسات پڑھنے سے اُنکے مزید مطالعہ کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔

(۳) ایمان کی حقیقت اور مومنوں اور منافقوں کے اعمال و خصائص معلوم ہو جانے سے قدرتی طور پر تعلیمات قرآنی کی روشنی میں اپنے اخلاق و اعمال کا جائزہ لینے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔

(۴) پہلے عشق کا لفظ پڑھنے یا سننے سے عام طور پر ذہن مجازی محبت اور ہوسناکی کی دنیا کی طرف منتقل ہوتے تھے اب خیالات کی پرواز عالم حقیقت کی جانب ہونے سے جذبۂ محبت الٰہی کا مفہوم سامنے آتا ہے۔

ان نتائج کے علاوہ دو اور بڑے فائدے ہوئے ہیں :۔

(۱) حضرت الاستاد علامہ اقبالؒ کی وفات کے بعد کئی ایک رسالوں نے اقبال نمبر شائع کئے۔ انکے کلام پر تبصرہ کے دوران میں عشق کی بحث، خصوصاً فلسفۂ خودی کے سلسلے میں، قدرتی طور پر پیش آجاتی۔ لیکن مضمون نگاروں میں سے کوئی بھی واضح طور پر اس گتھی کو نہیں سلجھاتا۔ مقالہ "نقش حق" ایک مستقل رسالے کی صورت میں چھپ چکا ہے اور بہت سے دوستوں کی نظر سے گذرا ہے۔ عشق و ایمان کے مباحث سے حقیقتِ عشق واضح ہوگئی ہے۔ ان دوستوں کا بیان ہے کہ اس رسالے کے پڑھ لینے کے بعد تمام اشکال رفع ہوجاتے ہیں۔

(۲) "نقش حق" کی اشاعت سے ایک بہت بڑے فتنے کا انسداد ہوگیا ہے۔ بعض نافہموں نے لفظ عشق اور شعرائے ربانی (علی الخصوص رومی اور اقبال) کے خلاف بقول شخصے فی سبیل اللہ "علم جہاد" بلند کر رکھا تھا۔ الحمد للہ یہ فتنہ، پیشتر اسکے کہ قیامت بنتا، کچل دیا گیا ہے۔

لیکن منکرین عشق اب بھی موجود ہیں۔

ایک گروہ پر تو یہ شعر صادق آتا ہے: ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

دوسرے گروہ کے حسب حال یہ شعر ہے: ؎

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر ٭ مردِ ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

ایک تیسرا گروہ ہے جو ابھی تک لفظ عشق کے جواز و عدم جواز کی بے معنی و بے سود بحث میں الجھا ہوا ہے۔ یہ مختصر مقالہ اسی گروہ کے لئے لکھا گیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ رومی، جامی، اقبال وغیرہ شاعر ہیں، اسلام سے واقف نہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے لفظ عشق کا استعمال ناجائز ہے، علمار اسلام کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ چنانچہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اسکے استعمال کو ناجائز قرار دیتے اور اسکے خلاف لکھتے ہیں۔

بہت اچھا! آؤ دیکھیں علماء ربانی لفظ عشق کے استعمال کو ناجائز قرار دیتے ہیں، یا حقائق معارفِ شریعت کی وضاحت کیلئے اسکے استعمال سے ایک پس منظر کا کام لیتے ہیں؟!

یہ مقالہ چند اقتباسات پر مشتمل ہے جن میں بیشتر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے واعظ موسوم بہ "دعواتِ عبدیت" سے لئے گئے ہیں۔

اقتباسات کے اندراج سے پیشتر چند تمہیدی اشارات ضروری ہیں۔

(۱) مولانا سید سلیمان صاحب ندوی سے راقم الحروف کو بعید ارادت ہے۔ جناب موصوف کی بلند پایہ علمی فضیلت کے علاوہ فروری ۱۹۲۴ء میں جب میں بغداد میں تھا، علامہ اقبال رح کے توسط سے معارف سے علمی و ادبی تعلق پیدا ہوا جو بحمد اللہ ابتک قائم ہے۔ ایک سے زیادہ مرتبہ ملتان اور لاہور میں نیاز حاصل ہو چکے ہیں۔ آخری ملاقات اپریل ۱۹۴۱ء میں ہوئی جب جناب ممدوح انجمن حمایت اسلام کے اجلاس میں شرکت کیلئے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹہ عشق و ایمان کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس دوران میں انکی کسی بات سے ظاہر نہیں ہوا کہ وہ لفظ عشق کے استعمال کو ناجائز قرار دیتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں انھوں نے چند ایک مشورے دئے جو مفید ثابت ہوئے۔ اتفاق سے انکے چند اشعار مجھے مل گئے ہیں جو رسالہ طور لاہور میں شائع ہوئے تھے: ان میں سے دو شعروں میں لفظ عشق استعمال ہوا ہے۔ اس مقالے میں ان دو شعروں کے نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۲) مولانا اشرف علی صاحب تھانوی بہت بڑے عالم اور بزرگ ہیں جنکے روحانی اور علمی فیوض سے ہزاروں نہیں لاکھوں سیراب ہو رہے ہیں۔ جناب ممدوح اُن چند برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جنکا وجود اس یورپ زدگی اور الحاد کے دور میں سرزمین ہند میں غنیمت ہے۔ قوم نے آپکو حکیم الامت کا خطاب دیا ہے۔ آپکی تصنیفات کی تعداد سینکڑوں تک پہنچی ہے۔ آپکے مواعظ موسوم بہ "دعوات عبدیت" کئی حصوں میں چھپ چکے ہیں۔ یہاں حصۂ سوم، حصۂ ششم، اور حصۂ ہشتم کے متعدد مواعظ سے وہ اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جن میں حقیقت عشق کے ذریعے معارف اسلامی کی تشریح کی گئی ہے۔ عشق کے متعلق رومی اور حافظ کے اشعار کا آپ بہت استعمال فرماتے ہیں۔

(۳) **حضرت شاہ ولی اللہؒ** "حجۃ اللہ البالغہ" اور "الخیر الکثیر" جیسی بلند پایہ کتابوں کے مصنف اور بارھویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی ہندوستان نے ان سے بڑا علوم قرآن وحدیث کا عالم آجتک پیدا نہیں کیا۔ ہندوستان میں ان علوم کی اشاعت کا فخر زیادہ تر انھی کے خاندان کے حصہ میں آیا۔ یُوں تو بالعموم اس خانوادۂ علم وفضل کے متعلق یہ شعر صادق آتا ہے کہ

ع این سلسلۂ طلائے ناب است + این خانہ تمام آفتاب است

لیکن ان میں دو نہایت ممتاز ہستیاں ہیں: ایک خود حضرت شاہ ولی اللہؒ ہیں، اور دوسرے اُنکے پوتے حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جنکی کتاب "صراطِ مستقیم" سے ہم نقشِ حق (صفحہ ۴ و ۱۴) میں حبِ ایمانی اور حبِ عشقی کے متعلق چند اقتباسات درج کر چکے ہیں۔ خود حضرت شاہ ولی اللہؒ کی کتاب "تفہیماتِ الٰہیہ" (جلد اول) سے بھی ہم نے عشق کے متعلق ایک اقتباس درج کیا تھا (صفحہ ۱۲)۔ یہاں ہم تفہیمات (جلد دوم) سے چند عبارات نقل کرینگے جن میں لفظ عشق کا استعمال ہے۔ اسی جلد کی ایک تفہیم میں ہمیں خود حضرت شاہ صاحبؒ کی ایک رباعی مل گئی ہے، وہ بھی ہم نے درج کر دی ہے۔

(۴) **مولانا حالی** کا ایک فارسی مکتوب مرزا غالب کے نام ہمیں "ضمیمۂ اُردو کلیات نظم حالی" میں ملا ہے۔ اسمیں نظیری کے ایک شعر کی تشریح ہے جسمیں عشق کا بیان ہے اور جسکو مرزا غالب نے نظری قرار دیا تھا۔ اس شعر کا مضمون حضرت شاہ ولی اللہؒ کی اس تفہیم کے مضمون سے ملتا جُلتا ہے جو اس مقالے میں "تفہیمات" (جلد دوم) کا آخری اقتباس ہے۔

(۵) آخری اقتباس "**فیہ ما فیہ**" (ملفوظات حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ) سے لیا گیا ہے۔ اس میں ابلیس اور آدم کی حیثیتوں کا اصولی فرق بیان کیا گیا ہے، اور اس نکتہ کی وضاحت کی گئی ہے کہ عشق آدم کا جوہر ہے اور اس کا لازمہ ادب ہے۔

اب ہم اقتباسات درج کرتے ہیں۔

(۱) مولانا سید سلیمان صاحب ندوی :-

ق کے شیشہ پہ جب عکس پڑا حسن ہوا ✦ کیا ہو گر دیکھنے والا کوئی اے ماہ نہو
رشِ خام ہو تب آگ سے اُٹھتا ہے دھواں ✦ عشق کامل کا جو دعویٰ ہے تو پھر آہ نہو

(رسالہ طور لاہور: مارچ ۱۹۲۸ء صفحہ ۳۱)

(۲) مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

"دعوات عبدیت"

وعظ: "ضرورۃ التوبہ" (ساتواں وعظ)

صفحہ ۴: اگر بچنے کی فکر ہے اسکی یہی تدبیر ہے کہ وہ حالت پیدا کرو جیسے ایک غلام کی ہوتی ہے، ہمارا
لق خدا سے سید اور غلام اور محب اور محبوب کا ہے۔ پس ہم کو ان دو تعلقوں کو غلبہ دینا چاہئے کہ اپنے کو مملوک
ر اسی کو مالک اور اپنے کو محب و راسی کو محبوب سمجھیں ..... وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اور
رت محبت ہی کا نام عشق ہے، پس آپ تو عاشقِ خدا ہو چکے۔

صفحہ ۵: صاحبو! اپنے اندر تصرف کرو کلام اللہ میں تصرف نہ کرو، اپنی آنکھیں کھولو اور اس سے
اب اٹھاؤ پھر دیکھو کہ تم کو کیا کنز مکنون نظر آتا ہے۔ اور وہ حجاب حبّ دنیا ہے۔ میں بقسم کہتا ہوں کہ
مال وجاہ کی محبت بہت بڑا حجاب ہے ....

صفحہ ۷: ؎ میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست ✦ تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

صاحبو! اسکے بعد آپ دیکھینگے کہ آپکے پاس دولت حب خداوندی ضروری ہے۔ بلکہ اہلِ تدقیق
لکھتے ہیں کہ کفار کو بھی خدا تعالیٰ سے محبت ہے کیونکہ قرآن میں کفار کو محرومی دیدار کی دھمکی دی گئی ہے (اِنَّهُمْ
عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ) کہ انکو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوگا اور محرومی دیدار سے اسی وقت دھمکی ہو سکتی
ہے کہ جب انکو خدا سے محبت ہو اور محرومی کی خبر سے انکو تکلیف پہنچے ....

اگر براہ راست خدا سے محبت معلوم نہیں ہوتی تو اس شخص کو کسی سے تو محبت ہوگی، کم از کم اپنی جان سے تو ضرور اسکو محبت ہوگی۔ ایک مقدمہ تو یہ ہوا۔ اور دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ محبت کسی نہ کسی کمال کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے علم و فضل، حسن صورت، حسن سیرت۔ اور تیسرا مقدمہ یہ ہے اور مسلّم ہے کہ ہر کمال ظلِّ کمال خداوندی ہے تو ہر شخص اگرچہ وہ کسی کا عاشق ہو واقع میں کمال خداوندی کا عاشق ہے۔ اور یہی معنی ہیں محبت خدا کے۔

صفحہ ۸: عشق با مُردہ نباشد پائدار ✤ عشق را با حیّ و با قیوم دار

عشقہای کز پئے رنگے بود ✤ عشق نبود عاقبت ننگے بود

عاشقی با مُردگان پاینده نیست ✤ زانکہ مُردہ سُوئے ما آیندہ نیست

صفحہ ۹: غرض جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عشق کمال سے ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ہر کمال واقع میں کمال خداوندی ہے اگرچہ وہ دوسرے کے اندر نظر آئے تو یہ بات بلاشک ثابت ہوگئی کہ ہر عاشق خدا کا عاشق ہے۔

اسکے معلوم کر لینے کے بعد اب یہ دیکھئے کہ عاشق کے دل میں معشوق کی کتنی عظمت اور وقعت ہوتی ہے

...... غرض معشوق کے کسی قسم کے امر و نہی میں اسکو (عاشق کو) ذرا بھی پس و پیش نہ ہوگا ......

...... الحاصل جب معلوم ہوا کہ عاشق کو معشوق کے ساتھ یہ برتاؤ چاہئے اور ہم خدا کے عاشق ہیں جیسا ابھی ثابت ہوا، تو ہمکو بھی اسکے ساتھ یہی برتاؤ رکھنا چاہئے اور اُسکے احکام کے امتثال میں بے چون و چرا گردن جھکا دینی چاہئے۔

صفحہ ۱۳: صاحبو! شریعت کے احکام کے ساتھ ہمارا بالکل وہ مذہب ہونا چاہئے جو عاشق کا معشوق کے ساتھ اور مملوک کا مالک کے ساتھ ہوتا ہے۔

صفحہ ۲۹: کار مردان روشنی و گرمی است ✤ کار دُونان حیلہ و بیشرمی است

روشنی کے یہ معنی ہیں کہ دل میں عرفان اور علم حقیقی پیدا ہوجائے اور گرمی سے مراد محبت ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ جسکو محبوب حقیقی سے محبت ہو اور معرفت حاصل ہو وہ مرد ہے لیکن محبت قلبی صفات میں سے ہے۔ اسکے لوازم:

یادِ محبوب، اور

ہر حکم گوش قبول سے سننا اور نہایت شوق سے آمادۂ امتثال رہنا ہے یعنی ہر دم کی یاد اور کامل اطاعت۔

صفحہ ۳۲ : ؎ عشق آن شعلہ است کہ چون برفروخت + ہرچہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

اور اسکی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ ؎

تیغ لا در قتل غیر حق براند + در نگر آخر کہ بعد لا چہ ماند

ماند الا اللہ و باقی جملہ رفت + مرحبا ای عشق شرکت سوز رفت

"دعوات عبدیت : حصۂ ششم"

وعظ : "تعظیم الشعائر"

صفحہ ۱۱ : خلاصہ یہ ہے کہ تقویٰ قلب میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے جناب رسولؐ نے صاف لفظوں میں فرمایا: الا ان التقویٰ ھٰھنا، و اشار الی صدرہٖ (آگاہ رہو کہ تقویٰ اسجگہ ہے اور آپ نے اپنے قلب مبارک کی طرف اشارہ کیا) جیسا مذکور ہوا۔ پس ظاہری تقویٰ گلدستے کے پھولوں کی طرح ہے کہ رہتا نہیں، بہت جلد قلعی کھل جاتی ہے۔ سچی بات عمر بھر چلتی ہے۔ اسی حقیقت کی تمنا اور صورت بے معنی کی عدم اعتداد کی نسبت عراقیؒ فرماتے ہیں ؎

صنما رہ قلندر سزدار بمن نمائی + کہ دراز و دور دیدم رہ رسم پارسائی

(یعنی زہد خشک جو حقیقت سے خالی ہے بہت دور دراز کا رستہ ہے مجھے تو طریق عشق میں جو حقیقت سے پُر ہے چلائے)

وعظ "التصدی للغیر" :۔ صفحہ ۵ : حضرت احمد جامؒ فرماتے ہیں :؎

احمد تو عاشقی بہ مشیخت ترا چہ کار + دیوانہ باش سلسلہ شد شد، نشد نشد

صفحہ ۹ : مولانا جامیؒ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص ذکر ریائی کرتا ہے، فرمایا کرتا تو ہے، تم تو یہ بھی نہیں کرتے ؎

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن + بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا

کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز + اے رُوسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

صفحہ ۱۸ : یہ لوگ یعنی مومنین وہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اُنکے قلوب میں ایمان جما دیا ہے اور اُنکو اپنے

پاس سے روحانی تائید کی ہے، دیکھئے اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان کا مقتضا یہ ہے کہ اللہ و رسول کے مخالفین کے ساتھ دوستی نہو، اور نیز اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی دوستی سے بچنا دو چیزوں پر موقوف ہے، اول تصحیح عقائد، اور دوسری بات وہ ہے جسکو روح فرمایا ہے۔ روح کہتے ہیں حیات کو، اس سے مراد نسبت مع اللہ ہے جس سے قلب کی حیات ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ٭ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(یعنی جس کو عشقِ حقیقی سے روحانی زندگی حاصل ہوگئی وہ اگر مر بھی جائے تو واقع میں بوجہ اسکے کہ اس کو لذت قُرب کامل درجہ کی حاصل ہے اسلئے اسکو زندہ کہنا چاہئے)۔ اور یہی وہ شے ہے جس کو فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (ہم ان کو ضرور بالضرور پاکیزہ زندگی عطا کرینگے) میں حیٰوۃ طیبہ فرمایا ہے۔

وعظ: "شرف المکالمہ"۔ صفحہ ۹ : ؎

حُسنِ خویش از روئی خوباں آشکارا کردۂ ٭ پس بہ چشمِ عاشقاں خود را تماشا کردۂ

حدیث شریف ہے: اِنَّ اللہَ جَمِيْلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ ....

علیٰ ہذا جسقدر کمالات ہیں وہ سب بالذات حق تعالےٰ کیلئے ثابت ہیں، چنانچہ بہت سے کمالات نود و نُہ (۹۹) اسماء میں ہیں، وہ سب بالذات حق تعالےٰ کیلئے ثابت ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جسکو جس سے کسی کمال کی وجہ سے محبت ہے تو حقیقت میں اُس کا محبوب وہ کمال ہے، اور وہ کمال بالذات حق تعالےٰ کیلئے ہے۔ پس اسکا محبوب حقیقی حق تعالیٰ ہوا۔ مثلاً کسی سے جمال کی وجہ سے محبت ہے تو اس کا محبوب حقیقی جمال ہے خود وہ شخص من حیث ھو ھو نہیں ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب طلوع ہوا اور اسکی شعاعیں دیوار پر واقع ہوئیں، تو کوئی شخص دیوار کے منور ہونے کی وجہ سے اسکا عاشق ہوکر اسکو تکنے لگے تو وہ واقع میں دیوار کا محب نہیں ہے بلکہ آفتاب اسکا محبوب ہے، اور یہ اُس کی غلطی ہے کہ دیوار کو اپنا مقصود سمجھتا ہے۔

عشق با مُردہ نباشد پائدار ٭ عشق را باحی و باقیوم دار

عشقہائی کز پئے رنگے بود ٭ عشق نبود عاقبت ننگے بود

عاشقی با مُردگاں پایندہ نیست + زانکہ مُردہ سُوئے ما آیندہ نیست
غرق عشقے شو کہ غرق است اندریں + عشقہای اوّلین و آخرین

صفحہ ۴۴ : پس ہمت باندھ کر اپنے ہر فعل میں اسکا (خدا تعالیٰ کا) مراقبہ کرو کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ دیکھتے ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں وہ سنتے ہیں پھر دیکھئے کہ اسکا کیا ثمرہ ہوتا ہے۔ تمام کلفتیں اور مشقتیں آپکو سہل ہوجائینگی اور لطف دائم آپکو ملیگا۔ اسی کی نسبت حضور کو ارشاد ہے : وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (یعنی اے محمد اپنے رب کے حکم کے لئے جمے رہئے اسلئے کہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اپنے پروردگار کی تسبیح حمد کے ساتھ کیجئے یعنی آپ ہم سے باتیں کیجئے۔ جب محب کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ محبوب مجھکو دیکھتا ہے تو مصیبت میں بھی اُسکو لطف آتا ہے ؎

بجرم عشق تو ام میکشند و غوغائیست + تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

وعظ : "شرط الایمان"۔ صفحہ ۱۱ : ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما + وے طبیب جملہ علت ہائے ما

(ترجمہ : ان شعروں میں عشق کی تعریف ہے، مجازاً اُس کو مخاطب کرلیا ہے۔ یعنی اے عشق تو ایسا ہے کہ تیری بدولت خیالات درست ہوجاتے ہیں، تجھ سے تمام بیماریوں کا علاج ہو جاتا ہے)۔

؎ اے دوای نخوت و ناموس ما + اے تو افلاطون و جالینوس ما

(یعنی تجھ سے نخوت و ناموس کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔ تو ہمارے لئے افلاطون اور جالینوس ہے)۔

؎ ہر کرا جامہ زعشقے چاک شد + اوز حرص و عیب کلی پاک شد

(جسکا جامہ عشق سے چاک ہوگیا یعنی جسکو عشق حاصل ہوگیا وہ حرص اور تمام نقائص اخلاق ذمیمہ سے بالکل پاک ہوگیا)۔

"دعوات عبدیت" : حصہ ہشتم

وعظ : "الدِّيْنُ الخَالِص" (دوسرا وعظ)

صفحہ ۱۷ : شاہ بھیک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کیفیت تھی کہ ایک مدت دراز تک شیخ (حضرت شاہ ابوالمعالیؒ) کی خدمت میں تکلیفیں اٹھائیں۔ ایک واقعہ ان کا یہ ہے کہ ایک مرتبہ شیخ ان پر خفا ہوگئے اور

فرمایا کہ ہمارے سامنے نہ آنا، چنانچہ یہ حیران و پریشان انبہٹہ کے چاروں طرف پھرتے تھے اور امتثال امر کے سبب سامنے نہ آتے تھے، اس میں یہ حال تھا ؎

اريد وصاله ويريد هجري + فاترك ما اريد لما يريد

(یعنی میں ملنا چاہتا ہوں، محبوب ملنا نہیں چاہتا، تو میں اپنی مرضی کو اُس کی مرضی کے سامنے چھوڑ دیتا ہوں) عشق اسی کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مدت تک سامنے نہ آئے۔ . . . .

صفحہ ۱۸: عاشقی چیست بگو بندۂ جانان بودن + دل بدست دگرے دادن وحیران بودن

صفحہ ۲۰ و ۲۱: ؎ آب کم جو تشنگی آور بدست + تا بجوشد آبت از بالا و پست

تشنگان گر آب جویند از جہاں + آب ہم جوید بعالم تشنگان

(پانی مت تلاش کرو پیاس پیدا کرو، تاکہ پستی و بلندی سے تمہارے لئے پانی جوش مارے، یعنی اپنے اندر طلب پیدا کرو عنایت حق خود بخود متوجہ ہوگی۔ اگر پانی کے پیاسے طالب ہیں تو پانی بھی پیاسوں کا طالب ہے)

اس میں راز یہ ہے کہ جیسے پیاسے پانی کو ڈھونڈھتے ہیں پانی بھی پیاسوں کا طالب ہے۔ اسی طرح جیسے تم طالب عنایاتِ حق ہو عنایات حق بھی تمہاری طالب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ذرا سی توجہ پر بےحد عنایات ہوتی ہیں۔ تم اپنے اندر طلب پیدا کرلو محبوب خود بخود متوجہ ہوگا۔ کہتے ہیں ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد + ای خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

(جو بھی عاشق ہوا ہے محبوب نے ضرور اسکے حال پر نظر کی ہے، حق یہ ہے کہ درد یعنی طلب ہی نہیں ورنہ طبیب یعنی عنایت حق تو ہر وقت موجود ہے)۔

حقیقت میں طلب ہی نہیں ورنہ خدا کے یہاں سے کوئی کمی نہیں۔ غرض اس بھروسے نہ رہنا کہ بدوں کچھ کئے ایک نظر پڑ جاویگی اور کامل ہو جاؤ گے، نظر بھی جب ہی پڑیگی جب طلب ہوگی۔

وعظ: "وحدۃ الحُبّ" (پانچواں وعظ)

صفحہ ۲۰ و ۲۱: ایک صاحب حافظ شیرازیؒ کی بابت مجھ سے بہت لڑے کہ انکو اچھا کیوں کہتے ہو، میں نے کہا کہ اُنکے کلام میں بڑے بڑے علم موجود ہیں، کہنے لگے کہ سب حُسن ظن ہے جس سے ان کے کلام کو علوم محمودہ پر منطبق کر لیا جاتا ہے، میں نے کہا کہ آپ ایسے علوم دوسرے شعراء کے کلام میں نکال دیجئے اور منطبق کر دیجئے۔ غرض وہ شعر یہ تھے:

؎ بلبلے برگ گلے خوش رنگ درمنقار داشت + واندراں برگ ونوا خوش نغمہای زار داشت

گفتمش درعین وصل این نالہ و فریاد چیست + گفت مارا جلوۂ معشوق دراین کار داشت

حقیقت میں عشاق کا حال ہی جدا ہوتا ہے ۔ مجھے یاد آئی حضرت اُبی رضؓ بن کعب کی حکایت کہ ایک بار حضور صلعم نے ان سے فرمایا کہ اے ابی رضؓ مجھے خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم کو قرآن سناؤں، حضرت ابی رضؓ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ کیا حق تعالےٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے ؟ حضورؐ نے فرمایا: "ہاں"۔ حضرت ابی رضؓ ابن کعب رونے لگے ۔

مولنا محمد یعقوب صاحبؒ کے سامنے ایک طالب علم نے کہا کہ کیوں روئے خوش ہونا چاہئے تھا، فرمایا: کو دن تو کیا جانے، واقعی جس پر گذرتی ہے وہی خوب سمجھتا ہے ۔

تو رونا کبھی کمال قرب میں بھی ہوا کرتا ہے، چنانچہ حضور صلعم کا وجد اسی قسم کا ہوا کرتا تھا۔ پس جس طرح انواع وجد مختلف ہیں اسی طرح انواع محبت کے بھی ۔ مگر یہ امر سب محبان حق میں مشترک ہے کہ غیر حق کی محبت انکے دل میں محبت حق سے زیادہ نہیں ہوتی، اور تعلق مضر وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت سے بڑھ جائے، اور ہمیشہ کلفت تعلق مع غیر اللہ سے پہنچتی ہے ۔

صفحہ ۳۳ : پس پیر کا اتنا ادب کرنا کہ رسولؐ و والدین کا بھی اتنا حق نہ سمجھے یقیناً غلو فی العمل ہے جس کی اصلاح واجب ہے ۔ زیادہ سے زیادہ پیر کا حق والدین کے برابر رکھو اگرچہ واقعی اس سے بھی کم ہے، اور واقع میں تو اتنا ہے کہ جتنا حق استاد کا سمجھتے ہو اتنا سمجھو ۔ اب تو پیر کا ادب خدا تعالےٰ کے برابر کرتے ہیں کہ اگر سجدہ کا بھی حکم کرے تو شاید کر لیں، اور استدلال میں حضرت حافظؒ کا شعر پڑھتے ہیں : ؎

بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید + کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

اور یہ معنی سمجھتے ہیں کہ اگر پیر شراب خوری کا بھی حکم کرے تو بجا لاؤ کیونکہ وہ منزل سے واقف ہے، تمہارے حق میں بھی مفید ہو گا ۔ استغفراللہ حضرت حافظؒ کا یہ مطلب ہرگز نہیں، بلکہ مے سے مراد طریق عشق ہے اور سجادہ سے مراد قلب ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ سلوک میں ایک طریق اعمال کا ہے اور ایک طریق جذب و محبت کا ہے ۔ پس اگر شیخ نے تمہارے لئے طریق محبت و جذب تجویز کیا ہو اور تمہاری رائے میں طریقہ عمل مناسب ہو تو اسکو دل میں جگہ دو اور اپنی تجویز کو چھوڑ دو کیونکہ عارف سالک اس منزل کی راہ و رسم سے ناواقف نہیں ہوتا ۔ اور جو معنی مشہور ہیں وہ بالکل غلط ہیں، کیونکہ ہم نے تو پیر اسواسطے بنایا ہے تا کہ خدا تعالےٰ

کی رضامندی کا راستہ بتادے، اگر وہ راستہ نہ بتادے بلکہ راہ سے ہٹادے تو اسکی پیروی ہرگز جائز نہیں

صفحہ ۳۵ : اصل چیز نسبت مع اللہ ہے، اور نسبت مع غیر اللہ بھی بقدر ضرورت جائز ہے بشرطیکہ خدا تعالیٰ کی محبت سے کم رہے۔ تعلق غیر اللہ میں دنیوی اور اُخروی ہر طرح کا خسارہ ہے، جس کسی کو تکلیف و پریشانی میں مبتلا دیکھا جائے سمجھنا چاہیئے کہ اسکو غیر اللہ کے ساتھ تعلق زیادہ ہے، اس تعلق کو قطع کردو، تکلیف جاتی رہیگی، یہ طریقہ تمام دنیا کی تکالیف کا خاتمہ کردینے والا ہے۔ حدیث شریف میں ہے :

اللھم اجعل حبك احب الاشیاء الیّ و اجعل خشیتك اخوف الاشیاء عندی

الخ (اے اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو میرے دل میں سب سے زیادہ محبوب بنادے اور اپنا خوف میرے دل میں سب سے زیادہ پیدا کردے الخ) سبحان اللہ! کیا جامع دعا ہے۔ حضورؐ نے دو ہی لفظوں میں سب تعلقات کو کھپا دیا کہ سارے تعلقات اس حد تک ہونے چاہئیں کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی کی محبت نہ ہو اور نہ خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی کا ڈر ہو۔

وعظ "شعب الایمان" (چھٹا وعظ)۔

صفحہ ۱۹ و ۲۰ : عبادات میں صبر یہ ہے کہ گو عبادت میں حظ اور مزہ نہ آئے مگر عبادت کرتے رہیں۔ اسوقت لوگ بڑی غلطی میں مبتلا ہیں کہ مزہ کے طالب ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ عاشق نہیں، اگر عاشق ہوتے تو انکو لذت عشق ہی کافی ہوتی کسی مزہ کے طالب نہ ہوتے۔ بعض دفعہ لذت عشق ایسی بڑھ جاتی ہے کہ عاشق کو محبوب کے وصال کی بھی پرواہ نہیں رہتی۔ مگر یہ حال عشق مجازی میں ہوسکتا ہے، کوئی یہ نہ خیال کرے کہ خدا کی محبت بھی کبھی نعوذ باللہ ایسی ہوسکتی ہے کہ خدا سے بے پرواہ کردے، اس کا راز یہ ہے کہ محبوب حادث سبب حدوث محبت کا ہے نہ کہ بقاء محبت کا، تو محبوب حادث کی محبت بدون اسکے باقی رہ سکتی ہے کیونکہ بقاء میں اسکو دخل نہیں، اور محبوب قدیم خداوند جل جلالہٗ عم نوالہٗ کی ذات جیسے سبب حدوث محبت ہے سبب بقاء محبت بھی ہے، اسلئے محب خدا کبھی اس سے بے پرواہ نہیں ہوسکتا۔ اور اس سے یہ راز بھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ غیر اللہ کے عشق کو عشق مجازی اور خدا کی محبت کو عشق حقیقی کیوں کہتے ہیں حقیقی اور اصلی محبت وہی ہے جس میں کسی وقت محبوب سے استغناء نہ ہو سکے، اور وہ محبت نام کی محبت ہے جس میں محبوب سے استغناء ہوسکتا ہے . . . . عشق حقیقی تمام چیزوں سے مستغنی کردیتا ہے بجز محبوب جل وعلا کے، تو جب لذات معاذ اللہ غیر خدا ہیں تو ان کے مطلوب

یکی گنجائش کہاں رہی، اسکے درپے ہونا یقیناً غیر اللہ کی طرف توجہ کرنا ہے جو علامت ہے نقصانِ ہمت کی۔ جو لذت کا طالب ہے وہ خدا کا طالب نہیں اسکو کہتے ہیں ؎

روزہا گر رفت گورو باک نیست + تو بمان ای آنکہ چون تو پاک نیست

بس زبون وسوسہ باشی دلا + گر طرب را باز دانی از بلا

(یعنی ایام تلف ہونے پر حسرت نہ کرنا چاہئے، اگر گئے بلا سے گئے، عشق جو اصلی دولت ہے اور سب خرابیوں سے پاک و صاف ہے اسکا رہنا کافی ہے۔ تم بالکل مغلوب وساوس سمجھے جاؤگے اگر طرب (خوشی) و بلا (تکلیف) میں فرق سمجھوگے) حضرت عارف شیرازیؒ فرماتے ہیں : ؎

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب + کہ حیف باشد ازو غیر اُو تمنائے

(وصل و فراق کوئی چیز نہیں، محبوب کی رضا کی طلب کرو، محبوب سے اسکی رضا کے سوا دوسری چیز طلب کرنا افسوس کی بات ہے)۔

وعظ : "الصیام" (نواں وعظ)۔

صفحہ ۳ : حقیقت یہ ہے کہ جس شخص نے صرف اسباب ہی کو دیکھا ہے اس کی نظر اسباب ہی پر ہے اور اسباب ہی کو وہ مؤثر سمجھتا ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں :

عقل در اسباب میدارد نظر + عشق مے گوید مسبب را نگر

عشق من پیدا و معشوقم نہان + یار بیرون فتنۂ اُو در جہان

صفحہ ۵ و ۶ : حضرات صوفیہؒ اس نکتہ کو سمجھے اور انھوں نے فیصلہ کردیا کہ جو ضروری شے ہے یعنی اطاعت اس میں مشغول ہونا چاہئے خود بخود اسرار و حقائق حسب استعداد معلوم ہو جائینگے۔ چنانچہ اُنکو معلوم ہیں، وہ اہل کے سامنے بیان کرتے ہیں اور نااہل کی نسبت یہ کہتے ہیں : ؎

با مدعی مگوئید اسرار عشق و مستی + بگذار تا بمیرد در رنج خود پرستی

صفحہ ۷ :

در راہ عشق وسوسۂ اہرمن بسی است + ہشدار و گوش را بہ پیام سروش دار

(یعنی عشق کے راستے میں شیطان کے وساوس بہت ہیں، ہوش رکھو اور وحی کی طرف کان لگائے رہو)

صفحہ ۱۰ : حضرت فریدالدین عطارؒ کہتے ہیں :

؎ بی رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق   عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق

(بغیر رفیق یعنی مرشد جو شخص راہ عشق چلا، اس نے اپنی عمر گنوائی اور عشق سے خبردار نہیں ہوا)۔

. . . .

صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۳: دیکھو اگر کوئی محبوب یوں کہے کہ ہکو تکتے رہو تو جو عاشق ہوگا وہ کبھی نہ کہیگا کہ کیا دوگے اور اگر کہے تو وہ عاشق نہیں۔ عاشق تو اس اجازت کو غنیمت سمجھے گا اور اس کو عین اپنا مقصود جانیگا۔ ہم کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسی محبت ہونی چاہئے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے (اور وہ بھی تو اُن کا ہی ہے) اگر وہ سب کچھ لے لیں اور ایک مرتبہ اپنا نام لینے کی اجازت دیں تو واللہ بہت ارزاں ہے ایک بزرگ لکھتے ہیں۔ ؎

آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند   +   فرزند و عزیز و خان و مان چہ کند

. . . .

صفحہ ۱۵: ؎ گفتگوئی عاشقان در کار رب   +   جوشش عشق است نے ترک ادب

(عاشقوں کی گفتگو کار رب میں جوشش عشق کی وجہ سے ہے نہ ترک ادب کی وجہ سے)۔

اول جب حال کا غلبہ ہوتا ہے تو یہی کیفیت ہوتی ہے، اور آخر میں یہ کیفیت ہو جاتی ہے: ؎

بر کفے جام شریعت بر کفے سندان عشق   +   ہر ہوسناکی نداند جام و سندان باختن

شریعت اور حقیقت دونوں میں اعتدال آجاتا ہے، گویا کہ ایک میزان ہے کہ اُسکے دونوں پلے بالکل برابر ہیں کیا ممکن ہے کہ ایک میں بھی اختلال آجاوے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ

تفہیمات الٰہیہ: جلد دوم

صفحہ ۱۸۷: ؎

با آنکہ نخست قبلہ گاہ من و تست   +   ہر گز نشود رابطہ عشق تو سست

صد جای کنی گر سبق عشق درست   +   عشق تو بود در ہمہ بابیا نخست

ہیچ میدانید کہ این حالت کے میسر شود، وقتیکہ بندہ با تجلی رحمٰن رابطہ قوی پیدا کردہ باشد،

نی بلکہ پردہ از وجہ وحدت براگندہ باشد - آنگاہ تنزل وحدت را در ہر نشأۃ از نشآت مشاہدہ کردہ ہمہ نزدیک وے مساوی گشتہ -

صفحہ ۹۰ - ۹۱ :

غرض ما ازین تفصیل آنست کہ نشأ ما و ہمت خود را در خدا گم کنند و نیک تامل کنند تا بذہن شما حاصل شود کہ ہمت چیست و فنا ر آن چسان بود - ہیئتے باید پیدا کردن مثل عاشق مجنون مفرط در عشق کہ زبانش خشک شدہ و چشمانش خشک، اگر طعامی پیش آورند لذت آن در نیابد و اگر شرابی بدو دہند حلاوت و ملوحت آن امتیاز نتواند باوجود سلامت حواس و وفور نشاط . . . . جمیع اوقات بیاد داشت صباحاً و مساءً، یوماً و لیلاً، قاعداً و قائماً، بوصف محبت تامہ و تجرید کامل بحیثی کہ غفلت و محبت غیر را بوجہی از وجوہ دخل نماند و ہمہ نیست گروند مشغول باید بودن - ؎

یا بخود آتش توان زد یا دلی باید گداخت ✦ گر دماغ عشق داری این چنینہا کردنی است

صفحہ ۸۹ :

فقیر در بعضی اوقات نشاط دو بیتی کہ گفتہ بود آن را تاثیری دیدہ بودہ است ،

رباعی

ای دوست توئی دیدہ و بینائی من ✦ ہم قوت شنوائی و دانائی من

عشقم تو و ہم تو دل غمدیدۂ من ✦ واندر دل غمدیدہ شکیبائی من

صفحہ ۱۰ - ۱۱ :

تفہیم

؎ عشق معشوقان نہان است و ستیر ✦ عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر

دل من دو خانہ دارد : یک خانہ معشوقی دیگر خانہ عاشقی - تفصیل این اجمال آنکہ چون حضرت خلاق خود را عاشق شد خلق بر آمد، معشوقیت ما ہمان معشوقیت است - باز جمال خود دید و عاشق شد، عاشقیت ما ہمان عاشقیت است - لست اقول ان صفتہ تحل فینا او ان صفتنا تحل فیہ او تکون عینہ ، تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا . . . . :

اگر عاشقم چنانم کہ چون من عاشقی نیست، و اگر معشوقم چنانم کہ چون من معشوق نیست - عاشقیت من اُم

العاشقیات است ومعشوقیت من ام المعشوقیات است ۔ اگر گویم کہ عاشقیت مجنون وفرہاد شعبۂ از شعبہ ہای عاشقیت من است ومعشوقیت لیلیٰ وشیرین ظلی از ظلال معشوقیت من است راست گفتہ باشم ۔

مولانا حالی کا مکتوب مرزا غالب کے نام

عریضہ بنام نامی جناب مرزا اسد اللہ خان غالب در بیان معنی شعر نظیری کہ جناب ممدوح آنرا ناقص العیار ونظری قرار دادہ بودند، حسب ایمائی آنجناب ۔

قبلہ وکعبہ ۔

سخنی را کہ اندازہ دانان گفتار روا داشناسان معنی از نظر اعتبار انداختہ باشند، گو ہم از نظیری وعرفی باشد بہیچ تاویل وتوجیہ طراز قبول نتواں داد، خاصہ ہیچمدانی کہ بلد راہ سخن ومرد این فن خود نیم چگونہ این نقش درست تواند نشست ۔ الحق شکستہ را بستن وگسستہ را پیوستن وپارہ را دوختن کاریست بس دشوار، ودشوار تر ازان است طرف شدن با استادان فن ومردان کار، وانگہ با کسیکہ در سخنوری وسخندانی ونکتہ سنجی ونکتہ رانی یگانۂ روزگار بودہ باشد ۔ حقا کہ پاس امتثال امر واجب الاذعان در نظر دارم، ورنہ در نگارش معنی شعر نظیری کہ مخدوم آن را نظری داشتہ اند ہرگز جرأتی بکار نمیرفت، چہ مرا کہ ازان چشمہ آب خوردہ ام واز آن مائدہ زلہ ربودہ ام اگر بفرض محال رای در فہم معنی شعر بر صواب بودہ باشد، در برابر گفتگوی کہ با آن حضرت درمیان آید چارہ جز تسلیم وجواب جز خموشی نیست ۔ للہ الحمد کہ سر از فرمان نہ پیچیدہ ام، اگر سر رشتۂ ادب از دست رفتہ است ۔ خطا نمودہ ام وچشم آفرین دارم ۔ والتسلیم مع التحیۃ والتکریم ۔

قال نظیری : ؎

جذب عشقم فی المثل در حسن پیدا ساختن ٭ خضر چاہ یوسفم از آب حیوان نیستم

بدانست خاکسار قائل از عشق وحسن درین شعر عشق وحسن مطلق خواستہ است، چنانکہ این ہر دو مفہوم از حدیث قدسی "کنت کنزاً مخفیاً فأحببت ان أعرف فخلقت الخلق" مستفاد

می شود۔ کنز مخفی ہمان حُسن مطلق است، واقتضای ذاتی کہ از لفظ أحببتُ متبادر می شود تعبیر از آن بعشق می توان کرد۔ اگرچہ منشای ظہور کنز مخفی ہماں اقتضای ذاتی است وبس، امّا اطلاق منشایتہ بر اعیان موجودات ہم کہ بمنزلۂ علّۃ مادّیہ اند مر آن ظہور را در امثال مقدمات خطابیہ وشعریہ میتواں کرد۔ قائل دعوی میکند، و در دعوی خود صادق است، کہ منکہ از جملۂ اعیان موجوداتم در پیدا ساختن حسن مطلق حکم جذب عشق پیدا کردہ ام، گو یا خضرم کہ از چاہ یوسف نشان میدہم نہ آن خضر کہ از آب حیوان نشان دہد۔ پس خود را بجذب عشق، و کنز مخفی را کہ عبارت از حُسن مطلق است، بیوسف در چاہ افتادہ تشبیہ دادہ است، و وجہ تشبیہ ظاہر است۔

ضمیمۂ اُردو کلیات نظم حالی (نثر فارسی)

(صفحہ ۱۱۱ - ۱۱۲)

اقتباس از ملفوظات مولانا جلال الدین رومی رح

این نفس کہ آدمی محل شبہ واشکال است ہرگز بہیچ وجہ از و نتوان شبہ واشکال را بُردن مگر کہ عاشق شود، بعد از ان در وا ینہا نماند، حبك الشئ یعمی ویصم۔ ابلیس چون آدم را سجود نکرد و مخالفت امر نمود گفت خلقتنی من نار و خلقتہ من طین، (ذات من از نار است و ذات او از طین) چون شاید کہ اعلیٰ ادنیٰ را سجود کند۔ چون ابلیس را بدین جرم و مقابلگی نمودن و با خدا جدال کردن لعنت کرد و دُور کرد، گفت "یا رب آہ ہمہ را تو کردہ و فتنۂ تو بود مرا لعنت میکنی"۔ و چون آدم گناہ کرد وحق تعالیٰ از بہشتش برون آورد بآدم گفت "ای آدم چون من بر تو گرفتم بگناہیکہ کردی و ترا زجر کردم چرا بمن بحث نکردی، آخر ترا حجت بود با من میگفتی ہمہ از تست و تو کردی ہرچہ تو خواہی آن شود ہرچہ نخواہی خود بوجود نیاید' این چنین حجت راست مبین واقع داشتی چرا نگفتی"۔ گفت "یا رب می دانستم، لیکن ترک ادب نتوانستم کردن درحضرت، و عشق نگذاشت کہ مُواخذہ کنم"۔

فیہ ما فیہ (ملفوظات رومی رح)

(صفحہ ۱۱۰)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مدیر: محمد احمد خان ذاکر

الدُّرُوسُ العَرَبِيَّةُ

مُحَبَّةُ اللهِ وَ طَاعَتُهُ، وَاتِّبَاعُ إِرْشَادِ رَسُوْلِهِ



تِلْمِيْذٌ يُصَلِّي

سَعِيد : مَاذَا يَفْعَلُ هٰذَا التِّلْمِيْذُ يَا اَمِيْنُ ؟

اَمِين : هُوَ يُصَلِّي لِلّٰهِ

سَعِيد : وَ هَلْ اَمَرَهُ اللهُ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُ ؟

امين: نَعَمْ اَمَرَ اللهُ كُلَّ مُسْلِمٍ بِقَوْلِهِ : (وَ مَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ ، وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ، وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ).

سَعِيد : اِذَا لَمْ يُصَلِّ الْمُسْلِمُ، فَهَلْ يَكُوْنُ مُطِيْعًا لِلّٰهِ ؟

امین : لَا يَكُوْنُ مُطِيْعًا اِلَّا اِذَا عَمِلَ بِكُلِّ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ ، وَ اجْتَنَبَ كُلَّ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ .

سعید : وَ لِمَاذَا نُحِبُّ اللّٰهَ وَ نُطِيْعُهُ ؟

امین : لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِى اَوْجَدَنَا فِى الدُّنْيَا ، وَ اَنْعَمَ عَلَيْنَا بِكُلِّ مَا نَحْتَاجُ اِلَيْهِ فِيْهَا : مِنْ غِذَاءٍ ، وَ مَلْبَسٍ ، وَ نَحْوِ ذَالِكَ . (وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا)

سعید : وَ مَا ذَا يَحْصُلُ اِذَا لَمْ نُحِبَّ اللّٰهَ ، وَ لَمْ نُطِعْ اَوَامِرَهُ ؟

امین : يَغْضَبُ عَلَيْنَا فِى الدُّنْيَا ، وَ يُعَاقِبُنَا بِالنَّارِ فِى الْآخِرَةِ .

سعید : وَ اِذَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَحْبَبْنَاهُ ، فَمَاذَا يَنَالُنَا ؟

امین : يُنْعِمُ عَلَيْنَا بِنِعَمٍ كَثِيْرَةٍ فِى الدُّنْيَا ، وَ يُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ ، وَ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ) .

سعید : وَ هَلْ يَجِبُ عَلَيْنَا مَحَبَّةُ الرَّسُوْلِ ؟

امین : نَعَمْ لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِى اَرْشَدَنَا اِلَى طُرُقِ الْخَيْرِ .

سعید : وَ هَلِ الَّذِى يَتَّبِعُ اِرْشَادَاتِ الرَّسُوْلِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، يَكُوْنُ مُطِيْعًا لِلّٰهِ ؟

امین : نَعَمْ ، لِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ : (وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ، وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) .

اَسئلة

- لِمَاذَا يَجِبُ اَنْ نُحِبَّ اللّٰهَ ؟
۱- هَلِ الَّذِی يُخَالِفُ اَوَامِرَ اللّٰهِ يَكُوْنُ مُحِبًّا لِلّٰهِ ؟
۳- مَا جَزَاءُ مَنْ يُطِيعُ اللّٰهَ ؟
٤- مَا جَزَاءُ مَنْ يَعْصِی اللّٰهَ ؟
۵- لِمَاذَا نُحِبُّ الرَّسُوْلَ ؟

(ترجمہ)

اللہ کی تابعداری اور پیغمبر کے ارشاد کی پیروی

ایک طالب علم نماز پڑھتا ہے

سعید : امین ! یہ طالب علم کیا کرتا ہے ؟

امین : وہ اللہ کی نماز پڑھتا ہے ۔

سعید : کیا اللہ نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی نماز پڑھا کرے ؟

امین : ہاں ! اللہ نے ہر مسلم کو (یوں) کہہ کر حکم دیا ہے کہ : وہ یہی حکم دئے گئے تھے ۔ کہ وہ اللہ کی عبادت کریں سیدھے اسی کے لئے بندگی کو خالص کرتے ہوئے اور نماز قائم رکھیں، اور زکوٰۃ دیتے رہیں، اور یہی ہے دین درست کتابوں کا ۔

سعید : اگر مسلم نماز نہ پڑھے تو کیا وہ اللہ کا تابعدار ہوگا ؟

امین : وہ اللہ کا تابعدار تو جبھی ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اس کو حکم دیا ہے اس پر عمل کرے، اور جن چیزوں سے اس کو منع کیا ہے ان سے باز رہے ۔

سعید : ہم کس لئے اللہ سے محبت اور اس کی تابعداری کریں ؟

امین : اس لئے کہ اسی نے ہم کو دنیا میں پیدا کیا، اور اس میں جو جو خوراک اور پوشاک وغیرہ ہم کو درکار تھی وہ سب ہم کو انعام فرمائی : (اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو ان کا شمار نہ کر سکو گے) ۔

سعید : اور کیا ہو اگر ہم نہ تو اللہ سے محبت کریں اور نہ اس کے حکم بجا لائیں ؟

امین : وہ ہم پر دنیا میں غصہ کریگا اور آخرت میں ہم کو آگ سے سزا دیگا ۔

سعید : اور اگر ہم اللہ کی تابعداری کریں اور اس سے محبت کریں تب ہم کو کیا ملیگا ؟

امین : وہ ہم پر بہت سی نعمتیں دنیا میں انعام کریگا ، اور قیامت کے روز ہمکو بہشت میں داخل کریگا ، (پھر جو کوئی ایک ذرہ برابر نیکی کریگا ، وہ اس کو دیکھیگا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کریگا وہ اس کو دیکھیگا) ۔

سعید : کیا ہم پر پیغمبر کی محبت بھی ضروری ہے ؟

امین : جی ہاں ! اس لئے کہ نیکی کی راہیں انھی نے ہمیں بتلائی ہیں ۔

سعید : کیا جو شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر چلے وہ اللہ کا تابعدار ہوگا ؟

امین : جی ہاں ! اس لئے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (جو کچھ پیغمبر تم کو دے وہ لے لو ، اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو)

سوالات

۱) ہمیں اللہ سے کیوں محبت کرنی چاہیئے ؟

۲) کیا جو شخص اللہ کے حکموں کی مخالفت کرے وہ اللہ سے محبت کرنے والا ہو سکتا ہے ؟

۳) جو اللہ کا کہا مانے اس کا کیا بدلہ ہے ؟

۴) جو اللہ کا کہا نہ مانے اس کا کیا بدلہ ہے ؟

۵) ہم پیغمبر سے کیوں محبت کرتے ہیں ؟

معانی المفردات

حُنَفَاءَ : مستقیمی الراء - راستی پر مائل ہو کر　　آتیٰ : اَعْطیٰ - اس نے دیا -

یُقِیْمُوا : یَفْعَلُوا - بجا لائیں -　　تُحْصُوْهَا : تَعُدُّوْهَا - ان کو گنو گے -

یُؤْتُوْا : یُعْطُوْا - دیں -　　یَنَالُنَا : یُصِیْبُنَا : ہمکو پہنچتا ہے - ملتا ہے -

اَلزَّکٰوۃ : اَلصَّدَقَات ۔   مِثْقَالٌ : مِقْدَارٌ ۔

اَلْقَیِّمَۃ : المستقیمۃ ۔ درست   ذَرَّۃٌ : نَمْلَۃٌ ۔ چیونٹی ۔

اَلتَّهْذِيْبُ

طَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ

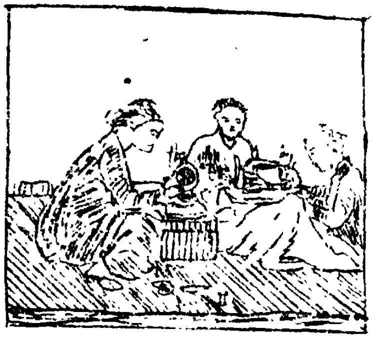


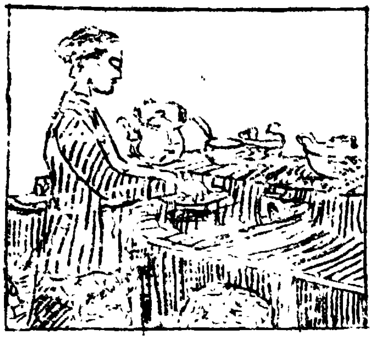
اُمٌّ تُغَذِّی طِفْلَهَا



اُمٌّ تُلَاعِبُ ابْنَتَهَا

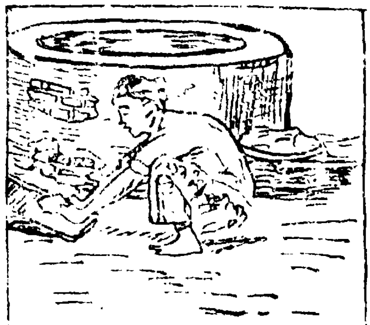
١ ۔ اُمُّكَ حَمَلَتْكَ فِی بَطْنِهَا تِسْعَةَ اَشْهُرٍ ، وَ تَعِبَتْ فِی وَضْعِكَ ، وَ اَرْضَعَتْكَ ، وَ كَانَتْ تَحْمِلُكَ عَلٰی یَدَیْهَا اِلٰی اَنِ اسْتَطَعْتَ الْمَشْیَ عَلٰی رِجْلَیْكَ ، وَ كَانَ یُؤْلِمُهَا مَا یُؤْلِمُكَ ، وَ یَسُرُّهَا مَا یَسُرُّكَ .





أُمَّهَاتٌ يَخِطْنَ الثِّيَابَ لِأَوْلَادِهِنَّ

أُمٌّ تُهَيِّئُ الطَّعَامَ لِأَبْنَاءِهَا





أُمٌّ تَغْسِلُ الثِّيَابَ لِأَوْلَادِهَا

أُمٌّ تَكْوِي المَلَابِسَ لِبَنِيهَا

۲- أَبُوكَ كَانَ فِي كُلِّ يَوْمٍ يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ، فَيَشْتَغِلُ وَ يَتْعَبُ، لِيَشْتَرِيَ لَكَ الطَّعَامَ، وَ المَلَابِسَ، وَ الْحَلْوَى، وَاللُّعَبَ، وَ لَمَّا كَبِرْتَ أَرْسَلَكَ إِلَى المَدْرَسَةِ، وَ أَنْفَقَ مَالَهُ فِي تَعْلِيمِكَ، وَكَانَ يُحْضِرُ لَكَ الطَّبِيبَ إِذَا مَرِضْتَ، وَ الدَّوَاءَ الَّذِي يَشْفِيكَ.



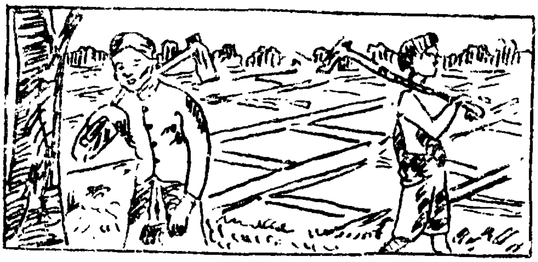


أُمٌّ تُنَظِّفُ عَيْنَيْ ابْنِهَا

أُمٌّ تَنْصَحُ ابْنَهَا



اَبٌ شَفِيْقٌ يُعَلِّمُ اَوْلَادَهٗ دَرْسًا فِي الِاتِّحَادِ عِنْدَ مَوْتِهٖ



اَبَوَانِ يَشْتَغِلَانِ فِي الفِلَاحَةِ لِكَسْبِ الرِّزْقِ لِاَوْلَادِهِمَا

٣ - فَوَاجِبٌ عَلَيْكَ اَنْ تُطِيْعَ وَالِدَيْكَ، اَللَّذَيْنِ تَعِبَا فِي تَرْبِيَتِكَ، فَتَعْمَلَ مَا يَسُرُّهُمَا مَا دَامَا قَادِرَيْنِ، فَاِذَا ضَعُفَا، سَاعَدْتَهُمَا بِكُلِّ مَا يَحْتَاجَانِ اِلَيْهِ، لِتَنَالَ رِضَا اللّٰهِ الَّذِي يَقُوْلُ: (وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا).

٤ - يُحْكٰى اَنَّ بَعْضَ الصَّالِحِيْنَ كَانَ كَثِيْرَ البِرِّ بِاُمِّهٖ، حَتّٰى قِيْلَ لَهٗ، اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ بِاُمِّكَ، فَلِمَاذَا نَرَاكَ لَا تَاْكُلُ مَعَهَا فِي صَحْفَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ اَخَافُ اَنْ تَسْبِقَ يَدِي اِلٰى شَيْءٍ تَشْتَهِيْهِ نَفْسُهَا، فَاَكُوْنَ قَدْ عَقَقْتُهَا.

تمـرین

۱۔ مَنِ الَّذِی اغْتَنَی بِكَ وَ اَنْتَ رَضِیْع ؟
۲۔ مَنِ الَّذِی یَقُوْمُ بِنَفَقَاتِكَ فِی الْمَنْزِلِ ؟
۳۔ مَنِ الَّذِی یَدْفَعُ لَكَ مَصْرُوْفَاتِكَ الْمَدْرَسِیَّة ؟
٤۔ هَلْ یَجِبُ عَلَیْكَ طَاعَةُ وَالِدَیْكَ ؟
۵۔ مَا جَزَاءُ مَنْ یُخَالِفُ وَالِدَیْهِ عِنْدَ اللهِ ؟
٦۔ قُلْ حِكَایَةً فِی بِرِّ الْوَالِدَیْنِ ؟

شائستگی سکھانا

۱۔ ماں باپ کی فرماں برداری

(تصویر) ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے ۔	(تصویر) ماں اپنی بیٹی کھلاتی ہے ۔

(۱) تیری ماں تجھ کو اپنے پیٹ میں اٹھائے رہی، اس نے تجھ کو جننے کی مشقت اٹھائی، اور وہ تجھ کو اپنا دودھ پلاتی رہی، وہ تجھ کو اسوقت تک کہ تو اپنے پاؤں چل سکے اپنے ہاتھوں پر اٹھاتی رہی، تیرے دکھ سے اسکو دکھ اور تیری خوشی سے اس کو خوشی ہوتی تھی۔

(تصویر) مائیں اپنے بچوں کیلئے کپڑے سی رہی ہیں	(تصویر) ماں اپنے بچوں کیلئے کھانا تیار کر رہی ہے ۔
(تصویر) ماں اپنے بچوں کے کپڑے دھوتی ہے	(تصویر) ماں اپنے بچوں کے کپڑے استری کرتی ہے ۔

(۲) تیرا باپ ہر روز گھر سے باہر جاکر محنت مشقت کرتا تھا تاکہ تیرے واسطے کھانے، کپڑے، مٹھائیاں اور کھلونے خریدے، اور جب تو بڑا ہوا تو اس نے تجھ کو مدرسے بھیجا اور تیری تعلیم پر اپنا مال و زر صرف کیا، جب تو بیمار ہوتا تو وہ تیرے لئے ڈاکٹر بلاتا اور ایسی دوا (لاتا) جو تجھ کو شفا دے ۔

(تصویر) ماں اپنے بچے کی آنکھ صاف کرتی ہے۔ (تصویر) ماں اپنے بیٹے کو نصیحت کرتی ہے۔

(تصویر) ہمدرد باپ اپنی موت کے وقت اتفاق پر ایک سبق دیتا ہے۔

(تصویر) دو باپ اپنی اولاد کے لئے روزی کمانے کیلئے کاشتکاری کا دھندا کر رہے ہیں

(۳) پس تجھ پر فرض ہے کہ تو اپنے ان والدین کا مطیع رہے جنھوں نے تیری پرورش کے لئے تکلیف اٹھائی ہے، اور جبتک ان میں توانائی ہے تو ایسے کام کرے جس سے ان کو مسرت ہو، پھر جب وہ ضعیف ہوجائیں تو تو ہر چیز سے جس کی انھیں ضرورت ہو مدد کرتا رہے تاکہ اس اللہ کی خوشی حاصل کرے جو فرماتا ہے: وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا (اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے بھلائی کرنے کی تاکید کی)

(۴) حکایت ہے کہ کوئی بھلا آدمی اپنی ماں کا بہت خدمتگذار تھا، یہانتک کہ اسکو کہا گیا: تو سب لوگوں سے زیادہ اپنی ماں کا خدمتگذار ہے، پھر کیا سبب ہے کہ ہم تجھکو دیکھتے ہیں کہ تو ایک پیالے میں اپنی ماں کے ساتھ نہیں کھاتا؟ اس نے کہا: میں ڈرتا ہوں کہ میرا ہاتھ کسی ایسی شے پر پہلے پڑ جائے جس کو اس کا جی چاہتا ہو، سو مجھ سے اسکی نافرمانی ہوجائے۔

مشق

(۱) کون ہے جس نے شیرخوارگی کی حالت میں تیری خبرگیری کی؟

(۲) کون ہے جو گھر میں تیرے اخراجات بہم پہنچاتا ہے؟

(۳) کون ہے جو تیرے سکول کے اخراجات ادا کرتا رہا؟

(۴) کیا تجھ پر اپنے والدین کی فرمانبرداری واجب ہے؟

(۵) جو اپنے والدین کی مخالفت کرے اسکی اللہ کے نزدیک کیا سزا ہے؟

(۶) ماں باپ کی خدمت گذاری کی کوئی کہانی سنا؟

لُعْبَةُ الخَوْخَة



أَنَا نَاطُورُ فَارِس

١- تَعَالَ يَا عِيدُ ! نَلْعَبُ مَعَ سَلِيمٍ وَ نَصْرٍ ۔
أَمَامَ بَيْتِنَا سَاحَةٌ ۔ نَحْنُ نَلْعَبُ فِيهَا ۔
٢- أَنَا أَقْعُدُ وَ أَكُونُ خَوخَةً ۔ لٰكِنْ مَنْ مِنكُمْ يَقْدِرُ
أَنْ يَكُونَ نَاطُورًا لِي ؟
٣- فَقَالَ سَلِيمٌ : أَنَا أَكُونُ نَاطُورَ فَارِس ۔ أَنَا
أَقْدِرُ أَنْ أَحْمِيَ فَارِسًا ۔
٤- فَنَزَلَ النَّاطُورُ سَلِيمٌ إِلَى السَّاحَةِ ۔ وَ ابْتَدَأَ يَحْمِي
الخَوْخَةَ ۔ وَ يَقُولُ : يَا مَنْ يَأْكُلُ خَوْخًا ۔ اَلنَّاطُورُ

بِعِشْرِيْنَ بَارَةً • مَا أَحْلَاهُ •
۵) وَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَتَقَدَّمُ إِلَى الْخَوْخَةِ • لِأَنَّ سَلِيْمًا كَانَ وَلَدًا خَفِيْفًا • يُمْسِكُ كُلَّ مَنْ يَتَقَدَّمُ •

آڑو

میں فارس کا رکھوالا ہوں

۱) آؤ عید! سلیم اور نصر کے ساتھ کھیلیں • ہمارے گھر کے سامنے ایک میدان ہے • ہم اس میں کھیلیں گے •
۲) میں بیٹھتا ہوں اور آڑو بنتا ہوں • لیکن تم میں کون ہے جو میرا رکھوالا بن سکتا ہو •
۳) سلیم نے کہا: میں فارس کا رکھوالا بنتا ہوں • میں فارس کی پاسبانی کر سکتا ہوں •
۴) پس رکھوالا سلیم میدان کی طرف اتر آیا • اور آڑو کی حفاظت کرنے لگا • اور کہنے لگا: چلے آئیں آڑو کھانے والے • بیس دمڑی کے آدھ سیر • (دیکھو) کیسے میٹھے ہیں •
۵) اور کوئی آڑو کی طرف نہیں بڑھتا تھا • اسلئے کہ سلیم پھرتیلا لڑکا تھا • جو آگے بڑھتا اسکو پکڑ لیتا •

حل لغات

نَاطُور: کھیت یا باغ کا رکھوالا • سَاحَةٌ: کھلی جگہ۔ میدان •
رَطْل: آدھ سیر • بَارَةٌ: دمڑی •

لِعبَۃُ الغُمَامَۃِ



وَقَفَ البَنَاتُ دَائِرَۃً ، وَ وَقفَتْ ھُدیٰ وَ زَینَبُ وَ نَاھِدُ وَسَطَھَا ، لِیَلْعَبْنَ لِعْبَۃَ الغُمَامَۃِ .

ھُدیٰ مَعْصُوبَۃُ العَیْنَیْنِ وَ زَیْنَبُ وَ نَاھِدُ تُصَفِّقَانِ لَھَا ، فَتَجْرِی ھُدیٰ جِھَۃَ الصَّوْتِ لِتُمْسِكَ اِحْدَاھُمَا ، فَتَجْرِیَانِ وَ تُصَفِّقَانِ ، وَ ھِیَ تَتْبَعُھُمَا حَتّٰی تُمْسِكَ اِحْدَاھُمَا لِتَحُلَّ مَحَلَّھَا .

اندھیری کا کھیل

لڑکیاں حلقہ باندھ کر کھڑی ہوئیں ، اور ہُدیٰ ، زینب اور ناہد ان کے بیچ کھڑی ہوئیں تاکہ اندھیری کا کھیل کھیلیں ۔

ہُدیٰ کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ، اور زینب اور ناہد اسکے لئے تالیاں بجاتی ہیں ، اور ہُدیٰ آواز کی طرف دوڑتی ہے تاکہ دونوں میں سے ایک کو پکڑ لے ، وہ بھی دوڑتی جاتی ہیں اور

یاں پہنچتی جاتی ہیں، اور وہاں ... ہے کہ دونوں میں سے ایک کو پکڑ لے تو وہ
ں کی جگہ آجائے۔

قَوْلٌ لِكُلِّ طِفْلٍ

فِي طَرِيقِكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(١) كُنْ مُعْتَدِلًا فِي سَيْرِكَ. (٢) اِتَّبِعِ الطِّوَارَ الْأَيْمَنَ. (٣) لَا تَمْشِ فِي وَسَطِ الطَّرِيقِ. (٤) لَا تَقِفْ فِي زِحَامٍ يُصَادِفُكَ. (٥) إِذَا كُنْتَ تَرْكَبُ تِرَامًا أَوْ سَيَّارَةً فَلَا تَرْكَبْ إِلَّا إِذَا وَقَفَ التِّرَامُ تَمَامَ الْوُقُوفِ. (٦) لَا تَرْكَبْ إِلَّا إِذَا وَقَفَتِ السَّيَّارَةُ تَمَامَ الْوُقُوفِ. (٧) لَا تَنْزِلْ مِنَ التِّرَامِ إِلَّا إِذَا وَقَفَ تَمَامَ الْوُقُوفِ. (٨) لَا تَنْزِلْ مِنَ السَّيَّارَةِ إِلَّا إِذَا وَقَفَتِ السَّيَّارَةُ تَمَامَ الْوُقُوفِ. (٩) يَا طِفْلِيَ الْعَزِيزَ! حَيَاتُكَ سَعِيدَةٌ عِنْدَنَا، وَنَحْنُ نَخَافُ عَلَيْكَ فَاسْمَعْ هٰذِهِ النَّصَائِحَ، لِأَنَّ فِيهَا سَعَادَتَكَ.

اپنے مدرسے کے راستے میں

(۱) اپنی چال میں بیچ کے درجہ پر رہ + مُعْتَدِل : مُتَوَسِّط۔

(۲) داہنی پٹڑی پر چل + طِوَار : سڑک کی پٹڑی۔

(۳) راستے کے بیچ میں نہ چل + وَسَط : درمیان۔

(۴) بھیڑ میں جو تجھے پیش آجائے نہ رُک + یُصَادِفُ : اتفاقاً سامنے آجائے۔

(۵) جب تو کسی ٹریم یا موٹر کار پر چڑھنے لگے تو جب تک ٹرام پوری پوری کھڑی نہ ہوجائے،

سوار نہ ہو۔

(۶) جب تک موٹر پوری پوری کھڑی نہ ہو جائے سوار نہ ہو۔

(۷) ٹرام سے نہ اتر مگر جب وہ پوری پوری ٹھہر جائے۔

(۸) موٹر کار سے نہ اتر مگر جب وہ بالکل کھڑی ہو جائے۔

(۹) میرے پیارے بچے! تیری زندگی ہمارے نزدیک خوش قسمتی ہے۔ہم تجھ کو تکلیف پہنچنے سے ڈرتے ہیں۔ سو تو یہ نصیحتیں سن کہ ان میں تیری بھلائی ہے۔

اَلذَّهَابُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ



هٰذَا اَنِيْسٌ وَ اُخْتُهٗ، خَرَجَا مِنَ الْبَيْتِ فِي اَكْمَلِ هَيْئَةٍ مِنْ نَظَافَةِ الْجِسْمِ وَ الْمَلْبَسِ وَ الْحِذَاءِ لِيَذْهَبَ كُلٌّ مِنْهُمَا اِلَى مَدْرَسَتِهٖ وَ قَدْ تَعَوَّدَا اَنْ يَسِيْرَا عَلٰى يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ

بِنَشَاطٍ وَ انْتِبَاهٍ وَ يَتَجَنَّبَانِ الوَحَلَ وَ ا
فِي ذَهَابِهِمَا وَ عَوْدَتِهِمَا لِيَأْمَنَ العُثُوْرَ
الِاصْطِدَامَ .

مدرسے کو روانگی

یہ انیس اور اس کی بہن ہے ۔ جسم ، لباس اور جوتوں کی صفائی کے
ہی پوری حالت میں گھر سے نکلے ہیں تاکہ دونوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے مد
کو جائے ◆

اور انھوں نے عادت کر رکھی ہے کہ راستے کی دائیں طرف پر چستی اور ہوش
سے چلیں ۔ اور اپنے جانے اور آنے میں کیچڑ اور بھیڑ سے بچتے رہیں تاکہ پھسلنے
کھانے سے بے خطر رہیں ◆

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

قواعد

(۱) رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوتا ہے ۔

(۲) رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیے۔ ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا ۔

(۳) چندہ سالانہ ۳؎ ۔ فی پرچہ ۴ر ۔

(۴) اشتہارات کی اُجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیے ۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ ۔ جالندھر شہر میں چھپ کر
باہتمام محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر دارالقرآن سے شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مُدیر محمد احمد خاں اکرم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیام اسلام
جالندھر شہر
جلد ۱۴ فروری ۱۹۴۳ء ۔ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ نمبر ۲

خطب عصریہ

لمحمد عبد العزیز الخولی

آثار المساجد فی اصلاح الامۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَجْزِیْ کُلَّ امْرِیءٍ بِمَا عَمِلَ، فَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَہٗ جَزَاءَ الْحُسْنٰی وَ مَنْ عَمِلَ سَیِّئًا فَلَہٗ سُوْءُ الْعُقْبٰی، " وَاَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی" وَ اَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی، ثُمَّ یُجْزَاہُ الْجَزَاءَ الْاَوْفٰی"، اَشْھَدُ اَنْ لَا

سب تعریف اللہ کی جو ہر شخص کو جو کچھ وہ کرتا ہے اسکے مطابق بدلا دیتا ہے، جو شخص کوئی نیک کام کرتا ہے اسکو بہترین بدلا ملتا ہے، اور جو شخص کوئی بدی کرتا ہے اسکا برا انجام ہوتا ہے، اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جو اس نے کوشش کی ہوتی ہے اور یہ کہ اسکی کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی، پھر اس کو بھرپور بدلا دیا جائے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَعْلَمُ نُفُوْسًا طَيِّبَةً طَاهِرَةً، مُخْلِصَةً صَادِقَةً أَنْفَقَتْ مَا لَهَا فِيْ سَبِيْلِ دِيْنِهٖ، وَإِظْهَارِ شَعَائِرِهٖ، وَإِعْلَاءِ كَلِمَتِهٖ، أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ، أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ وَيَعْلَمُ نُفُوْسًا أُخْرٰى غَرَّتْهَا زَخَارِفُ الدُّنْيَا حَتّٰى أَلْهَتْهَا عَنِ الْأُخْرٰى، فَأَنْفَقَتْ مَا لَهَا فِيْ سَبِيْلِ الْمَظَاهِرِ الْكَاذِبَةِ، وَالدَّعَاوِى الْبَاطِلَةِ، أُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ، أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ"۔

سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایسے پاک وصاف سچے اور بے لاگ دلوں کو جانتا ہے جنھوں نے جو کچھ ان کے پاس تھا اسکے دین کی راہ میں، اسکے دینی رسوم کی تائید میں، اور اس کا بول بالا کرنے کیلئے صرف کیا، یہی لوگ اللہ کا جتھا ہیں، اور سن رکھو کہ اللہ کا جتھا ہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور وہ کچھ دوسرے لوں کو بھی جانتا ہے جنکو دنیا کے ٹھاٹھ نے بھٹکا کر اور لبھا کر آخرت سے برگشتہ کر دیا تو انھوں نے اپنا مال جھوٹی نمائشوں اور بے سروپا دعووں میں اُڑایا،
یہی لوگ شیطان کا جتھا ہیں،
سن رکھو کہ شیطان کا جتھا ہی ٹوٹے میں رہتا ہے۔

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أُسْوَتُنَا فِيْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، قُدْوَتُنَا فِيْ صَالِحِ الْأَعْمَالِ، سَبَّاقُنَا إِلَى الْخَيْرَاتِ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ رَوَوْا مِنْ عِلْمِهٖ، وَاسْتَنُّوْا فِيْ عَمَلِهٖ، فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اسکے بندے اور پیغمبر ہیں، اخلاق کی شرافتوں میں اعلیٰ مثال، اعمال شائستہ میں ہمارے پیشوا، نیکیوں کی طرف ہمارے پیشرو، ان پر اللہ کے درود و سلام ہوں اور ان کی آل و اصحاب پر جنھوں نے ان کے علم کی روایت کی، اور ان کے عمل کو اپنا مسلک بنایا، اللہ تعالےٰ اُن کو اُن کے اعمال کی بہتر جزا مرحمت فرمائے۔

(أَمَّا بَعْدُ) فَإِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْأَعْمَالِ

حمد و صلوٰۃ کے بعد، حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے

وَ اَعْظَمُهَا مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ بِنَاءُ
الْمَسَاجِدِ وَ تَعْمِيْرُ "بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ
اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ
لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ رِجَالٌ
لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ
الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ
الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ ، وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ" ٥ كَيْفَ لَا تَكُوْنُ
اَلْمَسَاجِدُ خَيْرَ مَا يُبْنٰى ؛ وَ فِيْهَا
تُقَامُ صَلٰوةُ الَّتِيْ هِيَ عِمَادُ الدِّيْنِ
مَنْ اَقَامَهَا اَقَامَهٗ ، وَمَنْ هَدَمَهَا
هَدَمَهٗ ــ اَلصَّلٰوةُ الَّتِيْ حَسِبَ
الْجَاهِلُوْنَ اَنَّهَا حَرَكَاتٌ رِيَاضِيَّةٌ
لَا صِلَةَ لَهَا بِالْاَخْلَاقِ ، وَسِيَاسَةِ
الْكَوْنِ ، وَمَا دَرَوْا اَنَّ بِالصَّلٰوةِ
تَوْثِيْقَ الْعَلَاقَاتِ بَيْنَ اَهْلِ السَّمَاءِ
وَ اَهْلِ الْاَرْضِ ، وَ تَوْثِيْقَ الْعَلَاقَاتِ
بَيْنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَ اَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ ،

نزدیک سب سے نیک اور بڑے مرتبے کا عمل مسجدوں کا
تعمیر کرنا اور ایسے گھروں کا آباد رکھنا ہے جن کیلئے
اللہ نے حکم دیا ہے کہ بلند کئے جائیں اور انمیں اسکا نام جپا جائے،
انمیں صبح و شام ایسے مرد اسکی تنزیہ و تقدیس کرتے ہیں
جنکو اللہ کی یاد کرنے، نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے
نہ تو بیچ بیوپار بہلا سکتا ہے اور نہ خرید و فروخت کا
کاروبار ـ وہ ایک ایسے دن سے خائف رہتے ہیں
جسمیں دل اور نگاہیں اُلٹ پُلٹ جائینگی، تاکہ اللہ تعالےٰ
ان کو ان کے کئے کا بہتر بدلا دے اور ان پر اپنا فضل
زیادہ کرے، اور اللہ جس کو چاہتا ہے بیحساب دیتا
ہے ـ مساجد تمام تعمیرات میں بہتر کیوں نہ ہوں؟
ان ہی میں تو وہ نماز قائم کی جاتی ہے جو دین
کا ستون ہے ، جو اس کو قائم رکھتا
ہے وہ دین کو قائم رکھتا ہے، اور جو اسکو ڈھا دیتا ہے وہ
دین کو ڈھا دیتا ہے، وہ نماز جسکو جاہلوں نے یہ جان
رکھا ہے کہ یہ ورزش کی حرکتیں ہیں جن کا اخلاق
اور دنیا کی سیاست کے ساتھ کوئی میل نہیں، اور
یہ نہ جانا کہ نماز ہی کی بدولت آسمان والوں اور
زمین والوں کے درمیان
اور احکم الحاکمین اور مخلوق کے درمیان علاقے
مضبوط ہوتے ہیں ،

مِصْرَ لَتَسْعٰى جُهْدَهَا فِيْ
يْقِ الْعَلَاقَاتِ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ
وَلِ الْاَجْنَبِيَّةِ لِتَأْمَنَ شَرَّهَا
سْتَجْلِبَ خَيْرَهَا ۔ فَهَلْ تِلْكَ
وَلُ اَعْظَمُ خَطَرًا وَ اَعَزُّ
دًا مِنْ دَوْلَةِ السَّمَاءِ الَّتِيْ عَلٰى
سِهَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَ اَعْدَلُ
اكِمِيْنَ الَّذِيْ لَهٗ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
لْاَرْضِ ۔ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ
شَيْءٍ ۔ الَّذِيْ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا
نَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ : كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ فَاِذَا
ا نُنْفِقُ الْكَثِيْرَ مِنْ اَمْوَالِنَا فِيْ
بِيْلِ تَوْثِيْقِ الْعَلَاقَاتِ ، وَاِقَامَةِ
ؤْتَمَرَاتِ فَهَلْ لَا نُنْفِقُ الْقَلِيْلَ
نْ وَقْتِنَا فِي الْقِيَامِ بِصَلٰوتٍ
ثِقُ بِهَا الرَّوَابِطَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ
بِّنَا وَ خَالِقِنَا [illegible]
ذِيْ لَا يُغْلَبُ ، وَ جَيْشِهِ الَّذِيْ
يُقْهَرُ ، "وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ
صُرُهٗ ، اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ"
ذِيْنَ اِنْ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ

بلاشبہ مصر اپنے اور اجنبی حکومتوں کے درمیان تعلقات مضبوط کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے ، تاکہ ان کی برائی سے محفوظ اور بھلائی سے محظوظ رہے ، تو کیا یہ حکومتیں اس آسمانی حکومت سے زیادہ شان و شوکت اور بہت زور اور لشکر رکھتی ہیں جس کے سر پر وہ سارے جہانوں کا مالک اور سارے حاکموں سے عادل حکمران ہے جس کے پاس آسمانوں اور زمینوں کے لشکر ہیں ، جس کے قبضے میں ہر چیز کی جان ہے ، وہ کہ جب کسی کام کو چاہتا ہے تو بس اتنا ہی کہہ دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہونے لگتا ہے ۔ پھر جب ہم اپنے بہت سے مال ، تعلقات کی استواری اور مجالس کی پائیداری کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں تو کیوں اپنا تھوڑا سا وقت ایسی نمازوں کے قائم کرنے میں صرف نہ کریں جن کے ذریعے ہم اپنے پروردگار اور آفریدگار کے مابین علاقے مضبوط کریں ، تاکہ وہ اپنے ایسے لشکر ، ایسی سپاہ سے ہماری امداد کرے جو مغلوب و مقہور نہ ہو سکے ، اور اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے گا ، بیشک اللہ زور والا غالب ہے ، ان لوگوں کی کہ اگر ہم ان کو زمین پر تسلط بخشیں

اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَ
لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔

تو نماز کو قائم، زکوٰۃ ادا کریں اور بھلے کاموں کا حکم
کریں اور ناپسندیدہ کاموں سے منع کریں اور کاموں
کے انجام اللہ ہی کے اقتدار میں ہیں۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَمَّا اَنْ اٰذَاہُ قَوْمُہٗ وَ لَمْ یَرَ فِیْ
مَکَّۃَ جَوًّا صَالِحًا لِتَتِمَّ لَہُ الْکَلِمَۃُ،
ھَاجَرَ مِنْھَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَیْثُ
الْاَنْصَارُ الَّذِیْنَ "یُحِبُّوْنَ مَنْ ھَاجَرَ
اِلَیْھِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِھِمْ
حَاجَۃً مِّمَّا اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ
عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَ لَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ"
فَلَمَّا اَنْ وَصَلَ اِلٰی قُبَاءَ اَوَّلِ ضَاحِیَۃٍ
مِنْ ضَوَاحِی الْمَدِیْنَۃِ، مَکَانَتُھَا مِنَ
الْمَدِیْنَۃِ مَکَانَۃَ شُبْرًا مِنَ الْقَاھِرَۃِ
کَانَ اَوَّلُ اَمْرٍ قَامَ بِہٖ بِنَاءَ مَسْجِدِ
قُبَاءَ الَّذِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ فِیْہِ: لَمَسْجِدٌ
اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ
اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ، فِیْہِ رِجَالٌ
یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَ اللّٰہُ یُحِبُّ
الْمُطَّھِّرِیْنَ۔ وَ کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَعْمَلُ فِیْہِ بِنَفْسِہٖ، وَ لَمَّا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کی قوم نے
ستایا اور انھوں نے مکہ کی فضا کو اس
قابل نہ پایا کہ ان کی بات پوری ہو تو وہاں سے
مدینے شریف کی طرف ہجرت کی جہاں وہ انصار
موجود تھے جو "ان لوگوں سے جو ان کے پاس ہجرت
کر کے آئیں محبت کرتے ہیں اور جو کچھ مہاجرین کو ملے
اس کے سبب اپنے دلوں میں تنگی نہیں پاتے اور ان کو
اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو فاقہ ہو"
پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں پہنچے جو
نواحِ مدینہ میں پہلا ناحیہ ہے اور اسکی حیثیت بلحاظ مدینہ
کے وہی ہے جو شبرا کی بلحاظ قاہرہ کے، تو جو پہلا
کام آپ نے سرانجام کیا وہ مسجد قبا کی بنا تھی جس
کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہاں وہ مسجد
جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر ہے وہ اس
کی زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں قیام کرے، اس میں
ایسے مرد ہیں جو پاک و صاف رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ
پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس مسجد کی تعمیر میں خود کام کرتے تھے، اور جب

اَتَمَّهٗ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَتَلَقَّاهُ اَهْلُهَا فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ، وَخَرَجَتْ ذَاتُ الْخُدُوْرِ يَقُلْنَ :

اس کو پوری کرلیا تو مدینہ تشریف لے گئے۔ مدینے کے باشندوں نے باغ باغ ہوکر خوشیاں مناتے ہوئے آنحضرتؐ کا استقبال کیا، اور پردے دار عورتیں یوں کہتی ہوئی نکل آئیں :

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا ـ وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرُ
مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَاَيْنَا ـ قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُوْرِ

چودھویں کا چاند نکلا، چھپ گئے سب ماہتاب
ہے کہاں ؟ وجہ مسرت ! حسن کا تیرے جواب

وَكَانَ اَوَّلُ مَا عَمِلَهٗ اَنْ شَرَعَ فِيْ اِقَامَةِ مَسْجِدِهِ الْمَعْرُوْفِ، وَكَانَ مَكَانُهٗ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُمَا بِخَمْسَةِ جُنَيْهَاتٍ، ثُمَّ اَخَذَ يَبْنِيْ فِيْهِ مَعَ اَصْحَابِهٖ، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ الطُّوْبَ وَالْحِجَارَةَ وَيَقُوْلُ:

اور پہلا کام جو آنحضرتؐ نے وہاں کیا وہ یہ تھا کہ مشہور مسجد نبوی کو بنانا شروع کردیا۔ اس مسجد کی زمین دو یتیم لڑکوں کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ان سے پانچ گنی کو خرید لی، پھر اپنے اصحاب کے ساتھ اس کو بنانے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اینٹیں اور پتھر ڈھوتے تھے اور کہتے تھے ؎

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ـ

بار خدایا ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس تو مہاجرین و انصار کی مغفرت فرما۔

فَاَنْتُمْ تَرَوْنَ اَنَّ اَوَّلَ اَعْمَالِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ اِقَامَةُ مَسْجِدَيْنِ فَلَمْ يَبْدَأْ بِفَتْحِ الْمَدَارِسِ اَوْ اِقَامَةِ الْمُسْتَشْفَيَاتِ،

سو تم دیکھتے ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا کام مدینہ میں دو مسجدیں قائم کرنا تھا، آنحضرتؐ نے اپنے کام کی ابتدا مدرسے کھولنے اور شفاخانے قائم کرنے سے نہیں کی۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بَلْ فَتَحَ الْمَسَاجِدَ وَاَقَامَ الْمَدَارِسَ وَبَنَى الْمُسْتَشْفَيَاتِ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ! بلکہ مسجدیں کھولیں، مدرسے قائم اور شفاخانے تعمیر کئے،

هَلِ المَسَاجِدُ اِلَّا مَدَارِسُ تَكُوْنُ فِيْهَا الْاَخْلَاقُ، وَتُهَذَّبُ الْاَرْوَاحُ وَتُلْقٰى فِيْهَا الدُّرُوْسُ الْعِلْمِيَّةُ وَالعَمَلِيَّةُ اَلَسْتَ فِي المَسَاجِدِ تَسْمَعُ اٰيَاتِ اللهِ تُتْلٰى وَتَسْمَعُ الحِكَمَ العَالِيَةَ وَالنَّصَائِحَ الغَالِيَةَ مِنْ كَلَامِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ المُرْسَلِيْنَ، وَاِنَّ ذَالِكَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ، وَهَلْ مُدَاوَاةُ الْاَجْسَامِ خَيْرٌ اَمْ مُدَاوَاةُ الْاَرْوَاحِ؟

یہ مسجدیں بھی مدرسے نہیں تو اور کیا ہیں؟ ان میں اخلاق بنتے ہیں۔ روحیں مہذب ہوتی ہیں، علمی اور عملی اسباق القاء کئے جاتے ہیں، کیا تم مسجدوں میں اللہ کی آیتیں تلاوت ہوتی نہیں سنتے، کیا تم خاتم انبیا، سرورِ مرسلین کے کلام میں سے بلند پایہ حکمتیں اور گرانقدر نصیحتیں نہیں سنتے؟ اور یقیناً یہ سینے کی بیماریوں کے لئے شفا ہیں۔ اور کیا جسموں کی چارہ گری بہتر ہے یا روحوں کی چارہ گری؟

اِنَّ المَسَاجِدَ بِحَقٍّ بُيُوْتٌ لِلْعِبَادَةِ، مَدَارِسُ لِلتَّعْلِيْمِ الصَّحِيْحِ، مُسْتَشْفِيَاتٌ لِاَمْرَاضِ النُّفُوْسِ۔

درحقیقت مساجد عبادت کے لئے معبد، درست تعلیم کے لئے مدرسے اور امراضِ دل کے لئے شفاخانے ہیں۔

اِنَّ المَدَارِسَ الاَوَّلِيَّةَ الَّتِيْ تَسْعَى الحُكُوْمَةُ فِيْ نَشْرِهَا جُهْدَ الطَّاقَةِ اِنَّمَا تُعَلِّمُ الصِّبْيَانَ، وَاِنَّ المَسَاجِدَ يُعَلَّمُ فِيْهَا الصِّبْيَانُ وَالشَّبَابُ وَالشُّيُوْخُ بَلْ يُعَلَّمُ فِيْهَا النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ، وَاِنَّ اَنْوَاعَ المَدَارِسِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا تُعَلِّمُ بِالْاَجْرِ، وَالمَسَاجِدُ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا لَكُمْ لَا تَتَقَاضٰى مِنْكُمْ عَلٰى

یہ ابتدائی مدارس جن کے پھیلانے کے لئے حکومت نہایت جدوجہد کر رہی ہے ان میں تو بچے ہی پڑھتے ہیں۔ اور مساجد میں بچوں، جوانوں اور بوڑھوں سب کو تعلیم ملتی ہے۔ بلکہ ان میں تو مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی تعلیم ملتی ہے۔ اور دوسرے مدارس تو فیس لے کر ہی تعلیم دیتے ہیں، اور مسجدوں نے اپنے دروازے تمہارے لئے کھول رکھے ہیں، وہ تم سے تعلیم کی کوئی

التَّعْلِيْمِ اَجْرًا وَ لَا ثَمَنًا۔

اجرت مانگتی ہیں نہ قیمت۔

فَالمَسَاجِدُ فِی الْاُمَّةِ تُؤَدِّیْ خِدْمَةً عَظِيْمَةً لَا تُمَاثِلُهَا خِدْمَةٌ اُخْرٰی، لَوْ اَنَّ قَائِمِيْنَ فِيْهَا مِمَّنْ عَرَفُوا الدِّيْنَ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ وَ دَرَسُوْا اَصْلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ السُّنَّةِ، لَوْ اَنَّهُمْ مِمَّنْ خَبَرُوا الْحَيَاةَ وَعَرَفُوْا شُئُوْنَهَا، وَ كَانَ لَهُمْ بِجَانِبِ ذَالِكَ اَرْوَاحٌ طَاهِرَةٌ وَ عُقُوْلٌ نَيِّرَةٌ وَ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ، "وَعَسٰی اَنْ يَكُوْنَ ذَالِكَ قَرِيْبًا"

پس مسجدیں امت میں ایسی شاندار خدمت بجالا رہی ہیں جس کے برابر کوئی خدمت نہیں ہو سکتی، اگر وہ لوگ جو ان میں مقرر ہیں دین کا ایسا علم رکھتے ہوں جیسا ہونا چاہئے اور دین کی دونوں اصلوں یعنی کتاب و سنت کو پڑھے ہوئے ہوں۔ اگر وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو "زندگی" اور امور زندگی کی خوب جانچ پڑتال کئے ہوئے ہوں اور اسکے ساتھ ہی وہ پاک روحوں روشن عقلوں اور دانش رسا سے بہرہ ور ہوں

"اور توقع ہے کہ عنقریب ایسا ہو"۔

(رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا) -

(اے رب ہمارے! ہمیں اپنے ہاں سے ایک رحمت عطا کر اور ہمارے لئے ہمارے کام کی درستی مہیا فرما)

رَوَی الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ:

بخاری و مسلم نے حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت کیا ہے:۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ۔

جو شخص اللہ کے لئے کوئی مسجد بنائے اللہ اس کے لئے ویسا ہی مکان جنت میں بنائیگا۔

بین الاقوامی کتاب قرآن مجید سے عربی زبان سکھانا ہمارا نصب العین ہے جس کی ہر ایک مسلم اور غیر مسلم کو سخت ضرورت ہے

طلوعِ آفتابِ تعلیم القرآن

سلسلہ نصاب القرآن کی تیسری کتاب

مِصْبَاحُ الْقُرْآنِ عَزِیْزِی

نحو القرآن + علم الاعراب

The Analysis of the Holy Quran.

بے نظیر و بے عدیل و بے مثال و بے بدل

لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

مُؤلّف و ناشر

مولوی عبدالعزیز۔ محلہ پکا باغ۔ شہر جالندھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی ● خدا کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

۱۔ یَسَّرْنَا الْقُرْآن۔ قرآن مجید اسلامی قوانین وضوابط کی ایک بین الاقوامی کتاب ہے۔ حسب فرمان الٰہی آسان ہے۔ ورنہ تبلیغی غرض وغایت سے قاصر رہیگی۔ اس سے بڑھکر اور کیا آسان ہوسکتی ہے کہ ہر ایک شخص خواہ کسی ملک کا باشندہ ہو۔ اسکی کوئی بھی مادری زبان ہو۔ اتنی بڑی تیس پاروں کی ضخیم کتاب دو ماہ سے چھ ماہ کے عرصہ تک تھوڑے وقت اور تھوڑی محنت سے پڑھ سکتا ہے۔ اگر حفظ کی پوچھو تو پندرہ برس کی عمر کے بہت سے معصوم نابینا بچے حافظانِ قرآن مجید موجود ہیں۔ کیا یہ آسانی دنیا کی اور کسی غیر زبان کی کتاب کو حاصل ہے؟ کیا یہ قرآنی معجزہ نہیں ہے؟

۲۔ یَسَّرْنَا الْقُرْآن۔ روئے زمین پر ہر ایک مسلم اور مسلمہ اپنے خداداد فطری جذبہ کے باعث نہایت ذوق وشوق سے قرآن مجید اور عربی زبان سے مانوس ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ مسلم نے دنیا میں قدم رکھا "اللہ اکبر"۔ مرے پر "اللہ اکبر"۔ پانچ وقت کی منادی "اللہ اکبر"۔ تمام نمازیں حتیٰ کہ عربی زبان میں نکاح وجنازہ عربی زبان میں۔ کھانے پینے کے اول وآخر دعا عربی زبان میں۔ سوتے جاگتے وقت کی دعا عربی زبان میں۔ چھینکنے والے عربی زبان میں حمد الٰہی کریں۔ سننے والے عربی زبان میں جواب دیں۔ پاخانہ تک جانے اور واپس آنے کی دعا عربی زبان میں۔ غرض کونسا کام اور کونسا وقت ہے جہاں عربی زبان کی ضرورت نہیں۔ بحر وبر میں کونسا مقام یا جزیرہ ہے جہاں صوتِ ہادی کی کڑک اور گونج نہیں؟ سب سے بڑھ کر مسلمانوں کا نصاب التعلیم قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ قرآنی مدارس ومکاتب بیشمار ہیں۔ ہر ایک گھر میں قرآن مجید ایک چھوڑ چار چار۔ ناظرہ خواں کروڑوں۔ حافظانِ قرآن لاکھوں۔ ہر ایک مسلم کا گھر قرآنی درسگاہ ہے۔ اللہ کے فضل سے شب وروز تلاوتِ قرآن مجید جاری ہے۔

۳۔ یَسَّرْنَا الْقُرْآن۔ جن ممالک میں اہلِ اسلام کی اکثریت ہے۔ وہاں اردو۔ سندھی۔ پشتو۔ فارسی

ترکی، عربی اور ملائی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جن کا رسم الخط عربی ہے۔ ان ممالک کے باشندے اپنی اپنی تقریر و تحریر میں قرآنی الفاظ بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ دور کیوں جاؤ! سورۂ فاتحہ کے کلمات پر غور کرو! اردو زبان میں دو تہائی سے زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ناظرہ خوانی سے قرآن فہمی تک بڑھنا کیا مشکل ہے؟ مزید برآں تمام کلمات قرآنی کی تعداد اصل (۱۷۰۰) کے لحاظ سے اسماء، افعال، حروف سب ۱۶۱۴ ہیں جن میں سے تقریباً نصف عام تقریر و تحریر میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ باقی کتنے سیکھنے اور حفظ کرنے رہ جاتے ہیں؟ ناظرہ خوانی سے قرآن فہمی تک بڑھنے کیلئے زیادہ سے زیادہ ایک سال کافی ہے۔ پھر روزانہ تلاوت سے قوائے ذہنی کے نشو و نما سے تمام کسریں نکل جاتی ہیں۔

۴۔ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن۔ مسلم قوم کے علاوہ غیر مسلم اقوام بھی عربی زبان کی خدمت اور اشاعت قرآن مجید میں وافی حصہ لے رہی ہیں۔ یہ کیوں؟ حق تعالیٰ کا عربی زبان سے پیار ہے۔ قدرت حق کا ڈنڈا سب کے سر پر ہے۔ غیر مسلم اقوام نے طب، جغرافیہ، ریاضی، طبعی، فلسفہ، قانون، تاریخ وغیرہ علوم و فنون جدیدہ کے تراجم عربی زبان میں کئے۔ بیشمار کتابیں عربی زبان اور عربی لغات پر لکھیں، روزنامہ، ہفتہ وار، ماہوار اخبار و رسائل جاری کئے۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مع حواشی و تفسیر لکھے۔ لغات الفاظ القرآن عجیب عجیب دلچسپ طریق پر نہایت محنت و کاوش سے جمع کئے۔ یہ سب کچھ عربی حجازی زبان میں ہے۔ جو آج سے ہزارہا سال پہلے قدیم زمانوں میں بولی جاتی تھی۔ قرآن مجید اسی قدیم عربی زبان میں ہے اپنے مخصوص طرز بیان سے اپنے لغات کے معانی بھی واضح کرتا ہے۔ قرآن مجید زندہ امام قیامت تک موجود رہیگا۔ اللہ تعالیٰ اسکا حافظ و ناصر ہے۔ اسی کے زندہ جاوید رہنے کی خاطر عالم ربوبیت میں ایسے ذرائع اور وسائل پیدا کردئے کہ عربی قدیم زبان بھی ہمیشہ زندہ رہے۔ سُنّۃ اللہ کی رفتار کون روک سکتا ہے؟ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

۵۔ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن۔ قرآنی علم النحو یا علم الاعراب ۔ [illegible] عرب و عجم کے اختلاط سے عجمی لوگ تو کیا بعض عرب بھی قرآن مجید غلط پڑھنے لگے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے حضرت فاروق اعظمؓ نے مجلس شوریٰ کے انعقاد کا حکم دیا جسکے صدر اعظم حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ قرآنی علم النحو کے بنیادی اصول مقرر کرکے انکی تکمیل و ترتیب حضرت ابوالاسود دؤلیؒ امام و ادیب عربیت کے سپرد کی گئی۔ دیکھو! شرح مغنی اللبیب۔ پھر ۶۵ھ میں تمام قرآنی حروف پر اعراب لگائے گئے۔

ہر ایک عربی اور عجمی ان کا پابند ہو گیا۔ ہمیشہ کے لئے کسی کو بھی چون و چرا کی گنجائش نہ رہی۔ دیکھو! تاریخ ابن خلکان۔ اسی زمانہ میں خلیفہ عبد الملک کے حکم سے اہلِ عرب میں سے سب سے پہلی تفسیر حضرت ابن جبیرؓ نے پھر حضرت مجاہدؓ نے کتابی شکل میں لکھی۔ یہ دونوں تفسیریں رطب و یابس سے پاک صرف متن قرآن مجید تک محدود ہیں۔ دیکھو! میزان الاعتدال علامہ ذہبیؒ۔ اس طرح سے یسرنا القرآن کے سب مراحل طے ہو گئے۔

۶۔ خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید قوانین و ضوابط الٰہی کی ایک بین الاقوامی کتاب ہے جس پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ اپنے الفاظ و معانی کے لحاظ سے نہایت آسان مختصر اور جامع ہے۔ جذب و کشش اسقدر کہ طوعاً و کرہاً ہر ایک مسلم اور غیر مسلم کی توجہ کا مرکز ہے۔ کلام اللہ ہے اور حق تعالیٰ خود اپنے کلام کا حافظ و ناصر ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ۱۴؎۔

امتِ مرحوم کا تھا جبکہ قرآں پر عمل + اسکی شوکت ساری دنیا میں تھی ضرب المثل
چھوڑ کر قرآں کو مسلم حق سے بیگانہ ہوا + دین بھی رسوا کیا اور آپ بھی رسوا ہوا

۷۔ غور سے سنو! عمل قرآن کے لئے علم قرآن کی ضرورت ہے۔ علم قرآن کیلئے قرآنی صرف و نحو کی ضرورت ہے۔ قرآنی صرف و نحو کیلئے عربی اصطلاحات صرف و نحو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ عربی اصطلاحات گرامر سمجھنے کیلئے اردو گرامر پڑھنے کی ضرورت ہے۔ پھر ناظرہ خوانوں کیلئے قرآن فہمی آسان ہے۔ قرآن مجید پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ صرف وجہ اعراب دریافت کرنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ قوم کی حالتِ زار پر رونے دھونے، ماتم، سوگ، نوحہ خوانی و مرثیہ خوانی سے کیا حاصل؟ اگر کچھ دم خم ہے تو میدانِ عمل میں نکلو! علل و اسباب سمجھنے کی کوشش کرو۔ ناظرہ خوانوں کو فہم قرآن کی منزل مقصود تک پہنچاؤ۔ سلف صالحین کے طریق تعلیم القرآن پر روشنی ڈالو! یسرنا القرآن کا عملی ثبوت پیش کرو! یاد رکھو! علم الاعراب کے بغیر ترجمہ قابلِ اعتماد ہی نہیں بلکہ قرآن مجید سے تمسخر ہے۔

۸۔ اب طالبان قرآن رسمی علوم کے عالموں کی سادہ لوحی پر توجہ فرمائیں۔ صراطِ مستقیم یسرنا القرآن کی قدرتی رفتار کو چھوڑ کر عربی کورس اور عربی گرامر و مضمون جدا جدا کر کے ہر ایک پر الگ الگ مستقل کتابیں لکھ ڈالیں۔ عربی کورس کیا ہے؟ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ

وڑا۔ عربی گرامر کیا ہے؟ محض اصطلاحات گرامر، عملی مشق برائے نام بھی نہیں ہے۔ اس سے تو اُردو
رامر ہزارہا درجہ بہتر ہے۔ کردنی خویش آمدنی پیش۔ پھر حیران ہیں کہ طالب علم کو پہلے خود ساختہ عربی
ورس پڑھائیں یا نام نہاد عربی گرامر۔ حقیقت یہ ہے کہ عربی کورس اور عربی گرامر آپس میں لازم و ملزوم ہیں
یک کا سمجھنا دوسرے کے سمجھنے پر موقوف ہے۔ عربی کورس پڑھائیں تو عربی گرامر کے بغیر ایک فقرہ تک
ھی سمجھانا مشکل ہے۔ عربی گرامر پڑھائیں تو عملی مشق کیلئے عربی کورس کہاں سے لائیں؟ عجب گورکھ
ھندا ہے۔ استاد حیران، شاگرد پریشان۔ عربی کورس صحیح پڑھا نہ جائے۔ عربی گرامر کی گردانیں اور
واب بلائے جان۔ شاگرد کا جی متلاتا ہے، مغز پھرا جاتا ہے۔ استاد غصہ میں آپے سے باہر۔ شاگرد
ربی مضمون لیکر پشیمان۔ عربی نکالے چربی میری توبہ میرے باپ دادا کی توبہ۔

۹۔ امتِ مرحوم کی حالت قابلِ رحم ہے۔ بعض لوگ ناظرہ خوانوں کو بجائے علم الاعراب معارف و
قائق قرآنی بتانے کے بہانے سے مدتوں تک درس قرآن دیتے رہتے ہیں۔ اُن کی علمی قابلیت کی
رسائی وہاں تک ہوتی ہے۔ جو بعض عجمی مفسرین نے اپنے اپنے خاص جذبات کے ماتحت وضعی حدیثوں سے
ین میں غلو کیا ہے۔ یا یہودی، عیسائی، مجوسی، ہندی وغیرہ اقوام کی روایات و افسانے اکابر صحابہ کرامؓ
ی طرف نسبت کر کے اَخْبَرَنَا اور حَدَّثَنَا کا رعب جما کر لکھ ڈالے، جنکو متن قرآن اور نصب العین
سلام سے دور کی نسبت بھی نہیں۔ ان روایات کے زیر اثر غلط ترجمہ کرنے سے امت مرحوم کے شکوک بڑھنے
کے علاوہ غیر مسلم لوگ انھی روایات و قصہ کہانیوں سے اسلام اور بانیِ اسلام پر طعن و تشنیع کرتے رہتے
یں۔ ایسے واعظ و مدرس خود گمراہ اور فہم قرآن سے محروم ہیں۔ فرقہ بندی اور فرقہ پرستی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔
زعم خود قرآن مجید پر قابض ہیں۔ علم الاعراب جو قرآن فہمی کیلئے لازم ہے، اسکی ہوا تک بھی نہیں لگنے دیتے۔
ن کا فتنۂ عظیم نہایت ہی پُر خطر ہے۔ دین بھی رسوا کیا اور آپ بھی رسوا ہوئے۔

۱۰۔ بعض مخلص و محترم بزرگان قوم قرآنی آیات کے کلمات جدا جدا کر کے لفظ اور معنی کیلئے جدا
ہدا خانے بنا کر الفاظ و معانی طوطے کی طرح رٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ طریق تعلیم طالب قرآن کیلئے
وجود تسلی بخش نہ ہونیکے بسا غنیمت ہے۔ انکی سعی مشکور ہے۔ کیونکہ ناظرہ خوانوں کو فہم قرآن کی طرف
ہنمائی کر رہے ہیں۔ سب سے بڑھکر یہ خوبی ہے کہ انکی تعلیم متن قرآن مجید تک محدود ہے۔ قرآنی نصب العین

کے زیر اثر بچوں کی تربیت ہوتی ہے قوائے ذہنی کے نشو و نما سے فرزندانِ قوم اس قابل ہوجاتے ہیں۔ کہ وہ نصاب القرآن سے باقاعدہ علم الاعراب سیکھ سکیں۔ جس کے لئے تحت اللفظ ترجمہ اور اردو گرامر کی سخت ضرورت ہے۔ حق تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمائے۔ یہ بزرگ خادمان نصاب القرآن ہیں۔

۱۱۔ عالمانِ شریعت، مساجد میں حلوے مانڈے سے کام۔ مشائخانِ طریقت، حجروں میں نذر و نیاز سے مطلب۔ میدان میں نکلیں تو جھکتے پلڑے کو دیکھتے ہیں۔ جدھر سے غرض پوری ہوئی اُدھر کے ہو رہے۔ ناظرہ خوان بیچارے فہم قرآن کیلئے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ موجودہ دور حوادث و فتن میں امتِ مرحوم کے رہبر و ہادی یورپین طرز کے تعلیم یافتہ اور ان کے طریق پر چلنے والے لوگ ہیں۔ اخوتِ اسلامی۔ مذہبی رواداری۔ قومی جوش و خروش سے معمور ہیں۔ مذہبی فرقہ بندی سے بیزار، سیاسی فرقہ بندی میں گرفتار۔ بڑے بڑے عالم و فاضل۔ مخلص محقق، نیک دل موجود ہیں۔ انگلستان جرمنی، امریکہ تک کی خاک چھان آئے ہیں۔ سب کچھ جانتے ہیں۔ ان کے فضل و کمال میں کلام نہیں لیکن سب سے بڑی آفت و مصیبت یہ ہے کہ وہ اپنے علوم رسمی کے طرز و طریق پر عربی تعلیم اور قرآن فہمی کے مرحلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ عربی زبان اور عجمی زبانوں میں مابہ الامتیاز علم الاعراب ہے اور خاص قرآنی طرز بیان عام عربی طرزِ بیان سے بالکل الگ چیز ہے۔ عربی پڑھنے سے قرآن مجید نہیں آتا، لیکن قرآن مجید پڑھنے سے عربی زبان بھی آجاتی ہے۔ عجمی زبانوں کی ترکیب محض کلمات مبنیات سے ہے۔ الفاظ رٹے اور فرفر بولنے لگے۔ لیکن عربی زبان کلمات مبنیات اور مُعرَبات سے مرکب ہے۔ محض الفاظ رٹنے سے کام نہ چلے۔ مبنیات اور مُعرَبات میں امتیاز۔ پھر مُعرَبات کے علم الاعراب سمجھنے کی سخت ضرورت ہے۔

۱۲۔ اب عجمی، انگریزی زبان کے فاضل یا اردو عجمی زبان کے ماہر غور فرمائیں۔ جناب کا علمی فضل و کمال عربی طریق تعلیم کے متعلق محض بیکار ہی نہیں۔ بلکہ اپنے آپکو اور پبلک کو دھوکا دے رہے ہیں اس کوچہ سے ناآشنا ہیں۔ اسی جہل مرکب میں افسران سررشتہ تعلیم عربی بھی مبتلا ہیں۔ بی۔ اے بی۔ ٹی یا ایم۔ اے بیکار ہیں۔ طریق تعلیم عربی کے اصول، اور طریق تعلیم انگریزی کے اصول، دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عربی زبان کا چھوٹے سے چھوٹا فقرہ تحلیل صرفی اور ترکیب نحوی کے بغیر

صحیح بولنا نہایت مشکل ہے۔ اگر بول بھی لیا تو اسکی صحت پر اعتماد نہیں ہے۔ غرابی گریں نے ٹوکا اور کھوئے گئے۔ سررشتہ تعلیم کے آفیسر اور ان کے زیر اثر عربی تعلیم یافتہ طلبا عربی اور عجمی زبانوں کے ما بہ الامتیاز کو کیا سمجھیں؟ این زمیں را آسمانے دیگر است۔

(۱۲) ہر ایک قوم کی ترقی و تنزل اسکی صحیح تعلیم پر موقوف ہے۔ مسلمانوں کا نصاب تعلیم قرآن مجید اللہ اور اسکے رسولؐ کا مقرر کردہ ہے۔ جس میں کسی طرح کی بھی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے ہے۔ یسّرنا القرآن فرمان حق لاریب صحیح ہے۔ ناظرہ خوانی سے فہم قرآنی تک بڑھنے کے لئے جزو نامل اور اسباب کی ضرورت ہے۔ اُن پر غور کرو۔ کیونکہ قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا تمام عبادات سے مقدم ہے۔ جاہل کی عبادت بے ثمر ہے۔ بی۔اے ہو یا ایم۔اے، جس کو قرآن مجید کا علم نہیں ہے۔ قرآن مجید اس کو صف جہلاء میں بٹھاتا ہے۔ عالم و جاہل میں ما بہ الامتیاز قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید کا عالم اللہ اور اسکے رسولؐ کے نزدیک عالم ہے۔ باقی سب علوم رسمی کے عالم قرآنی اصطلاح میں جاہل شمار کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا قرآنی تلاوت کی ضرورت ہر ایک شخص کیلئے مہد سے لحد تک ہے۔

(۱۳) میرے عزیزو! غور سے سنو! عربی کورس پڑھو یا انگریزی بول چال۔ یا قرآن مجید کے ترجمہ سے قرآن فہمی کی کوشش کرو۔ انگریزی زبان کے تراجم و حواشی دیکھو۔ یا کتنا ہی کورس کے درس قرآنی پڑھو، بیس سال بیٹھو۔ خواہ لندن یا جرمنی سے عربی زبان سیکھو۔ جب تک علم الاعراب کے قواعد و ضوابط یا اصول نہ سمجھو گے۔ محنت شاقہ کے ساتھ اپنا عزیز وقت بھی ضائع کرو گے۔ مبتدی، متوسط منتہی کے مراتب پہچانو۔ علم الاعراب سمجھنا ہر ایک مبتدی کا فرض ہے۔ آگے متوسط و منتہی کی باری آتی ہے۔ یاد رکھو! پرائمری کلاس کی خامی ایم۔اے پاس کرنے سے بھی نہیں نکلتی ہے۔ پہلے علم الاعراب کی مدد سے متن قرآن مجید پر حاوی ہو جاؤ۔ پھر قرآن مجید کے متعلق ہر ایک شخص کی تقریر و تحریر یا تفسیر کے حسن و قبح پر رائے قائم کر سکتے ہو۔ یہی طریق یسّرنا القرآن صراط مستقیم ہے۔ ابتدائی تعلیم کے چھوٹ جانے کے باعث ناظرہ خوانوں میں یہ خیال نہایت پختگی سے قائم ہو چکا ہے کہ فہم قرآن مشکل اور ناممکن الحصول ہے۔ ضد و تعصب فخر و غرور اور اپنی ہمہ دانی کا دعویٰ چھوڑو۔ مجدد صاحب کی بات سنو! امت مرحوم کا قومی شیرازہ اور اخوت اسلامی میں تفرقہ اندازی نہ کرو۔ یاد رکھو! اہل اسلام

کی دینی اور قومی زبان عربی ہے۔ ہر ایک مسلم پر تلاوتِ قرآن فرض ہے۔ خاص لوگوں پر دوسری اقوام کو تبلیغ کرنا بھی فرض ہے۔

۵۔ یاد رکھو! امتِ مرحوم کی سب طرح کی کمزوریوں کی بیخ و بنیاد وَيَسَّرْنَا الْقُرْآنَ کے صراطِ مستقیم سے انحراف ہے۔ ابتدائی تعلیم علم الاعراب چھوڑ کر ہر ایک شخص بزعم خود غیر مستند ترجمہ کر کے میر میزان عالم و فاضل بنا بیٹھا ہے۔ کیا اس دورِ حوادث و فتن میں مجددِ تعلیم القرآن کی ضرورت نہیں ہے جس پر اللہ کا فضل ہو، تائیدِ ربانی شاملِ حال ہو۔ قرآن مجید کے ہر ایک لفظ اور نقطہ نقطہ پر نگاہ ہو۔ تعلیمی مشکلات پر حاوی ہو۔ علم الاعراب کے مختصر و جامع قواعد و ضوابط مقرر کر کے ناظرہ خوانوں کو فہمِ قرآن کی منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔ سنو! آنکھیں کھولو! کس خیال میں پڑے ہو! قرآنی اعراب نے تمام مشکلات کو حل کر دیا ہے۔ یک معنی علم را دہ معنی عقل باید۔ صرف ایک قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ پھر خداداد عقل و شعور، تدبر و تفقہ سے مرتبۂ فضیلت تک پہنچ سکتے ہو۔

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ + (مصباح القرآن عزیزی)

۱۔ ہمارا روئے سخن امتِ مرحوم کے اُن سعید الفطرت مقدس افراد کی طرف ہے۔ جو قرآن مجید سے عربی زبان سیکھنا چاہتے ہیں۔ قرآن مجید ناظرہ پڑھیں اور چھوٹی چھوٹی سورتیں حفظ کریں۔ حفظ کے لئے جتنا بھی ہو سکے پارۂ عَمَّ نہایت موزوں ہے۔ پھر اردو زبان بقدر ضرورت مع اردو گرامر سیکھیں۔ پھر قاعدہ نصاب القرآن مع ضروری ہدایات بار بار غور سے پڑھیں۔ اب قرآن فہمی کے لئے میدان صاف ہے۔ غرائب القرآن عزیزی سے قرآن مجید کے تمام الفاظ کی تحلیل صرفی اور مصباح القرآن عزیزی سے ترکیب نحوی مع علم الاعراب ضبط کریں۔ یہانتک ابتدائی تعلیم ختم ہے۔

۲۔ نصاب القرآن کسی خاص کتاب کا نام نہیں ہے۔ مجددِ تعلیم القرآن جو کچھ بھی قرآنی خدمت کے متعلق لکھیگا وہی نصاب القرآن ہے۔ جس کے سلسلہ کی یہ تیسری کتاب ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ نصاب القرآن کی بنیاد، اللہ کے فضل و کرم اور اس کی تائیدِ غیبی پر ہے۔ پھر بھی بھول چوک انسان کے لیئے لازم ہے۔ دماغی سہو، قلمی سہو، کتابت و طباعت کا سہو۔ ہونے والا سب کچھ ہو کر رہتا ہے

ناظرین ایسی بھول چوک کی اصلاح فرمائیں۔ کیونکہ نصاب القرآن پڑھنے سے قوائے ذہنی کی تربیت ہو کر صحت و سقم معلوم کرنے کی، اجتہادی رائے خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ ابتدائی تعلیم چھ ماہ سے ایک سال کے عرصہ تک ختم ہے بشرطیکہ روزانہ ۴۵ منٹ صرف کئے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ساتھ قوائے ذہنی کی تربیت کیلئے نصاب القرآن کے مطالعہ کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ مشینری کا زمانہ ہے، بیشمار کام تھوڑے وقت اور تھوڑی محنت سے ختم ہو جاتا ہے۔ نصاب القرآن ایک دم بلا توقف اپنی انتہائی ارتقائی حالت تک پہنچ گیا ہے۔ جہاں تک ہمارے معلومات ہیں، خیر القرون کے بعد ایسی قرآنی خدمت کا سلسلہ جس سے عام ناظرہ خواں فہم متن قرآن تک پہنچ سکیں تاحال معرض وجود میں نہیں آیا ہے۔ اور اگر آئندہ آئیگا بھی تو لانے والا اسی کو توڑ مروڑ کر پیش کریگا۔ جس کا اُسکو کسی طرح کا حق نہیں ہے۔ امید واثق ہے کہ جیسے قرآن مجید کی برکت سے قدیم عربی زبان کی عمر دراز ہے۔ اسی طرح انشاءاللہ تعالیٰ نصاب القرآن کی بھی عمر دراز ہوگی۔

۳۔ اب آپ مقدمہ غرائب القرآن عزیزی (قرآن مجید کی ترکیب نحوی پر تبصرہ) سے مصباح القرآن عزیزی کا تعلیمی رابطہ قائم کریں۔ قرآن مجید پڑھتے وقت صاف نظر آتا ہے کہ اکثر کلمات [illegible] ہیں۔ اُن کے [illegible] طرح کی اعرابی تبدیلی [illegible] ایسے کلمات مبنیات یا [illegible] [illegible] غور و فکر کے بعد [illegible] ہیں کہ ان کے آخر پر [illegible] لحاظ سے اعرابی تبدیلی حرکت یا حرف سے ہوتی رہتی ہے۔ ایسے کلمات معربات یا متغیرات کہلاتے ہیں۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ تمام عربی کلمات کی دو قسمیں ہیں۔ مبنیات اور معربات۔ اور اعراب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ اعراب بالحرکت اور اعراب بالحرف۔

۴۔ اعراب بالحرکت۔ رفع۔ نصب۔ جر یا جزم سے ہوتا ہے۔ جس کو عوام الناس سمجھتے ہیں اعراب بالحرف وٓ۔ الف۔ یٓ۔ یا وْنَ۔ انِ یْنَ سے ہوتا ہے۔ جس کو عالمان علم الاعراب ہی سمجھتے ہیں۔ اس اعرابی تبدیلی کا نام حالت رفعی۔ حالت نصبی۔ حالت جری۔ یا حالت جزمی ہے جس نے کلمات معربات کی چار قسمیں کر دی ہیں۔ مرفوعات منصوبات۔ مجرورات۔ مجزومات۔ اور جن کلمات کے باعث یہ اعرابی تبدیلی ہوتی ہے، ان کی بھی چار قسمیں ہیں۔ عوامل رافع۔ عوامل ناصب

عوامل جار - عوامل جازم - حسب فرمان امام النحو شیخ عبدالقاہر جرجانیؒ جملہ تعداد عوامل نحو ایک سو اس طرح ہے۔ لفظی سماعی اکانوے - لفظی قیاسی سات - مبتدا اور مضارع کے عامل معنوی دو ہیں - ۹۱ + ۷ + ۲ = ۱۰۰ +

۵ - اختلاف عوامل کے باعث کلمات معربات میں لفظی اور معنوی دونوں طرح سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے - لیکن اختلاف عوامل سے کلمات مبنیات میں صرف معنوی تبدیلی ہوتی ہے - کیونکہ کلمات مبنیات کا اعراب کلام میں استعمال سے پہلے ہی مقرر ہو چکا ہے - حسب وضع واضع ان کو مبنی بر ضمہ مبنی بر فتحہ - مبنی بر کسرہ - یا مبنی بر سکون کہتے ہیں - ان مبنیات کی معنوی تبدیل حالت کا نام اعراب محلی یا محلاً معرب ہے - جس کو سبع سیارہ کی روشنی میں طالب فہم قرآن مجید اپنی خداداد قابلیت اور نور عقل سے خود بخود معلوم کر سکتا ہے - یہی اعراب محلی مبنیات اور معربات میں ما بہ الامتیاز چیز ہے - معربات سے مبنیات پر اور مبنیات سے معربات پر قوائے ذہنی کے ارتقا سے نورانی کرنیں اپنا عمل شروع کر دیتی ہیں -

۶ - مصباح القرآن عزیزی کا ماحصل یہ ہے - مفردات کی تحلیل صرفی کے بعد اجزائے کلام اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا کی روشنی سے دیکھیں - ضوابط اعراب سبع سیارہ کی روشنی سے مبنیات کے ارکان خمسہ کتاب الثوابت سے، عمل عوامل دفتر حکام سے دریافت کریں - قوانین و ضوابط یاد رکھیں اور آڑے وقت میں بطور سند اُن کا حوالہ دیں - پھر یاد رکھو کہ باہمی قرآنی بحث و مکالمہ میں اور عربی عبارت کی مشکلات میں قواعد و ضوابط کی دفعات کا حوالہ اپنے اثبات دعویٰ میں پیش کرنے کی عادت ڈالیں - اور فریق ثانی سے بھی اسی طرح کا مطالبہ جاری رکھیں - حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سعادت دارین عنایت فرمائے - علم قرآن اور عمل قرآن ہی ہماری نجات کا وسیلہ ہے - اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ ۲۷/۱۱ - قرآنی طرز بیان سے قرآنی کلمات کے معانی خود بخود واضح ہوتے جاتے ہیں -

۷ - قرآن مجید ناظرہ خوانوں کے لئے نصاب القرآن لکھا گیا ہے جن کی استعداد و قابلیت مختلف ہے - ہر ایک مبتدی کیلئے اردو زبان میں لکھنا پڑھنا اور اردو گرامر کا حسب ضرورت سمجھنا کافی ہے -

اس سے زیادہ علم کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنی لیاقت سال چھ ماہ میں ہوسکتی ہے۔ سنو! اپنی فرومائگی کو نہ دیکھنا اور علمی کتاب کو مشکل بتانا، یا اس کی ترتیب پر اعتراض کرنا انتہائی درجہ کا ظلم اور بے انصافی ہے۔ مہربانی کرکے اپنی لیاقت و استعداد کی کمی دور کریں۔ پھر نصاب القرآن پر ایک سال صرف کرنا کافی ہے۔ بار بار اعادہ کریں۔ قوائے ذہنی کو ترقی ہوگی۔ ہر ایک اعادہ میں قوائے دماغی کی تربیت سے مشکلات کم ہوتی جائینگی۔ ہمت کا حامی خدا ہے ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند ✦ جوانانِ سعادت مند پندِ پیر دانا را

۸۔ بعض مغز پھرے لوگ سوال کرتے ہیں کہ مجدِّد تعلیم القرآن نے خواہ مخواہ آسان! آسان کا شور مچایا ہے۔ یہ آسان کیسا؟ جس میں تھوڑا بہت وقت صرف کرکے دیدہ ریزی کی جائے۔ اس طرح کے بہت سے جاہلانہ سوالوں کا جواب یَسَّرْنَا الْقُرْاٰن کی تفسیر میں دیا جا چکا ہے۔ ہم نے بِاِذْنِ اللہ اپنا فرض ادا کیا ہے۔ کسی کی مدح و ذم کی پروا نہیں ہے۔ حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید واثق ہے کہ نصاب القرآن طلبائے مدارس و مکاتب خاصکر اُن قرآنی ذوق و شوق رکھنے والے بہن بھائیوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ جن کے ہاتھ سے مکروہات زمانہ کی رفتار نے مدرسہ کی بنچوں یا درسگاہ کی صفوں پر نشست و برخاست کا اختیار چھین لیا ہے۔ اُن کے لئے یہی ہدایت و نصیحت ہے کہ پہلے قاعدہ نصاب القرآن سرسری طور پر پڑھ جائیں۔ پھر غرائب القرآن عزیزی مع مقدمہ ختم کریں۔ اس کے بعد غرائب القرآن کی روشنی میں قاعدہ نصاب القرآن کا اعادہ کریں۔ پھر مصباح القرآن عزیزی کا مطالعہ کریں۔ ہر سہ کتب کو بار بار بترتیب وار ختم کریں۔ جو مسائل سمجھ میں نہ آئیں، چھوڑتے جائیں۔ گھبرائیں نہیں۔ مطالعہ روزانہ ۴۵ منٹ جاری رکھیں۔ بار بار کے اعادہ سے قوائے ذہنی اور دماغی طاقتوں کی تربیت ہوتی جائے گی اور مشکلات خود بخود کم ہوتی جائینگی۔ جسمانی ورزش کے طریق پر دماغی و ذہنی ورزش میں کامیابی حاصل کریں۔ دماغ پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ آسان سے مشکل کی طرف آہستہ آہستہ بڑھیں۔ مولٰنا صاحب کو چھوڑو! یہ گئے گذرے لوگ ہیں۔ یہ پڑھا چلے اور تم پڑھ چکے۔ آزمودہ کو پھر آزمانا نادانی ہے

خود ہی اپنی حالت کے مطابق معلم اور متعلم بنو! حق تعالےٰ ہمارے طریق تعلیم القرآن سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ مصباح القرآن عزیزی تک قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم ختم ہے۔ اس سے آگے قرآن مجید کی تعلیم وسطی اور تعلیم انتہائی کا انتظار کریں۔ پھر مرتبہ فضیلت بھی دیکھا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ (مجدد تعلیم القرآن مولوی عبد العزیز رض)

نوٹ: غرائب القرآن عزیزی صفحہ ۱۵۴ کے بعد ایک کالم چھوٹا، وہ مع مندرجہ ذیل اغلاط کے صحیح کریں
ص ۲/۱۷ نَعِمَ یَنْعَمُ = فَعِلَ یَفْعَلُ + ص ۱۲/۲۶ نَسْتَنْعِوْنُ ... دِ کا زیر عین کو دیا۔ پھر و کو یَ سے بدلا یَقِیْمُوْنَ اصل میں یَقْوَمُوْنَ + ص ۱۱/۵۹ مکسور کا مفتوح بناؤ + ص ۱۴/۶۸ اَحْزَاب بناؤ +

لفظ	معنی	علامت نمبر بحث	لفظ	معنی	علامت نمبر بحث
زَانِیَةٌ	زانیہ	ـةٌ ع۲۴ اسم فاعل	زَحْفًا	جنگ	حاصل مصدر
زَاهِدِیْنَ	بیزار ہونے والے	ـیْنَ ع۳ 〃 〃	زُخْرُفًا	زر سنگار۔ ملمع	〃 〃
زَاهِقٌ	بے نور	ـوٌ ع۱ 〃 〃	زِدْ	تو بڑھا	ـدْ ع۱ امر حاضر
زَبَانِیَةَ	دوزخ کے داروغے	جمع مکسر کثرت	زِدْنَا	ہم نے بڑھایا	نَا ع۱۴ ماضی معروف
زَبَدًا	جھاگ	حاصل مصدر	زُرَّاعَ	کسان لوگ	جمع مکسر کثرت
زُبُرًا	تختیاں۔ کتابیں	جمع کثرت مکسر	زُرْتُمْ	تم نے دیکھا	تُمْ ع۹ ماضی معروف
زَبُوْرًا	داؤدؑ کی کتاب	اسم علم	زَرْعًا	کھیتی باڑی	حاصل مصدر
زُجَاجَةٍ	شیشہ	اسم واحد	زُرْقًا	نیلا	صفت مشبہ
زَجْرًا	جھڑکنا	مصدر معروف	زُرُوْعٍ	کھیتیاں	جمع مکسر کثرت
زَجْرَةٌ	جھڑکی	حاصل مصدر	زَعَمَ	دعویٰ کیا۔ گمان کیا	ـَ ع۱ ماضی معروف
زُحْزِحَ	وہ سرکایا گیا	ـَ ع۱ ماضی مجہول	زَعْمٌ	دعویٰ۔ گمان	حاصل مصدر

ص ۱۸/۱۷۷ عِشَارُ۔ حاملہ اونٹنیاں ۔ عُشَرَاءُ واحد۔ جمع کثرت مکسر +

قرآنی کلمات محل وقوع کے لحاظ سے اپنے معانی کی خود شرح و تفسیر ہیں۔ تاہم مبتدی کیلئے لغات کے لحاظ سے بسا ضروری ہے۔ عزیز المطالب ملخص مفردات الراغب کا انتظار کریں۔ R۶

مصباح القرآن عزیزی۔ سبع سیارہ۔ کُلٌّ فِی فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۵

پہلا سیّارہ (الف منصرف صحیح) اَلدَّرْسُ الْاَوَّل

اسم مفرد منصرف صحیح: وہ ہے جسکے آخر حرف علت نہ ہو + قائم مقام صحیح: وہ ہے جس کے آخر و یا ی ماقبل ساکن ہو + جمع مکسر منصرف: وہ ہے جسکے حروف میں بنائے واحد کی ترتیب حروف ٹوٹ جائے ان تینوں کی حالت رفعی پیش سے۔ حالت نصبی زبر سے۔ اور حالت جرّی زیر سے ہوتی ہے۔ سورۂ اُمّ القرآن پڑھو۔ اسم مفرد منصرف صحیح کی شناخت کرو۔ پھر حالت اعرابی بیان کرو:-

رفُوْلُوْا نَقْرَءُ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ اَلْحَمْدُ (ثَابِتٌ) لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۵ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۵ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۵

(۱) اسمائے مفرد منصرف صحیح، حالت رفعی: اَلْحَمْدُ۔ ثَابِتٌ۔ دیکھو! ان کے آخر حرف علت نہیں ہے +

(۲) اسمائے مفرد منصرف صحیح، حالت نصبی: اَلصِّرَاطَ۔ اَلْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ +

(۳) اسمائے مفرد منصرف صحیح، حالت جرّی: اَللّٰهِ۔ اَلرَّحْمٰنِ۔ اَلرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهِ۔ رَبِّ۔ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ۔ يَوْمِ۔ اَلدِّيْنِ۔ غَيْرِ۔ اَلْمَغْضُوْبِ۔ دیکھو! انکے آخر بھی حرف علت نہیں ہے +

نوٹ: پہلے سیارہ کا حصہ الف ختم ہوا۔ اطمینان سے سمجھو۔ خلط مبحث کرکے وقت ضائع نہ کرو۔ مثلاً اَلْعٰلَمِيْنَ۔ اَلضَّآلِّيْنَ جمع مذکر سالم حالت جرّی ہے۔ اس کا بیان پانچویں سیارہ میں آئیگا نَعْبُدُ۔ نَسْتَعِيْنُ مضارع حالت رفعی ہے۔ اس کا بیان ساتویں سیارہ میں آئیگا +

قاعدہ نصاب القرآن۔ مقدمہ غرائب القرآن عزیزی کی روشنی میں سمجھ لیا ہوگا۔ قرآنی الفاظ کی تحلیل صرفی غرائب القرآن عزیزی سے معلوم کرچکے ہو۔ ان ہردو کتابوں سے آپ کے قوائے ذہنی کی کافی تربیت ہوچکی ہے۔ ورنہ پھر اعادہ کریں اور اپنی قصور ہمت کا الزام ہمارے سر نہ تھوپیں +

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پہلا سیّارہ (ب قائم مقام صحیح) اَلدَّرْسُ الثَّانِی

اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح: آیات ذیل پڑھو۔ پہلے قائم مقام صحیح کی شناخت کرو۔ پھر حالت اعرابی بیان کرو۔

(۱) وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۞ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ ۙ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۞

(۲) وَجَآءَتْ سَیَّارَۃٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَھُمْ فَاَدْلٰی دَلْوَہٗ ؕ قَالَ یٰبُشْرٰی ھٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۞ وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ۞

(۳) وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۞

(۱) وَحْیٌ۔ وَحْیُ۔ اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح۔ دونوں جگہ حالت رفعی ہے +

(۲) دَلْوَ۔ سَعْیَ۔ اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح۔ دونوں جگہ حالت نصبی ہے +

(۳) اَلْبَدْوِ۔ اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح۔ حالت جرّی ہے +

پہلا سیارہ (الف) کی مشق: سَیَّارَۃٌ۔ غُلٰمٌ۔ اَلشَّیْطٰنُ۔ لَطِیْفٌ۔ اَلْعَلِیْمُ۔ اَلْحَکِیْمُ۔ سب کی حالت رفعی ہے + عِلْمًا۔ وَارِدَ۔ بَیْنَ۔ حالت نصبی ہے + اَلْقُرْاٰنِ۔ قَبْلِ۔ رَبِّ = یَا رَبِّیْ۔ اَلسِّجْنِ۔ بَعْدِ۔ ان سب کی حالت جرّی ہے +

یاد رکھو! غلط مبحث حقیقی علم سے محرومی کا نشان ہے۔ جہانتک قوائے ذہنی آگے بڑھنے کی اجازت دیتی ہیں بڑھو! معلومات مِنْ وَجْہٍ سے مجہولات مِنْ وَجْہٍ دریافت کئے جاتے ہیں۔ مجہول سے مجہول کیسے معلوم ہوگا؟ اَلْھَوٰی۔ بُشْرٰی + بَیْنِیْ۔ اِخْوَتِیْ۔ رَبِّیْ۔ مبنیات کے ارکانِ خمسہ۔ تیسرے اور چوتھے رکن میں ان کا بیان آئیگا۔ ہمارا طریق تعلیم یقیناً صحیح ہے۔ اس کی مثال ابر باران رحمت کی ہے۔ یہ کہنا کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ خوئے بدرا بہانہ بسیار سے

باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

پہلا سیّارہ (ج جمع مکسّر) اَلدَّرسُ الثَّالِث

جمع مکسّر منصرف - آیاتِ ذیل پڑھو - پہلے جمع مکسّر کی شناخت کرو - پھر حالت اعرابی بیان کرو +

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ ؕ

(۲) وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا کُنَّا نَعُدُّھُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ؕ

(۳) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

دیکھو! اَلرِّجَالُ جمع رَجُلٌ کی - اَمْوَالِ جمع مَالٍ کی - اَلْاَشْرَارِ جمع شَرِیْرٍ کی ہے ان کے حروف میں بنائے واحد ٹوٹ گئی - اَلنِّسَاءِ اِمْرَءَۃٌ کی جمع غیر لفظ سے واحد کی ترتیب تو کیا؟ واحد ہی ندارد ہے - یہ سب جمع مکسّر ہیں +

(۱) اَلرِّجَالُ جمع مکسّر منصرف - حالت رفعی مبتدا ہے +

(۲) رِجَالًا جمع مکسّر منصرف - حالت نصبی ہے - لَا نَرٰی مضارع منفی کا مفعول بہ ہے +

(۳) اَلنِّسَاءِ - اَمْوَالِ - اَلْاَشْرَارِ - رِجَالِ - سب جمع مکسّر منصرف - حالت جرّی ہے - اَلنِّسَاءِ پر عامل جار (عَلٰی)، باقی پر (مِنْ) ہے +

پہلا سیارہ (الف کی مشق) اَللّٰہُ - مُحَمَّدٌ - اَللّٰہُ - حالت رفعی ہے +

بَعْضَ - رَسُوْلَ - خَاتَمَ - عَلِیْمًا - حالت نصبی ہے +

اللّٰہِ - بَعْضٍ - اَحَدٍ - کُلِّ - شَیْءٍ - حالت جرّی ہے +

حروف جارہ کی طرح مضاف بھی عامل جار ہوتا ہے - کُنَّا نَعُدُّ ماضی استمراری ہے +

(نوٹ) مرکب جرّی کا ہے فاعل، گا ہے نائب فاعل اور زیادہ تر مفعول ہوتا ہے - شبہ فعل اپنے فعل کے مشابہ ہوتا ہے - محل وقوع پر اس کا فعل نکالنا وضاحت معانی کے لئے نہایت ضروری ہے +

دوسرا سیّارہ (جمع مؤنث سالم) اَلدَّرسُ الرَّابِع

جمع مؤنث سالم (وہ جمع جس میں واحد کی ترتیب حروف قائم رہے) حالت رفعی پیش سے۔ اور حالت نصبی وجرّی زیر سے ہوتی ہے۔ یعنی حالت نصبی حالت جرّی کے تابع ہوتی ہے۔ امتیاز عامل سے کیا جاتا ہے۔ آیات ذیل میں سے اسمائے جمع مؤنث سالم کی شناخت کرو اور پھر حالت اعرابی بیان کرو :-

(۱) فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ﴿۴﴾

(۲) وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ﴿۳۰﴾

(۳) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝ ﴿۱۷﴾

دیکھو! اَلصّٰلِحٰتُ جمع صَالِحٌ کی۔ قٰنِتٰتٌ جمع قَانِتٌ کی۔ حٰفِظٰتٌ جمع حَافِظٌ کی۔ بنائے واحد کی ترتیب میں کسر نہیں ہے۔ ایسی سب جمع سالم ہوتی ہیں +

(۱) اَلصّٰلِحٰتُ (مبتدا) قٰنِتٰتٌ (پہلی خبر) حٰفِظٰتٌ (دوسری خبر) حالت رفعی ہے +

(۲) الصّٰلِحٰتِ جمع مؤنث سالم۔ حالت نصبی۔ عامل فعل ماضی عَمِلُوْا کا مفعول بہٖ ہے +

(۳) اَلصّٰلِحٰتِ جمع مؤنث سالم۔ حالت جرّی۔ عامل جار مِنْ ہے +

پہلا سیّارہ (الف کی مشق) اَللّٰهُ۔ مُؤْمِنٌ۔ حالت رفعی ہے + اَلْاِنْسَانَ۔ کُفْرَانَ حالت نصبی ہے + اَلْغَيْبِ۔ اَلْعَصْرِ خُسْرٍ۔ اَلْحَقِّ۔ اَلصَّبْرِ۔ سَعْيِ۔ پہلا سیارہ (ب کی مشق) ان سب کی حالت جرّی ہے۔ مبنیات کا اعراب محلی ہے۔ دیکھو! ارکان خمسہ +

(۱) مَنْ موصولہ۔ مَا موصولہ۔ مذکر و مؤنث واحد۔ جمع سب پر حاوی ہے۔

(۲) علم الاعراب کے قواعد وضوابط صرف سات ہیں۔ جن کو سبع سیارہ میں ضبط کیا گیا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیامِ اسلام
جالندھر شہر

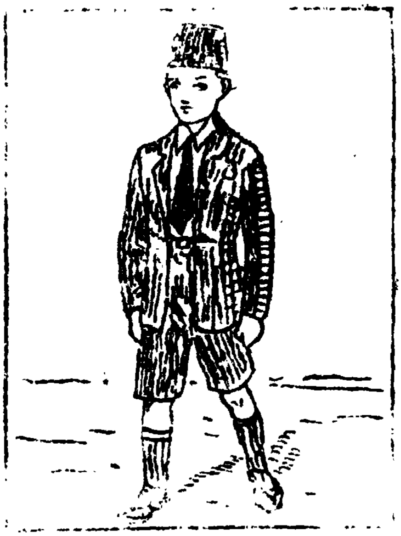
القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

الدُّرُوسُ العَرَبِيَّة

اَلنَّظَافَةُ



أَحْمَد : تِلْمِيْذٌ نَظِيْفُ الْجِسْمِ، مُرَتَّبُ المَلَابِسِ حَسَنُ الْهِنْدَامِ

١- أَحْمَدُ يَغْسِلُ وَجْهَهٗ وَ رَاسَهٗ كُلَّ صَبَاحٍ ، ثُمَّ يُمَشِّطُ شَعْرَهٗ ، وَ يَرْتَدِيْ ثَوْبَهُ النَّظِيْفَ .

٢- لِذَالِكَ تَرَاهُ دَائِمًا حَسَنَ الْهِنْدَامِ يُحِبُّهٗ أَهْلُهٗ وَ جَمِيْعُ الْمُدَرِّسِيْنَ .



خَلِيْلٌ : تِلْمِيْذٌ قَذِرٌ ، قَبِيْحُ الهَيْئَةِ ، غَيْرُ مُرَتَّبِ المَلَابِسِ

- خَلِيْلٌ لَا يَغْسِلُ وَجْهَهُ ، وَ لَا يُنَظِّفُ جِسْمَهُ ، وَ لَا يُرَتِّبُ شَعْرَهُ ، وَ يَلْبَسُ ثِيَابًا قَذِرَةً .

- لِذٰلِكَ يَسْقُطُ الذُّبَابُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَ عَيْنَيْهِ ، وَ يُسَبِّبُ لَهُ الْأَلَمَ وَ الْمَرَضَ ، وَ تَرَاهُ دَائِمًا قَذِرًا ، قَبِيْحَ الهَيْئَةِ ، يَكْرَهُهُ إِخْوَانُهُ ، وَ جَمِيْعُ المُعَلِّمِيْنَ .

حكاية

أَعَدَّ نَاظِرُ مَدْرَسَةٍ جَائِزَةً لِمَنْ يَكُوْنُ أَوَّلَ
...نَةِ الرَّابِعَةِ ، وَ لَمَّا ظَهَرَتْ نَتِيْجَةُ الْإِمْتِحَانِ ،
... الْابتدائيَّةِ تِلْمِيْذَانِ ، فَأَرَادَ النَّاظِرُ أَنْ يَقْسِمَ
...ائِزَةَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ ، وَ لٰكِنَّهُ رَأَى أَحَدَهُمَا
...يْفًا ، حَسَنَ الهِنْدَامِ ، وَ رَأَى الْآخَرَ قَذِرَ الْجِسْمِ

وَسِخَ الْمَلَابِسِ، غَيْرَ مُرَتَّبِ الْهَيْئَةِ. فَأَعْطَى الْأَوَّلَ الْجَائِزَةَ كُلَّهَا، وَ شَكَرَهُ عَلَى اِهْتِمَامِهِ بِوَاجِبَاتِ دَرْسِهِ وَ نَفْسِهِ، وَ قَالَ لِلثَّانِي: اِعْتَنِ بِنَظَافَةِ جِسْمِكَ وَ مَلْبَسِكَ، كَمَا اعْتَنَيْتَ بِدُرُوسِكَ، لِتَنَالَ رِضَا اللّٰهِ وَ مَحَبَّةَ النَّاسِ.

تَمْرِيْن

۱۔ هَلْ تُصَاحِبُ التِّلْمِيْذَ الْقَذِرَ؟

۲۔ أَيٌّ أَجْوَدُ صِحَّةً: النَّظِيْفُ أَمِ الْقَذِرُ؟

۳۔ اُحْكِ حِكَايَةً فِيْ فَائِدَةِ النَّظَافَةِ؟

صفائی

(تصویر: احمد ایک پاکیزہ تن، آراستہ پوشاک خوش اندام طالب علم ہے)

۱۔ احمد ہر صبح اپنا منہ اور سر دھوتا ہے، پھر اپنے بالوں کو کنگھی کرتا ہے، اور اپنے صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے۔

۲۔ اسی لئے تم اس کو ہمیشہ خوش اندام دیکھتے ہو، اس کے گھر کے لوگ اور سب استاد اس کو پیار کرتے ہیں۔

(تصویر: خلیل میلا کچیلا، بدوضع، ناآراستہ پوشش طالب علم ہے۔)

۳۔ خلیل نہ تو اپنا منہ دھوتا ہے۔ نہ اپنے بدن کو صاف کرتا ہے، اور نہ اپنے بال سنوارتا ہے اور گندے کپڑے پہنتا ہے۔

۴۔ اسی لئے اس کے چہرے اور آنکھوں پر مکھیاں بیٹھتی، اور تکلیف اور بیماری پیدا کرتی رہتی ہیں، اور تم اس کو ہمیشہ گندا اور بدوضع دیکھتے ہو، اس کے بھائی اور سب استاد اس سے نفرت کرتے ہیں۔

کہانی

ایک مدرسہ کے سرمدرس نے اس کے لئے جو چوتھی جماعت کے امتحان میں اول آئے
یک انعام مقرر کیا۔ جب امتحان کا نتیجہ نکلا تو دو طالب علم اول آئے۔ سرمدرس نے چاہا کہ
ن دونوں میں آدھا آدھا انعام بانٹ دے۔ مگر اس نے ان میں سے ایک کو پاک و صاف
وش اندام دیکھا اور دوسرے کو گندے جسم، میلے لباس اور بے ڈھنگی وضع کا۔

پس اس نے سارا انعام پہلے کو دے دیا۔ اور اس کا اپنے سبق اور اپنی جان کے
رائض کا دھیان رکھنے پر شکریہ ادا کیا۔ اور دوسرے کو کہا: تم نے جیسا اپنے سبقوں کا
ھیان رکھا ہے ویسا ہی اپنے جسم اور لباس کا بھی دھیان رکھو تاکہ اللہ کی پسند اور
وگوں کی محبت حاصل کرو۔

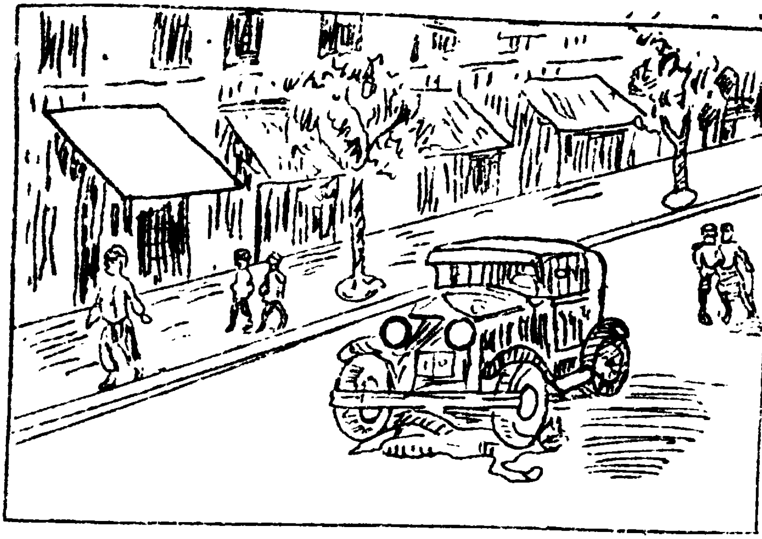
مشق

(۱) کیا تم میلے کچیلے طالب علم سے صحبت رکھو گے؟
(۲) صحت میں کون بہتر؟ ستھرا یا گندہ؟
(۳) صفائی کے فائدے پر کوئی کہانی سناؤ؟

لفظوں کے معنے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
يُمَشِّطُ	کنگھی کرتا ہے	اِلْهِنْدَامُ	انداز، وضع
يُرْتَدِي	پہنتا ہے	الْأَوَّلِيَّةُ	اول آنا

آدابُ المَشْيِ فِي الطَّرِيقِ



١- لِلطَّرِيْقِ طَوارَانِ يَسِيْرُ عَلَيْهِمَا المَاشُوْنَ .
٢- فِيْ وَسَطِ الطَّرِيْقِ يَسِيْرُ التَّرَامُ وَ العَجَلَاتُ وَالسَّيَّارَاتُ .
٣- إِذَا كُنْتَ رَاجِلاً، فَسِرْ عَلَى الطَّوَارِ الأَيْمَنِ ، وَ لَا تَمْشِ فِيْ وَسَطِ الشَّارِعِ، خَوْفاً مِنْ أَذًى يُصِيْبُكَ .
٤- إِذَا سِرْتَ فِيْ طَرِيْقٍ عَامٍّ فَانْظُرْ أَمَامَكَ، وَ لَا تُكْثِرِ التَّلَفُّتَ وَ لَا تَقْرَإِ الْكُتُبَ وَ لَا تَتَفَرَّجْ عَلَى المُتَعَارِكِيْنَ.
٥- اِعْتَدِلْ فِيْ مَشْيِكَ ، فَلَا تُسْرِعْ، لِئَلَّا تَصْطَدِمَ بِغَيْرِكَ وَ لَا تُبْطِئْ فَتَتَعَوَّدَ البُطْءَ وَ الْكَسَلَ .
٦- لَا تَرْكَبِ التَّرَامَ إِلَّا فِي المَحَطَّةِ .
٧- وَ إِيَّاكَ أَنْ تَنْزِلَ مِنْهُ إِلَّا فِي المَحَطَّةِ .
٨- وَ احْذَرْ أَنْ تَتَعَلَّقَ بِهِ وَ هُوَ سَائِرٌ كَمَا يَفْعَلُ بَعْضُ الصِّبْيَةِ فَيَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ هَلَاكُهُمْ .

تمرین

١- أَيُّ أَسْلَمُ: اَلْمَشْيُ عَلَى الطَّوَارِ، أَمِ الْمَشْيُ فِي وَسَطِ الطَّرِيْقِ؟
٢- بِمَاذَا تَصِفُ مَنْ يَتَعَلَّقُ بِالتَّرَامِ وَ هُوَ سَائِرٌ؟
٣- مَاذَا تَفْعَلُ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَجْتَازَ الطَّرِيْقَ مِنْ جِهَةٍ إِلَى أُخْرَى.

معنى المفردات

الكلمه	مَعْنَاهَا	الكلمه	معناها
طَوَارَان	رَصِيْفَانِ	تَتَفَرَّجُ	تَنْظُرُ
رَاجِلٌ	يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْهِ	تَجْتَازُ	تَعْبُرُ

راستہ چلنے کے آداب

(۱) راستے کی دو پٹڑیاں ہوتی ہیں جن پر پیدل چلنے والے چلتے ہیں۔
(۲) راستے کے بیچوں بیچ ٹرامیں، گاڑیاں، اور موٹر کاریں چلتی ہیں۔
(۳) جب تو پیادہ ہو، تو دائیں پٹڑی پر چل . . . . اور راستے کے بیچ میں نہ چل، تکلیف پہنچنے کے خوف سے۔
(۴) جب تو عام راستے میں چلے تو اپنے سامنے کو دیکھتا رہ، اور زیادہ اِدھر اُدھر نہ دیکھ، اور نہ کتابیں پڑھ، اور نہ لڑنے بھڑنے والوں کا تماشا دیکھ۔
(۵) اپنی چال میں میانہ روی کر۔ پس نہ تو تیز چل کہ کسی اور سے ٹکر کھالے اور نہ سست چل، کہ آہستگی اور سستی کی عادت ہی پڑ جائے۔
(۶) اور ٹرام پر سوار نہ ہو مگر سٹیشن میں۔
(۷) اور اس سے بچ کہ تو بجز سٹیشن میں ہونے کے اس پر سے اترے۔

(۸) اور اس کے چلتے چلتے اس سے لٹکنے سے بچ، جیسا کہ بعض بچے کیا کرتے ہیں
اس میں ان کی ہلاکت ہوتی ہے۔

مشق

(۱) زیادہ سلامتی والا کونسا ہے؟ پٹڑی پر چلنا یا راہ کے بیچ چلنا۔
(۲) تو اسکو جو چلتی ٹرام سے لٹک پڑتا ہے کیسا بتاتا ہے؟
(۳) جب تو راستے کو ایک طرف سے دوسری طرف پار کرنا چاہے تو کیا کریگا؟

اَدَبُ المَشْیِ

يَلْزَمُ اَنْ يَكُوْنَ المَشْيُ هَوْنًا مُعْتَدِلًا لَا سَرِيْعًا لَا بَطِيْئًا وَ اَنْ يَجْتَنِبَ المَاشِي الخِفَّةَ فِي التَّلَفُّتِ اَنْ يَكُوْنَ نَاصِبًا لِلْقَامَةِ وَ لَا مُحْدَوْدِبًا وَ لَا مُشَبِّكًا يَدَيْهِ وَرَاءَ ظَهْرِهِ عَلَى التَّقَوُّسِ وَ الِانْحِنَاءِ۔

وَ عَلَيْهِ اَنْ يَكُوْنَ مُؤْثِرًا لِيُمْنَى الطَّرِيْقِ اَ يُسْرَاهَا لِيَبْعُدَ عَنْ مُصَادَمَةِ الْعَجَلَاتِ وَ نَحْوِهَا مُوَجِّهًا النَّظَرَ اِلَى الاَمَامِ لَا اِلَى النَّوَافِذِ وَلَا مُحْدِقًا بِرَاكِبِي العَجَلَاتِ وَ بِالْمَارِّيْنَ، مُسَاعِدًا لِضَعِيْفٍ اَ عَاجِزٍ اَوْ مَا يُحْمَلُ عَلَى دَابَّةٍ، مُتَبَاعِدًا عَنْ مَوَاقِفِ التَّخَاصُمِ، مُنْتَقِيًا الطُّرُقَ النَّظِيْفَةَ غَيْرَ مُزَاحِمٍ وَ مُلْتَصِقٍ بِالحِيْطَانِ وَ لَا بِاَحَدٍ، مُحْتَرِسًا فِي الزِّحَامِ عَلَى الجَيْبِ مِنْ يَدِ مُخْتَلِسٍ، مُتَاَخِّرًا عَنْ جَلِيْلٍ يُمَاشِيْهِ سَائِرًا عَلَى يَسَارِهِ +

مختصر ابن ابی جمرۃ

(۸۹)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ: مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ وَ لَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِهٖ عَنْهُ صِیَامُ الدَّهْرِ وَ اِنْ صَامَهٗ، وَ بِهٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ۔

ترجمہ: ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے، انھوں نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا ہے: جو شخص رمضان کے کسی دن کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے افطار کر دے تو اس کو اس کی طرف سے ہمیشہ کے روزے رکھنا بھی پورا نہیں کر سکتا اگرچہ اس نے رکھے ہوں۔ اور ایسا ہی ابن مسعودؓ نے فرمایا ہے۔

هٰذَا الْحَدِیْثُ ذَکَرَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ اِذَا جَامَعَ فِیْ رَمَضَانَ

(۹۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ، وَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی، وَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ ۔

ترجمہ: ابو ہریرہ رضؓ سے روایت، کہا: مجھے میرے دوست (نبی) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر ماہ کے تین دنوں کے روزے رکھنے کی۔ اور چاشت کی دو رکعتوں کی اور اس کی کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔

تشریحات:-

اس حدیث کے متعلق مختلف اقوال کا ملخص حسب ذیل ہے:-

اوّل: ہر مہینے میں تین غیر معین دنوں کے روزے رکھنے کا استحباب ہے۔
دوم: تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخوں کا ان روزوں کے لئے مستحب ہونا۔ اور یہ شافعیؒ اور ان کے اصحاب۔ مالکیہ میں سے ابن حبیب، ابو حنیفہؒ اور صاحبینؒ اور احمدؒ کا مذہب ہے۔
سوم: بارھویں، تیرھویں، چودھویں تاریخوں کا استحباب، اور یہ ترمذی میں ہے۔
چہارم: آغازِ ماہ کے تین روزوں کا مستحب ہونا۔
پنجم: مہینے کے شروع سے ہفتہ، اتوار، پیر کے روزے۔ پھر اس کے بعد آنے والے مہینے کے شروع میں سے منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے۔
ششم: آخرِ ماہ میں سے ان کا مستحب ہونا۔
ہفتم: مہینے کے ہر عشرہ میں سے ہر پہلے دن کا روزہ رکھنا۔
(وَاَنْ اُوْتِرَ): یعنی مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی تاکید فرمائی اور یہ اس حالت پر محمول ہوگا جب کسی کو آخر شب میں بیدار ہونے پر اعتماد نہ ہو، ورنہ تاخیر افضل ہے۔
(وَهٰذَا الْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابِ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ)

(۹۱)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَ اُسَمِّيْ، فَاَجِدُ مَعَهٗ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَيْهِ، وَ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ. قَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَ لَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ ۔

ترجمہ: عدی بن حاتم سے روایت ہے، کہا: میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، میں نے کہا: اے پیغمبر خدا! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَر کہتا ہوں، پھر شکار پر اس کے ساتھ ایک اور کتا پاتا ہوں جس پر میں نے اللہ کا نام نہیں لیا ہوتا

اور نہ یہی جانتا ہوں کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا ؟ فرمایا : نہ کھا ، کہ تونے تو اپنے ہی کتے پر بسم اللہ کہی ہے ، دوسرے پر نہیں کہی ÷

تشریح :-

بخاری میں نصِ حدیث اول سے اس طرح ہے :

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ : إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَ إِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهٗ وَقِيْذٌ . (فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ! أُرْسِلُ كَلْبِي الخ) -

عدی بن حاتم رضؓ سے مروی ہے کہا : میں نے نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا معراض کے متعلق ، فرمایا : اگر دھار کی طرف سے لگے تو کھالے اور اگر چوڑائی کی طرف سے لگ کر مار ڈالے تو نہ کھا کیونکہ وہ وَقِيْذ ہے (یعنی چوٹ سے مرا ہوا) ÷

(قَوْلُهٗ : أَخَذَ) : پکڑا سے مراد مارا ہے ÷

(فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ) أَيْ وَ ارسلته (کیونکہ تونے تو اپنے ہی کتے پر خدا کا نام لیا ہے) یعنی اور اسکو چھوڑا ہے -

(وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ) أَيْ وَ لَمْ تُرْسِلْهُ أَيْضًا اور دوسرے پر خدا کا نام نہیں لیا اور نہ اسکو چھوڑا ہی ہے - نہ کھانے کی علت اس بارے میں شک ہے کہ شکار پکڑنے والا چھوڑا ہوا کتا ہے یا دوسرا کیونکہ شکاری جانور کا کیا ہوا شکار حلال ہونے میں شرط یہ ہے کہ وہ مالک کے بھیجنے سے گیا ہو -

(وَهٰذَا الْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي بَابِ تفسيرِ المشتبهات من كتاب البيوع)

(۹۲)

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَأَلَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ ، فَقَالَ إِنْ

كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسِيْئًا فَلَا يَصْلُحُ

ترجمہ: بَرا بن عازِب اور زَید پسرِ ارقم سے مروی ہے: انھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صَرْف کا حکم دریافت کیا، فرمایا: اگر دست بدست ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر ادھار پر ہو تو جائز نہیں۔

تشریح:-

صَرْف: سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے یا دونوں کو ایک دوسرے کے بدلے خرید و فروخت کرنے کو کہتے ہیں۔

(۹۳)

عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ +

ترجمہ: مقداد رضی سے مروی ہے، روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: کسی نے کبھی کوئی کھانا اس کھانے سے بہتر نہیں کھایا جو اس کے ہاتھ کی کمائی کا ہو، خدا کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کا کھایا کرتے تھے +

تشریح:-

عَنِ الْمِقْدَادِ: مِقداد بکسر میم، معدیکرب کندی کے فرزند ہیں۔ ۳۳ھ میں وفات پائی۔

خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ): ہاتھ کی کمائی کی کچھ فضیلتیں یہ ہیں: بیکاری اور کھیل تماشا چھوڑ کر مباح کام میں مصروفیت، کسرِ نفس، سوال کی ذلت اور غیر کی محتاجی سے بچنا۔ ابن منذر کہتے ہیں: ہاتھ کے کام میں خوبی جب ہوتی ہے کہ کام کرنے والا مخلص، خیر اندیش ہو اور اس کا معتقد نہ ہو کہ رزق کمائی سے حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ روزی اس واسطے سے اللہ دیتا ہے۔ الماوردی کہتے ہیں

کمائیوں کے اصول تین ہیں ، زراعت ، تجارت اور صنعت اور مذہب شافعی کے مطابق پاکیزہ تر تجارت ہے اور میرے نزدیک راجح تر یہ ہے کہ ان میں پاکیزہ تر زراعت ہے ، اسلئے کہ زراعت توکل کے زیادہ قریب ہے ۔ نووی نے حدیث بالا کو لیکر ان کا پیچھا کیا ہے ، اور درست یہ ہے کہ پاکیزہ تر کمائی ہاتھ کا کام ہے ۔ پھر اگر زراعت ہو تو وہ پاکیزہ ترین ہے ، ہاتھ کی محنت بھی ہے اس میں توکل بھی ہے اور انسان وحیوان کے واسطے نفع عام بھی ہے ، اور اسلئے بھی کہ عادۃً اس میں سے بغیر عوض کے کھایا جاتا ہے ۔ اور میں کہتا ہوں کہ جو جہاد کرکے کافروں سے مال حاصل کئے جاتے ہیں وہ بھی ہاتھ کی کمائی میں شامل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکسب اور خیر المکاسب ہے ۔ اسلئے کہ اس میں کلمۃ اللہ کا اعلاء ، شوکت کفار کی شکست اور آخرت کا نفع ہے ۔

اور یہ جو کہا ہے کہ جو کوئی ہاتھ کی کمائی نہ کر سکے ، تو زراعت اس کے لئے افضل ہے ۔ اسکی بنا نفع متعدی کو قرار دیا ہے ، نفع متعدی کچھ زراعت ہی پر منحصر نہیں ہے ، جو کام بھی ہاتھ سے کیا جاتا ہے اس کا نفع متعدی ہوتا ہے ۔ کیونکہ اس میں ان اسباب کا مہیا کرنا ہوتا ہے جس کے لوگ محتاج ہوں اور حق یہ ہے کہ اس کے مختلف مراتب ہیں جو احوال و اشخاص کے اختلاف سے مختلف ہوتے ہیں ۔

کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ : حضرت داؤد زرہیں بنا بنا کر فروخت کیا کرتے تھے اور جو کچھ کماتے اس کے تین حصے کرتے ۔ ایک تہائی اپنے لئے ، دوسری تہائی والدہ کے لئے اور تیسری خیرات کے لئے ۔

اور نوح علیہ السلام نجار تھے ، ابراہیم علیہ السلام بزاز ، ادریس کاتب اور خیاط اور آدم علیہ وعلیہم السلام کسان تھے ۔ خاص طور پر داؤد علیہ السلام کا ذکر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ ان کا ہاتھ کی کمائی کرکے کھانا محتاجی کی وجہ سے نہیں تھا کیونکہ وہ زمین پر خلیفہ تھے ۔ کما قال تعالےٰ : یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ وہ تو افضل طریق سے رزق پیدا کرتے تھے ۔ اور حدیث میں ہاتھ کے کام کی برائی اور جو ...

انسان اپنے ہاتھوں کرتا ہے۔ اس کی دوسروں سے کام کرانے پر برتری آئی ہے اور یہ
بھی کہ تکسّب توکّل میں خلل انداز نہیں ہوتا۔
اس حدیث کو بخاریؒ نے "کسب الرّجل وعمل یدہ" کے باب میں
روایت کیا ہے +

(۹۴)

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَ إِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا +

ترجمہ:۔

حکیم بن حزام سے مروی ہے حضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک جدا نہ ہوں یا فرمایا جدا ہونے تک اپنے دام اور مال لوٹانے کا حق حاصل ہے اور اگر وہ دونوں سچ سچ بتائیں (خریدار اپنے دام کے اوصاف اور فروخت شدہ اپنے مال کے اوصاف) اور کھول کر کہدیں (جو نقص وعیب اس سودے میں ہوں یا قیمت میں) تو اُن کے سودے میں برکت ہو گی اور اگر چھپا جائیں اور جھوٹ بولیں تو اُن کے سودے کی برکت مٹادی جائیگی +

اس حدیث کو بخاریؒ نے اذا بیّن البائعان و لم یکتما ونصحا کے باب میں بیان کیا ہے +

(۹۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدُ اُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُوْلِ
ہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ
حِيْحٌ ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ
الِهٖ سِرًّا ؛ قَالَ خُذِيْ اَنْتِ وَ بَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ
لْمَعْرُوْفِ ؛

ترجمہ :-

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: معاویہؓ کی ماں ہندؓ نے رسول خدا
لی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ابوسفیانؓ حریص وبخیل آدمی ہیں، تو کیا مجھ پر کچھ گناہ
گا کہ میں پوشیدہ ان کا کچھ مال لے لوں ؟ فرمایا تم اور تمھارے بیٹے اتنا لے
کرو جتنا مناسب طور پر تمکو کافی ہو سکے +

(۹۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً
اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ ، وَ
يْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا +

ترجمہ :-

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا
کہ: جو شخص کوئی تصویر بنائے تو اللہ اس کو عذاب کریگا یہانتک کہ اس میں روح
پھونکے اور وہ کبھی اس میں روح نہ پھونک سکے گا +

تشریح :-

مصنف نے پوری حدیث بیان نہیں کی، بقیہ حدیث کا حسب ذیل ہے :

فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَّ اصْفَرَّ وَجْهُهٗ۔ یہ سن کر اس شخص نے سخت آہ کھینچی اور اس کا چہرہ زرد ہوگیا۔ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ۔ ابن عباسؓ نے کہا: وائے تجھ پر اگر اس سے باز نہ رہ سکو، تو بے جان چیز کی تصویر بنا سکتے ہو۔ حدیث کی ابتدا یوں ہے کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ کے پاس آکر کہا کہ میں ایسا شخص ہوں جس کا گذارہ ہاتھ کی کمائی پر ہے اور میں یہ تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ میں تجھ سے وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے: میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا: مَنْ صَوَّرَ الخ۔

تحریمِ تصاویر میں سے بچیوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُن سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھیلا کرتیں وحكمة ذالك تدريبهن على امر التَّرْبِيَةِ +

چلنے کا ادب

چلنا سہج سہج ہونا چاہیئے بیچ کے درجے کا، نہ تیز نہ سست، چلنے والے کو اِدھر اُدھر جھانکنے کی سبکی سے بچنا چاہیئے، اور قد کو سیدھا رکھنا چاہیئے، نہ جھکا ہوا نہ کبڑا، اور نہ ہاتھوں کو اپنی پشت کے پیچھے ہم پنجہ کئے ہوئے تاکہ اسکی پیٹھ کے پٹھے خمی اور کمانچگی پر اکڑ نہ جائیں۔ اور اس کو راستے کے دائیں یا بائیں رہنا چاہیئے تاکہ گاڑیوں وغیرہ کی ٹکر سے دُور رہے۔ نگاہ کو سامنے کی طرف رکھے ہوئے نہ کھڑکیوں کی جانب اور نہ بگھیوں کے سواروں اور راہ چلنے والوں پر نظر جمائے ہوئے، کمزور یا ناتواں کی یا کسی چارپائے پر لدوانے میں مدد کرتے ہوئے، جھگڑے کے مقاموں سے دُور رہتے ہوئے صاف سُتھری راہوں کو اختیار کرتے ہوئے۔ نہ دیواروں سے اور نہ کسی اور سے ٹکراتے اور چھنٹے ہوئے۔ بھیڑ میں اُچکے کے ہاتھ سے جیب کا دھیان رکھتے ہوئے۔ بڑے آدمی کی ہمراہی میں اسکے پیچھے رہتے، بائیں جانب چلتے ہوئے +

اَلبَرَاعِیمُ البَاسِمَۃُ

اَلبُرْعُومَۃُ الثَّانِیَۃُ عَشَرَ

	واحد	مثنیٰ	جمع
مذکر غائب	عِنْدَهٗ (اس کے پاس)	عِنْدَهُمَا (ان دونو کے پاس)	[illegible]
مؤنث غائب	عِنْدَهَا (اسکے پاس)	عِنْدَهُمَا (" ")	عِنْدَهُنَّ [illegible]
مذکر حاضر	عِنْدَكَ (تیرے پاس)	عِنْدَكُمَا (تم دونو کے پاس)	عِنْدَكُمْ (تم سب کے پاس)

	واحد	مثنّٰے	جمع
مؤنث حاضر	عِنْدَكِ (تیرے پاس)	عِنْدَكُمَا (تم دونو کے پاس)	عِنْدَكُنَّ (تم سب کے پاس)
متکلم مذکر و مؤنث	عِنْدِیْ (میرے پاس)	عِنْدَنَا (ہمارے پاس)	عِنْدَنَا (ہمارے پاس)
	لَهٗ (اُسکا یا اسکے پاس)	لَهُمَا (ان دو کا یا انکے پاس)	لَهُمْ (ان سب کا یا انکے پاس)
	لَهَا (اس عورت کا یا اسکے پاس)	لَهُمَا (ان دو عورتونکا یا انکے پاس)	لَهُنَّ (ان عورتوں کا یا ان کے پاس)
	لَكَ (تیرا یا تیرے پاس)	لَكُمَا (تمھارا یا تمھارے پاس)	لَكُمْ (تمھارا یا تمھارے پاس)
	لَكِ (تجھ عورت کا یا تیرے پاس)	لَكُمَا (تم دو عورتونکا یا تمھارے پاس)	لَكُنَّ (" " " ")
	لِیْ (میرا یا میرے پاس)	لَنَا (ہمارا یا ہمارے پاس)	

(۱) لِیْ كَلْبٌ كَبِیْرٌ. (۲) عِنْدَنَا كِتَابَانِ لَطِیْفَانِ. (۳) لَنَا كُتُبٌ لَطِیْفَةٌ (٤) عِنْدَهَا كِتَابٌ لَطِیْفٌ. (۵) اَلْقِطُّ عِنْدَهٗ فَارٌ (٦) اَلْقِطَّةُ عِنْدَهَا فَارَةٌ. (۷) هَلْ عِنْدَكَ الْكُتُبُ. (۸) اَلْكُتُبُ مَعَنَا هُنَا. (۹) هِیَ كَانَتْ مَعَهُمْ هُنَاكَ. (۱۰) اَلْوَلَدُ الطَّیِّبُ وَ الْبِنْتُ اللَّطِیْفَةُ كَانَا مَعِیْ (۱۱) سَیَكُوْنُ الْاَقْلَامُ مَعَهُمْ. (۱۲) هَلْ عِنْدَكُمُ الْكُتُبُ وَ الْاَقْلَامُ (۱۳) عِنْدَهَا الْكُتُبُ وَ عِنْدِی الْاَقْلَامُ. (١٤) كَانَ مَعَهُمْ كِتَابٌ طَیِّبٌ وَ فَاْسٌ قَدِیْمٌ (۱۵) عِنْدَهٗ حَصِیْرٌ وَ قِطٌّ. (١٦) اَلْوَلَدُ كَانَ لَهٗ ثَوْرٌ وَ قَلَمٌ وَ فَارٌ (۱۷) فِی الصُّنْدُوْقِ فَارٌ كَبِیْرٌ (۱۸) اَلْوَلَدُ عَلَى الصُّنْدُوْقِ. (۱۹) هَلِ الْكَلْبُ فِی الصُّنْدُوْقِ اَمْ عَلَیْهِ.

بارھویں کلی

(۱) میرے پاس ایک بڑا کتا ہے۔ (۲) ہمارے پاس دو نفیس کتابیں ہیں۔ (۳) ہماری کچھ نفیس کتابیں ہیں۔ (۴) اس کے پاس ایک نفیس کتاب ہے۔ (۵) بلّے کے پاس ایک چوہا ہے۔ (۶) بلّی کے پاس ایک چُہیا ہے۔ (۷) کیا تیرے (مذکر) پاس کتابیں ہیں؟ (۸) کتابیں یہاں ہمارے پاس ہیں۔ (۹) وہ وہاں ان کے ساتھ تھی۔ (۱۰) اچھا لڑکا اور نفیس لڑکی میرے ساتھ تھے۔ (۱۱) قلم ان کے ساتھ ہونگے۔ (۱۲) کیا تمھارے پاس کتابیں اور قلم ہیں۔ (۱۳) اس (مؤنث) کے پاس کتابیں اور میرے پاس قلم ہیں۔ (۱۴) ان کے پاس ایک اچھی کتاب اور پرانا کلھاڑا ہے (۱۵) اس (مذکر) کے پاس ایک چٹائی اور ایک بلّا ہے۔ (۱۶) بچے کے پاس ایک بیل اور ایک قلم اور ایک چوہا تھا۔ (۱۷) صندوق میں بڑا چوہا ہے۔ (۱۸) لڑکا صندوق پر ہے۔ (۱۹) کیا کتا صندوق میں ہے یا صندوق پر؟

تمرین ۱۲

عربی میں ترجمہ کرو:- (۱) میرے پاس ایک کتاب ہے اور تیرے پاس ایک قلم ہے۔ (۲) بلّے کے پاس ایک بڑا چوہا ہے۔ (۳) بڑی لڑکی کے پاس قلم (جمع) اور کتابیں ہیں۔ (۴) کیا تیرے پاس کتابیں ہیں۔ (۵) پاکیزہ لڑکا ہمارے ساتھ تھا۔ (۶) سب بچے میرے ساتھ تھے۔ (۷) کیا تیرے پاس سب کتابیں ہیں؟ (۸) میرے پاس ۔ (۹) اس (عورت) کے پاس قلم ہیں۔ (۱۰) وہ ان کے ساتھ تھی (۱۱) کتابیں وہاں ان کے ساتھ ہیں۔ (۱۲) لڑکے کے پاس ایک بلّا اور ایک چوہا تھا (۱۳) لڑکیوں کے پاس پرانی کتابیں تھیں۔ (۱۴) لڑکے کے پاس ایک بوڑھا بیل اور بڑا کتا تھا +

مشق ۱۲: عربی ترجمہ:-

(۱) لِیْ کِتَابٌ وَ عِنْدَكَ قَلَمٌ (۲) اَلْقِطُّ عِنْدَهٗ فَارٌ كَبِيْرٌ.

(۳) اَلْبِنْتُ الْکَبِیْرَۃ عِنْدَھَا الاَقْلَامُ وَ الْکُتُبُ . (۴) ھَلْ عِنْدَکَ الْکُتُبُ . (۵) اَلصَّبِیُّ اللَّطِیْفُ کَانَ مَعَنَا ۔ (۶) کُلُّ الصِّبْیَانِ کَانُوْا مَعِی . (۷) ھَلْ عِنْدَکَ جَمِیْعُ الْکُتُبِ ؟ (۸) عِنْدِیْ . (۹) عِنْدَھَا الْاَقْلَامُ ۔ (۱۰) کَانَتْ مَعَھُنَّ . (۱۱) اَلْکُتُبُ مَعَھُمْ ھُنَاکَ . (۱۲) کَانَ عِنْدَ الْوَلَدِ قِطٌّ وَ فَارٌ . (۱۳) کَانَتْ لِلْبَنَاتِ کُتُبٌ قَدِیْمَۃٌ . (۱۴) کَانَ لِلْوَلَدِ ثَوْرٌ عَجُوْزٌ وَ کَلْبٌ کَبِیْرٌ +

اَلْبُرْعُوْمَۃُ الثَّالِثَۃُ عَشَرَ

مَتَاعُہٗ (لَہٗ ۔ ہٗ : اس کا) اس کا مال + مَتَاعُھَا (لَھَا ۔ ھَا)
مَتَاعُھُمَا (لَھُمَا ۔ ھُمَا : ان دو کا) ۔
مَتَاعِیْ (لِیْ ۔ یْ : میرا)
مَتَاعُھُمْ (لَھُمْ ۔ ھُمْ) + مَتَاعُھُنَّ (لَھُنَّ ۔ ھُنَّ : ان کا) +
مَتَاعُکُمْ ۔ مَتَاعُکُنَّ تمھارا +
اُعْطِیْ : میں دیتا یا دیتی ہوں + نُعْطِیْ : ہم دیتے ہیں +
تُعْطِیْ : تو دیتا ہے + تُعْطِیَانِ : تم دو دیتے یا دیتی ہو ۔
تُعْطِیْنَ : تو دیتی ہے + تُعْطِیْنَ : تم دیتی ہو + تُعْطُوْنَ : تم دیتے ہو +
ھٰذَا ۔ ھٰذِہٖ : یہ + ذَالِکَ ۔ تِلْکَ : وہ +
کَبِیْرٌ ۔ عَظِیْمٌ ۔ جَسِیْمٌ : بڑا +

اردو میں ترجمہ کرو :۔
(۱) اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ اَعْطَانِیْ کِتَابَہُ اللَّطِیْفَ .
(۲) نُعْطِیْکَ کَلْبَنَا الْکَبِیْرَ . (۳) تِلْکَ الْبِنْتُ الْکَبِیْرَۃُ

عْطَتْنِيْ هٰذَا الْكِتَابَ. (٤) هٰذَا قَلَمُهٗ وَ ذَاكَ قَلَمُهُمْ.
(٥) ذَالِكَ الْوَلَدُ سَيُعْطِيْنِيْ قَلَمَهٗ. (٦) هٰذَا كِتَابُكُمْ وَ
ذَالِكَ كِتَابِيْ. (٧) هُوَ يُعْطِيْهَا كُتُبَهٗ وَ هِيَ تُعْطِيْهِ
كُتُبَهَا. (٨) هُمَا يُعْطِيَانِهِنَّ اَقْلَامَهُمَا وَ هُنَّ
يُعْطِيْنَهُمَا اَقْلَامَهُنَّ. (٩) اَنْتُمَا تُعْطِيَانِهِمْ كُتُبَكُمَا.
(١٠) هِيَ اَعْطَتْهُ قِطَّهَا الْعَجُوْزَ وَ كِتَابَهُ الْكَبِيْرَ.
(١١) هُوَ اَعْطَانِيْ ذَالِكَ الْكِتَابَ.

تیرھویں کلی : ترجمہ :-

(۱) نیک لڑکے نے مجھے اپنی نفیس کتاب دی - (۲) ہم تجھ کو اپنا بڑا کتا دیتے ہیں - (۳) اس بڑی لڑکی نے مجھ کو یہ کتاب دی - (۴) یہ اس کا قلم ہے اور وہ اُن کا قلم ہے - (۵) وہ لڑکا مجھ کو اپنا قلم دیگا - (۶) یہ تمھاری کتاب ہے اور وہ میری کتاب ہے - (۷) وہ اس (عورت) کو اپنی کتابیں دیتا ہے اور وہ اس (مرد) کو اپنی کتابیں دیتی ہے - (۸) وہ دونوں ان (عورتوں) کو اپنے قلم دیتے ہیں اور وہ ان دونوں (مردوں) کو اپنے قلم دیتی ہیں - (۹) تم دو (مرد) ان کو اپنے قلم دیتے ہو - (۱۰) اس (عورت) نے اس (مرد) کو اپنا بوڑھا بلا اور اپنی بڑی کتاب دی - (۱۱) اس (مرد) نے مجھ کو وہ کتاب دی۔

تمرین ۱۳

عربی میں ترجمہ کرو :- (۱) یہ کتا میرا ہے - (۲) یہ تیرے (مذکر) کپڑے ہیں اور وہ اس (مؤنث) کی کتاب ہے - (۳) اچھے بچے نے مجھے ایک کتاب دی - (۴) یہ اس (مذکر) کی کتاب ہے - (۵) وہ مجھے اپنی کتاب دیگا - (۶) خوش وضع لڑکی نے اس لڑکے کو ایک بڑا بلا دیا - (۷) یہ اس (مذکر) کا بلا ہے اور وہ اس (مؤنث) کا بلا ہے - (۸) وہ مجھ کو اپنے قلم دیتا ہے - (۹) وہ مجھ کو ایک عمدہ کتاب اس لڑکی کے لئے دیگا - (۱۰) وہ مجھ کو اپنی کتابیں دیگی - (۱۱) انھوں نے مجھ کو یہ کتا اور وہ بُلبل دیا - (۱۲) اس نے قلم

اور کتاب اچھے لڑکے کے لئے دی +

عربی ترجمہ :-

(۱) هٰذَا الْكَلْبُ كَلْبِیْ۔ (۲) هٰذَا ثِيَابُكَ وَ ذٰلِكَ كِتَابُهَا۔ (۳) اَلصَّبِیُّ الطَّيِّبُ اَعْطَانِی كِتَابًا۔ (۴) هٰذَا كِتَابُهٗ۔ (۵) سَيُعْطِيْنِی كِتَابَهٗ۔ (۶) اَلْبِنْتُ الظَّرِيْفَةُ اَعْطَتْ ذٰلِكَ الْوَلَدَ قِطًّا كَبِيْرًا۔ (۷) هٰذَا قِطُّهٗ وَ ذَالِكَ قِطُّهَا۔ (۸) يُعْطِيْنَا اَقْلَامَهٗ۔ (۹) سَيُعْطِيْنِی كِتَابًا ظَرِيْفًا لِتِلْكَ الْبِنْتِ۔ (۱۰) سَتُعْطِيْنَا كُتُبَهَا۔ (۱۱) اَعْطُوْنِی هٰذَا الْكَلْبَ وَ ذَالِكَ الثَّوْرَ۔ (۱۲) اَعْطِی الْقَلَمَ وَ الْكِتَابَ لِلْوَلَدِ الصَّالِحِ +

اَلْبُرْعُوْمَةُ الرَّابِعَةَ عَشَرَ

اٰخُذُ : میں لیتا ہوں + نَاْخُذُ : ہم لیتے ہیں +

تَاْخُذُ : تو لیتا ہے + تَاْخُذُوْنَ : تم لیتے ہو +

تَاْخُذُ : وہ لیتی ہے + تَاْخُذْنَ : تم لیتی ہو + يَاْخُذُوْنَ : وہ لیتے ہیں +

يَاْخُذُ : وہ لیتا ہے + يَاْخُذْنَ : وہ لیتی ہیں +

هٰؤُلَاءِ : یہ سب (جمع) + اٰخُذُ : میں لیتا ہوں +

اُولٰئِكَ : وہ سب + نَاْخُذُ : ہم لیتے ہیں +

اِلٰی - لِ - ایا : کو + يَاْخُذَانِ : وہ دو لیتے ہیں +

كُرَةٌ - طَابَةٌ ج طَابَات : گیند + تَاْخُذَانِ : وہ دو لیتی ہیں - تم دو لیتے یا لیتی ہو +

بَعْض - قَلِيْلٌ : کچھ + یْ : میرا +

اردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ كَانُوْا هٰهُنَا۔ (۲) هُمْ اَوْلَادٌ

صَالِحُوْنَ . (٣) عِنْدَهُمْ كُتُبٌ كَبِيْرَةٌ . (٤) اَخَذُوْا
كَلْبِي الْكَبِيْرَ مَعَهُمْ . (٥) هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ سَيَاْخُذُوْنَ
كُتُبَكُمْ (٦) هَلْ هٰذِهِ اَقْلَامُكَ (٧) خُذْ قَلِيْلًا لِلْبِنْتِ
الطَّيِّبَةِ . (٨) اَعْطِنِيْ تِلْكَ الْكُتُبَ وَ سَاٰخُذُهَا مَعِيْ .
(٩) اَعْطَوْا طَابَاتِيْ لِلْاَوْلَادِ الْكِبَارِ . (١٠) اَخَذُوْا بَعْضَ
الْكُتُبِ لِلْوَلَدِ الْكَبِيْرِ ٭

چودھویں کلی : اردو ترجمہ :-

(۱) یہ لڑکے یہاں تھے۔ (۲) وہ نیک لڑکے ہیں۔ (۳) ان کے پاس بڑی بڑی کتابیں ہیں۔ (۴) وہ میرا کتا اپنے ساتھ لے گئے۔ (۵) یہ لڑکے تمہاری کتابیں لینگے۔ (۶) کیا یہ تیرے قلم ہیں۔ (۷) تھوڑا سا اچھی بچی کے لئے لے۔ (۸) مجھے وہ کتابیں دے اور میں ان کو اپنے ساتھ لے جاؤنگا۔ (۹) انھوں نے میری گیندیں بڑے لڑکوں کو دیں۔ (۱۰) انھوں نے کچھ کتابیں بڑے لڑکے کے لئے لیں ٭

تمرین ۱۴

عربی میں ترجمہ کرو :- (۱) یہ لڑکے اچھے ہیں۔ (۲) انھوں نے اسکی ساری کتابیں لے لیں (۳) ہم نے انکو اپنی گیند دی۔ (۴) تمھارے پاس تمھارا گیند ہے۔ (۵) کیا تیرے پاس تیرے قلم ہیں؟ (۶) ان میں سے کچھ سگھڑ لڑکی کو دے۔ (۷) ہم ان کا گیند لیتے ہیں اور وہ ہمارے گیند پکڑتے ہیں۔ (۸) وہ میرا بڑا کتا اپنے ساتھ لیتا ہے۔ (۹) تو (مؤنث) اپنے قلم مجھ کو دے۔ اور میں انکو اپنے ساتھ لے جاؤنگا۔ (۱۰) کیا یہ کتابیں اور وہ قلم تمھارے ہیں؟ (۱۱) بڑے لڑکے نے بڑا گیند لیا۔ (۱۲) انھوں نے میرا کلھاڑا لیا اور اس بڑی لڑکی کو دیا۔ (۱۳) اس کے پاس گیند اور قلم اور کتاب ہے ٭

مشق ۱۴ : عربی ترجمہ :-

(١) هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ طَيِّبُوْنَ . (٢) اَخَذُوْا كُلَّ كُتُبِهٖ . (٣)

اَعْطَيْنَاهُمْ طَابَتَنَا . (۴) عِنْدَكُمْ طَابَتُكُمْ . (۵) هَلْ عِنْدَكُمْ
اَقْلَامِيْ . (۶) اَعْطِ بَعْضَهَا لِلْبِنْتِ الظَّرِيْفَةِ (۷) نَاْخُذُ
كُرَتَهُمْ وَ يَاْخُذُوْنَ كُرَتَنَا . (۸) يَاْخُذُ كَلْبِي الْكَبِيْرُ مَعَهُ
(۹) اَعْطِنِيْ اَقْلَامَكَ وَ اَنَا اٰخُذُهَا مَعِيْ . (۱۰) هَلْ هٰذِهِ
كُتُبُكَ وَ تِلْكَ اَقْلَامُكَ . (۱۱) اَلْوَلَدُ الْكَبِيْرُ اَخَذَ طَابَتِيْ
(۱۲) اَخَذُوْا فَاْسِيْ وَ اَعْطَوْهَا لِلْبِنْتِ الْكَبِيْرَةِ (۱۳) عِنْدَهُ
كُرَةٌ وَ قَلَمٌ وَ كِتَابٌ ۔

كَيْفَ اَنْتَ ؟ يَا عُوَيْمِرُ!

اِذَا قِيْلَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَ عَلِمْتَ اَمْ جَهِلْتَ
فَاِنْ قُلْتَ عَلِمْتُ ، قِيْلَ لَكَ فَمَاذَا عَمِلْتَ ؟
وَ اِنْ قُلْتَ جَهِلْتُ قِيْلَ لَكَ فَمَا كَانَ عُذْرُكَ
فِيْمَا جَهِلْتَ ؟ (ابن عساکر عن ابی الدرداء)

تیرا کیا حال ہوگا ؟ اے عویمر!

جب قیامت کے دن تجھ سے کہا جائیگا : تو عالم بنا یا جاہل رہا ؟ سو اگر تو کہے عالم بنا . کہا جائیگا تو عمل کیا کیا ؟ اور اگر تو کہے گا میں جاہل رہا ، تجھ سے کہا جائیگا : تیرے جاہل رہنے میں تیرا عذر کیا تھا ؟

سرکاری رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۵۵

قواعد

(۱) رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوتا ہے۔

(۲) رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ، بشرط موجودگی، قیمت پر ملیگا۔

(۳) چندہ سالانہ تین روپے۔فی پرچہ ۶ر۔

(۴) اشتہارات کی اُجرت کا تصفیہ مینیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپ کر
باہتمام محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر دار القرآن سے شائع ہوا
(کتبہٗ: سردار محمد خوشنویس۔ دروازہ سیداں۔ جالندھر شہر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام آرام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳ؔے ۔ فی پرچہ ۴ر ۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیام اسلام

جالندھر شہر

جلد ۱۴	مارچ سنہ ۱۹۴۳ء - صفر سنہ ۱۳۶۲ھ	نمبر ۳

مختصر ابن ابی جمرۃ

(۹۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَحَقُّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ +

ترجمہ: ابن عباسؓ نے نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جن کاموں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ حقدار اللہ کی کتاب ہے۔

تشریح: یعنی جس چیز پر تم اُجرت لو وہ حق ہے تو قرآن مجید اس کے لئے احق ہے۔ جو لوگ تعلیم قرآن پر اجرت کے جائز ہونے کے قائل ہیں، وہ اسی حدیث سے تمسک کرتے ہیں، اور حنفیہ نے تعلیم قرآن کی اجرت لینے سے منع کیا ہے، اس لئے کہ یہ عبادت ہے اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے، اور اس حدیث کی وجہ سے جھاڑ پھونک پر اجرت لینے کی اجازت دی ہے۔

(و هذا الحديث ذكره البخاري في الرقية على احياء العرب بفاتحة الكتاب)

(۹۸)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الخُدْرِیِّ رضی قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ
اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ
سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حَیٍّ مِنْ اَحْیَاءِ
الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوْهُمْ، فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمْ، فَلُدِغَ
سَیِّدُ ذٰلِكَ الْحَیِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا یَنْفَعُهٗ،
فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَیْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِیْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهٗ
اَنْ یَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَیْءٌ، فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا یَا
اَیُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَیِّدَنَا لُدِغَ، وَ سَعَیْنَا لَهٗ بِكُلِّ
شَیْءٍ لَا یَنْفَعُهٗ، فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَیْءٍ،
فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ، اِنِّیْ وَ اللّٰهِ لَاَرْقِیْ، وَ لٰكِنْ وَ اللّٰهِ
لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَیِّفُوْنَا، فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ
حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰی قَطِیْعٍ مِنَ
الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ وَ جَعَلَ یَتْفُلُ عَلَیْهِ، وَ یَقْرَاُ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ یَمْشِیْ
وَ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ، قَالَ فَاَوْفُوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِیْ
صَالَحُوْهُمْ عَلَیْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوْا، فَقَالَ الَّذِیْ
رَقٰی لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰی نَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَ سَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِیْ كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا یَاْمُرُنَا
فَقَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا

لَهٗ، فَقَالَ وَ مَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ، ثُمَّ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ، اَقْسِمُوْا وَ اضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

ترجمہ :- ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک سفر کو جو انھوں نے کیا روانہ ہوئے یہانتک کہ عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلے پر فروکش ہوئے، اور ان سے ضیافت طلب کی۔ انھوں نے ان کو ضیافت دینا نہ مانا، پس ایسا ہوا کہ اس قبیلے کا رئیس (بچھو سے) ڈسا گیا، پس انھوں نے اس کے لئے ہر کوشش کی جو ناکام ثابت ہوئی۔ ان میں سے کسی نے کہا، بھلا ان اشخاص کے پاس تو جا دیکھو جو یہاں اترے ہیں کہ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو، سو انھوں نے ان کے پاس آکر کہا: اے صاحبو! ہمارا سردار ڈسا گیا ہے اور ہم نے ہر چیز سے اس کے لئے کوشش کی ہے جو سودمند ثابت نہیں ہوئی، تو کیا تم میں کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ ان میں سے ایک بولا ہاں! میں خدا کی قسم جھاڑنا جانتا ہوں۔ مگر ہم نے بخدا تم سے ضیافت مانگی تھی تو تم نے ہماری مہمانداری نہ کی تھی، تو میں بھی جبتک کوئی محنتانہ مقرر نہ کرو تمھارے لئے جھاڑ پھونک نہ کرونگا، پس بھیڑ بکریوں کے ایک گلے پر مصالحت ہوئی۔ پس وہ گیا اور اس پر "الحمد للہ رب العالمین" پڑھ کر تھوکنا شروع کیا تو گویا اس کا بند رسن کھول دیا گیا اور وہ ایسا چل پڑا کہ گویا اسکو کوئی بیماری نہ تھی۔ کہا: پس انھوں نے ان کو وہ محنتانہ دیدیا جس پر ان سے مصالحت کی تھی۔ پھر ان میں سے بعض نے کہا اسکو بانٹ لو، تو اس شخص نے جس نے جھاڑ پھونک کی تھی کہا: ایسا نہ کرو تا وقتیکہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ ہوا ہے اس کا ذکر (نہ) کرلیں اور دیکھ (نہ) لیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ پس وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حال بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ (یعنی سورۃ الفاتحہ) منتر ہے، تم نے ٹھیک کام کیا (اسکو) بانٹ لو، اور ایک حصہ میرا بھی (اس میں) رکھو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے +

تشریح :-

(انْطَلَقَ نَفَرٌ) : نفر تین سے دس تک آدمیوں کو کہتے ہیں۔ لیکن ابن ماجہ اور ترمذی کے نزدیک وہ تیس ۳۰ تھے، پس اطلاق لفظِ نَفَرٌ کا ان پر مجاز ہوا، حقیقۃً نہ ہوا + حافظؒ نے کہا: میں ان میں سے بجز ابو سعیدؓ کے اور کسی کے نام سے واقف نہیں ہوا +

(فِيْ سَفَرَةٍ) یعنی ایک سریہ میں جس میں ابو سعید خدریؓ امیر بنائے گئے تھے جیسا کہ دارقطنی میں ہے، حافظ ابن حجر کی معلومات کے مطابق اہل مغازی نے اسکو معین نہیں کیا۔

(حَتّٰى نَزَلُوْا) ای لیلاً کما فی الترمذی۔

(عَلٰى حَيٍّ) قال فی الفتح : میں اس سے آگاہ نہیں ہو سکا کہ جس قبیلے پر وہ اترے تھے وہ کونسا قبیلہ تھا۔

(فَاسْتَضَافُوْهُمْ) آنحضرتؐ کے اصحاب نے ان سے ضیافت مانگی۔

(فَاَبَوْا) پس انھوں نے نہ مانا (اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ) ان کو ضیافت دینا۔

(لُدِغَ) ای لُسِعَ ڈسا گیا وکان لسعہ بعقرب کما فی الترمذی۔

(فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ كُمْ مِنْ شَيْءٍ) زاد ابو داود فی روایۃ ینتفع بہ صاحبنا۔

(لَارْقِيْ) قال فی المصباح: رقیتُہُ اَرْقِیْہِ من باب رَمٰی رَقْیًا عَوَّذْتُہٗ بِاللّٰہِ والاسم الرُّقْیَا علٰی فُعْلٰی والمرۃ رُقْیَۃٌ والجمع رُقًی مثل مُدْیَہ و مُدًی۔

(جُعْلًا) وھو ما یُعْطٰی عَلَی العَمَلِ۔

(فَصَالَحُوْهُمْ) یعنی انکے ساتھ اتفاق کیا بھیڑ بکریوں کے ایک گلے پر قَطِیْع دس سے چالیس تک اور یہاں تیس بکریاں تھیں۔

(يَتْفُلُ) ینفخ نفخا معہ ادنی بُزاقٍ۔ قال فی المختار التفل شبیہٌ بالبزق وھو اقل منہ اولہ البزق ثم التفل ثم النفث ثم النفخ و قد تفل من باب ضَرَبَ و نَصَرَ۔ قال العارف باللہ عبد اللہ بن ابی جمرۃ فی بہجۃ

النفوس: محل التفل فی الرقیۃ بعد القراءۃ لتحصل برکۃ القراءۃ فی الجوارح التی یمر علیہ الریق فتحصل البرکۃ فی الریق الذی یتفلہ.

(وَ یَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ) اور شعبہ کی روایت میں ہے فجعل یقرء علیہ بفاتحۃ الکتاب، اس طریق میں اسکی گنتی مذکور نہیں کہ سورۂ فاتحہ کتنی بار پڑھی لیکن اعمشؒ کی روایت میں سات بار اور جابرؓ کی حدیث میں تین بار مذکور ہے ۔ و الحکم للزائد ۔

(عِقَال) ھو الحبل الذی یُشَدُّ بہ ذراع البھیمۃ ۔

(مَا بِہٖ قَلَبَۃٌ) ای عِلَّۃٌ سمیت بھذا الاسم لان الشخص الذی تصیبہ یَنْقَلِبُ مِنْ جَنْبٍ اِلٰی آخر ۔

(اِضْرِبُوا) ای اجعلوا (سَہْمًا) نصیبًا ۔

(وھذا الحدیث ذکر فی الباب الذی ذکر فیہ الحدیث السابق)

(۹۹)

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ ۔

ترجمہ :- صعب بن جثامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی حِمٰی مگر اللہ کے لئے اور اس کے پیغمبر کے لئے ۔

تشریح :-

(لَا حِمٰی) حِمٰی کے لغوی معنے محظور: حرام کردہ شدہ ۔ اصطلاحًا جس کو بادشاہ اپنے لئے خاص کرلے ۔ رکھ ۔ رمنہ ۔

(لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ) ومن قام مقامہٗ علیہ الصلوٰۃ و السلام وھو الخلیفۃ خاصۃ اذا احتیج الی ذالک لمصلحۃ المسلمین ۔ انما یحمی الامام مالیس بمملوک کبطون الاودیۃ و الجبال و الموات ۔ ...ات غیر آباد زمین ۔

(۱۰۰)

عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا اَبْصَرَ يَعْنِي اُحُدًا قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنَّهٗ تَحَوَّلَ لِيْ
ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا دِيْنَارًا
اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ، ثُمَّ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا
مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا، وَ اَشَارَ اَبُوْ شِهَابٍ
بَيْنَ يَدَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ وَ قَلِيْلٌ مَا
هُمْ، وَ قَالَ مَكَانَكَ حَتّٰى آتِيَكَ وَ تَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ
فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُ اَنْ آتِيَهٗ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ
مَكَانَكَ حَتّٰى آتِيَكَ، فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ
الَّذِيْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ قَالَ
وَ هَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ
مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ
الْجَنَّةَ قُلْتُ وَ اِنْ فَعَلَ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ نَعَمْ +

ترجمہ :- ابوذرؓ سے روایت ہے، کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، پھر جب (آنحضرتؐ نے) دیکھا یعنی اُحد کو، فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے لئے سونا بن جائے (اور) میرے پاس تین راتوں سے اوپر ایک دینار بھی اس میں سے رہ جائے، سوائے اس دینار کے جس کو میں قرض (چکانے) کے لئے اٹھا رکھوں، پھر فرمایا کہ اکثر (مالدار) ہی (ثواب میں) کمتر ہیں بجز اس کے جو ایسا ایسا کرے اور ابوشہاب نے (اپنے ہاتھ سے) اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا، اور وہ تھوڑے لوگ ہیں۔ اور فرمایا جب تک میں تمہارے پاس آؤں تم اپنی جگہ پر رہو، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُور نہیں گئے تھے کہ مینے ایک آواز سنی، مینے چاہا کہ آنحضرتؐ کے پاس آؤں، پھر مینے آپ کا یہ کہنا یاد کیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ پر رہنا۔ پھر جب آپ

تشریف لائے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! جو مینے سنی (وہ کیسی آواز تھی)؟ یا کہا جو آواز مینے سنی (وہ کیسی تھی)؟ فرمایا کیا تم نے سنی (تھی)؟ مینے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: میرے پاس حضرت جبریلؑ آئے اور کہا: جو شخص تیری اُمت میں سے اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی شئے کو شریک نہ کرتا ہو جنت میں داخل ہوگا۔ مینے عرض کیا: اگرچہ ایسے ایسے کام اس نے کئے ہوں! فرمایا: ہاں +

تشریح :-

(اُرْصِدُهٗ لِكَذَا): اُعِدُّهٗ لَهٗ + (اَلْاَكْثَرُوْنَ) مَالًا +
(اَلْاَقَلُّوْنَ) ثَوَابًا +
(اِلَّا مَنْ قَالَ) اَیْ فَعَلَ، كنایة عَنْ صرفه فی وجوه البر والخیر +
(ابو شهاب) وهو عبد ربّه الحنّاط المعروف بالاصغر +
(وَ قَلِيْلٌ مَا هُمْ) جملہ اسمیہ۔ هُمْ مبتدا مؤخر اور قَلِيْلٌ اس کی خبر، مَا زائدہ یا صفت۔
(مَكَانَكَ) ای اَلْزِمْ مَكَانَكَ حَتّٰى اٰتِيَكَ +
(ذَكَرْتُ) تَذَكَّرْتُ + (اَلَّذِیْ سَمِعْتُ) مبتدا خبر اسکی محذوف ہے،
تقدیرہٗ: مَا هُوَ؟

(هٰذَا الحدیث ذكره البخاری فی باب اداء الدیون)

(۱۰۱)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَ الْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ۔ فَقَالُوْا مَا لَنَا بُدٌّ مِنْهَا، اِنَّمَا هِیَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجَالِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا، قَالُوْا وَ مَا حَقُّ الطَّرِيْقِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ، وَ كَفُّ الْاَذٰى وَ رَدُّ السَّلَامِ وَ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ +

ترجمہ :- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، روایت کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے: فرمایا: بچو راستوں پر بیٹھنے سے۔ انھوں نے کہا: ہمیں اس کے سوا چارہ نہیں، وہ تو ہماری نشستگاہیں ہیں، ہم ان میں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر تم نہ مانو بجز بیٹھنے کے تو راستے کو اس کا حق دو، انھوں نے کہا، کیا ہے راستے کا حق؟ فرمایا: نیچی رکھنا نگاہ کو، روکنا ضرر کو، جواب دینا سلام کا، حکم کرنا بھلائی کا، منع کرنا برائی سے۔

تشریح :-

(اِیَّاکُمْ وَ الْجُلُوْسَ) منصوب علی التحذیر ہے یعنی دور رکھو اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے، کیونکہ ان پر بیٹھنے والا غالباً ناپسند چیزوں کے دیکھنے اور ناروا باتوں کے سننے وغیرہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا + (فَقَالُوْا) کہنے والے ابو طلحہؓ تھے +

(مَا لَنَا بُدٌّ) اَیْ غِنًی عَنْهَا + (اِنَّمَا هِیَ) ای الطرقات (مَجَالِسُنَا) مواضع جلوسنا +

(فَاِذَا اَبَیْتُمْ) ماخوذ من الاِبَاءِ فالمعنی فاذا امْتَنَعْتُمْ من كُلِّ شَیْءٍ الا الجلوس فعبر عن الجلوس بالمجالس۔

(غَضُّ الْبَصَرِ) عن المُحَرَّم +

(كَفُّ الْاَذَی) ای عَنِ الناس فلا يحقّرهم و لا يغتابهم الی غیر ذالك وقد جَمَعَ الحافظ بن حجر الآداب التی تطلب من المجالس فی الطرقات بقوله :-

جَمَعْتُ آدابَ مَن رامَ الجُلُوسَ علی الطَّرِيقِ مِن قولِ خَيرِ النَّاسِ انسانا
اَفْشِ السلامَ، واَحسِن فی الكلام وَ شَمِّتْ عاطِسًا وسَلَامًا رُدَّ احسانًا
فی الحمل عاوِن، و مظلومًا اَعِنْ وَ اَغِثْ لَهفان، اَرْشِدْ سبيلًا، وَاهْدِ حيرانًا
بالعُرفِ مُرْ وَانْهَ عن نكر و كفّ اذیً وغُضّ طرفًا و اكثر ذِكْرَ مولانا +

(۱۰۲)

عَنْ عِبَایَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ، فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَ غَنَمًا، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِیْرٌ فَطَلَبُوْہُ فَاَعْیَاهُمْ، وَ کَانَ فِی الْقَوْمِ خَیْلٌ یَسِیْرَةٌ فَاَهْوٰی رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰہُ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِہِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَکُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰکَذَا، فَقَالَ جَدِّی اِنَّا نَرْجُوْا اَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَ لَیْسَتْ مَعَنَا مُدًی اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلُوْہُ لَیْسَ السِّنَّ وَ الظُّفُرَ، وَ سَاُحَدِّثُکُمْ عَنْ ذَالِکَ، اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَ اَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَةِ +

ترجمہ: روایت ہے عبایہ پسر رفاعہ پسر رافع پسر خدیج سے، اور اس نے اپنے دادا (رافع) سے روایت کی، کہا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے، کہ لوگوں کو بھوک لگی۔ پھر لوگوں کو کچھ اونٹ اور بھیڑ بکریاں غنیمت میں ہاتھ لگیں، پھر ایسا ہوا کہ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے اس کا پیچھا کیا پر اس نے ان کو تھکا دیا اور ان لوگوں میں کچھ اسپ سوار تھے، ایک مرد نے ان میں سے ایک تیر چلایا تو اللہ نے اس کو روک دیا، پس فرمایا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے): ان حیوانوں میں بھی بدک جانے والے جنگلی جانوروں کی طرح بدک جانے والے ہوتے ہیں، پس ان میں سے جو تم پر غلبہ پائیں تو ان سے یہی ڈھنگ کرو۔ پھر میرے دادا نے عرض کیا، ہم کو کل دشمن کا خطرہ ہے، اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، تو کیا ہم نرکل سے ذبح کر لیں۔ فرمایا جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام ذکر کیا جائے تو اس کو کھا لو سوائے دانت اور ناخنوں کے اور میں

ابھی تم کو ان کے متعلق بتاتا ہوں، پر دانت تو ہڈی ہیں، رہے ناخن سو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

تشریح:۔

(ذُو الحُلَیْفَہ) تصغیرِ حلفہ=ایک قسم کا پودا + یہ مقام اہلِ مدینہ کے لئے میقاتِ حج ہے، یہ قصۂ حنین میں آٹھ سنہ ہجری کا واقعہ ہے۔

(اِبِلاً) اس کا اپنے لفظ میں کوئی واحد نہیں بلکہ واحد اس کا بَعِیر ہے + قَالَ فی البخاری بعد قوله اِبِلاً: قال وکان النبی صلی اللہُ علیہ وسلم فی اخریاتِ القوم فعجلوا و ذَبَحُوا و نَصَبُوا القُدُورَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ علیہِ وسلم بالقدور فَأُکْفِئَتْ ثم قسم فَعَدَلَ عشرة من الغَنَمِ ببعیر فند۔۔۔ الی آخر مَا هُنا ÷

(نَدَّ) هَرَبَ و شَرَدَ: بھاگ نکلا۔

(مِنْهَا) ای الاِبِلِ (فَطَلَبُوْهُ) طلبوا الوصول الی البعیر۔

(فَحَبَسَهُ اللہُ بِذٰلِكَ السَّهم) ای منعه اللہُ مِنَ الشُّرُودِ فاوقفهٗ

(اَوَابِدُ) نوافر وشوارد۔ جمع آبد هو النافر و الشارد۔ یقال اَبَدَ تَوَحَّشَ وَ انقطع عن الموضع الذی کان فیه و سُمِّیَ اَوَابِدُ الوحش بذٰلك لِانقطاعها عن الناس۔

(فَمَا غَلَبَکُمْ) ای قهرکم و منعکم من قطع الحلقوم و المری ء

(مَرِیْء) سر معدہ کہ بحلق پیوستہ است و آں مجرای طعام است۔

(فَاصْنَعُوا بِهٖ هٰکَذَا) یعنی اس پر تیر چلاؤ جیسا کہ اس شخص نے کیا فما لم یقدر عَلٰی ذکاته فی الحلقوم و المری ء فذکاته عقره فی ای موضع۔

پس جس کے حلق اور مُرِیٔ پر ذبح کا عمل نہ ہو سکے تو کسی جگہ میں اس کا زخمی کر دینا ہی

ذبح ہے۔ اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ گھریلو جانور جب وحشت کرے تو اس کا ذبح بھی وحشی کی طرح ہوگا۔ یہ مذہب مالک رح کے خلاف ہے۔ (مُدًی) جمع مُدیہ چھریاں یعنی اگر ہم ذبیحوں پر تلواریں استعمال کریں گے تو وہ کند ہو جائینگی اور ہم دشمن کے مقابل ان سے کام نہ لے سکیں گے، اور چھریاں مدینے چھوڑ آئے ہیں، اور وہاں جانا مشقت سے خالی نہیں۔

(اَفَنَذبَحُ بِالقَصَبِ) مسلم کی روایت میں ہے افنذکی بِالِّلیطِ (لیط: نرکل کے ٹکرے یا چھلکے)۔

(مَا اَنْھَرَ الدَّمَ) اسالَ الدّم: جو خون بہائے۔

(وَ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ الخ) اس سے ان حضرات نے تمسک کیا ہے جو ذبح کے وقت تسمیہ کو شرط ٹھہراتے ہیں اور وہ مالکیہ اور حنفیہ ہیں کیونکہ کھانے کے متعلق اذن دو امروں کے مجموع پر معلق کیا ہے اور جو دو چیزوں پر معلق ہو وہ ان دونوں میں سے ایک کے منتفی ہونے سے منتفی ہو جاتا ہے۔ شافعیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ حدیث عائشہ رض کی حدیث سے معارض ہے کہ ایک قوم نے کہا کہ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام یاد کیا ہے یا نہیں، کہا: تم بسم اللہ کہہ لو اور کھا لو۔

(لَیْسَ السِّنَّ) لیس اداۃِ استثناء ہے اور اسم لیس ضمیر ہے جو منہر پر عائد ہوتی ہے جو انہر سے مفہوم ہے اور استثناء اس کا واجب ہے۔ فلا یلیھا فی اللفظ الا المنصوب والسن خبرھا ای لیس المنھر بالسنّ۔

(وَسَاُحَدِّثُکُمْ) یعنی میں تم کو اس کی علت و حکمت بتاؤنگا تاکہ تم کو دین میں بصیرت حاصل ہو۔

(۱۰۳)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم قَالَ مَثَلُ

اَلْقَائِمِ عَلٰی حُدُوْدِ اللّٰہِ وَ الْوَاقِعِ فِیْھَا کَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَھَمُوْا عَلٰی سَفِیْنَۃٍ ، فَاَصَابَ بَعْضُھُمْ اَعْلَاھَا وَ بَعْضُھُمْ اَسْفَلَھَا، فَکَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِھَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا مَنْ عَلٰی فَوْقِھِمْ ، فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِیْبِنَا خَرْقًا وَ لَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا ، فَاِنْ یَتْرُکُوْھُمْ وَ مَا اَرَادُوا ھَلَکُوْا جَمِیْعًا ، وَ اِنْ اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْھِمْ نَجَوْا وَ نَجَوْا جَمِیْعًا ؂

ترجمہ:۔ روایت ہے نعمان بن بشیر سے از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، فرمایا: اس شخص کی کہاوت جو اللہ کی حدود پر قائم ہے۔ اور اس کی جو ان میں مبتلا ہوتا ہے ان لوگوں کی کہاوت ہے جنھوں نے ایک جہاز پر قرعہ اندازی کی، سو بعضوں کو اس کا اوپر کا حصہ پہنچا اور بعضوں کو نیچے کا۔ پھر جو لوگ اس کے نچلے حصے میں تھے جب ان کو پانی لینے کی حاجت ہوتی اپنے اوپر والوں میں سے گزرتے، پس انہوں نے کہا: اگر ہم اپنے حصے میں ایک شگاف کرلیں تو اپنے اوپر والوں کو دِق نہ کریں۔ پھر اگر وہ اوپر والے ان کو (یعنی نیچے والوں کو) ان کی خواہش پر چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ انکے ہاتھ پکڑلیں (اور ان کو شگاف ڈالنے سے روک لیں) تو وہ بھی بچ جائیں اور اور بھی سب لوگ بچ جائیں۔

(و ھٰذَا الحدیث ذکرہ البخاری فی باب ھل یُقْرَعُ فی القسمۃِ والاِستہامِ فیہِ)

(۱۰۴)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلظَّھْرُ یُرْکَبُ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْھُوْنًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْھُوْنًا ، وَ عَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَ یَشْرَبُ النَّفَقَۃُ ؂

ترجمہ :- از ابی ہریرہ، کہا - پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پشت (یعنی سواری کے گروی جانور جیسے اونٹ گھوڑے خچر گدھے) پر سواری کی جاتی ہے (یعنی راہن اس پر سوار ہو سکتا ہے) بسبب اس پر خرچ کرنے کے (اس لئے کہ خرچ کرنا مالک پر واجب ہے، مرتہن پر نہیں ہے) جب وہ گروی ہو - اور دودھیل جانور کا دودھ اس کے نفقے کے عوض پیا جائے گا (یعنی مالک جس نے وہ جانور گروی کیا ہے وہ پئے گا - جمہور کا اس پر اجماع ہے کہ مرتہن رہن کی کسی چیز سے نفع نہیں لے سکتا - اور راہن کو ایسا نفع حاصل کرنا جائز ہے جس سے مرہون میں کوئی نقص نہ آئے) جب کہ وہ رہن ہو - اور اس پر جو سواری کرتا اور دودھ پیتا ہے نفقہ ہے -

و قال الحنفیۃ و مالک و احمد فی روایۃ عنہ لیس للراھن ذلک لانہ ینا فی حکم الرھن و ھو الحبس الدائم +

(ھذا الحدیث ذکرہ البخاری فی باب الرھن مرکوب و محلوب)

(۱۰۵)

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ(رض) قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الکُسُوْفِ بِالعَتَاقَۃِ +

ترجمہ :- از اسماءؓ دختر ابوبکرؓ : ہمیں سورج گرہن (اور چاند گرہن) کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم ہوتا تھا -

(وَ ھٰذَا الحدیث ذکرہ البخاری فی باب ما یستحق من العتاقۃ فی الکسوف)

۱۰۶

اَلْبُخَارِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَا نَوٰی، وَ لَا نِیَّۃَ لِلنَّاسِی وَ الْمُخْطِیٔ +

ترجمہ :- البخاری نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص کے لئے وہ

ہے جس کی اس نے نیت کی اور بھولنے چوکنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

تشریح:۔

(وَلَا نِیَّةَ لِلنَّاسِی) ای لا عزم ولا تصمیم للناسی والمخطیٔ وھو من اراد الصَّوَابَ فصار الیٰ غیرہ۔

پس اگر اپنے غلام کہے تو آزاد ہے اور اپنی عورت سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ تجھ کو طلاق ہے بغیر قصد و ارادہ کے تو حنفی کہتے ہیں طلاق و عتاق لازم آئے گا۔ اور شافعی کہتے ہیں: جس کی زبان سے لفظ طلاق گفتگو میں نکل گیا ہو اور وہ کہنا کچھ اور چاہتا تھا تو طلاق نہیں واقع ہوگی۔ لیکن فی الظاہر اس کا زبان سے نکل جانے کا دعویٰ بغیر ایسے قرینے کے جو اس پر دلالت کرکے مسموع و مقبول نہ ہوگا۔ پس جب مرد کہے: طَلَّقْتُكِ پھر کہے: سبق لسانی: میری زبان سے ایسا نکل گیا، میں طَلَبْتُكِ (میں نے تجھ کو طلب کیا) ہی کہنا چاہتا تھا تو شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی نص یہ ہے: کہ اس کی عورت کو یہ گنجائش نہیں کہ اسکی بات قبول کرے۔

(ھٰذَا الحدیث ذکرہُ البخاریؒ فی باب الخطأ و النسیان فی العتاقۃ و الطلاق ونحوہ +

۱۰۷

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ عِلَاجَهٗ +

ترجمہ:۔ از ابو ہریرہ، از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خدمتگار اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اس کو اپنے پاس نہ بٹھائے تو اس کو ایک لقمہ یا دو لقمے، یا ایک نوالہ یا دو نوالے دیدے کیونکہ اس نے اس کی مشقت اٹھائی ہے۔

تشریح :-

(خَادِمُهٗ) آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، کوئی فرق نہیں۔

(فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ) یہ معطوف ہے ایک مقدر پر جس کی تقدیر یہ ہے کہ فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهٗ تو اس کو اپنے ساتھ بٹھالے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَلْيَاْكُلْ اور احمد و ترمذی کے نزدیک از روایت معین بن ابی خالد عن ابیہ عن ابی ہریرہ فَلْيَدْعُهٗ فَلْيَاْكُلْ مَعَهٗ تو اس کو بلائے اور اسکے ساتھ کھائے۔ اس کو اپنے ساتھ بٹھانے کے معاملہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی: یہ افضل ہے۔ پس اگر اس کو قبول نہ کرے تو واجب نہیں ہے یا اس کو ساتھ بٹھالینے یا کھانا دے دینے کے درمیان اختیار ہے۔ و قد يكون امره اختيارا غير حتم۔ ورجح الرافعي احتمال الاخير وحمل الاول على الوجوب۔ اور مطلب اس کا یہ ہے کہ اجلاس یعنی اس کو ساتھ بٹھانا متعین نہیں ہے، لیکن اگر ایسا کرے تو افضل ہوگا ورنہ مناولہ متعین ہو جائے گا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان دونوں میں سے ایک واجب ہو اور دوم یہ کہ امر مطلق ندب کیلئے ہے۔

(اَوْ لُقْمَتَيْنِ) شك من الراوي و رواه الترمذي بلفظ لقمة فقط وفي حديث: جو شخص کھاتا ہو اور اس کی طرف آنکھوں والا دیکھتا ہو تو اللہ اس کو ایسی بیماری میں مبتلا کرے گا جس کی کوئی دوا نہ ہو۔

(وَلِيَ عِلَاجَهٗ) اى تولى علاج الطعام بان حصل الاته وتحمل مشقة حره و دخانه عند الطبخ و تعلقت به نفسه و شمّ رائحته۔

(وهذا الحديث ذكره البخاري في باب: اِذَا اَتَاهُ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ)۔

(۱۰۸)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ

لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ، وَ لَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ اَوْ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ ✦

ترجمہ: بروایت ابوہریرہ از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اگر میری دعوت کی جائے جانور کے پچھلے پایوں یا اگلے پایوں پر تو میں قبول کروں اگر مجھے تحفہ بھیجے جائیں اگلے پائے یا پچھلے پائے جانور کے تو میں قبول کروں ✦

تشریح:-

(کُرَاع) مَادون الرکبۃ من الساق۔

(ذِرَاع) وھو الساعد وکان علیہ السلام یحبّ اَکْلَہٗ

(وھٰذا الحدیث ذکرہ البخاری فی باب القلیل من الھبۃ)

(۱۰۹)

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَارِنَا ھٰذِہٖ فَاسْتَسْقٰی، فَحَلَبْنَا لَہٗ شَاۃً لَنَا، ثُمَّ شُبْتُہٗ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا ھٰذِہٖ، فَاَعْطَیْتُہٗ وَ اَبُوْ بَکْرٍؓ عَنْ یَسَارِہٖ وَ عُمَرُ تُجَاھَہٗ وَ اَعْرَابِیٌّ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ ھٰذَا اَبُوْبَکْرٍ فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ فَضْلَہٗ ثُمَّ قَالَ: اَلْاَیْمَنُوْنَ الْاَیْمَنُوْنَ اَلَا فَیَمِّنُوْا، قَالَ اَنَسٌ فَھِیَ سُنَّۃٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ✦

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے۔ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں ہمارے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا، ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ایک بکری کا دودھ دوہا۔ پھر میں نے ہمارے اس کنویں کا پانی اس میں ملایا اور آپ کو دیا۔ ابوبکرؓ آپکے بائیں تھے اور عمرؓ سامنے تھے اور ایک اعرابی آپکے دائیں تھا۔ جب آنحضرتؐ (پی کر) فارغ ہوئے۔ عمرؓ نے کہا: یہ ابوبکرؓ ہیں۔ پس آپ نے اعرابی کو اپنا بچا ہوا دیا اور فرمایا: دائیں والے دائیں والے ہی ہیں (یعنی وہ مقدم ہیں)۔ سنو جی! پس تم داہنے سے شروع کیا کرو۔ انسؓ نے کہا: پس وہ سنت ہے تین بار ✦

تیسرا سیارہ (اسم غیر منصرف) الدرس الخامس

اسم غیر منصرف کے احکام: اس پر لام تعریف یا نون تنوین نہیں آتا۔ مضاف نہیں ہوتا۔ کہ آخری حرف کے نیچے زیر نہیں آتا ورنہ منصرف ہو کر پہلے سیارہ میں شامل ہو جائیگا (تفصیل کیلئے دیکھو! اسم غیر منصرف پر تبصرہ) اسکی حالت رفعی پیش سے، اور حالت نصبی و جری زبر سے ہوتی ہے۔ ہر دو حالتوں کا امتیاز عامل سے کیا جاتا ہے۔ یہ تین سیارہ اعراب بالحرکت کے ختم ہوئے۔ آیات ذیل میں سے اسمائے غیر منصرف مع حالت اعرابی معلوم کرو:۔

(۱) إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۞ ۱۲/۱

(۲) وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۱۲/۲

(۳) فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ۞ ۱۳/۵ اِهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ ۱/۲ +

(۱) يُوسُفُ اسم غیر منصرف۔ حالت رفعی۔ فعل ماضی معروف نمبر ۱ قَالَ کا فاعل ہے +

(۲) يُوسُفَ اسم غیر منصرف۔ حالت نصبی۔ فعل ماضی نمبر ۱۲ تَرَكْنَا کا مفعول بہ ہے +

(۳) يُوسُفَ۔ مِصْرَ۔ اسم غیر منصرف۔ يُوسُفَ حالت جری۔ عَلَىٰ عامل جار ہے۔ مِصْرَ حالت نصبی۔ فعل امر اُدْخُلُوا کا مفعول فیہ ہے +

پہلا سیارہ الف کی مشق اَلذِّئْبُ۔ اَللّٰهُ۔ حالت رفعی ہے + اَحَدَ۔ عَشَرَ۔ كَوْكَبًا۔ اَلشَّمْسَ۔ اَلْقَمَرَ۔ مِصْرًا حالت نصبی ہے + مَتَاعِ حالت جری ہے +

اَبِيْ حالت جری دیکھو! چھٹا سیارہ۔ اَبَتِ = اَبِيْ دیکھو! مبنیات تیسرا رکن سَاجِدِينَ۔ آمِنِينَ۔ جمع مذکر سالم حالت نصبی دیکھو پانچواں سیارہ۔ ٹھیرو! جلدی کیا پڑی ہے؛ مِصْرَ غیر منصرف۔ مِصْرًا منصرف ہے۔ دیکھو درس نمبر ۱ +

چوتھا سیارہ (الف اسم تثنیہ) الدرس السادس

اسم تثنیہ۔ مشابہ اسم تثنیہ لفظاً۔ مشابہ اسم تثنیہ معناً۔ ان سب کی حالت رفعی (انِ) یعنی الف اور نونِ مکسور سے۔ اور حالت نصبی و جرّی (ینِ) یعنی ی ساکن ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور سے ہوتی ہے۔ ہر دو حالت کا امتیاز عامل سے ہوگا۔ آیاتِ ذیل پڑھو۔ پہلے اسمائے تثنیہ پھر ان کی حالت اعرابی معلوم کرو:۔

(۱) قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۶/۸

(۲) وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۵ ۲۰/۶

(۳) كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۵ ۲۸/۲

(۱) رَجُلَانِ اسم تثنیہ۔ حالت رفعی (انِ) فعل ماضی معروف قَالَ کا فاعل ہے +

(۲) اِمْرَاَتَيْنِ اسم تثنیہ۔ حالت نصبی (ینِ) فعل ماضی معروف وَجَدَ کا پہلا مفعول ہے +

(۳) عَبْدَيْنِ اسم تثنیہ۔ حالت جرّی (ینِ) اس کا عامل تَحْتَ مضاف ہے +

صَالِحَيْنِ اسم تثنیہ۔ حالت جرّی (ینِ) عَبْدَيْنِ کی صفت ہے۔ صفت اپنے اعراب میں اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھو! اَحَدَ عَشَرَ کوکبًا +

پہلا سیارہ (الف کی مشق) اَللّٰهُ۔ خَطْبُ۔ شَيْخٌ۔ كَبِيْرٌ۔ حالت رفعی ہے +

اَلْبَابَ۔ تَحْتَ۔ شَيْئًا۔ اَلنَّارَ۔ حالت نصبی ہے + دُوْنِ۔ اَللّٰهِ حالت جرّی ہے +

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَلرِّعَاءُ جمع رَاعِیْ کی۔ حالت رفعی ہے + عِبَادِ جمع عَبْدٍ کی حالت جرّی ہے + اَلدّٰخِلِيْنَ جمع مذکر سالم حالت جرّی (ینَ) دیکھو! پانچواں سیارہ +

اَبُوْنَا مرکب اضافی۔ اَبُوْ حالت رفعی (وْ) مبتدا ہے۔ دیکھو! چھٹا سیارہ +

چوتھا سپارہ (ب تثنیہ لفظاً) الدرس السابع

اسم مشابہ تثنیہ لفظاً (وہ اسم جس کا واحد اور جمع نہیں ہوتا اور آخر پر نون اعرابی آتا ہے)

الفاظ اِثْنَانِ ۔ اِثْنَیْنِ۔ اِثْنَیْنِ ۔ آیات ذیل پڑھو اور حالت اعرابی بیان کرو:۔

(۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ ط ۷/۱۴

(۲) اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۵ ۲۲/۱۹

(۳) اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۱/۱۲

(۱) اِثْنَانِ اسم مشابہ تثنیہ لفظاً ۔ حالت رفعی (انِ) شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ مبتدا کی خبر ہے +

(۲) اِثْنَیْنِ اسم مشابہ تثنیہ لفظاً ۔ حالت نصبی (یْنِ) فعل ماضی اَرْسَلْنَا کا مفعول بہ ہے +

(۳) اِثْنَیْنِ اسم مشابہ تثنیہ لفظاً ۔ حالت جری (یْنِ) ثَانِیَ اسم عدد وصفی کا مضاف الیہ ہے +

چوتھا سپارہ (الف کی مشق) اٰخَرٰنِ اسم تثنیہ ۔ اٰخَرُ اس کا واحد ہے۔ حالتِ رفعی (انِ) اِثْنَانِ پر عطف ہے ۔ معطوف اعراب میں اپنے معطوف علیہ کے تابع ہوتا ہے ۔ دیکھو ! اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا +

پہلا سپارہ (الف کی مشق) شَهَادَةُ ۔ اَلْمَوْتُ ۔ مُصِیْبَةُ ۔ اَللّٰهُ ۔ حالت رفعی ہے + اَحَدَ ۔ حِیْنَ ۔ ثَانِیَ ۔ اَللّٰهَ ۔ حالت نصبی ہے + بَیْنِ ۔ اَلْوَصِیَّةِ ۔ عَدْلٍ ۔ غَیْرِ ۔ اَلْاَرْضِ ۔ اَلْمَوْتِ ۔ ثَالِثٍ ۔ حالت جری ہے + ثَانِیَ اثْنَیْنِ اور ثَانِیَ عِطْفِهٖ ۸۱ تحلیل صرفی بیان کرو +

چوتھا سیارہ (ج تثنیہ معنًا) الدرس الثامن

اسم مشابہ تثنیہ معنًا (صرف تثنیہ کے معنی دیتا ہے۔ نون اعرابی سے پاک لازم الاضافت ہے) کِلَاهُمَا۔ کِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ قرآن مجید میں صرف دو مقام پر وہ بھی حالت رفعی میں استعمال ہوا ہے۔ کِلَيْهِمَا۔ کِلَيْهِمَا۔ آیات ذیل میں سے اسم مشابہ تثنیہ کی شناخت اور حالت اعراب بیان کرو +

(۱) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ ۱۵/۳ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـــًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ ۱۵/۱۷

(۲) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا +

(۳) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرُ بِاَحَدِهِمَا اَوْ كِلَيْهِمَا +

(۱) کِلَاهُمَا مرکب اضافی۔ مشابہ تثنیہ معنًا۔ حالت رفعی (ا) بذریعہ عطف اِمَّا يَبْلُغَنَّ کا فاعل ہے + کِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ مرکب اضافی۔ مشابہ تثنیہ معنًا۔ حالت رفعی (ا) مبتدا ہے +

(۲) کِلَيْهِمَا مرکب اضافی۔ مشابہ تثنیہ معنًا۔ حالت نصبی (یْ) بذریعہ عطف اِمَّا يَبْلُغَنَّ کا مفعول ہے +

(۳) کِلَيْهِمَا مرکب اضافی۔ مشابہ تثنیہ معنًا۔ حالت جری (یْ) بذریعہ عطف حرف جار کا مجرور ہے +

کِلَا مذکر کیلئے اور کِلْتَا مؤنث کیلئے آتا ہے۔ انسان وغیرہ کے نر و مادہ کی طرح کلمات میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں +

چوتھا سیارہ (الف کی مشق) رَجُلَيْنِ۔ جَنَّتَيْنِ حالت نصبی۔ ہر دو مفعول ہیں + اَلْوَالِدَيْنِ اَلْجَنَّتَيْنِ حالت جری۔ پہلا حرف جار کا مجرور۔ دوسرا عامل مضاف کا مجرور ہے +

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَعْنَابٍ جمع مکسر عِنَبٍ کی۔ حالت جری مِنْ حرف جار کا مجرور ہے +

پانچواں سیارہ (الف جمع مذکر سالم) الدرس التاسع

جمع مذکر سالم (وہ جمع جس میں واحد کے حروف کی ترتیب قائم رہے) مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً۔ مشابہ جمع مذکر سالم معنًا۔ ان سب کی حالت رفعی (وْنَ) یعنی وْ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح سے ہوتی ہے۔ اور حالت نصبی و جری (یْنَ) یعنی یْ ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح سے ہوتی ہے آیات ذیل میں سے جمع مذکر سالم مع حالت اعرابی معلوم کرو :۔

(۱) قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَعِیْسٰى وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ $\frac{1}{16}$

(۲) اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ $\frac{22}{2}$

(۳) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ $\frac{8}{7}$

---

(۱) اَلنَّبِیُّوْنَ جمع مذکر سالم۔ حالت رفعی (وْنَ) فعل ماضی مجہول اُوْتِیَ کا نائب فاعل ہے۔ مُسْلِمُوْنَ جمع مذکر سالم۔ حالت رفعی (وْنَ) نَحْنُ مبتدا کی خبر ہے +

(۲) الْمُسْلِمِیْنَ جمع مذکر سالم۔ حالت نصبی (یْنَ) اِنَّ حرف مشبہ بفعل کا اسم ہے +

(۳) اَلْعٰلَمِیْنَ۔ الْمُسْلِمِیْنَ۔ جمع مذکر سالم۔ حالت جری (یْنَ) ان کا عامل جار مضاف ہے +

تیسرے سیارہ کی مشق۔ اِبْرٰهِیْمَ۔ اِسْمٰعِیْلَ۔ اِسْحٰقَ۔ یَعْقُوْبَ۔ حالت جری۔ عامل جار اِلٰی کے مجرور ہیں۔ پیراء ۲ میں جمع مذکر سالم کے دس کلمات اور جمع مؤنث سالم کے دس کلمات ہیں سب کی حالت نصبی ہے +

پانچواں سیارہ (ب جمع مذکر سالم لفظاً) الدرس العاشر

مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً (وہ جمع جس کا واحد اور تثنیہ نہیں آتا) آیاتِ ذیل میں سے مشابہ جمع مذکر سالم کے الفاظ شناخت کرو۔ پھر ان کی حالت اعرابی بیان کرو:-

(۱) اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؕ
(۲) تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ
سَنَةٍ ۚ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ۚ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ
اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ
الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ
جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ
(۳) فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ
یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ

(۱) عِشْرُوْنَ مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً۔ حالت رفعی (وْنَ) اِنْ یَّکُنْ فعل ناقص کا اسم ہے +
(۲) خَمْسِیْنَ مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً۔ حالت نصبی (یْنَ) کَانَ فعل ناقص کی خبر ہے +
(۳) سِتِّیْنَ مشابہ جمع مذکر سالم لفظاً۔ حالت جری (یْنَ) عامل جار اِطْعَامُ مضاف ہے +

پانچواں سیارہ (ب کی مشق) ثَلٰثُوْنَ۔ سَبْعُوْنَ۔ حالت رفعی + ثَلٰثِیْنَ۔ اَرْبَعِیْنَ۔ ثَمٰنِیْنَ حالت نصبی ہے + پانچواں سیارہ (الف کی مشق) صَابِرُوْنَ حالت رفعی ہے + پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَلْمَلٰٓئِكَةُ۔ صِیَامُ۔ حالت رفعی ہے + دوسرے سیارہ کی مشق۔ اَلْمُحْصَنٰتِ حالت نصبی ہے + چوتھا سیارہ (الف کی مشق) مِائَتَیْنِ حالت نصبی ہے + شَهْرَیْنِ۔ مُتَتَابِعَیْنِ حالت جری ہے + تیسرے سیارہ کی مشق۔ شُهَدَآءَ حالت جری ہے +

پانچواں سیّارہ (ج جمع مذکر سالم معنًا) الدرس الحادی عشر

اسم مشابہ جمع مذکر سالم معنًا (صرف مناسبت معنوی ہوتی ہے۔ لازم الاضافت۔ اس کے آخر پر نون اعرابی نہیں آتا ہے)۔ الفاظ: اُولُوا۔ اُولِیْ۔ اُولِیْ۔ آیاتِ ذیل میں سے شناخت کرکے ان کی حالت اعرابی بیان کرو:۔

(۱) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۲۳/۱۵

(۲) مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۱۱/۳

(۳) وَ اللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۱۲/۵

(۱) اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ مرکب اضافی۔ حالت رفعی۔ فعل مضارع یَتَذَكَّرُ کا فاعل ہے +

(۲) اُولِیْ قُرْبٰی۔ مرکب اضافی۔ حالت نصبی۔ فعل ناقص کَانُوْا کی خبر ہے +

(۳) اُولِی الْاَبْصَارِ۔ مرکب اضافی۔ حالت جرّی۔ لام حرف جار کا مجرور ہے لام عامل جار ہے

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اٰنَآءَ جمع اِنْی۔ حالت نصبی۔ شبہ فعل قَانِتٌ کا مفعول فیہ ہے قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ = یَقْنُتُ اٰنَآءَ الَّیْلِ + اَلْاَلْبَاب جمع لُبٌّ کی۔ اَصْحَابُ جمع صاحِبٌ کی۔ حالت رفعی۔ اَنَّ کی خبر ہے + پانچواں سیارہ (الف کی مشق) اَلْمُشْرِکِیْنَ حالت جرّی (یْنَ) لام حرف جار کا مجرور ہے + دیکھو! جمع مذکر سالم معنًا میں حالت نصبی وجرّی۔ بجائے (یْنَ) کے صرف (یْ) ساکن سے ہوتی ہے + اور حالت رفعی بجائے (وْنَ) کے صرف (وْا) سے ہے +

(نوٹ) قاعدہ نصاب القرآن کا اعادہ، مقدمہ غرائب القرآن عزیزی کی روشنی میں کریں۔ تحلیل صرفی غرائب القرآن عزیزی سے دیکھیں۔ ترکیب نحوی مصباح القرآن عزیزی سے حل کریں۔ ان کے مضامین آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ باقاعدہ کثرت مطالعہ کی ضرورت ہے +

چھٹا سیّارہ (اسمائے اربع مکبّرہ الف) الدرس الثّانی عشر

اسمائے ستہ مکبرہ اَبٌ ۔ اَخٌ ۔ ذُوْ ۔ فَمٌ ۔ حَمٌ ۔ ھَنٌ ۔ آخری دو سو قیانہ الفاظ کا قرآن مجید میں استعمال نہیں ہے ۔ جب یائے متکلم کے سوا کسی اور کلمہ کی طرف مضاف ہوں، تو ان سب کی حالت رفعی (وْ) ماقبل مضموم سے ۔ حالت نصبی (الف) سے ۔ اور حالت جری (یْ) ماقبل مکسور سے ہوتی ہے ۔ الفاظ اَبُوْنَا ۔ اَبَانَا ۔ اَبِیْ لَهَبٍ ۔ آیات ذیل سے حالت اعرابی معلوم کرو :۔

(۱) يَا اُخْتَ هَارُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۝ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا

(۲) اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفَاعِلُوْنَ ۝ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ يُوْسُفَ

(۳) وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْ اُوْفِی الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝

(۱) اَبُوْكِ ۔ كَانَ کا اسم ہے ۔ اَبُوْنَا مبتدا ہے ۔ اَبُوْهُمْ ۔ اَمَرَ کا فاعل ہے ۔ اَبُوْهُمْ ۔ قَالَ کا فاعل ہے ۔ اَبُوْهُمَا ۔ كَانَ کا اسم ہے ۔ ان سب کی حالت رفعی ہے ۔

(۲) اَبَانَا ۔ اِنَّ کا اسم ہے ۔ اَبَاهُ ۔ سَنُرَاوِدُ کا مفعول ہے ۔ اَبَاكُمْ ۔ اَنَّ کا اسم ہے ۔ ان سب کی حالت نصبی ہے ۔ امید ہے کہ آپ کو دفتر حکام سے عوامل کی بابت احکام ملتے ہونگے؟

(۳) اَبِيْكُمْ ۔ حالت جری ۔ عامل جار مِنْ ہے ۔ اَبِیْ لَهَبٍ ۔ حالت جری ہے ۔ عامل جار يَدَا = يَدَانِ ۔ اسم تثنیہ مضاف ہے ۔ تفصیل کیلئے دیکھو! اَحَدَ عَشَرَ کوکبًا ۔ درس نمبر ۴۲

لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ = لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِیْ ۔ دیکھو قاعدہ نصاب القرآن ۔ نون وقایہ کا بیان صہ ۱۱۹ ۔

چھٹا سپارہ (اسمائے اربع مکبّرہ ب) الدرس الثالث عشر

اسمائے اربع مکبّرہ ۔ اَخُوْھُمْ حالت رفعی ۔ اَخَانَا حالت نصبی ۔ اَخِیْہِ حالت جرّی ۔ آیات ذیل میں سے محلِ وقوع کے لحاظ سے حالت اعرابی مع وجہ اعراب معلوم کرو :۔

(۱) کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَھُمْ اَخُوْھُمْ صَالِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ۱۴/۱۹
وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰی اِلَیْہِ اَخَاہُ قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ
بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۳ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْہُ اَحَبُّ اِلٰٓی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۝ ۱۲
(۲) فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَکْتَلْ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ۱۳ مَا کَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاہُ
فِیْ دِیْنِ الْمَلِکِ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ۱۳ اٰوٰی اِلَیْہِ اَخَاہُ ۔ ۱۳
(۳) وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ
قَالَ ھَلْ اٰمَنُکُمْ عَلَیْہِ اِلَّا کَمَآ اَمِنْتُکُمْ عَلٰٓی اَخِیْہِ مِنْ قَبْلُ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا
وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ۱۳ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ
بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ
یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝ ۲۶/۱۴

(۱) اَخُوْھُمْ ۔ قَالَ کا فاعل ہے + اَخُوْکَ ۔ اَنَا مبتدا کی خبر ہے + اَخُوْہُ بذریعہ عطف مبتدا ہے +

(۲) اَخَانَا ۔ اَرْسِلْ امر کا مفعول بہ ہے + اَخَاہُ ۔ لِیَاْخُذَ مضارع کا مفعول بہ ہے + اَخَاہُ اٰوٰی فعل ماضی کا مفعول بہ ہے +

(۳) اَخِیْہِ ۔ حالت جرّی ۔ لام حرف جار ہے + اَخِیْہِ حالت جرّی ۔ عَلٰی حرف جار ہے + اَخِیْہِ ۔ حالت جرّی ۔ لَحْمَ مضاف عامل جار ہے +

پانچواں سپارہ (الف کی مشق) اَلْمُرْسَلِیْنَ حالت نصبی ۔ کَذَّبَتْ کا مفعول ہے + لَحٰفِظُوْنَ حالت رفعی ۔ اِنَّ کی خبر ہے + اَلْمُفْسِدِیْنَ ۔ اَلرّٰحِمِیْنَ ہر دو کی حالت جرّی ۔ عامل جار مضاف ہے + اَخُوْھُمْ صَالِحٌ ۔ اَخِیْہِ ھٰرُوْنَ ۔ صَالِحٌ ۔ ھٰرُوْنَ بدل کل ہیں ۔ دیکھو! درس نمبر ۴۵ +

چھٹا سیپارہ (اسمائے اربع مکبرہ ج) الدرس الرابع عشر

اسمائے اربع مکبرہ۔ الفاظ۔ ذُوفَضْلٍ حالت رفعی۔ ذَاالْكِفْلِ۔ حالت نصبی۔ ذِی الْقُرْبٰی حالت جری۔ آیات ذیل پڑھو! ذُوْ۔ ذَا۔ ذِیْ۔ کا استعمال اور حالت اعرابی بیان کرو۔ یاد رکھو! وجہ اعراب عامل سے واضح ہوتی ہے :۔

(۱) وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ٥ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْفَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ٥ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ٥

(۲) وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ٥ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ٥ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥

(۳) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ٥

(۱) ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ حالت رفعی۔ اَللّٰهُ مبتدا کی خبر ہے + لَذُوْفَضْلٍ عَلَى النَّاسِ۔ حالت رفعی۔ اِنَّ کی خبر ہے + ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔ حالت رفعی۔ لٰكِنَّ کی خبر ہے +

(۲) ذَا الْكِفْلِ حالت نصبی۔ عطف سے اُذْكُرْ محذوف کا مفعول ہے + ذَا النُّوْنِ بھی عطف سے اُذْكُرْ کا مفعول ہے + ذَا کی حالت نصبی ہے +

(۳) ذِی الْقُرْبٰی حالت جری عامل جار ب ہے + ذِی الْقُرْبٰی حالت جری۔ اَلْجَارِ کی صفت ہے +

جمع مذکر سالم: اَلْعٰلَمِيْنَ۔ اَلصّٰبِرِيْنَ۔ اَلصّٰلِحِيْنَ۔ اَلظّٰلِمِيْنَ + جمع مؤنث سالم۔ اَلظُّلُمٰتُ + جمع مکسر اَلْمَسٰكِيْنِ۔ اَيْمَانُ + اسم غیر منصرف۔ اِسْمٰعِيْلَ۔ اِدْرِيْسَ۔ ان سب کی حالت اعرابی مع سیپارہ بیان کرو

چھٹا سیارہ (اسمائے اربع مکبرہ د) الدرس الخامس عشر

فُوْ + فُوْہُ حالت رفعی - فَاہُ حالت نصبی - فِیْہِ حالت جری - اسکی پہلی اور تیسری حالت کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے - یہانتک چھ سیارہ کا بیان ختم ہوا - پہلے تین سیارہ اعراب بالحرکت کے اگلے تین سیارہ اعراب بالحرف کے ہیں - ساتواں سیارہ مشترک ہے :-

(۱) اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ لِيَبْلُغَ فُوْهُ اِلَى الْمَآءِ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ×

(۲) وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَىْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۱۳/۸

(۳) اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ لِيَبْلُغَ الْمَآءَ فِىْ فِيْهِ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ×

(۱) فُوْهُ - مرکب اضافی - حالت رفعی - لِيَبْلُغَ کا فاعل ہے +

(۲) فَاهُ - مرکب اضافی - حالت نصبی - لِيَبْلُغَ فعل کا مفعول ہے +

(۳) فِيْهِ - مرکب اضافی - حالت جری - فِىْ حرف جار کا مجرور ہے +

پہلا سیارہ (الف کی مشق) اَلرَّعْدُ - شَدِيْدُ - دَعْوَةُ - دُعَآءُ حالت رفعی ہے + حالت نصبی ہے + بَاسِطِ - اَلْمَآءِ - بَالِغِ - حَمْدِ - خِيْفَةِ - اَللّٰهِ - اَلْمِحَالِ - اَلْحَقِّ - دُوْنِ - شَىْءٍ - ضَلٰلٍ - ان سب کی حالت جری ہے - وجہ اعراب بیان کرو +

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اَلْمَلٰٓئِكَةُ - اَلصَّوَاعِقَ + پانچواں سیارہ (الف کی مشق) اَلْكٰفِرِيْنَ + چوتھا سیارہ (الف کی مشق) كَفَّيْهِ = كَفَّيْنِ هٖ - اضافت سے نون اعرابی گرا - حالت جری ہے - عامل جار - بَاسِطِ شبہ فعل جو اپنے مفعول کی طرف مضاف ہے = يَبْسُطُ كَفَّيْهِ +

دیکھو! فِىْ (میں) حرف جار - فِىْ (منہ) اسم ہے جیسے لا حرف نفی = غیر اسم ہے +

(نوٹ) جن الفاظ پر سبع سیارہ روشنی نہ ڈالیں - انکو مبنیات کے ارکان خمسہ سے حل کرو +

ساتواں سیّارہ (الف۔ مضارع مرفوع اعراب بالحرکت) الدرس السادس عشر

الف۔ مضارع حالت رفعی (اعراب بالحرکت) گردان کے پانچ کلمات جنکے آخر پیش آتا ہے۔ اور اُن میں ضمیر فاعل مستتر ہوتی ہے۔ اگر آخر پر حرف علت ہو تو و۔ ی رفع ثقیل ہونیکے باعث ساکن ہونگے۔ اور الف اپنے حال پر رہیگا۔ اس صورت میں مضارع کی حالت رفعی تقدیری ہوگی۔ مشترک لفظ کا تعین فاعل سے کیا جاتا ہے۔ آیات ذیل پڑھو! اور مضارع کے پانچ الفاظ کی حالت رفعی معلوم کرو:۔

نمبر۱: يَفْعَلُ: وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ ۳/۲ ۔

نمبر۲: تَحْمِلُ: اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ ۱۳/۸ ۔

نمبر۵: تَقْضِيْ: فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ۱۶/۱۲ ۔

نمبر۳: اُصِيْبُ: قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ؕ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ ۹/۹

نمبر۴: نَعْبُدُ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ الفاتحہ

پہلا سیّارہ (الف کی مشق) اَللّٰهُ ۔شَآءَ کا فاعل ہے ÷ اَللّٰهَ ۔لٰكِنَّ کا اسم ہے ÷ اَللّٰهُ ۔مبتدا ہے ÷ كُلُّ اُنْثٰى مرکب اضافی۔ تَحْمِلُ کا فاعل ہے ÷ اَلْاَرْحَامُ (ج کی مشق) تَغِيْضُ کا فاعل كُلُّ شَيْءٍ مرکب اضافی۔ مبتدا ہے ÷ مِقْدَارٍ حرف جار کا مجرور ہے۔ اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ مرکب توصیفی اپنے اسم اشارہ کا مشارٌ الیہ ہوکر۔ تَقْضِيْ کا مفعول بہٖ ہے ÷ كُلَّ شَيْءٍ مرکب اضافی وَسِعَتْ کا مفعول ہے ÷ تفصیل کیلئے دیکھو! اجزائے کلام اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ÷

(نوٹ) فعل اور شبہ فعل میں مشابہت عملی طور پر سمجھنے کی کوشش کرو۔ مرکب جری کو متعلق فعل۔ یا متعلق شبہ فعل کہدینا کافی نہیں ہے۔ قسم تعلق کی وضاحت ضروری ہے۔ مرکب جری فعل یا شبہ فعل کا۔ گاہے فاعل۔ گاہے نائب فاعل۔ گاہے مفعول ہوتا ہے۔ گاہے محذوف ہوتا ہے۔ جسکو کلام کے سیاق و سباق سے سمجھنا پڑتا ہے۔ جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ = وَغَيْرِ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ۔ یاد رکھو! علم الاعراب کے بغیر ترجمہ قابل اعتماد ہی نہیں۔ بلکہ قرآن مجید سے تمسخر ہے ÷

ساتواں سیارہ (الف مضارع مرفوع اعراب بالحرف) الدرس السابع عشر

الف: مضارع حالت رفعی (اعراب بالحرف) گردان کے سات کلمات جنکے آخر نون اعرابی آتا ہے۔ مبتدا اور مضارع کا عامل رافع معنوی ہوتا ہے۔ نمبر ۶ اور نمبر ۱۲ مبنیات (ثوابت) میں سے ہیں +

نمبر۳: وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۲۷/۱۱

نمبر۳: الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ۱/۱

نمبر۵: وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدَانِ ۲/۲۰ - فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝ ۲۷/۱۳

نمبر۶: قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ ۱۲/۵ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۲۷/۱۲

نمبر۹: ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۱/۱۰

نمبر۱۰: قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ ۱۲/۷

نمبر۱۱: اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ ۲۸/۱۸

(نوٹ) تَظٰهَرُوْنَ = تَتَظٰهَرُوْنَ + تَظٰهَرَا = تَتَظٰهَرَانِ - دیکھو مقدمہ غرائب القرآن عزیزی صفحہ ۲۹ مضارع حالت رفعی نمبر ۱۱ کا لفظ قرآن مجید میں نہیں ہے۔ ناچار حالت جزمی حاضر ہے +

پہلا سیارہ (ج کی مشق) اٰلَآءِ - اَنْفُسَ - دِيَارِ - بَرَكٰتُ - قُلُوْبُ - الْمَلٰٓئِكَةُ +

چوتھا سیارہ (الف کی مشق) اَلْبَحْرَيْنِ - اِمْرَاَتَيْنِ - عَيْنٰنِ + پانچواں سیارہ (الف کی مشق) اَلْمُؤْمِنِيْنَ + ان سب کی حالت اعرابی اور ساتھ ہی حسب استعداد وجہ اعراب بیان کرنے کی کوشش کرو۔ ہمارے کئی ایک دوستوں نے ایک دن میں سبع سیارہ یاد کئے۔ اور تین ہفتہ میں قرآن مجید پر عملی مشق کرکے کامیاب ہو گئے +

ساتواں سیارہ (ب۔ مضارع حالت نصبی) الدرس الثامن عشر

مضارع حالت نصبی (اعراب بالحرکت) گردان کے پانچ کلمات پیش والوں پر زبر آئیگا۔ آخر پر حروف علت وَ۔ یَ پر بھی زبر آئیگا۔ اگر الف ہے تو ضمیر متصل کی صورت میں گرجائیگا۔ ورنہ قائم رہیگا (اعراب بالحرف) گردان کے سات الفاظ کے آخر سے نونِ اعرابی گرجائیگا ✤

عامل ناصب مضارع : اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ نونِ ثقیلہ۔ نونِ خفیفہ ✤ اِذَنْ ناصب مضارع کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے۔ صرف اسماء پر اِذَنْ بصورت اِذًا آیا ہے ✤

(۱) اَنْ : اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا ۱/۳ وَیَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ ۱/۳ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ ۱/۸ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ ۱/۹ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ✤ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ۱/۱۱ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۱/۱۳ ✤

(۲) لَنْ : فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ۱/۳ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ ۱/۶ لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ ۱/۷ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ ۱/۹ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی ۱/۱۴ ✤

(۳) کَیْ : وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِکَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا ۱۴/۱۵ لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰکُمْ ۲۷/۱۹

(۴) نونِ ثقیلہ : فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی ۱/۴ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ ۱/۱۱ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۱/۱۶ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۲/۱

(۵) نونِ خفیفہ : وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ۱۲/۱۳ لَیَکُوْنًا = لَیَکُوْنَنْ ✤ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۳۰/۲۱ لَنَسْفَعًا = لَنَسْفَعَنْ ۔ قرآن مجید میں نون خفیفہ صرف ان ہی دو جگہ میں آیا ہے ✤

(نوٹ) اگر مضارع کی حالت نصبی ہے۔ اور عامل ناصب نظر نہیں آتا تو سمجھو کہ وہاں عامل ناصب (اَنْ) مقدر ہے۔ یا خود مضارع جواب جازم ہے۔ یاد رکھو! کہ گاہے جوازم۔ نواصب کا عمل بھی کرلیتے ہیں ✤ تفصیل کیلئے دیکھو! بیان اَنْ مقدمہ غرائب القرآن عزیزی صفحہ ۳ ✤

ساتواں سیپارہ (ج۔ مضارع حالت جزمی) الدرس التاسع عشر

مضارع حالت جزمی (اعراب بالحرکت) گردان کے پانچ کلمات پیش والوں پر جزم آئیگا۔ آخر پر حروف علت وٗ۔ یٓ۔ الٓف اگر ہونگے تو گر جائینگے (اعراب بالحرف) گردان کے سات الفاظ کے آخر سے (حالت نصبی کی طرح) نون اعرابی گر جائیں گے ۔

حروف جوازم مضارع پانچ ہیں۔ اِنْ۔ لَمْ۔ لَمَّا۔ لامِ امر۔ لائے نہی ۔ اسمائے جوازم مضارع نو ہیں۔ مَنْ شرطیہ (ذرا غور سے سمجھنا پڑتا ہے) مَا۔ اَیُّ مَا۔ اَیْنَمَا۔ مَھْمَا (اِذْمَا۔ حَیْثُمَا۔ مَتٰی۔ اَنّٰی) قرآن مجید میں آخری چار کا استعمال بحیثیت جوازم مضارع نہیں ہے ۔

(۱) آیاتِ ذیل میں سے پانچ حروف جوازم مضارع مع اعراب بالحرکت یا بالحرف معلوم کرو؟

قَالُوْا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ ۚ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ۚ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝

(۲) آیاتِ ذیل میں سے پانچ اسمائے جوازم مضارع مع اعراب بالحرکت یا بالحرف بیان کرو:۔

وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِیْدًا ۝ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۚ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۚ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝

(۳) جو مضارع فعل امر یا نہی یا کسی بھی جازم کے جواب میں آتا ہے اکثر مجذوم، گاہے منصوب بھی آجاتا ہے۔ قرآن مجید میں صرف ایک جگہ لَمَّا جازم نے نصب دیا ہے:۔

فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ۝ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

مسلمان باوجود قرآن مجید سے مانوس ہونے کے طریق تعلیم فہم قرآن سے ناآشنا ہیں ورنہ یہ مسائل معمولی ہیں۔

تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ۵ ۲۶/۵

مصباح القرآن عزیزی (اسم غیر منصرف نمبر ۵) الدرس العشرون

اسم منصرف کا بیان پہلے سیارہ میں اور اسم غیر منصرف کا بیان تیسرے سیارہ میں ہو چکا ہے مزید وضاحت کیلئے سنو! اسم غیر منصرف میں حسب ذیل نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو سبب کا پایا جانا ضروری ہے۔ عدل۔ وصف۔ تانیث۔ علم۔ عجمہ۔ جمع۔ ترکیب۔ الف نون زائدہ۔ وزن فعل۔ ہر ایک کا بیان عملی صورت میں پیش کیا جاتا ہے:-

آیات ذیل پڑھو! کلمات ثُلٰثَ۔ رُبٰعَ۔ اَحۡمَدُ۔ يَثۡرِبَ پر غور کرو!

(۱) وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى (فَاتَّقُوْا رَبَّكُمْ۔ وَاِنْ اَرَدْتُمْ نِكَاحًا) فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ (غَيْرَهُنَّ) مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكَ اَدۡنٰٓى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ ۴/۴، ۲۲/۱۴

(۲) وَاِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ‌ ؕ ۲۸/۹

(۳) وَاِذۡ قَالَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ يٰۤاَهۡلَ يَثۡرِبَ لَا مُقَامَ لَـكُمۡ فَارۡجِعُوۡا‌ ۚ ۲۱/۱۸

(۱) ثُلٰثَ (تین تین) = ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔ رُبٰعَ (چار چار) = اَرْبَعًا اَرْبَعًا۔ مانع صرف عدل (اصل سے پھرنا) اور وصفیت ہے۔ حالت نصبی۔ فَانْكِحُوْا کا دوسرا مفعول بذریعہ عطف ہے +

(۲) اَحْمَدُ۔ يَثْرِبَ۔ مانع صرف وزن فعل اور علمیت ہے۔ اَحْمَدُ حالت رفعی۔ اِسْمُهٗ (مرکب اضافی) مبتدا کی خبر ہے۔ يَثْرِبَ حالت جرّی۔ عامل جار اَهْلَ مضاف ہے +

(۳) مَرْيَمَ۔ اِسْرَآءِيْلَ۔ حالت جرّی۔ عامل جار مضاف ہے۔ مانع صرف علم اور عجمیت ہے +

(لطیفہ) اگر معدول عنہ ثَلٰثَةً ثَلٰثَةً مانا جائے جیسا کہ بعض مولنا صاحبان ارشاد فرماتے ہیں تو یہ معنی ہوں گے کہ ایک ایک خاتون کے لئے دو دو۔ تین تین۔ چار چار مرد۔ کتب نحو کا ترجمہ کر کے مکھی پر مکھی مارنا بے معنی چیز ہے۔ تحقیق کے لئے دیکھو! مصباح القرآن عزیزی درس نمبر ۴۹ +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

الدُّرُوسُ العَرَبِيَّةُ

اَلْعِبَادَاتُ

كَيْفِيَّتُ الْوُضُوْءِ



تَرْتِيبُ اَعْمَالِ الْوُضُوْءِ

١- اِغْسِلْ كَفَّيْكَ .
٢- تَمَضْمَضْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .
٣- اِسْتَنْشِقِ الْمَاءَ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .
٤- اِغْسِلْ وَجْهَكَ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .
٥- اِغْسِلْ يَدَيْكَ مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .
٦- اِمْسَحْ رُبْعَ رَاْسِكَ .
٧- اِمْسَحْ اُذُنَيْكَ .
٨- اِمْسَحْ رَقَبَتَكَ .
٩- اِغْسِلْ رِجْلَيْكَ مَعَ الْكَعْبَيْنِ .

تنبیہ

اَلْاَعْمَالُ : ٤ (غَسْلُ الْوَجْهِ) ، ٥ (غَسْلُ الْيَدَيْنِ ، مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ) ، ٦ (مَسْحُ رُبْعِ الرَّاْسِ) ، ٩ (غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ مَعَ الْكَعْبَيْنِ) هِيَ الْفُرُوْضُ[1] الَّتِيْ لَا يُتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهَا . اَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الْاَعْمَالِ فَسُنَّةٌ ، لَا يَبْطُلُ الْوُضُوْءُ بِتَرْكِهَا .

نَوَاقِضُ الْوُضُوْءِ

يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاُمُوْرِ الْآتِيَةِ :

١- مَا خَرَجَ مِنَ السَّبِيْلَيْنِ (الْقُبُلِ وَ الدُّبُرِ) .

[1] عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ يُزَادُ عَلٰى هٰذِهِ الْفُرُوْضِ الْاَرْبَعَةِ : اَلنِّيَّةُ وَالتَّرْتِيْبُ .

۲- خُرُوْجُ نَجِسٍ مِنْ غَيْرِ السَّبِيْلَيْنِ : بِشَرْطِ اَنْ يَسِيْلَ عَنْ مَوْضِعِ خُرُوْجِهٖ ۔
۳- نَوْمُ غَيْرِ الْمُتَمَكِّنِ ۔
۴- اَلْقَهْقَهَةُ فِى الصَّلَاةِ ۔
۵- اَلْقَيْءُ الَّذِىْ يَمْلَأُ الْفَمَ ۔

تمرین

۱- بَيِّنِ الْفَرْضَ وَ السُّنَّةَ فِيْمَا يَاْتِىْ :
الْمَضْمَضَةَ ، مَسْحَ الرَّاْسِ ، غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ ۔
۲- هَلِ الْاِبْتِسَامُ فِى الصَّلٰوةِ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ ؟
۳- هَلْ يَنْتَقِضُ وُضُوْءُكَ اِذَا جُرِحْتَ وَ اَنْتَ مُتَوَضِّئٌ ؟

عبادات

وضو کی صورت

(۱) میں پہلے اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوتا ہوں ۔	(۲) تین بار کُلّی کرتا ہوں	(۳) تین بار ناک میں پانی ڈالتا ہوں ۔
(۴) تین بار اپنا مُنہ دھوتا ہوں	(۵) تین بار اپنے دونو ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہوں	(۶) اپنے چوتھائی سر کا مسح کرتا ہوں
(۷) اپنے دونو کانوں کا مسح کرتا ہوں ۔	(۸) اپنی گردن کا مسح کرتا ہوں	(۹) تین بار، اپنے دونو پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہوں ۔

وضو کے کاموں کی ترتیب

(۱) اپنے دونو ہاتھ دھو۔ (۲) تین مرتبہ کُلّی کر ۔

(۳) تین مرتبہ ناک میں پانی پہنچا۔ (۴) تین مرتبہ اپنا مُنہ دھو۔
(۵) تین بار اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھو۔ (۶) اپنے چوتھائی سر کا مسح کر۔
(۷) اپنے دونو کانوں کا مسح کر۔ (۸) اپنی گردن کا مسح کر۔
(۹) اپنے دونو پاؤں ٹخنوں سمیت دھو۔

آگاہی

(وضو کے) عمل :- ۴: منہ دھونا، ۵: کہنیوں سمیت دونو ہاتھ دھونا، ۶: چوتھائی سر کا مسح، ۹: ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا، یہ وہ فریضے[1] ہیں جن کے بغیر "وضو" پورا نہیں ہوتا۔ پر ان کے سوا جو اور عمل ہیں وہ سُنّت ہیں، ان کے چھوڑنے سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

وضو توڑنے والی چیزیں

آئندہ آنے والے کاموں میں سے ہر کام وضو کو توڑ دیتا ہے :-
(۱) جو چیز دونو رستوں (آگے پیچھے) سے خارج ہو۔
(۲) ناپاکی کا دونو رستوں کے سوا اور جگھوں سے نکلنا بشرطیکہ اپنے نکلنے کی جگہ سے بہ نکلے۔
(۳) نہ جم کر بیٹھے ہوئے کا سونا۔
(۴) نماز میں کھلکھلا کر ہنس پڑنا۔
(۵) قے جو منہ بھر کر ہو۔

مشق

(۱) اعمال ذیل میں فرض اور سنّت بیان کرو۔
کُلّی، سر کا مسح، پاؤں دھونا۔
(۲) کیا مسکرانا وضو کو توڑ دیتا ہے ؟
(۳) کیا جب تم وضو کی حالت میں زخمی ہو جاؤ تو تمہارا وضو ٹوٹ جائیگا۔

[1] شافعیوں کے ہاں ان چار فرضوں پر (۱) نیّت اور (۲) ترتیب زیادہ کئے جاتے ہیں +

كَيْفِيَّةُ التَّيَمُّمِ



إذَا أرَدْتَ الصَّلَاةَ وَ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ، أوْ وُجِدَ وَ لَمْ تَسْتَطِعْ إسْتِعْمَالَهُ لِمَرَضٍ، فَتَيَمَّمْ.

- إقْصِدْ تُرَابًا طَاهِرًا، وَ اضْرِبْ بِهِ كَفَّيْكَ.
- إمْسَحْ وَجْهَكَ بِكَفَّيْكَ.
- إضْرِبِ التُّرَابَ بِكَفَّيْكَ.
- مُرَّ بِكَفِّ الْيَدِ الْيُسْرٰى، عَلٰى سَاعِدِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ مُرَّ بِكَفِّ الْيَدِ الْيُمْنٰى، عَلٰى سَاعِدِ الْيَدِ الْيُسْرٰى.

فُرُوضُ التَّيَمُّمِ

الْعَمَلَانِ: ٢ (مَسْحُ الْوَجْهِ)، ٤ (مَسْحُ الْيَدَيْنِ) هُمَا

فَرْضَا التَّیَمُّمِ [1]

نَوَاقِضُ التَّیَمُّمِ [2]

۱۔ یَنْقُضُہٗ مَا یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ .
۲۔ زَوَالُ الْعُذْرِ الْمُبِیْحِ لِلتَّیَمُّمِ .

تمرین

۱۔ أُذْکُرْ فُرُوْضَ التَّیَمُّمِ .
۲۔ مَتیٰ یَجُوْزُ التَّیَمُّمُ ؟
۳۔ إِذَا أَرَدْتَ الصَّلٰوۃَ ، وَ کُنْتَ مُتَیَمِّمًا ، ثُمَّ وُجِدَ الْمَاءُ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ ، فَھَلْ تُصَلِّیْ ؟
۴۔ مَا الَّذِیْ یُشْتَرَطُ فِی التُّرَابِ الَّذِیْ یَجُوْزُ بِہِ التَّیَمُّمُ ؟
۵۔ مَا الَّذِیْ یَنْقُضُ التَّیَمُّمَ ؟

تیمّم کی کیفیت

(۱) میں پاک مٹی کا قصد کرتا ہوں اور اپنی دونو ہتھیلیاں اس پر مارتا ہوں۔	(۲) میں اپنی دونو ہتھیلیوں سے اپنے چہرے کا مسح کرتا ہوں ۔
(۳) میں اپنی دونو ہتھیلیاں مٹی پر مارتا ہوں ۔	(۴) میں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر پھیرتا ہوں ۔

جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اور پانی نہ پائے ، یا (پانی تو) موجود ہو اور تو کسی بیماری کے سبب اس کا استعمال نہ کر سکے تو تیمم کرلے ۔
(۱) تو پاک مٹی کا قصد کر اور اس پر اپنی دونو ہتھیلیاں مار
(۲) اپنی دونو ہتھیلیاں اپنے منہ پر مل لے ۔

---

[1] یُزَادُ عَلَیْھِمَا عِنْدَ الشَّافِعِیَّۃِ : النِّیَّۃُ ، وَ التَّرْتِیْبُ .
[2] النَّوَاقِضُ وَاحِدَۃٌ فِی الْمَذْھَبَیْنِ .

(۳) اپنی دونو ہتھیلیاں مٹی پر مار۔
(۴) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ کی کلائی پر پھیر۔ پھر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر۔

تیمّم کے فرض

دو عمل :۔ ۲ (چہرے کا مسح) ۱ ۴ (دونو ہاتھوں کا مسح)۔ یہی تیمم کے دو فرض ہیں۔

تیمّم توڑنے والی باتیں

(۱) اس کو وہی چیزیں توڑتی ہیں جو وضو کو توڑتی ہیں۔
(۲) اس عذر کا جاتے رہنا جو تیمم کو روا کرنے والا تھا۔

تنبیہ

(۱) شافعیہ کے نزدیک ان دونو پر نیت اور ترتیب زیادہ کر لی جاتی ہیں۔
(۲) تیمم توڑنے والی چیزیں دونو مذہبوں میں ایک ہیں۔

مشق

(۱) تیمم کے فرض بیان کرو۔ (۲) تیمم کب جائز ہوتا ہے ؟
(۳) جب تم نماز پڑھنا چاہو، اور تیمّم کئے ہو، پھر نماز سے پہلے پانی مل جائے تو کیا تم نماز پڑھ لوگے ؟
(۴) جس مٹی سے تیمم جائز ہے اس کے بارے میں کیا شرط ہے ؟
(۵) تیمم کو کیا کیا توڑتا ہے ؟

شَرْحُ آيَةِ الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ

قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ :
(يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ ،
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ ، وَ امْسَحُوْا

بِرُءُوْسِكُمْ، وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا، وَ اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى، اَوْ عَلٰى سَفَرٍ، اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ، اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ، فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً، فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا، فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ)

الْمَعْنَى الْاِجْمَالِيّ

بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ الْكَرِيْمَةِ، اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يَتَوَضَّأَ.

وَ فُرُوْضُ الْوُضُوْءِ الْمَذْكُوْرَةُ فِي الْقُرْاٰنِ هِيَ:

١ـ غَسْلُ الْوَجْهِ: (اغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ)



٢ـ غَسْلُ الْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ (وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ).

٣ـ مَسْحُ الرَّأْسِ: (امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ).

٤ـ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ: (وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ).

ملحوظہ: کلمۃ الذراع فی الصورۃ

فَاِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِنْسَانُ الْمَاءَ لِلْوُضُوْءِ اَوِ الْغُسْلِ، اَوْكَانَ بِهٖ مَرَضٌ اَوْ جِرَاحَاتٌ، تَمْنَعُهٗ مِنْ اِسْتِعْمَالِهٖ، جَازَلَهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ۔

وَ فُرُوْضُ التَّيَمُّمِ الْمَذْكُوْرَةُ فِى الْاٰيَةِ هِىَ:

۱۔ مَسْحُ الْوَجْهِ
۲۔ مَسْحُ الْيَدَيْنِ
(فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ)

تمرين

۱۔ كَمْ فُرُوْضُ الْوُضُوْءِ الْمَذْكُوْرَةُ فِى الْاٰيَةِ؟
۲۔ كَمْ فُرُوْضُ التَّيَمُّمِ الْمَذْكُوْرَةُ فِى الْاٰيَةِ؟
۳۔ مَتٰى يُبَاحُ التَّيَمُّمُ لِمَنْ يُّرِيْدُ الصَّلٰوةَ؟

وضو اور تیمم کی آیت کی تفسیر

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں فرمایا :-

(اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کو اٹھو، تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو، اور اپنے سروں کو مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک۔ اور اگر تم بڑی ناپاکی کی حالت میں ہو، تو غسل کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر پر ہو، یا تم میں سے کوئی پاخانے سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو، پھر تم پانی نہ پاؤ، تو پاک مٹی کا قصد کرو، پھر اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ملو)۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ شریفہ میں یہ بیان کیا ہے، کہ انسان جب نماز پڑھنا چاہے تو اس پر فرض ہے کہ وضو کرے۔

اور وضو کے فرض جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں، یہ ہیں :-

(۱) منہ کا دھونا (اِغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ اپنے مونہوں کو دھوؤ)۔

(۲) دونو ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا (وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ)۔

(۳) سر کا مسح (وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ)

(۴) دونو پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا (وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ)

پھر جب آدمی وضو یا غسل کے لئے پانی نہ پائے یا اسکو کچھ مرض ہو، کچھ زخم ہوں، جو پانی کے استعمال سے مانع ہوں تو اسکو تیمم کر لینا جائز ہے۔

اور تیمم کے فرض جو آیت میں مذکور ہیں، یہ ہیں :-

(۱) چہرے کا مسح
(۲) دونو ہاتھوں کا مسح
(فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِنْهُ)

مشق

(۱) وضو کے فرض جو آیت میں ذکر ہوئے ہیں، کتنے ہیں ؟

(۲) تیمم کے فرض جن کا ذکر آیت میں ہوا ہے کتنے ہیں ؟

(۳) جو شخص نماز پڑھنی چاہے اسکو تیمم کب روا ہوتا ہے ؟

مِنَ الْبَيْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

اَنْشُوْدَةُ طِفْلَةٍ تَتَوَجَّهُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

اَقُوْمُ فِي الصَّبَاحِ قَبْلَ الشَّمْسِ
اَغْسِلُ وَجْهِي وَ يَدِي وَ رَأْسِي
وَ بَعْدَ اَنْ اَخْلَعَ ثَوْبَ النَّوْمِ
اَلْبَسُ ثَوْبًا غَيْرَهُ لِلْيَوْمِ
وَ اَغْتَدِي وَ فِي يَدِي كِتَابِيْ
نَظِيْفَةَ الْحِذَاءِ وَ الثِّيَابِ
قَاصِدَةً مَدْرَسَتِي مُبَكِّرَةً
سَاعِيَةً رَاضِيَةً مُسْتَبْشِرَةً

أَهْدِي إِلَى صَوَاحِبِي سَلَامِي
وَ أَدْخُلُ الْمَكْتَبَ بِانْتِظَامٍ
وَ أَكْتُبُ الدُّرُوسَ بِالْإِتْقَانِ
وَ أَحْفَظُ الْعُلُومَ بِالْإِمْعَانِ
كَذَاكَ فِعْلُ الطِّفْلَةِ الرَّشِيدَةِ
لِكَيْ تَعِيشَ عِيشَةً سَعِيدَةً

(الھراوی)

گھر سے مدرسے کو

گیت ایک لڑکی کا جو مدرسے کا رُخ کرتی ہے

میں صبح سورج سے پہلے اُٹھتی ہوں، اپنا مُنہ ہاتھ اور سر دھوتی ہوں
اور رات کا لباس اتارنے کے بعد، دن کے اور کپڑے پہنتی ہوں
اور میں صبح صبح صاف جوتا، اجلے کپڑے پہنے، ہاتھ میں کتاب لئے چل پڑتی ہوں
سویرے اپنے مدرسے کا قصد کئے ہوئے، جلدی جلدی چلتی خوش و خرم
میں اپنی سہیلیوں کو اپنا سلام ہدیہ کرتی ہوں، اور درستی کے ساتھ مدرسہ میں داخل ہوتی ہوں
اور اپنے اسباق پختگی کے ساتھ لکھتی ہوں، اور علموں کو غور کے ساتھ یاد کرتی ہوں
اچھی لڑکی کا کام ایسا ہی ہوتا ہے، تاکہ خوش قسمتی کی زندگی بسر کرے

وَصَايَا الْآبَاءِ لِلْأَبْنَاءِ

١- يَا ابْنَتِي الْعَزِيزَة! مَتَى اسْتَيْقَظْتِ مِنْ نَوْمِكِ صَبَاحًا وَجَبَ عَلَيْكِ أَنْ تَغْسِلِي وَجْهَكِ وَ رَأْسَكِ وَ يَدَيْكِ وَ فَمَكِ وَ أَنْفَكِ وَ أُذُنَيْكِ وَ رِجْلَيْكِ بِالْمَاءِ النَّقِيِّ الطَّاهِرِ وَ الصَّابُونِ وَ تُنَشِّفِيهَا بِالْمِنْشَفَةِ

(القوطة)۔

۲۔ ثُمَّ مَشِّطِي شَعْرَكِ، وَ اخْلَعِي ثَوْبَ النَّوْمِ۔ وَ الْبَسِي ثَوْبَكِ النَّظِيفَ المُعَدَّ لِلْمَدْرَسَةِ، وَحِذَاءَكِ وَ تَهَيَّئِي لِلذَّهَابِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ بَعْدَ أَنْ تَتَغَذَّى بِشَيْءٍ خَفِيفٍ مِنَ الطَّعَامِ كَاللَّبَنِ وَ الشَّاءِ وَغَيْرِهِمَا.

۳۔ مَتَى تَهَيَّأْتِ لِلْخُرُوجِ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَجَبَ عَلَيْكِ أَنْ تُقَبِّلِي يَدَيْ وَالِدَيْكِ، وَ تُوَدِّعِيهِمَا بِأَنْ تَقُولِي لَهُمَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا.

فَبِذٰلِكَ تَكْسِبِينَ رِضَاءَ هُمَا عَنْكِ، وَحُسْنَ دُعَاءِ هِمَا لَكِ وَ تَخْرُجِيْنَ مِنَ الْبَيْتِ مَصْحُوْبَةً بِالدَّعْوَاتِ الصَّالِحَاتِ لِتَفُوْزِيْ بِالنَّجَاحِ فِي دِرَاسَتِكِ.

۴۔ لَا تَنْسِ قَبْلَ خُرُوْجِكِ مِنَ الْمَنْزِلِ اَخْذَ كُتُبِكِ وَ كُرَّاسَاتِكِ وَ اَدَوَاتِكِ الْمَدْرَسِيَّةِ بِوَضْعِهَا فِي مِحْفَظَتِكِ (حَقِيبَتِكِ) لِكَيْلَا تُحْرَمِي مِنْ فَائِدَةٍ مَا فِيهَا مِنَ الْعُلُومِ، وَ لِتَكُوْنِي بَعِيْدَةً عَنِ اللَّوْمِ وَ التَّوْبِيْخِ مِنْ حَضَرَاتِ الْمُعَلِّمِيْنَ وَ الْمُعَلِّمَاتِ۔

۵۔ إِذَا اَهْمَلْتِ نَظَافَةَ بَدَنِكِ وَ نَظَافَةَ ثِيَابِكِ وَكُتُبِكِ وَ اَدَوَاتِكِ غَضِبَ عَلَيْكِ وَالِدَاكِ وَ مُعَلِّمُوْكِ وَ مُعَلِّمَاتُكِ، وَكُنْتِ عُرْضَةً لِلْعِقَابِ وَحُرِمْتِ مَحَبَّةَ الْأَهْلِ وَ الْأَصْحَابِ۔

اندرز ہائے پدراں بہ پسراں

(۱) پیاری بیٹی! جب تو صبح خواب سے بیدار ہو تو ... پر واجب ہے کہ تو اپنا چہرہ، اپنا

سر، اپنے ہاتھ، اپنا منہ، اپنی ناک، اپنے کان اور اپنے پاؤں پاک و صاف پانی اور صابون سے دھوئے اور انکو تولئے سے خشک کرے۔

(۲) پھر اپنے بالوں میں کنگھی کرے، اور سونے کے کپڑے اتارے، اور اپنے صاف ستھرے کپڑے اور جوتا جو مدرسہ کے لئے تیار رکھے ہوں پہنے۔ اور کچھ ہلکے سے کھانے مثلاً دودھ اور چائے وغیرہ سے ناشتہ کرکے مدرسہ جانے کو تیار ہو جائے۔

(۳) جب تو گھر سے مدرسہ کو نکلنے کے لئے تیار ہو جائے تو تجھ پر فرض ہے کہ اپنے والدین کے ہاتھوں کو بوسہ دے اور ان سے یوں کہکر رخصت ہو کہ السلام علیکما!

اسی طرح تو اپنے حق میں ان کی خوشنودی اور اپنے لئے ان کی نیک دعا حاصل کریگی، اور گھر سے اچھی دعاؤں کو ساتھ لئے ہوئے نکلیگی تاکہ اپنی پڑھائی میں کامیابی کو پہنچ سکے۔

(۴) گھر سے نکلنے کے پہلے اپنی کتابوں کاپیوں اور مدرسے کا سامان لیکر بستے میں رکھنا نہ بھولیو تاکہ ان میں جو علم ہیں ان کے فائدے سے محروم نہ رہ جائے اور تاکہ تو استادوں اور استانیوں کے بُرا کہنے اور جھڑکنے سے دُور رہے۔

(۵)

نَنْشُرُ الْمِظَلَّاتِ وَ نَحْنُ فِي الطَّرِيقِ
لِتَحْفَظَنَا مِنَ الْمَطَرِ زَمَنَ الشِّتَاءِ ،
وَ تَقِيَنَا حَرَارَةَ الشَّمْسِ زَمَنَ الصَّيْفِ .





المِقَصُّ

بِالْمِقَصِّ نَقُصُّ الْقُمَاشَ وَ الْجِلْدَ وَ الْوَرَقَ وَ نُقَلِّمُ الأَظْفَارَ. وَ لِكُلٍّ مِنَ الْخَيَّاطِ وَ الْحَلاَّقِ مِقَصٌّ.



الْمِبْرَاةُ

لِهٰذِهِ الْمِبْرَاةِ ثَلاَثَةُ أَسْلِحَةٍ مِنَ الصُّلْبِ نَبْرِي بِهَا الأَقْلاَمَ وَ نَسْتَعْمِلُهَا فِي قَطْعِ الْخُيُوطِ وَ غَيْرِهَا.

ترجمہ:-

ہم چھاتے کھولتے ہیں جبکہ ہم راستے میں ہوتے ہیں
تاکہ ہم کو مینہ سے بچائیں سردی کے موسم میں
اور ہم کو سورج کی گرمی سے بچائیں گرمی کے دنوں میں

قینچی

قینچی سے ہم کپڑا چمڑا اور کاغذ کاٹتے ہیں اور ناخن تراشتے ہیں۔ درزی اور نائی ہر ایک کے پاس قینچی ہوتی ہے۔

قلمتراش

اس قلمتراش کے تین پھل فولاد کے ہیں۔ ہم ان سے قلم تراشتے ہیں، اور دھاگوں وغیرہ کے کاٹنے میں استعمال کرتے ہیں۔

۹

فِي الرُّوبِيَّةِ سِتَّ عَشَرَةَ آنَةً، إِذَا اشْتَرَى لَكَ أَبُوكَ كُرَةً بِسِتِّ آنَاتٍ وَ دَفَعَ لِلْبَائِعِ رُوبِيَّةً فَكَمْ آنَةً تَبْقَى؟

حکایة

جَاءَ صَيَّادٌ بِسَمَكَةٍ إِلَىٰ بَعْضِ الْمُلُوْكِ، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ. فَقَالَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ أَسْرَفْتَ. فَقَالَ كَيْفَ آخُذُهَا مِنْهُ؟ فَقَالَتْ: قُلْ لَهُ اَلسَّمَكَةُ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَىٰ؟ فَمَهْمَا قَالَ قُلْ لَهُ: أُرِيْدُ ضِدَّهَا فَسَأَلَهُ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ إِنَّهَا خُنْثَىٰ، لَا ذَكَرٌ وَلَا أُنْثَىٰ، فَضَحِكَ الْمَلِكُ وَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ أُخْرَىٰ فَلَمَّا أَخَذَهَا مِنْهُ سَقَطَ دِرْهَمٌ، فَأَخَذَهُ سَرِيْعًا. فَقَالَتْ زَوْجَتُهُ: إِنَّهُ بَخِيْلٌ لَا يَسْتَحِقُّ شَيْئًا. فَسَأَلَهُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ بَادَرْتُ إِلَىٰ أَخْذِهٖ لِأَنَّ عَلَيْهِ إِسْمُ الْمَلِكِ، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ أُخْرَىٰ. وَ نَادَىٰ مُنَادٍ: أَنْ لَا يَسْمَعَ أَحَدٌ مِنْ رَأْيِ زَوْجَتِهٖ.

شرح الکلمات :-

صَيَّادٌ: کوئی شکاری + جَاءَ بِ: لایا + سَمَكَةٍ: ایک مچھلی + إِلَىٰ بَعْضِ الْمُلُوْكِ: کسی بادشاہ کے پاس + فَ: پس + أَعْطَا: اس نے دئے + هُ: اسکو + أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ: چار ہزار درہم + فَ: پس + قَالَتْ: کہا + لَهُ: اس سے + زَوْجَتُهُ: اسکی زوجہ نے + أَسْرَفْتَ: تو نے فضول خرچی کی + كَيْفَ: کس طرح + آخُذُ: میں لوں + هَا: یہ (درہم) اس سے + قَالَ: پس اس عورت نے اس سے کہا + قُلْ لَهُ: اس سے کہو: مچھلی ذَكَرٌ: نر ہے أَمْ: یا، أُنْثَىٰ: مادہ + فَمَهْمَا قَالَ: پھر جو کچھ وہ کہے۔ تم اس سے کہو + مجھے اسکے خلاف چاہئے۔ پس اس (بادشاہ) نے اس سے پوچھا، عَنْ ذَالِكَ: اسکے بارے میں + اسنے کہا مچھلی ہیجڑہ ہے نہ تو نر ہے نہ مادہ ہے۔ بادشاہ ہنس پڑا اور چار ہزار اور دیئے۔ پھر جب اسنے وہ أَخَذَ: لئے مِنْهُ: اس سے، ایک درہم، سَقَطَ: گر پڑا۔ پس اسنے اسکو جلدی سے اٹھالیا۔ پس اسکی زوجہ نے کہا کہ وہ بَخِيْلٌ (کنجوس) ہے، لَا يَسْتَحِقُّ شَيْئًا: کسی چیز کا حقدار نہیں۔ پس اسنے اسکے متعلق دریافت کیا۔ اسنے کہا، میں نے اسکو اٹھا لینے میں اسلئے بَادَرْتُ: جلدی کی کہ اس پر بادشاہ کا نام ہے * پس اسنے اسکو چار ہزار درہم اور دیئے اور ایک مُنَادٍ: ڈھنڈورچی نے نَادَىٰ: منادی کی کہ کوئی اپنی جورو کی رائے کو نہ سنے +

عربی سیکھنے کے خواہشمند

کلام عربی (حصہ دوم) جس میں عربی ادب قدیم و جدید، ترجمہ و انشاء اور عربی اخبارات سے استفادہ کی نہایت سہل طریقے پر تعلیم دی گئی ہے۔ اور جسکے ساتھ ۱۳۵ جدید عربی الفاظ کی ایک جامع ڈکشنری شامل ہے۔ قیمت ۱۰/

اللغات والامثال اردو سے عربی میں ترجمہ کرنیوالوں کیلئے نہایت مفید کتاب ہے اس میں تین ہزار سے زائد اردو الفاظ کے سامنے ان کے ہم معنے چار ہزار سے زائد عربی الفاظ دیے گئے ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں ایک ہزار سے زائد عرب کی مشہور ضرب الامثال جمع کی گئی ہیں۔ قیمت مجلد ۱۲/

اساس عربی جدید طریق پر عربی صرف و نحو کا نصاب معہ کثیر امثلیہ مشقیہ۔ قیمت ۸/

ہدایۃ العربیہ بآسانی عربی سکھانے والی کتاب۔ (از شمس العلماء ڈاکٹر محمد ہدایت حسین صاحب ایم۔ اے)

خزینۃ العلوم (حصہ اول) عربی سیکھنے کی دلچسپ کتاب قیمت ۹/ (حصہ دوم) قیمت ۱۰/

غرائب القرآن عزیزی یہ الفاظ قرآن مجید کی بے نظیر لغات ہے۔ اسکے پہلے ساٹھ صفوں میں جسقدر صرف و نحو قرآن فہمی کیلئے درکار ہے نہایت آسان طریقے سے آگئی ہے۔ آگے حل لغات کا طریقہ حسب ذیل ہے:- پہلے خانہ میں لفظ۔ دوسرے میں معنے۔ تیسرے میں لفظ کی قسم علامت وغیرہ۔ قیمت ۲/

ملنے کا پتہ:- **مینیجر مکتبہ علمیہ۔ مدرسۃ البنات شہر جالندھر**

نوٹ:- کاغذ کی گرانی کے باعث تحریر کردہ قیمتوں میں تخمیناً ۳۳ فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳؎ ۔ فی پرچہ ۴ر۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہٗ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیسہ اخبار (اسلام)

جالندھر شہر

جلد ۱۴ | اپریل سنہ ۱۹۴۳ء ربیع الاول سنہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۴

اَلْاُمُّ مَدْرَسَةٌ اِذَا اَعْدَدْتَهَا
اَعْدَدْتَ شَعْبًا طَاهِرَ الْاَعْرَاقِ

(ترجمہ) ماں وہ مکتب ہے کہ ڈالی تم نے جب اسکی بنا
ایک پاکیزہ سرشت امت کو پیدا کر لیا

عناصر: (۱) مقدمہ۔ (۲) ... الامهات۔ (۳) العناية بهن۔ (۴) خاتمہ۔

اجزاء ترکیبیہ: (۱) دیباچہ یا تمہید (۲) اثر مادران۔ (۳) انکی غور و پرداخت۔ (۴) خاتمہ۔

عمود المقال

اَلتَّرْبِيَةُ اِيْصَالُ الْاِنْسَانِ اِلَى الْكَمَالِ الْمُمْكِنِ۔

۱۔ تربیت، انسان کو کمالِ ممکن تک پہنچانا ہے۔

ا: تشملُ التربية الكاملة تقويمَ

ا: کامل تربیت میں جسموں عقلوں اور

الاجسام والعقول والاخلاق

ب: عَوَامِلُهَا: المنزلُ والمدرسةُ والرِفاق والمجتمع والمهنة والحكومة

۲ ــــ الامّه نسيجُ الامهاتِ

ا: الامُّ اكثر الناس مخالطة للطفل فی سنی حیاته الاولیٰ۔

ب: تضع اساس معارفه واخلاقه وعلیٰ هٰذا يقوم المستقبل۔

ج: رقی الامة رهن بنجاح الام فی الاسرة

د: هات امثلة تاريخية تبين منزلة امهات فی انهاض الامم

۳ ــــ تجب العِناية بِالامهات:

ا: بتقويم اجسامهن وعقولهن واخلاقهن۔

ب: اهم العلوم الضرورية للحياة المنزلية هی الدين، وتاريخ الوطن والحساب والخط وفن تدبير الصحة والمنزل.

۴ ــــ اخذت الهند تهتم بشأن المرأة:- تزداد المدارس الهندية لتعليم البنت واعدادها

خُلقوں کا درست کرنا شامل ہے۔

ب: تربیت کے مؤثرات: گھر، مدرسہ، رفقا، سماج، کاروبار اور حکومت ہیں۔

۲ ــــ ملت ماں کی ساختہ پرداختہ ہوتی ہے۔

ا: بچے سے اسکی زندگی کے ابتدائی سالوں میں سب سے زیادہ مخالطہ ماں کا ہوتا ہے۔

ب: وہ بچے کے علوم و اخلاق کی بنیاد رکھتی ہے۔

ج: ملت کی ترقی، خاندان میں ماں کی کامیابی پر منحصر ہے۔

د: ایسی تاریخی مثالیں لاؤ جو قوموں کے اٹھانے میں ماں کی منزلت کو ظاہر کریں۔

۳ ــــ ماں کی غور و پرداخت واجب ہے۔

ا: ان کے اجسام وعقول اور اخلاق کو ٹھیک کرنے سے،

ب: گھریلو زندگی کے سب علموں سے ضروری یہ ہیں: دین، تاریخ وطن، حساب، لکھائی، فن تدبیر صحت، خانہ داری۔

۴ ــــ ہندوستان نے عورت کے حال پر توجہ شروع کردی ہے:- لڑکی کو پڑھانے اور آمادہ زندگی بنانے کے لئے ہندوستانی مدارس

للحیاة۔

کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

الأم مدرسة إذا أعددتها
أعددت شعبا طيب الأعراق
بيت ملئ حكمة، يشير
إلى ما للأمهات من أثر في
حياة الأمة، وما للتربية من
قوة في إنهاضها۔

والتربية — بوجه عام۔
إيصال الأحياء إلى ما يمكن من
كمال وقد عالج الإنسان فنونها
منذ نشأته، إذ عرفت حاجته
إلى النبات فاستنبته، وإلى
الحيوان فاستأنسه، واتخذ منهما
غذاءه وكساءه، وكنه وعونه
بضروب من الصناعات ابتدعها
وربى ذرارية ليخلفوه في الأرض
فورثتهم تجاربه في سبيل الحصول
على القوت، ومدافعة عدوه
من الحيوان۔

ثم لما تألفت الجماعات و
اتسع العمران، انقسمت تربية

ماں وہ مکتب ہے کہ ڈالی تم نے جب اسکی بنا
ایک پاکیزہ سرشت امت کو پیدا کر لیا
حکمت سے بھرا گھر، بتلاتا ہے کہ قوم کی
زندگی میں ماؤں کا کتنا اثر ہے۔ اور اس
کی ترقی میں تربیت کو کس قدر
دخل ہے۔

اور تربیت۔ عام طور پر۔ جس قدر ہو
سکے زندوں کو ان کے کمال تک پہنچانا ہے
اور انسان ابتدا ہی سے فنون تربیت میں
کوشش کرتا رہا ہے اس طرح: کہ اس کو
نباتات کی ضرورت کا احساس ہوا تو ان کو اگایا
اور حیوانات کی احتیاج محسوس ہوئی، تو
ان کو مانوس کیا۔ اور قسم قسم کی صنعتوں کے
ذریعے جو اس نے ایجاد کیں، ان سے اپنے کھانے
پہننے، رہنے سہنے کا سامان اور امداد مہیا کی، اور اپنے
بال بچوں کی پرورش کی تاکہ زمین پر اسکے قائم مقام ہوں
پھر خوراک بہم پہنچانے اور دشمن حیوانوں سے بچاؤ
کرنیکے تجربے پشت بہ پشت ان کو پہنچائے۔

پھر جب جماعتیں بنیں اور تمدن پھیلا
انسان کی تربیت تین قسموں میں منقسم ہو

الإنسان أقساماً ثلاثة: هي تقوية الجسم بالغذاء، وتثقيف العقل بالمعارف، وتهذيب الخلق بحب الخير والعمل به.

كان الإنسان يقوم بتربية أولاده في المنزل، فلما انتظمت المجتمعات أعانه على التربية عوامل أخرى قللت من عنائه، تلك هي المدرسة، والمجتمع والدين، والحكومة والمنزل أهم تلك العوامل، وأوضحها أثراً في إنماء القوى الجسمية وتربية الملكات العقلية والخلقية: لأنه الأساس الذي تقوم عليه العوامل الأخرى: إذ يتعهد الأطفال إبان المرونة واللدونة، فتكون نفوسهم مستعدة لقبول ما يعرض عليها من صور الخير والشر، وأقبل للتأديب والزجر، لعدم رسوخ الملكات، وتمكن العادات:

إن الغصون إذا قومتها اعتدلت
ولا يلين إذا قومته الخشب

گئی - وہ ہیں: (۱) جسم کو غذا سے قوت پہنچانا (۲) عقل کو علموں سے مزین کرنا (۳) اور خُلق کو نیکی کی محبت اور اس پر عمل پیرا ہونے سے پیراستہ کرنا۔

انسان اپنی اولاد کی تربیت اپنے گھر میں کیا کرتا تھا، پھر جب جماعتیں منتظم ہوگئیں تو دیگر ذریعوں نے تربیت کے کام میں مدد کرکے اس کی مشقت ہلکی کردی۔ وہ ذریعے ہیں: مدرسہ، سوسائٹی، دین، حکومت اور ان سب سے اہم اور جسمانی قوتوں کی نشو ونما، خلقی اور عقلی قابلیتوں کی پرورش میں سب سے مؤثر منزل (گھر) ہے: کیونکہ یہی وہ بنیاد ہے جس پر دوسرے ذرائع قائم ہوتے ہیں: اس لئے کہ وہ، بچوں کی نگہداشت نرمی اور لچک کے دنوں میں کرتا ہے جبکہ ان کے دل جو صورتیں نیکی بدی کی پیش آتی ہیں ان کے قبول پر آمادہ اور ملکات و عادات کی ناپختگی کے باعث تادیب و توبیخ سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں:

چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست

فَإِذَا أَخَذَهُمُ الْمُرَبِّي وَقْتَئِذٍ
بِالْحُسْنِ الْقُوَّةِ وَدَرَجُوْا عَلَيْهِ، حَتّٰى
يَصِيْرَ لَهُمْ عَادَةً وَطَبْعًا:
وَيَنْشَأُ نَاشِئُ الْفِتْيَانِ مِنَّا
عَلٰى مَا كَانَ عَوَّدَهُ اَبُوْهُ
وَيَقْتَضِي نِظَامُ الْحَيَاةِ اَنْ
يَقُوْمَ رَبُّ الْأُسْرَةِ بِالْعَمَلِ لِجَلْبِ
الرِّزْقِ، وَاَنْ تَتَفَرَّغَ رَبَّةُ الْأُسْرَةِ
لِإِدَارَةِ الْبَيْتِ، وَتَرْبِيَةِ الْأَبْنَاءِ،
إِذِ التَّرْبِيَةُ أَهَمُّ أَعْمَالِهَا، بَلْ
وَظِيفَتُهَا الَّتِي خُلِقَتْ لَهَا، وَسَعَادَةُ
الْأُسْرَةِ وَشَقَاؤُهَا مُتَوَقِّفَانِ عَلٰى
قِيَامِ الْأُمِّ بِوَظِيفَتِهَا، فَهِيَ إِنْ
شَاءَتْ جَعَلَتْ مَنْزِلَهَا جَنَّةً
يَمْرَحُ فِيهَا وِلْدَانُهَا، أَصِحَّةَ الْأَجْسَامِ
مُهَذَّبِي الْعُقُوْلِ، يُفِيضُوْنَ بِشْرًا وَ
سُرُوْرًا، وَيَأْوِي إِلَيْهَا زَوْجُهَا،
فَيَجِدُ نَعِيمًا مُقِيمًا، وَسَعَادَةً
تَذْهَبُ بِمَتَاعِبِهِ وَالامه، وَإِنْ
شَاءَتْ جَعَلَتْهُ جَحِيمًا: يَأْوِي
إِلَيْهِ شَيَاطِيْنُ الإِنْسِ، الَّذِيْنَ
يُقَوِّضُوْنَ بُنْيَانَ الْمُجْتَمَعِ، وَ

پھر جب مربی ان کی نیک تربیت کرتا ہے تو وہ اسی چال ڈھال پر چل پڑتے ہیں یہانتک کہ وہ انکی عادت اور طبیعت بنجاتی ہے۔

جو خو ڈالی ہو بچپن میں پدر نے
اسی خو پر بڑا ہوتا ہے بچپا

زندگی کا نظام یہ چاہتا ہے کہ خاندان کا سردار روزی حاصل کرنے کا کام سنبھالے اور کنبے کی رانی گھر کے انتظام اور بچوں کی تربیت کا، کیونکہ اس کا مہتم بالشان کام بلکہ وہ کام جس کے لئے وہ پیدا ہوئی ہے تربیت ہے اور کنبے کی خوشحالی اور بدبختی ماں کے اپنا فرض پورا کرنے پر ہے، وہ اگر چاہے تو گھر کو ایک بہشت بنادے جس میں تندرست اور شائستہ بچے ہنسی خوشی اٹھلاتے پھرتے ہیں۔ شوہر گھر آتا ہے تو نعیم سرمدی اور ایسی خوش بختی کا احساس کرتا ہے جو اس کی کلفتوں کو کافور کر دیتی ہے، اور اگر وہ چاہے تو اسی گھر کو دوزخ کا نمونہ بنادے، جس میں ایسے شیطان بس رہے ہوں جو سوسائٹی کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور اس کا

يَفْسِدُوْنَ كِيَانَهُ .

وَمَا الْأُمَّةُ إِلَّا أُسْرَةٌ كَبِيْرَةٌ أَعْضَاءُهَا الْأُسَرُ الصَّغِيْرَةُ، فَإِذَا فَسَدَ عُضْوٌ مِنْهَا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْأَعْضَاءِ، وَشَقِيَتِ الْأُمَّةُ، فَرَأَيْتَ فِي أَبْنَاءِهَا عَجَزَةً لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ عَمَلًا وَجُهَّالًا لَا يُغْنُوْنَ فَتِيْلًا، وَأَشْرَارًا لَا يَعْرِفُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ سَبِيْلًا .

قَلِّبْ نَظَرَكَ فِي التَّارِيْخِ تَجِدْ أَمْثِلَةً كَثِيْرَةً، تُنْبِئُ بِمَا لِلْأُمَّهَاتِ مِنْ أَثَرٍ فِي صُعُوْدِ الْأُمَمِ وَهُبُوْطِهَا وَإِلَيْكَ مَثَلًا مِنْ تَارِيْخِ الْأُمَّةِ الْعَرَبِيَّةِ الْمَجِيْدَةِ الَّتِي كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهَا مِنْ أَكْبَرِ الْعَوَامِلِ عَلَى مَا بَلَغَتْهُ فِي جَاهِلِيَّتِهَا وَإِسْلَامِهَا: مِنْ عِزَّةٍ قَعْسَاءَ، وَهِمَّةٍ شَمَّاءَ، أَحْدَثَتَا فِي الْعَالَمِ انْقِلَابًا لَمْ يَعْرِفِ التَّارِيْخُ مِثْلَهُ

وَقَفَتِ الْخَنْسَاءُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ تَشُدُّ أَزْرَ بَنِيْهَا الْأَرْبَعَةِ ،

تہس نہس کر دیں ۔

اور قوم ایک بڑا کنبہ ہی تو ہے جسکے اعضا چھوٹے چھوٹے کنبے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی عضو فاسد ہو جاتا ہے تو باقی اعضا بھی اسکا ساتھ دیتے ہیں اور قوم کی بدبختی آجاتی ہے، اور تم کو فرزندانِ قوم میں جو برخوردار دکھائی دینے لگتے ہیں وہ ایسے نالائق ہوتے ہیں کہ کوئی کام نہ کرسکیں، اور ایسے نادان کہ کسی کام نہ آسکیں، اور ایسے شریر کہ نیکی کی راہ لگنا نہ جانیں۔

تاریخ پر نگاہ ڈالو تم کو ایسی بہت سی مثالیں مل جائینگی جو یہ بتائینگی کہ قوموں کے عروج وزوال میں ماؤں کا کتنا اثر ہے۔ آپ کے سامنے شاندار عربی قوم کی تاریخ میں سے ایک مثال پیش کی جاتی ہے جو اپنے جاہلیت اور اسلام کے دونوں عہدوں میں جس عزتِ منیع اور ہمتِ رفیع کے درجوں پر فائز ہوئی ہے اسمیں عورت کو سب سے بڑے مؤثر اور کارکن کا پایہ حاصل ہے۔ جاہلیت کی عورت اور اسلام کی عورت دونوں نے عالم میں ایسا انقلاب پیدا کیا ہے اسکی مثال تاریخ میں نایاب ہے۔

خنساء دختر عمرو بن شرید جنگِ قادسیہ میں اپنے چاروں بیٹوں کی ہمت افزائی کرنے کے لئے کھڑی ہوئی، تاکہ وہ لڑائی

يَصْدُقُوا الْقِتَالَ، وَيَنْصُرُوا دِيْنَ
اللهِ، وَ لَمَّا حَمِيَتِ الْمَعْرَكَةُ اسْتُشْهِدُوْا
جَمِيْعًا، فَلَمْ تَذْرِفْ عَلَيْهِمْ دَمْعَةً،
وَلَا اَسَالَتْ عَبْرَةً، وَهِيَ الَّتِيْ
عَلَّمَتِ النِّسَاءَ مِنْ قَبْلُ كَيْفَ
يَبْكِيْنَ الْاَعِزَّاءَ، وَ يَنْدُبْنَ
النُّصَرَاءَ، وَكَانَ لِتِلْكَ التَّضْحِيَةِ
الْغَالِيَةِ وَ اَشْبَاهِهَا اَعْظَمُ الْاٰثَارِ
فِيْ اِرْتِفَاعِ كَلِمَةِ الْاِسْلَامِ، وَ
خُفُوْقِ اَعْلَامِهِ عَلٰى مَمَالِكِ كِسْرٰى
وَ قَيْصَرَ، وَ لَا غَرْوَ فَالَّتِيْ تَهُزُّ
الْمَهْدَ بِاِحْدٰى يَدَيْهَا تَهُزُّ
الْعَالَمَ بِالْاُخْرٰى -

عَرَفَتِ الْاُمَمُ اَثَرَ الْمَرْاَةِ
فِيْ تَرْبِيَةِ اَبْنَاءِهَا، وَفِيْ اِسْعَادِ
الْعَالَمِ، فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهَا يُعْلُوْنَ
مِنْ شَاْنِهَا وَ نَادَوْا بِتَعْلِيْمِهَا وَ
تَهْذِيْبِهَا، لِتُؤَدِّيَ وَظِيْفَتَهَا
حَقَّ اَدَائِهَا، وَ وَضَعَتْ كُلُّ اُمَّةٍ
خُطَّةً لِتَعْلِيْمِ الْمَرْاَةِ، تُلَائِمُ
حَاجَتَهَا وَ عَوَائِدَهَا، وَخَيْرُ
مَا يُنَاسِبُ الْمَرْاَةَ عِنْدَنَا

کی داد دیں۔ اور دینِ خدا کی امداد کریں۔ جب
معرکہ گرم ہوا تو وہ چاروں شہید ہو گئے۔
ماں نے ان پر نہ تو چشم نم کی، اور نہ کوئی اشک
بہایا۔ حالانکہ یہی عورت تھی جس نے عورتوں
کو سکھایا تھا کہ عزیزوں اور مددگاروں کو کس
طرح رونا اور ان کے مرنے پر کس طرح بین کرنا
چاہیئے۔ اس گرانقدر قربانی اور ایسی ہی
دیگر قربانیوں کو اسلام کا بول بالا کرنے، اور کسریٰ
وقیصر کے ممالک پر اس کا جھنڈا لہرانے میں بہت
بڑا دخل تھا۔ اور کوئی شبہ نہیں کہ
کہ یہی عورت جو اپنے ایک ہاتھ سے
پنگوڑا ہلاتی ہے۔ دوسرے سے دنیا کو
ہلا دیتی ہے۔

قوموں نے اپنے بچوں کی تربیت اور
جہاں کی قسمت روشن کرنے میں عورت کی
تاثیر کو دیکھا تو اس کی شان بالا کرنے پر متوجہ
ہوئیں اور اس کی تعلیم و تہذیب کے واسطے
صدا بلند کی تاکہ وہ اپنے فرائض کو پورے
طور پر ادا کر سکے، اور ہر قوم نے اپنی اپنی حاجت
اور منفعت کے مطابق تعلیم نسواں کی طرزِ
عمل تجویز کی، اور ہمارے نزدیک جو بہتر طریق
عمل عورت کے مناسب حال ہے وہ اسکو

تَعْلِيمُهَا الْعُلُومَ الْمُعِينَةَ عَلَى النَّجَاحِ فِي تَرْقِيَةِ الْأُسْرَةِ وَ تَرْفِيهِ حَالِهَا۔

وَ أَوَّلُ مَا يَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمَهُ الْبِنْتُ فَنُّ تَدْبِيرِ الصِّحَّةِ، لِتُحَافِظَ عَلَى صِحَّتِهَا وَ أَبْنَائِهَا، فَتُخْرِجَ لِلْمُجْتَمَعِ رِجَالًا أَقْوِيَاءَ أَصِحَّاءَ، يَضْطَلِعُونَ بِالْأَعْمَالِ الْمُثْمِرَةِ كَالزِّرَاعَةِ وَ الصِّنَاعَةِ وَالذَّوْدِ عَنْ حِيَاضِ الْوَطَنِ، وَمَا تَطْلُبُهُ الْحَيَاةُ مِنْ جُهْدٍ وَقُوَّةٍ. وَ إِنَّ الْأُمَّهَاتِ الْجَاهِلَاتِ لَيَقْتُلْنَ بِجَهْلِهِنَّ مِنَ الْأَطْفَالِ كُلَّ عَامٍ مَا يَرْبُوا عَلَى قَتْلَى الْحُرُوبِ بِالطَّاحِنَةِ۔ ثُمَّ لَا بُدَّ مِنْ تَعَلُّمِ الْحِسَابِ لِتَضْبِطَ الدَّخْلَ وَ الْخَرْجَ وَتُدَبِّرَ ثَرْوَتَهَا وَ ثَرْوَةَ بَعْلِهَا فَتَسْتَغْنِي عَنْ غَيْرِهَا، وَ كَذٰلِكَ فَنّ "تَدْبِيرِ الْمَنْزِلِ" لِتَقْتَصِدَ فِي النَّفَقَةِ آمِنَةً عَلَى مُسْتَقْبَلِهَا، وَلَا تُرْهِقُ الزَّوْجَ بِسَرَفِهَا، وَيَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمَ مِنَ الْجُغْرَافِيَةِ،

ایسے علوم کی تعلیم دینا ہے جو خاندان کی ترقی اور مرفہ حالی میں اسکے مددگار ہو سکیں۔

پہلے جو کچھ جاننا لڑکی کے مناسب حال ہے، فنِ تدبیر صحت ہے تاکہ اپنی اور اپنے بچوں کی تندرستی کی نگہداشت کر سکے اور سماج کے لئے ایسے مرد مہیا کرے جو تندرست و توانا ہوں اور زراعت و صناعت وغیرہ مفید اعمال، حفاظتِ وطن کی خدمت، اور زندگی کے لئے جو کشش و کوشش درکار ہے اس کی پوری قابلیت رکھتے ہوں۔ اور جاہل مائیں اپنی جہالت کے باعث ہر سال اتنے بچوں کو قتل کر دیتی ہیں جنکی تعداد گھمسان کی لڑائیوں کے مقتولوں سے زائد ہوتی ہے پھر علم حساب کا سیکھنا بھی لازم ہے تاکہ آمد و خرچ کو منضبط اور اپنی اور اپنے شوہر کی دولت کو منتظم رکھ سکے اور کسی غیر کی محتاج نہ ہو۔ اور اسی طرح فن خانہ داری ہے۔ تاکہ مستقبل کو ملحوظ رکھ کر خرچ میں کفایت شعاری کرے اور اپنی فضول خرچی سے شوہر کا دیوالہ نہ نکال دے اور جغرافیہ کا اس کو اتنا علم ہونا چاہیئے جس سے اس کو آگاہی ہو

مَا نَعْرِفُ بِهٖ عَلَاقَةَ بِلَادِهَا بِغَيْرِهَا، وَ نَقِفُ عَلٰى مُخْتَلِفَ الْحَاصِلَاتِ، وَمَا بَيْنَ الْاُمَمِ مِنْ مَنَافِعَ مُتَبَادِلَةٍ وَحَاجَةُ الْمَرْأَةِ اِلٰى مَعْرِفَةِ التَّارِيْخِ وَ الدِّيْنِ مَاسَّةٌ شَدِيْدَةٌ. فَفِي التَّارِيْخِ المثل الصالح تضربه لابنائها، ليشبوا على حب الوطن. اما الدين فهو منبع الاخلاق الفاضلة التي ينبغي ان تأخذهم بها منذ نعومة اظفارهم، وهو يزعها و يحصنها من نزغات الشيطان۔

و اساس ذٰلك كله انْ تعرف القراءة والكتابة لانها من الادوات التي لا غنى عنها ان تتوسع في بعض العلوم، كالتاريخ والجغرافية واللغات اوحذق بعض الفنون، فلا ضير، الا اذا اشتغلت بها عن تربية الولد، او اضرت بحال الزّوج۔

وصفوة القول انه لابد ان تَعَلَّمَ الْمَرْأَةُ كُلَّ مَا يُنَمِّي

کہ اس کے ملک کا ممالک غیر کے ساتھ کیا تعلق ہے، اس کی پیداوار کیا کیا ہے، اور اقوام کے درمیان کن کن مفید چیزوں کالین دین ہے۔ اور عورت کو علم تاریخ اور علم دین کا جاننا تو از حد ضروری ہے۔ اس لئے کہ تاریخ میں سے اچھے اچھے حالات اپنے بچوں کو سنائے گی تاکہ حب وطن کا جذبہ لے کر جوان ہوں۔ رہا دین سو وہ تو ان اعلیٰ اخلاق کا سرچشمہ ہے جن پر اسے بچپن ہی سے ان کو اٹھانا چاہیئے اور وہ اس کو شیطانی وسوسوں سے محفوظ اور دور رکھے گا۔

اور ان سب کی بنیاد یہ ہے کہ لکھنا اور پڑھنا سیکھے، کیونکہ یہ اس سامان میں سے ہیں، جن کے بغیر بعض علوم: جیسے تاریخ جغرافیہ لغات۔ اور بعض فنوں میں وسعت و مہارت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور اگر یہ بچے کی تربیت میں روڑا نہ اٹکائیں یا شوہر کے حالات کو نقصان نہ پہنچائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

الحاصل عورت کو ہر ایسے علم کا سیکھنا ناگزیر ہے جو اس کی جسمانی عقلی اور

قُوَاهَا الْجِسْمِيَّةَ وَالْعَقْلِيَّةَ وَالْخُلُقِيَّةَ لِتَسْعَدَ فِيْ حَيَاتِهَا وَيَسْعَدَ بِهَا اَبْنَاؤُهَا وَ زَوْجُهَا، وَتَزُوْلُ عَوَامِلُ الْحُزْنِ وَالْهَمِّ، وَاَسْبَابُ الْخِلَافِ وَالشِّقَاقِ الَّتِيْ يَجْلِبُهَا رَأْسٌ فَارِغٌ. وَيَدٌ مُتَعَطِّلَةٌ.

خلقی قوتوں کو نشو و نما بخشنے تاکہ وہ اپنی زندگی میں خوشحال رہے۔ اور اس سے اس کے فرزند خوشحال رہیں، اور اس کا شوہر خورسند رہے اور غم و اندوہ کے بواعث اور مخالفت اور نااتفاقی کے اسباب جنکو فارغ دماغ اور بے کار ہاتھ کھینچ لاتے ہیں جاتے رہیں۔

وَقَدْ تَنَبَّهَ الرَّأْيُ الْعَامُّ فِي الْهِنْدِ اِلٰى تَعْلِيْمِ الْبِنْتِ وَاَخَذَتِ الْحُكُوْمَةُ تُنْشِئُ الْمَدَارِسَ الْمُخْتَلِفَةَ فِي الْمُدُنِ وَالْقُرٰى وَاِنَّا لَنَرْتَقِبُ هٰذِهِ النَّهْضَةَ الْمُبَارَكَةَ بِعَيْنِ الْاَمَلِ فِيْ صَلَاحِ الْمُسْتَقْبَلِ، فَاِنَّ تَعْلِيْمَ الْبِنْتِ وَتَرْبِيَتَهَا لَخَيْرُ مَا نُعَالِجُ بِهٖ اَمْرَاضَ الشَّرْقِ وَاٰفَاتِهٖ.

ہندوستان میں رائے عامہ تعلیم بنات کے لئے بیدار ہو چکی ہے اور حکومت نے مختلف شہروں اور بستیوں میں مدرسے کھولنے شروع کر دئے ہیں۔ اور ہم اس مبارک اٹھان کو مستقبل کی بہبود کے لئے بچشم امید دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے کہ لڑکی کی تعلیم و تربیت ایسی نیکی ہے جس سے ہم مشرق کے امراض و آفات کا معالجہ کرسکتے ہیں۔

مختصر ابن ابی جمرہ

(۱۱۰)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا .

ترجمہ :- عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور ویسا ہی بدلے میں دیتے ۔

(ذکرہ البخاری فی باب المکافاۃ فی الھبہ)

(۱۱۱)

اَلْبُخَارِیُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ اَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ ۔

ترجمہ : بخاریؒ نے کہا : نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس کا اس پر کوئی حق ہو تو (وہ حق) اس کو دیدے یا اس سے بخشوا لے ۔

(۱۱۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ فَابْتَاعَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ٭

ترجمہ:

ابن عمرؓ: ہم نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں ایک تُند جوان اُونٹ پر سوار تھا (اور یہ اونٹ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رضؓ کا تھا) نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو کہا اس کو میرے پاس بیچ دے۔ پس حضرت عمرؓ نے بیچ دیا اور) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ خرید لیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ اونٹ تیرا ہوا۔

(۱۱۳)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ ٭

ترجمہ:

از جابر رضی اللہ عنہ، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کچھ زمین ہو تو وہ اس کو بوئے یا اپنے کسی (مسلم) بھائی کو (خیرات کے طور یا کرایہ پر یا ادھار) دیدے۔ پھر اگر وہ مسلم بھائی زمین لینے سے) انکار کر دے تو اپنی زمین اپنے پاس رہنے دے٭

(۱۱۴)

عَنْ عُمَرَ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهُ وَلَا تَعُدْ فِىْ صَدَقَتِكَ ٭

ترجمہ :

از عمر رضی اللہ عنہ ، کہا : مینے ایک شخص کو (صدقے کے طور پر) ایک گھوڑا سواری کو دیا، راہِ خدا میں (جہاد کرنے کے لئے) - پھر میں نے دیکھا کہ وہ بیچا جا رہا ہے - میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کے خریدنے کے متعلق) دریافت کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کو مت خرید اور اپنے دئے ہوئے میں نہ لوٹ +

(۱۱۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جَاءَتِ امْرَأَۃُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ کُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِیْ فَاَبَتَّ طَلَاقِیْ ، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِیْرِ ، اِنَّمَا مَعَہٗ مِثْلُ ھُدْبَةِ الثَّوْبِ ، فَقَالَ اَ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ؟ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَ یَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ وَ اَبُوْبَکْرٍ جَالِسٌ عِنْدَہٗ +

ترجمہ :

از عائشہ رضی اللہ عنہا : رفاعہ قرظی کی عورت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ، تو کہا : میں رِفاعہ کے پاس ہوتی تھی ، اس نے مجھ کو طلاق دی اور قطعی طلاق دے دی - پھر مینے زبیر کے بیٹے عبد الرحمٰن سے نکاح کر لیا و آنچہ با اوست مانند ریشہ پارچہ است - آنحضرتؐ نے فرمایا : تو چاہتی ہے کہ پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے ؟ نہ باشد تا آنکہ تو انگبینکش نہ چشی و او انگبینکت نہ چشد - اور ابو بکرؓ آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے -

تشریحات :

امرأہ رِفَاعَةَ : بعض نے کہا ہے اس کا نام تیمہ اور بعض نے تُمیمہ یا اُمیمہ

ان کے والد کا نام وہب ہے +

قُرَظِیّ : بنو قُرَیظہ میں سے +

تَزَوَّجَتْ : بعدَ اِنْقِضَاءِ العدۃ +

زَبِیْر : باپ کا نام باطا قُرَظِی +

هُدْبَةُ الثَّوبِ : جھالر کا ایک ریشہ +

عُسَیلَۃ : قد روی عبد اللہ بن ابی ملیکۃ عن عائشۃ

مرفوعا ان العسیلۃ ھی الجماع +

(۱۱۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِیْ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِیَ بِنْتُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ +

ترجمہ :

از ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا: نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دختر حمزہ رض کے بارے میں فرمایا : وہ مجھے حلال نہیں ہے (یعنی مجھ کو اس سے عقد کرنا حلال نہیں)۔ حرام ہوتا ہے دودھ پینے سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے۔ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہیں +

تشریح :

هِیَ : وہ ، یعنی بنت حمزہ ۔ اس لئے کہ حلیمہ سعدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ نے دو سال پہلے ان کے چچا حمزہ رض کو دودھ پلایا تھا ۔ سو دختر حمزہ رض آنحضرت م کے رضاعی بھائی کی بیٹی ہوئیں ۔

(ذکرہ البخاری فی باب الشھادۃ علی الانساب و الرضاع)

(۱۱۷)

عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِی عَلٰی رَجُلٍ وَ یُطْرِیْہِ فِی مِدْحِہٖ فَقَالَ اَھْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَھْرَ الرَّجُلِ.

ترجمہ:

از ابوموسیٰ رضؓ کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک شخص کی تعریف کرتے اور اس کی تعریف میں مبالغہ کرتے سنا۔ فرمایا: تم نے اس شخص کو تباہ کر دیا یا اس شخص کی کمر کاٹ دی۔

(۱۱۸)

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ لَا یُزَکِّیْھِمْ وَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ: رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِیْقٍ یَمْنَعُ مِنْہُ ابْنَ السَّبِیْلِ، وَ رَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا لَا یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِلدُّنْیَا فَاِنْ اَعْطَاہُ مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَہٗ وَ اِلَّا لَمْ یَفِ لَہٗ وَ رَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰہِ لَقَدْ اَعْطٰی بِھَا کَذَا وَ کَذَا فَاَخَذَھَا ۔

ترجمہ:

از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، کہا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نہ تو قیامت کے دن کلام کریگا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) فرمائیگا اور نہ ان کو پاک کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (ایک) وہ شخص جو

کسی راستے میں زائد (از ضرورت) پانی پر ہو، اس سے مسافر کو منع کرتا ہو۔ (دوسرا) وہ شخص جس نے کسی شخص سے بیعت کی ہو اور محض دنیا کے لئے بیعت کر رکھی ہو، اگر وہ اس کو جو کچھ وہ چاہتا ہے دیتا رہے تو بیعت پوری کرے ورنہ پوری نہ کرے اور (تیسرا) وہ شخص جو عصر کے بعد کسی شخص سے کسی مال کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ میں نے اس کی اتنی اتنی قیمت دی ہے۔ اور (خریدار اسکی اس قسم پر اعتماد کرکے اس مول پر) وہ مال لے لے +

(ذکرہ البخاری فی باب الیمین بعد العصر)

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الحادی والعشرون)

دیکھو آیات ذیل میں (۲۳) اسمائے غیر منصرف ہیں۔ جن پر نشان لگے ہیں۔ مانع صرف نو اسباب میں سے علمیت اور عجمیت ہے۔ غور سے پڑھو۔ اور سمجھو۔ حق تعالیٰ جزائے خیر دیگا۔

(۱) وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ
رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا
مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَ
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ
الصَّالِحِينَ ۝ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

(۲) مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝
وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ
قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ

(۳) إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ
عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ
بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝

---

(۱) نُوحًا۔ لُوطًا منصرف ہیں۔ عجمیت غائب عربی زبان کے لفظ ہیں۔ مُوسٰی۔ زَکَرِیَّا۔ یَحْیٰی۔ عِیْسٰی مبنیات کے چوتھے رکن کے الفاظ ہیں۔

(۲) پہلا سیارہ (رج کی مشق) مَلَائِکَۃ۔ رُسُل۔ جُنُوْدَ۔ کُتُب۔ دوسرے سیارہ کی مشق۔ دَرَجَاتٍ۔ کَلِمَاتِ۔ چوتھا سیارہ (الف کی مشق) المَلَکَیْنِ۔ پانچواں سیارہ (الف کی مشق) المُحْسِنِیْنَ۔ الصَّالِحِیْنَ۔ العَالَمِیْنَ۔ خَاطِئِیْنَ۔ الکَافِرِیْنَ۔ القَانِتِیْنَ۔ ان سب کی حالت اعرابی مع عامل بیان کرو۔

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الثانی والعشرون)

آیات ذیل میں دیکھو! بَكَّةَ۔ مَكَّةَ مانع صرف تانیث لفظی اور علمیت ہے۔ جَهَنَّمَ۔ سَقَرَ مانع صرف تانیث معنوی اور علمیت ہے۔ پہلا تین حرف سے زائد دوسرا متحرک الاوسط ہے + صَفْرَآءُ۔ بَيْضَآءُ۔ اَشِدَّآءُ۔ رُحَمَآءُ مانع صرف الف ممدودہ سے تانیث قائم مقام دو سبب کے ہے +

(۱) اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۵ ۴/۱
وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ
اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۵ ۲۶/۱۱
(۲) قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۵ ۳/۱
يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ ۵ ۲۹/۱۶
(۳) قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۵ ۱/۸ وَنَزَعَ
يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۵ ۹/۱ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ بَيْضَآءَ
لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۵ ۲۳/۵ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ
فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ ۲۶/۱۲

(۱) بَكَّةَ اسم غیر منصرف۔ حالت جری۔ حرف جار کا مجرور ہے + مَكَّةَ اسم غیر منصرف۔ حالت جری۔ عامل جار بَطْنِ مضاف ہے + جَهَنَّمَ۔ سَقَرَ حالت جری۔ عامل جا حرف جا ہے +

(۲) صَفْرَآءُ حالت رفعی۔ بَقَرَةٌ (خبر اِنَّ) کی پہلی صفت ہے + بَيْضَآءُ حالت رفعی۔ هِىَ مبتدا کی خبر ہے + بَيْضَآءَ حالت جری۔ مَعِيْنٍ موصوف کی صفت ہے + اَشِدَّآءُ حالت رفعی۔ مبتدا مرکب عطفی کی پہلی خبر ہے۔ رُحَمَآءُ حالت رفعی۔ دوسری خبر ہے +

(۳) پانچواں سپارہ (الف کی مشق) اَلْعٰلَمِيْنَ۔ اَلْمُجْرِمِيْنَ۔ اَلنّٰظِرِيْنَ۔ اَلشّٰرِبِيْنَ حالت اعرابی بیان کرو! حالت نصبی اور جری میں کیسے امتیاز کرو گے؟

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الثالث والعشرون)

جمع منتہی الجموع۔ وہ جمع جسکے آخر پر ۃ نہ ہو۔ پہلے دو حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف ہو۔ ایسی جمع غیر منصرف قائم مقام دو سبب کے ہوتی ہے۔ آیات ذیل میں سولہ کلمات جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہیں۔ ان کی حالت اعرابی معہ وجہ اعراب۔ تیسرے سیارہ سے حل کرو؟

(۱) يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ
وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ إِنَّ
لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا وَكَأْسًا دِهَاقًا

(۲) وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَ
لَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ
تَخْلُدُونَ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ

(۳) وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا
ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَ
تَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ
تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ

(۴) وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا
وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ

پہلا سیارہ (ج کی مشق) أَعْنَابًا۔ أَتْرَابًا۔ جِفَانٍ۔ الْجَوَابِ۔ قُدُورٍ حُدُودُ دوسرا سیارہ کی مشق۔ رَاسِيَاتٍ۔ پانچویں سیارہ (الف کی مشق) الْمُؤْمِنِينَ۔ الْمُتَّقِينَ۔ عَاكِفُونَ۔ مُسْتَهْزِئُونَ۔ ساتویں سیارہ کی مشق۔ يُحَلَّوْنَ۔ تُبَوِّئُ۔ يُذْكَرُ۔ لَا يَشْكُرُونَ۔ تَتَّخِذُونَ۔ تَخْلُدُونَ۔ يَعْمَلُونَ۔ لَا تُبَاشِرُوا۔ لَا تَقْرَبُوا سب کی حالت اعرابی معہ وجہ اعراب بیان کرو۔ یہ بھی بتاؤ کہ الْمَسَاجِدِ۔ شَيَاطِينِ کے آخر سرہ کیوں آیا ہے؟

(اسمِ غیر منصرف پر تبصرہ ۔ الدرس الرابع والعشرون)

وہ اسم جو اَفْعَلُ مضارع نمبر ۳ کے وزن پر ہو غیر منصرف ہے ۔ مانع صرف وصفی معنی اور وزنِ فعل ہے ۔ آیاتِ ذیل پڑھو اور غور کرو کہ اضافت اور لام تعریف سے اسم غیر منصرف پر کیا اثر پڑتا ہے ۔ نیز معرب اور مبنی میں اعرابی تفاوت کی کیا صورت ہے ؟

(۱) اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ۱/۱۱ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ
۱۲/۱ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا وَّمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ۵/۱۵

(۲) وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا
تَرْتَابُوْٓا ۳ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۱۰/۱۵ بَلِ
السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ ۲۷/۱۰

(۳) وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ
الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۲/۷ اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ ۲۳/۴

(۱) اَلْاَبْيَضُ ۔ اَلْاَسْوَدُ ۔ اَلْاَخْضَرِ ۔ غیر منصرف سے منصرف کیوں ہو گئے ؟

(۲) اَخِيْ ۔ اَدْنٰى ۔ اَدْهٰى مبنیات کے کس کس رکن سے ہیں؟ سند کیلئے ضابطہ کا حوالہ دو ؟

(۳) اسم مبہم کی تمیز کہاں مذکور ہے اور کہاں محذوف ہے؟ محذوف کا بیان کرو ؟

چھٹے سیارہ کی مشق ۔ اَخُوْهُ حالت رفعی ۔ بذریعہ عطف مبتدا ہے + اَبِيْنَا حالت جری ۔ اِلٰى حرف جار کا مجرور ہے + ساتویں سیارہ کی مشق ۔ اَلَّا يَعْلَمُوْا = اَنْ لَا يَعْلَمُوْا ۔ يُصَدِّقُنِيْ اَخَافُ ۔ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ = يُكَذِّبُوْنَنِيْ ۔ اَلَّا تَرْتَابُوْا = اَنْ لَا تَرْتَابُوْنَ ۔ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ ۔ اَتِمُّوْا ۔ تُوْقِدُوْنَ ان سب کی حالت اعرابی مع عامل غرائب القرآن عزیزی کی روشنی سے بیان کرو +

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس الخامس والعشرون)

رَمَضَانَ۔ لُقْمَانَ ہر ایک علم جس کے آخر الف نون زائدہ ہو۔ غیر منصرف ہے۔ مانع صرف علمیت اور الف نون زائدہ ہے + حَيْرَانَ غَضْبَانَ (بروزن فَعْلَانَ) صفت جس کی مؤنث کے آخر تے نہ ہو۔ غیر منصرف ہے۔ مانع صرف وصفیت اور الف نون زائدہ ہے + رَحْمَانَ کی مؤنث ہی نہیں ہے پھر بھی غیر منصرف ہے لیکن قرآن مجید میں (۱۵۴) بار استعمال ہوا ہے۔ سب جگہ معرف باللام منصرف ہے۔

(۱) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ ۲ع

(۲) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝ وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۗ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ ۲۱ع

(۳) قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۷ع

(۴) فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۗ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ۝ ۱۳ع

(۱) رَمَضَانَ حالت جرّی۔ عامل جار شَهْرُ مضاف ہے۔ لُقْمَانَ حالت نصبی۔ اٰتَيْنَا کا پہلا مفعول ہے + لُقْمَانُ حالت رفعی۔ قَالَ کا فاعل ہے۔ حَيْرَانَ حالت نصبی۔ اِسْتَهْوَتْهُ کی ضمیر مفعول سے حال ہے۔ غَضْبَانَ اَسِفًا مرکب توصیفی۔ حالت نصبی۔ حال ہے۔ موسیٰ فاعل اولیٰ ہے + ساتویں سیارہ کی مشق۔ لِيَصُمْ۔ اُشْكُرْ۔ مَنْ يَّشْكُرْ۔ يَشْكُرُ۔ يَعِظُ۔ لَا تُشْرِكْ۔ نَدْعُوْ۔ لَا يَنْفَعُ۔ لَا يَضُرُّ۔ نُرَدُّ۔ يَدْعُوْنَ۔ اِءْتِ۔ لِنُسْلِمَ۔ لَمْ يَعِدْ۔ اَنْ يَّحِلَّ ان سب کی حالت اعرابی مع وجہ اعراب۔ غرائب القرآن عزیزی کی روشنی میں بیان کرو۔

(اسم غیر منصرف پر تبصرہ۔ الدرس السادس والعشرون)

ترکیب۔ یعنی وہ دو اسم جو اضافت و اسناد کے بغیر مرکب ہوگئے ہوں۔ ایسا مرکب غیر منصرف ہے۔ مانع صرف ترکیب اور علمیت ہے۔ قرآن مجید میں ایسا مرکب نہیں ہے۔ آیات ذیل پڑھو اور اسمائے غیر منصرف کے اسباب مانع صرف بیان کرو۔

(۱) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا ۝ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنْزَلَ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ۝ ۱۵/۱۲

(۲) أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ ۝ ۳۰

(۳) وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝ ۸ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ ۱۴/۴ -

(۱) مُوسیٰ قبطی زبان کا مرکب ہے۔ مُو: پانی۔ سا: درخت۔ یعنی آل فرعون کو پانی میں درخت کے نیچے ملا۔ مانع صرف ترکیب اور علمیت ہے۔ لیکن آخر پر الف مقصورہ کے باعث اسکا شمار مبنیات میں ہے۔

(۲) سِجِّيلٍ فارسی۔ سنگ گل۔ دو اسموں سے معرب ہوکر ترکیب ہے۔ فقدان علمیت کے باعث منصرف ہے ۔

(تذکرہ) قرآنی اسلوب بیان کی بنیاد ایسے اجمالی وزن و قافیہ پر ہے۔ جو امر طبعی سے زیادہ تر مشابہ ہے۔ عروضیوں کے افاعیل و تفاعیل کی پابندی نہیں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کا اپنی اپنی نظم و نثر کا جدا جدا مذاق ہے۔ کلام سے اصل غرض و غایت دماغ کا انفعال تاثیر و لذت۔ اور ذوق و شوق کا بڑھنا ہے۔ قرآنی بیان سب سے بڑھکر۔ سب کا جامع اور سب سے انوکھا ہے۔ کوئی بھی اسکی مثال نہیں لا سکتا۔ عظیم الشان قدیم عرب اور عام انسانی فطرت کے مطابق۔ ہر ایک شان میں سب سے نرالا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو۔ مقدمہ تفسیر القرآن عزیزی۔ یہاں تک سبع سیارہ معہ تبصرہ ختم ہے ۔

مبنیات ارکان خمسہ - اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۱۴:۲۴

(پہلا رکن (الف - 1 - حروف عاملہ) الدرس السابع والعشرون)

(۱) حروف جارہ تعداد میں (۱۷) ہیں - مِنْ - فِیْ - وَ - بِ - كَ - تَ - لِ - عَلٰی - عَنْ - حَتّٰی - اِلٰی - (مُذْ - مُنْذُ - عَدَا + رُبَّ - حَاشَا خَلَا) مُذْ - مُنْذُ - عَدَا - رُبَّ یہ چار کلمات ہی قرآن مجید میں نہیں ہیں - ہاں! رُبَّ بصورت رُبَمَا اور حَاشَا - خَلَا قرآن مجید میں ہیں - لیکن ان کا استعمال بحیثیت حروف جارہ نہیں ہے +

(۲) حروف جارہ مبنیات سے ہیں - انکے مجرورات معربات اور مبنیات دونوں آتے ہیں - حروف جارہ کی ترکیب معرباب سے - مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ - فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ - وَالْعَصْرِ - بِرَبِّ النَّاسِ - كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ - تَاللّٰهِ - لِرَبِّكَ - عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ - عَنْ صَلَاتِهِمْ - حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ - اِلٰی رَبِّكَ + حروف جارہ کی ترکیب مبنیات - مِنْهُ - مِنْهَا - مِنْهُمْ + فِيْهِ - فِيْهِمْ - فِيْهَا + بِهٖ - بِهِمْ + لَهَا - لَكُمْ - لِیْ - لِیَ - لَهٗ + عَلَيْهِ - عَلَيْهُ - عَلَيْهِمْ + عَنْهُ عَنْهُمْ - عَمَّ = عَنْ مَا + اِلَيْهِ - اِلَيْهِمْ + مِمَّا = مِنْ مَا + عَلٰی ذٰلِكَ - بِمَا - بِالَّذِیْ - عَلٰی مَا - كَالَّذِیْ +

(۳) حروف جارہ کا تعلق فعل یا شبہ فعل سے ہوتا ہے - مصدر - اسم فاعل - اسم مفعول - صفت مشبہ - اسم تفضیل - یہ پانچ شبہ فعل کہلاتے ہیں - اور اپنے فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں سبع مثانی اُمّ القرآن پڑھو - اور متعلقات پر غور کرو + بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جار و مجرور منصوب محلاً فعل محذوف - نَقْرَءُ کا مفعول ہے + لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جار و مجرور منصوب محلاً - شبہ فعل محذوف ثَابِتٌ کا مفعول ہے - ثَابِتٌ = يَثْبُتُ + عَلَيْهِمْ جار و مجرور منصوب محلاً اَنْعَمْتَ کا مفعول ہے + عَلَيْهِمْ جار و مجرور - مرفوع محلاً اَلْمَغْضُوْبِ شبہ فعل کا نائب فاعل ہے - اَلْمَغْضُوْبِ = اَلَّذِيْنَ غُضِبَ عَلَيْهِمْ + اَلضَّآلِّيْنَ = اَلَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ حرف جار ہمیشہ کسی اسم کے ساتھ ہے جو بھری ٹرین کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے - یہی حالت اسم مضاف کی ہے - دیکھو صِرَاطَ الَّذِيْنَ

(پہلا رکن (الف - ۲- حروف عاملہ) الدرس الثامن والعشرون)

(۱) حروف مشبہ بفعل - اِنَّ - اَنَّ - کَاَنَّ - لَیْتَ - لٰکِنَّ - لَعَلَّ یہ چھ حروف بھی مبنیات سے ہیں اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں - انکے اسم و خبر کلے مبنی گاہے معرب - گاہے مفرد گاہے جملہ بھی ہوتے ہیں - اِنَّمَا - اَنَّمَا - کَاَنَّمَا بے عمل بھی مبنیات سے ہیں +

(۲) آیات ذیل پڑھو - اسم و خبر کی شناخت اور مبنیات و معربات میں امتیاز کرو ؟

(۱) اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۵ ۱۳/۲۱ اس طرح بولو اَلشِّرْكَ اسم - لام تاکید ظُلْمٌ عَظِیْمٌ مرکب توصیفی خبر ہے - اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا +

(۲) وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۵ ۶۲/۱۵ اسطرح بولو - و حرف عطف - اَللّٰهَ اسم - هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ جملہ اسمیہ بتاویل مفرد خبر ہے - اَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معطوفہ بنا + پھر دیکھو! هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۵ هُوَ مبتدا - اَلْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ مرکب توصیفی خبر ہے - مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا - اب یہ مفرد مبنی کے حکم میں آکر اَنَّ کی خبر ہے - محلاً مرفوع ہے +

(۳) كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ۱۸۷/۹ اس طرح بولو: كَ منصوب محلاً اسم - حَفِیٌّ عَنْهَا خبر ہے - كَاَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا - پھر دیکھو! عَنْهَا جار و مجرور منصوب محلاً - حَفِیٌّ صفت مشبہ کا مفعول ہے - شبہ فعل حَفِیٌّ = مُخْفِیٌّ ہے - حَفِیٌّ اپنے متعلق سے مل کر كَاَنَّ کی خبر ہے -

(۴) یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۷۹/۲۸ اسطرح بولو - یَا حرف ندا قائم مقام نَدْعُوْ - مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ مرکب اضافی - اسم مؤخر - لَنَا مرکب جری - مرفوع محلاً خبر مقدم ہے - لَیْتَ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنکر منصوب محلاً نَدْعُوْ کا مفعول ہے - فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ بنا پھر دیکھو! لَنَا - كَائِنٌ شبہ فعل محذوف کا مفعول ہو کر خبر ہے + مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ جملہ موصولہ مضاف الیہ ہے -

(۵) وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۵ ۶۱/۴۰ و حرف عطف لٰكِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معطوفہ بنا -

(۶) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ۵ ۱۷/۴۲ - معاملہ صاف ہے باقی ہے - کلام میں اصل مسند الیہ اور مسند ہے - باقی اجزائے کلام انکے متعلقات سے ہیں - دیکھو! اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا +

(پہلا رکن (الف۔۳۔حروف عاملہ) الدرس التاسع والعشرون)

(۳) حروف ندا چار ہیں۔ یَا۔ یَا اَیُّھَا۔ یَا اَیَّتُھَا۔ مَّ مبنیات سے ہیں۔ یَا مذکر و مؤنث کی ندا کے لئے آتا ہے۔ اگر اس کو اگلے کلمہ سے ملانا ہو تو مذکر کے لئے یَا اَیُّھَا اور مؤنث کیلئے یَا اَیَّتُھَا آتا ہے۔ مَّ آخر پر اَللّٰہُ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مقام دعا میں آتا ہے اَللّٰھُمَّ حرف ندا قائم مقام۔ اَدْعُوْ محذوف کے ہوتا ہے۔ اور جس اسم پر آئے اس کو منادیٰ کہتے ہیں۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔ اگر منادیٰ اسم معرفہ ہے تو مضموم ہوگا۔ جیسے یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ یَا نُوْحُ۔ یَا مَرْیَمُ۔ یَا مُوْسٰی۔ یَا عِیْسٰی۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ۔ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۔ یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۔ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ٭

اور اگر منادیٰ اسم مضاف ہے تو مفتوح ہوگا۔ جیسے یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ۔ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ٭ گاہے حرف ندا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا = یَا یُوْسُفُ۔ گاہے اَیُّ۔ اَیَّتُ کے پہلے یَا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ = یَا یُوْسُفُ یَا اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ۔ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ = یَا اَیَّتُھَا الْعِیْرُ ٭ یَا اَبَتِ = یَا اَبِیْ ٭ یَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ

دیکھو منادیٰ اسم مضاف ہے۔ حالت اعرابی پر چوتھے سیارہ الف سے روشنی ڈالو۔ زور سے بٹن دباؤ ٭

(۴) حروف شرط اِنْ۔ لَوْ۔ لَوْلَا۔ اِمَّا۔ یہ حروف بھی مبنیات سے ہیں۔ عمل کرتے ہیں۔ دو جملوں پر آتے ہیں۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں ٭

(۵) اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ نون ثقیلہ۔ نون خفیفہ۔ مبنیات سے ہیں۔ اِذَنْ بصورت اِذًا صرف اسم ظرف زمان آیا ہے۔ قرآن مجید میں بطور ناصب مضارع اِذَنْ کا استعمال نہیں ہے ٭

(۶) حروف جوازم مضارع: اِنْ۔ لَمْ۔ لَمَّا۔ لام امر۔ لائے نہی۔ مبنیات سے ہیں ٭

(۷) مَا۔ لَا مشابہ بلَیْسَ۔ لائے نفی جنس مبنیات سے ہیں۔ لائے نفی جنس کا اسم بھی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ یہاں تک مبنیات کا پہلا رکن (حصۂ الف) حروف عاملہ ختم ہوئے ٭

(پہلا رکن (ب - 1 - حروف غیر عاملہ) الدرس الثلاثون)

(۱) حروف عاطفہ جو نو ہیں۔ وَ - فَ - ثُمَّ - حَتّٰی - اَوْ - اِمَّا - اَمْ - بَلْ - وَلٰکِنْ + یہ سب حروف مبنیات سے ہیں۔ دو کلموں یا چند کلمات کو یا ایک جملہ کو دوسرے جملے یا کئی جملوں کو آپس میں جوڑتے ہیں۔ کہ ایک خاص سلسلہ میں مربوط ہو جاتے ہیں لفظوں میں خود کسی طرح کا عمل نہیں کرتے ہیں۔ آیات ذیل پڑھو اور حروف عاطفہ کی شناخت کرو +

(۲) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ۝ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ $\frac{۲۹}{۱۸}$ ان آیات میں اَهْلِ کی حالت جری۔ یَتَمَطّٰی کی حالت رفعی ہے سمجھنے کیلئے دیکھو پہلا اور ساتواں سبق۔ باقی تمام کلمات مبنیات ہیں +

(۳) اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ $\frac{۲۹}{۱۹}$ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ $\frac{۲۹}{۱۴}$ حروف عاطفہ۔ اِمَّا - وَاِمَّا - اَوِ - اَوْ - ہیں ہر ایک پر غور کرو تاکہ ترکیب نحوی سمجھ میں آئے +

(۴) اَكُفَّارُكُمْ خَیْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝ $\frac{۲۷}{۹}$ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ $\frac{۳۰}{۲۷}$ حروف عاطفہ۔ اَمْ - اَمْ - بَلْ - حَتّٰی - ثُمَّ + حروف اگرچہ مسند الیہ یا مسند نہیں ہوتا۔ لیکن اسلوب کلام کی فصاحت و بلاغت میں نہایت اہمیت اور عظمت و شان حاصل ہے +

(۵) ترکیب نحوی۔ اس طرح بولو۔ فَ حرف عطف۔ لَاصَدَّقَ فعل ماضی منفی۔ فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر هُوَ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ بنا۔ وَ حرف عطف۔ لَاصَلّٰی فعل با فاعل جملہ فعلیہ منفیہ معطوفہ بنا۔ وَلٰکِنْ حرف عطف۔ کَذَّبَ فعل با فاعل جملہ فعلیہ منفیہ بنا۔ اسی طرح وَتَوَلّٰی + ثُمَّ حرف عطف۔ ذَهَبَ فعل هُوَ ضمیر مستتر ذوالحال۔ یَتَمَطّٰی جملہ فعلیہ حال ہے۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر ذَهَبَ کا فاعل۔ اِلٰی اَهْلِهٖ مرکب جری ذَهَبَ کا متعلق ہے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ بنا +

(پہلا رکن (ب-۲- حروف غیر عاملہ) الدرس الحادی والثلاثون)

(۲) حروف تنبیہ۔ اَلَا۔ ھَا۔ غیر عاملہ مبنیات سے ہیں + اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ۔ ھَا اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۤءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۳/۱۵

ترکیب نحوی۔ اسطرح ہوگی۔ اَلْخَلْقُ معطوف علیہ۔ وَ حرف عطف۔ اَلْاَمْرُ معطوف بمعطوف علیہ اپنے معطوف ملکر مبتدا مؤخر۔ اَلَا حرف تنبیہ۔ لَهٗ جار و مجرور شبہ فعل ثَابِتٌ محذوف سے متعلق ہو کر خبر مقدم مبتدا اپنی جزء سے

(۳) حروف ایجاب۔ نَعَمْ۔ بَلٰی۔ اِیْ + قَالُوْا بَلٰی + قَالُوْا نَعَمْ + اِیْ وَ رَبِّیْ۔ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۱۱/۱۰

ہر سہ امثلہ میں حَقٌّ کے سوا سب کلمات مبنی ہیں۔ حَقٌّ کا کس سیارہ سے تعلق ہے +

(۴) اَنْ حرف تفسیر۔ مَا مصدریہ۔ اَنْ مصدریہ مبنیات سے ہیں + وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ + بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ + اِلَّآ اَنْ قَالُوْا = قَوْلَهُمْ + فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا =

(۵) حروف ترغیب و ترہیب۔ لَوْلَا۔ لَوْمَا۔ كَلَّا + یہ بھی حروف غیر عاملہ مبنیات سے ہیں۔

(۱) وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۵ ۲/۲ دیکھو! دَفْعُ مصدر شبہ فعل = يَدْفَعُ اللّٰهُ اپنے فاعل کی طرف مضاف اور النَّاسَ اسکا مفعول ہے +

(۲) وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۵ لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۵ ۱۴/۱ مبنیات اور معربات جدا جدا کرو؟ اور معربات کی وجہ اعراب بتاؤ؟

(۳) كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۵ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۵ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۵ ۲۹/۱۹

ترکیب نحوی۔ كَلَّا حرف ردع و زجر۔ بَلْ حرف اضراب و عطف۔ لَا يَخَافُوْنَ مضارع منفی فعل با فاعل۔ اَلْاٰخِرَةَ مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ منفیہ معطوف بنا۔ كَلَّا حرف ردع و زجر۔ هَا۔ اِنَّ کا اسم۔ تَذْكِرَةٌ خبر ہے۔ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ بنا۔ فَ حرف عطف۔ مَنْ اسم موصول۔ شَآءَ فعل با فاعل۔ ذَكَرَهٗ فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہو کر شَآءَ کا مفعول ہے۔ شَآءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے ملکر جملہ موصولہ معطوفہ بنا + حروف کی ذات و خواص پر بحث ابتدائی تعلیم سے خارج ہے +

(پہلا رکن (ب۔۶۔ حروف غیر عاملہ) الدرس الثانی والثلاثون)

(۶) حروف استفہام۔ أ۔ ھَلْ۔ مَا۔ مَاذَا۔ غیر عاملہ مبنیات سے ہیں۔ آیات ذیل میں اپنی خداداد قابلیت کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرو۔ مبحث سے خارج آگے بڑھ کر حیران نہ ہونا +

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ٥ وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى ٥ وَ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ٥ سبع سیارہ سے روشنی لیتے رہو +

(۷) حروف استقبال۔ سَ۔ سَوْفَ۔ غیر عاملہ مبنیات سے ہیں۔ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ + كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥

(۸) حرف توقع۔ قَدْ۔ ماضی پر تحقیق کیلئے اور مضارع پر تقلیل کیلئے آتا ہے۔ یہ بھی مبنی ہے۔
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا + قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ +

(۹) حروف تاکید۔ لام تاکید۔ نون ثقیلہ۔ نون خفیفہ۔ مبنیات سے ہیں + اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ + لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ + وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ + لَيَكُوْنًا = لَيَكُوْنَنْ + لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ + لَنَسْفَعًا = لَنَسْفَعَنْ +

(۱۰) حروف نفی۔ مَا۔ لَا۔ اِنْ۔ حرف حصر و استثنا اِلَّا۔ یہ سب مبنیات ہیں۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ + لَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى + لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ + اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ٥ اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ٥ ۲۵/۱۵ نفی کی نفی اثبات ہے۔ ان جملوں کو اسطرح بھی ادا کرسکتے ہیں۔ لیکن قرآنی فصاحت و بلاغت کا خون ہو جائیگا۔ حرف اگرچہ مسند الیہ یا مسند نہیں ہوتے پھر بھی کلام میں نہایت اہمیت اور عظمت و شان ہے۔
مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ + اَللّٰهُ اِلٰهٌ + اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ + هٰذَا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ + هٰذَا قَوْلُ الْبَشَرِ + قرآن مجید ہر ایک نظریہ اور ما فی الضمیر کو مخصوص بے مثل طرز بیان میں پیش کرتا ہے +

حرف استثنا لَمَّا = اِلَّا بھی مبنیات سے ہے۔ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ٥ ۲۳ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ٥ ۲۵

پہلا رکن (ب۔ ۱۱۔ حروف غیر عاملہ) الدرس الثالث والثلاثون)

(۱) حرف تعریف۔ اَلْ جنسی۔ اَلْ استغراقی۔ اَلْ عہد خارجی۔ اَلْ عہد ذہنی — مبنیات سے۔ یہ حروف قمری کے پہلے لام آواز دیتا ہے۔ اور حروف شمسی کے پہلے نہیں بولتا ہے۔ دیکھو قاعدہ نصاب القرآن +

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ + اَلْحَمْدُ جنس حمد اَلْ جنسی ہے + اَلْعَالَمِيْنَ۔ عَالَمِيْنَ کے تمام افراد۔ اَلْ استغراقی ہے +۔ اَللّٰہ۔ اَلرَّحْمٰنِ اَلرَّحِيْمِ۔ اَلدِّيْنِ۔ وہ خاص لاٰہ۔ رَحْمٰن۔ رَحِيْم۔ دِيْن جو خارج میں موجود ہیں۔ جنکو مخاطب سب متکلم سمجھ رہا ہے۔ یہ سب اَلْ عہد خارجی ہیں +

(۲) فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ +۔ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ + اَلرَّسُوْلَ کا اَلْ عہد خارجی ہے مراد حضرت موسیٰؑ جو خارج میں موجود ہیں۔ اَلذِّئْبُ کا اَلْ عہد ذہنی ہے۔ وہ ذِئْب جو حضرت یعقوبؑ کے ذہن میں موجود ہے۔ خارج میں نہیں ہے۔ جسکا جواب فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ سے دیا گیا قرآن مجید میں ہر ایک مقام پر مناسب مقام کے لحاظ سے اَلْ کے معنی ہیں۔ قوائے ذہنی کی تربیت سے اَلْ اور تنوین کے معانی میں نزاکت فرق اور امتیازی شان۔ نصاب القرآن تعلیم وسطی میں سمجھو لے +

(۱۲) حرف تنکیر ـٌ ـٍ ـً = نون ساکن یہ نون تنوین کہلاتا ہے۔ لام تعریف کی طرح کثیر الاستعمال والمعانی ہے۔

(۱) تنوین تمکن۔ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا ۲۲/۲ زَيْدٌ اسم معرب کا منصرف ہونا ظاہر کیا ہے۔ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔ نَاصِيَةٍ نکرہ موصوفہ بدو صفات۔ اَلنَّاصِيَةِ اسم معرفہ کا بدل ہے۔ یہاں تنوین سے بَدَل لی معنی پیدا ہوئے ہیں۔ دونوں مقام پر تنوین سے نزاکت معنی کی امتیازی شان دیکھو +

(۲) تنوین تنکیر۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۱/۸ کسی بھی بَقَرَہ کی قربانی دو۔ نر و مادہ۔ سن و سال۔ کالی گوری۔ لاؤ دانلاؤ۔ لمبی وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے آگے مَا هِيَ سے سوال کرکے قیود بڑھا لیں +

(۳) تنوین عوض مضاف الیہ۔ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ = عَلٰى بَعْضِهِمْ +

(۴) تنوین مقابلہ جو جمع مؤنث سالم کے آخر پر آتی ہے۔ جیسے فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ ۵/۴

(۵) تنوین عظمت شان کیلئے۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۵/۲۴ رَسُوْلٌ۔ صُحُفًا۔ مُطَهَّرَةً۔ كُتُبٌ۔ قَيِّمَةٌ یہ سب مقدس محترم نہایت ہی عظمت و شان والے +

(دُوسرا رکن (الف ۱۔ ماضی مضارع نمبر ۶، ۱۲ اور اسماء عاملہ) الدرس الرابع والثلاثون)

۱۔ ماضی۔ مضارع نمبر ۶، ۱۲۔ اور اسمائے عاملہ۔ یہ سب مبنیات سے ہیں +

(۱) قرآن مجید میں ماضی معروف ومجہول۔ مجرد ومزید کے تقریباً (۱۹۲۵) الفاظ ہیں جنکو ایک ہی گردان یعنی میزان کے (۱۴) الفاظ میں ضبط کر دیا ہے۔ مقدمہ غرائب القرآن کی روشنی میں۔ انکی عملی مشق کا طریق چہار اقسام میں لاکر۔ قاعدہ نصاب القرآن کے ماضی سے حل کرو +

(۲) مضارع اور تغیرات مضارع کے تقریباً (۳۵۸۳) الفاظ ہیں جنکو ایک ہی گردان یعنی مضارع کی میزان کے (۱۴) الفاظ میں مجرد ومزید کو ضبط کر دیا ہے۔ مضارع کی میزان کا نمبر ۶ اور نمبر ۱۲ مبنی ہے۔ جنپر مضارع کے عامل رافع۔ عامل ناصب۔ عامل جازم۔ کسی طرح کا عمل نہیں کرتے ہیں۔ اکثر عالمان علم النحو۔ امر حاضر معروف کے الفاظ کو مبنیات میں شمار کرتے ہیں۔ ہم نے انکا شمار تغیرات مضارع میں کر لیا ہے۔ قواعد بقدر ضرورت جیسے آٹے میں نمک۔ اصل مقصود قرآن فہمی ہے +

(۳) اسمائے جوازم مضارع بھی مبنیات میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جو تعداد میں نو ہیں۔ مَنْ (= اِنْ) مَا۔ اَیًّامَا۔ اَیْنَمَا۔ مَہْمَا۔ اِذَامَا۔ حَیْثُمَا۔ مَتٰی۔ اَنّٰی + قرآن مجید میں آخری چار کا استعمال بحیثیت جوازم مضارع نہیں ہے۔ بہرحال یہ بھی چار مبنیات سے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھو ساتواں سیارہ۔ درس نمبر ۱۹ +

(۴) جار مجرور ملکر مرکب بھی مبنیات سے ہے۔ اسکو صرف متعلق فعل یا شبہ فعل کہدینا کافی نہیں ہے۔ اور آگے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، نَقْرَءُ کا مفعول بہ ہے۔ عَلَیْہِمْ۔ اَنْعَمْتَ کا مفعول بہ ہے دوسرا عَلَیْہِمْ اَلْمَغْضُوْبِ کا نائب فاعل ہے۔ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ لِلصَّلٰوۃِ نُوْدِیَ کا نائب فاعل ہے۔ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ مِنْ = فِیْ۔ نُوْدِیَ کا مفعول فیہ ہے۔ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ بِاللّٰہِ کَفٰی کا فاعل ہے۔ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا۔ بِاللّٰہِ کَفٰی کا فاعل ہے +

(۵) جملہ بتاویل مفرد بھی مبنیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ۔ صِرَاطَ کا مضاف الیہ مجرور ہے۔ مبنیات کا اعراب محلی اور معربات کا اعراب لفظی۔ اس قانون کو ہرگز نہ بھولو +

(دوسرا رکن (ب-1- اسمائے مبنیہ غیر عاملہ) الدرس الخامس والثلاثون)

(۱) اسمائے جہات ستہ - جب ان کا مضاف الیہ محذوف اور باطن میں مقصود ہو مبنیات سے ہیں - اہل نحو ان ظروف کو غایات کہتے ہیں - قَبْلُ - بَعْدُ + فَوْقُ - تَحْتُ + قُدَّامُ - خَلْفُ + آیات ذیل پڑھو اور دیکھو کہ مِنْ حرف جار معطل ہے - اور مجرور مبنی بر ضمہ ہے +

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ٥ ٢٦/٥ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ٢٦/٢ لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ ٢١/٤ مضاف الیہ محذوف کو مذکور کیجئے تو یہ صورت ہوگی - مِنْ قَبْلِ هٰذَا الزَّمَانِ + مِنْ بَعْدِ هٰذَا الزَّمَانِ + قُدَّامُ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے لیکن ہمارے مبحث سے خارج ہیں +

(۲) وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ٢/١

(۳) إِذَا ماضی پر بھی مستقبل اور شرط کے معنی دیتا ہے - إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ + کبھی إِذَا استمرار زمانی کیلئے آتا ہے - وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ + کبھی إِذَا [illegible] مفاجات کیلئے آتا ہے - اس صورت میں اسکے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ٥ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ٥ ٢٣/٥ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ٥ فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ٥ ٢٣/٤ -

(۴) إِذْ خواہ ماضی پر آئے خواہ مضارع پر - ہر حال میں ماضی کے معنی دیتا ہے - اور نہایت ہی اہم واقعات میں استعمال کیا جاتا ہے - وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ١/١ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ ١/٩ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ٥ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ١/٩ +

(نوٹ) إِذْ - إِذَا اسمائے ظرف زمان ہیں مختلف اوقات کے واقعات کیلئے انکا استعمال پانچسو بار سے زائد ہے قرآن مجید میں بعض مقامات پر اسم ضمیر کے مرجع کے تعین کیلئے نہایت فہم و فراست کی ضرورت ہے - دیکھو! فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ہ اور ھا کی ضمیر کا مرجع - مَا كُنْتُمْ کا مَا موصولہ ہے جو مذکر و مؤنث - واحد و جمع سب کیلئے جائز ہے - اس قاعدہ کا پہلے

(دوسرا رکن (ب ۔ ۵ ۔ اسمائے مبنیہ غیر عاملہ) الدرس السادس والثلاثون)

(۵) اَیْنَ ۔ اَنّٰی ظرف مکان کیلئے آتے ہیں۔ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۲۹ قَالَ یَامَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا ۳ اَنّٰی = کَیْفَ بھی آتا ہے۔ قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ۳ لَمْ یَمْسَسْنِیْ کی تحلیل صرفی بیان کرو ؟

(۶) مَتٰی ظرف زمان استفہام کیلئے امور ہائلہ اور غیر ہائلہ دونوں میں مستعمل ہے۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ۲ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ ۱۱ مَتٰی هُوَ ۱۵ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ ۲۱

(۷) اَیَّانَ ظرف زمان مبنی بر فتحہ امور ہائلہ سے مخصوص ہے۔ اَیَّانَ مُرْسَاهَا ۹ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۱۵ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۲۶ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ ۲۹

(۸) کَیْفَ مبنی بر فتحہ استفہام حال کیلئے آتا ہے۔ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۱ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۳۰ ثُمَّ حرف عطف معطوف علیہ کے حکم میں۔ اشتراک ترتیب اور مہلت چاہتا ہے ۔ ثَمَّ ظرف ہے۔ اس سے مکان بعید کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں بھی مبنیات سے ہیں۔ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۱۹ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا ۲۹ ۔

(۹) لَدٰی ۔ لَدُنْ ۔ عِنْدَ یہ دو خاص ہیں۔ انہیں سے کسی چیز کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ بخلاف عِنْدَ کے اگر چیز نظر سے اوجھل ہو تو بھی عِنْدَ کہہ سکتے ہیں۔ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ کَاظِمِیْنَ کِتَابٌ اُحْکِمَتْ

(۱۰) مَعَ معیت زمانی اور مکانی دونوں کیلئے آتا ہے۔ ہمیشہ اسم ظاہر یا اسم مضمر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۱۱ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۱۹ قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی ۱۶ وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ ۲۷

ترکیب ۔ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا و حرف عطف۔ اِذَا حرف شرط۔ رَاَیْتَ فعل با فاعل ثَمَّ مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر شرط ہے۔ رَاَیْتَ فعل با فاعل۔ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا مرکب عطفی مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جزا ہے۔ شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ مقصود قوائے ذہنی کی تربیت ہے کہ بولنا سیکھو ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

اَلدُّرُوسُ الْعَرَبِيَّةُ

اَلصَّلَاةُ

تَرْتِيبُ أَعْمَالِ الصَّلَاةِ

إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ فَاعْمَلْ مَا يَأْتِيْ :-

١- قِفْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَ انْوِ الصَّلَاةَ فِيْ نَفْسِكَ، وَ ارْفَعْ يَدَيْكَ بِحِذَاءِ أُذُنَيْكَ، وَ كَبِّرْ هٰكَذَا : (اَللّٰهُ أَكْبَرُ) -

٢- اِقْرَأِ الْفَاتِحَةَ وَ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ -

٣- اِرْكَعْ وَ قُلْ : (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

٤- اِعْتَدِلْ وَ قُلْ: (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) -

٥- كَبِّرْ وَ اسْجُدْ، قَائِلًا فِيْ سُجُوْدِكَ: (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

٦- كَبِّرْ وَ اجْلِسْ قَلِيْلًا.

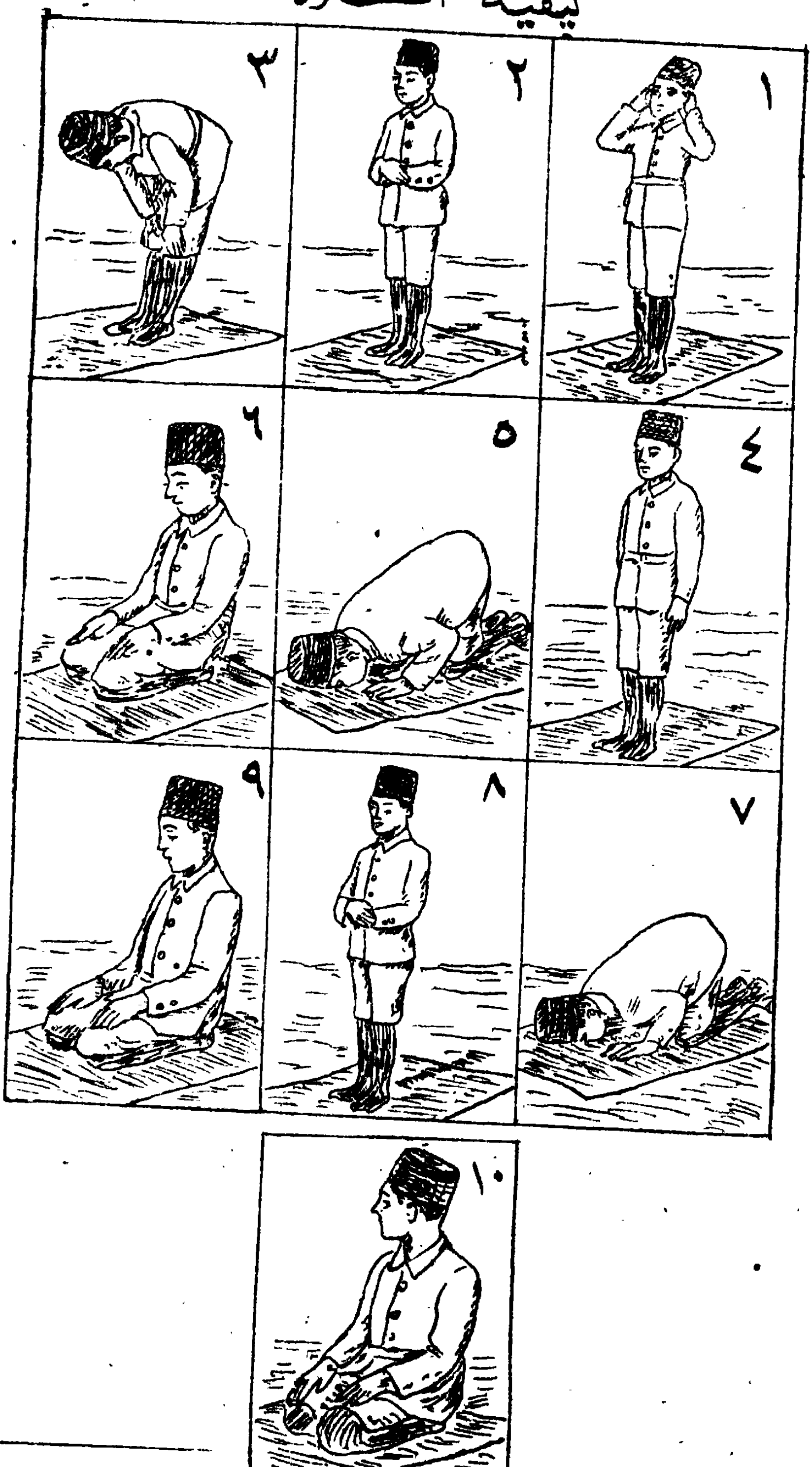
٧- اُسْجُدْ مَرَّةً ثَانِيَةً.

٨- قُمْ لِتُصَلِّيَ رَكْعَةً ثَانِيَةً كَالْأُوْلٰى.

٩- بَعْدَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اجْلِسْ وَ اقْرَإِ (التَّشَهُّدَ).

١٠- سَلِّمْ عَلٰى يَمِيْنِكَ مَرَّةً، وَ عَلٰى يَسَارِكَ أُخْرٰى، قَائِلًا : (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ).

كيفية الصّلوٰة



تَنْبِيْهٌ

اَلْاَعْمَالُ : (۱) اَلْقِيَامُ ، (۲) اَلْقِرَاءَةُ ، (۳) الرُّكُوْعُ ، (۵ ، ۷) اَلسُّجُوْدُ مَرَّتَيْنِ ، (۹) اَلْقُعُوْدُ الْاَخِيْرُ لِلتَّشَهُّدِ ، هِيَ الْاَرْكَانُ الَّتِيْ لَابُدَّ مِنْهَا فِي الصَّلٰوةِ .

نماز

نماز کے کاموں کی ترتیب

جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو آنے والے کام کر:

(۱) قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور اپنے دل میں نماز کی نیت کر۔ اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر اٹھا، اور اس طرح تکبیر کہہ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)۔

(۲) سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھ۔

(۳) رکوع کر اور کہہ: (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ : پاک ہے میرا رب عظمت والا) تین بار۔

(۴) سیدھا ہوجا اور کہہ: (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ : سنی اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی)

(۵) تکبیر کہہ اور سجدہ کر، کہتے ہوئے اپنے سجدے میں (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى : پاک ذات ہے میرے رب کی جو سب سے اونچا ہے) تین بار۔

(۶) تکبیر کہہ اور تھوڑا سا بیٹھ۔

(۷) تکبیر کہہ اور دوبارہ سجدہ کر۔

(۸) اٹھ دوسری رکعت پڑھنے کے لئے پہلی کی مانند۔

(۹) دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پڑھ (تَشَهُّد)۔

(۱۰) اپنی دائیں طرف سلام پھیر ایک بار۔ اور اپنی بائیں طرف دوسری بار، کہتے ہوئے (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ : تم پر سلامتی اور اللہ کی مہربانی ہو)۔

نماز کی کیفیت (تصاویر: ایک سے دس تک)۔

نوٹ: اعمالِ نماز ۱ (قیام)، ۲ (قرأت)، ۳ (رکوع)، ۵، ۷ (دو دفعہ سجدہ کرنا)، ۹ (دوسرا بیٹھنا التحیات کے لئے) یہ وہ رکن ہیں جو نماز میں ضروری ہیں۔

شُرُوْطُ صِحَّةِ الصَّلاةِ

١ــ مَعْرِفَةُ دُخُوْلِ الوَقْتِ .
٢ــ سَتْرُ العَوْرَةِ .
٣ــ طَهَارَةُ البَدَنِ، وَ الثَّوْبِ، وَ المَكَانِ .
٤ــ اِسْتِقْبَالُ القِبْلَةِ (جِهَةِ الكَعْبَةِ) .
٥ــ النِّيَّةُ .
٦ــ تَكْبِيْرَةُ الإِحْرَامِ .

بَيَانُ الصَّلَوَاتِ المَفْرُوْضَةِ وَرَكَعَاتِهَا

اَلصَّلَوَاتُ المَفْرُوْضَةُ هِيَ :
١ــ اَلصُّبْحُ : رَكْعَتَانِ . ٢ــ اَلظُّهْرُ : اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ .
٣ــ اَلْعَصْرُ : اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ . ٤ــ اَلْمَغْرِبُ : ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ .
٥ــ اَلْعِشَاءُ : اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ .

وَ تَجِبُ صَلَاةُ الوِتْرِ بَعْدَ العِشَاءِ، وَ هُوَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ، وَ فِيْهِ القُنُوْتُ، وَ يُقْرَأُ قَبْلَ رُكُوْعِ الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ .

مُفْسِدَاتُ الصَّلٰوةِ

يُفْسِدُ الصَّلٰوةَ الْاُمُوْرُ الْآتِيَةُ :

۱۔ اِهْمَالُ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ ۔
۲۔ اَلْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ ۔
۳۔ اَلْعَمَلُ الْكَثِيْرُ : الَّذِي يَجْعَلُ الْمُصَلِّيَ كَأَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ ۔
٤۔ قَطْعُ الصَّلٰوةِ ۔

نماز کی درستی کی شرطیں

۱۔ وقتِ (نماز) آجانے کی پہچان ۔

۲۔ برہنگی کا ڈھانپنا ۔

۳۔ جسم، جامہ، اور جگہ کا پاک ہونا ۔

۴۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا ۔

۵۔ نیت ۔

۶۔ تکبیر تحریمہ ۔

فرض نمازوں اور ان کی رکعتوں کا بیان

۱۔ نماز صبح : دو رکعت ۔ ۲۔ نماز پیشین : چار رکعت ۔

۳۔ نمازِ دیگر : چار رکعتیں ۔ ۴۔ نماز شام : تین رکعتیں ۔

۵۔ نماز خفتن : چار رکعت ۔

عشاء کے بعد نمازِ وتر واجب ہے، اور وہ تین رکعتیں ہیں اور اس میں دعائے قنوت ہے اور تیسری رکعت کے پہلے پڑھی جاتی ہے ۔

نماز کو بگاڑنے والے کام

ذیل کے کام نماز کو فاسد کردیتے ہیں :۔

۱۔ نماز کے رکنوں میں سے کسی رکن کا بغیر عذر کے چھوڑ دینا ۔

۲۔ نماز میں بولنا ۔

۳ ۔ عملِ کثیر، جو نماز گذار کو ایسا بنا دیتا ہے گویا وہ نماز میں نہیں ہے ۔
۴ ۔ نماز کو قطع کر دینا ۔

۵ ۔ اَلتَّشَہُّدُ

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ ، وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، فِي الْعَالَمِيْنَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۵ ۔ تشہّد

سلامتی اور بقار اللہ کے لئے ہے ، نمازیں اور پاکیزہ چیزیں ۔ تجھ پر سلام ہو اے نبی ! اور اللہ کی مہربانی اور اس کی برکتیں ، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے سب شائستہ بندوں پر ، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں اکیلے خدا کے سوا جس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اسکے بندے اور پیغمبر ہیں ۔

اے اللہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا ۔ اور محمدؐ اور آل محمدؐ کو برکت دے ، جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم کو برکت دی ، سب جہانوں میں ، بیشک تو سراہا ہوا ، بزرگی والا ہے ۔

---

٦ - اَلْقُنُوْتُ

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ، وَ نَسْتَهْدِيْكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَ نَتُوْبُ إِلَيْكَ، وَ نُؤْمِنُ بِكَ، وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ، نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ، وَ إِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ، وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ.

اَلْغَرَضُ مِنَ الْقُنُوْتِ

إِخْلَاصُ النِّيَّةِ لِلّٰهِ، وَ تَصْفِيَةُ الْقَلْبِ مِنَ الشَّوَاغِلِ، وَ الْتِمَاسُ الْمَغْفِرَةِ وَ الرِّضَا مِنَ اللّٰهِ.

٦ - قنوت

بار خدایا ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں، اور تجھ سے رہنمائی چاہتے ہیں، اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں، اور تیری طرف لوٹتے ہیں، اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں، اور تجھ پر بھروسا کرتے ہیں۔ اور تیری ساری اچھی ثنائیں کرتے ہیں، اور تیرا شکر بجا لاتے ہیں، اور تیری ناشکری نہیں کرتے، اور جو تیری نافرمانیاں کرتے ہیں انکو چھوڑتے اور ان سے تعلق توڑتے ہیں، اے اللہ ہم تیری ہی بندگی کرتے اور تیری ہی نماز اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں، اور تیری ہی طرف دوڑتے اور تیری ہی خدمت کرتے ہیں، تیری رحمت کی امید رکھتے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا

اہل عذاب کفار کو جا ملنے والا ہے۔

اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد پر جو امی نبی ہیں اور انکے آل و اصحاب پر۔

قنوت سے مراد ہے

اللہ کے لئے اپنے ارادے کو خالص کرنا، دل کو دھیان بٹانے والے دھندوں سے صاف کرنا، اور اللہ سے بخشش اور خوشنودی طلب کرنا۔

تمرين

١۔ مَتَىٰ تَقْرَأُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ ۔
٢۔ هَلْ تَصِحُّ صَلَاةُ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ شَيْئًا فِي الصَّلَاةِ؟
٣۔ إِذَا سَأَلَكَ أَحَدٌ سُؤَالًا وَ أَنْتَ تُصَلِّي، فَأَجَبْتَهُ، ثُمَّ أَتْمَمْتَهَا فَهَلْ تَصِحُّ صَلَاتُكَ؟
٤۔ إِذَا كُنْتَ صَحِيحًا، وَ صَلَّيْتَ جَالِسًا، فَهَلْ تَصِحُّ صَلَاتُكَ؟
٥۔ مَتَىٰ تَقْرَأُ الْقُنُوتَ فِي الصَّلَاةِ؟

بَعْضُ الْآيَاتِ الَّتِيْ وَرَدَتْ فِي الصَّلَاةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ:

١۔ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔
٢۔ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ؛

المعنى

١۔ إِنَّ الصَّلٰوةَ مَفْرُوْضَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِي أَوْقَاتٍ مُعَيَّنَةٍ۔
٢۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ الَّذِي يُؤَدِّي الصَّلَاةَ بِخُشُوْعٍ وَ تَذَلُّلٍ، يَبْتَعِدُ عَنْ فِعْلِ مَا يُغْضِبُ اللّٰهَ تَعَالَىٰ مِنَ الْمَعَاصِي۔

مشق

۱۔ تم نماز میں تشہّد کب پڑھتے ہو ؟
۲۔ کیا اسکی نماز درست ہوگی جو نماز میں کچھ بھی نہ پڑھے ؟
۳۔ جب نماز میں تم سے کوئی شخص کچھ پوچھے اور تم اسکے سوال کا جواب دو اور پھر اپنی نماز پوری کرو تو تمھاری نماز درست ہوگی ؟
۴۔ اگر تم تندرست ہو اور بیٹھکر نماز پڑھو، تو تمھاری نماز درست ہوگی ؟
۵۔ تم نماز میں قنوت کب پڑھتے ہو ؟

۷۔ بعض آیتیں جو نماز کے متعلق وارد ہوئیں :-

اللہ نے فرمایا :-

۱۔ بیشک نماز مومنوں پر وقت بندھا فرض ہے ۔
۲۔ یقیناً نماز بیحیائی اور برائی کے کاموں سے منع کرتی ہے ۔

معنے

۱۔ بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے ۔
۲۔ بیشک جو ایمان والا نماز کو فروتنی اور خاکساری سے ادا کرتا ہے وہ ایسے گناہوں سے دور رہتا ہے جو اللہ تعالےٰ کو ناراض کردیں ۔

دِفَاعُ الْحَیَوَانِ عَنْ نَفْسِہٖ.

ذَوَاتُ الْاَیْدِی تَضْرِبُ .
ذَوَاتُ الْقُرُوْنِ تَنْطَحُ .
ذَوَاتُ الْاَنْیَابِ تَعَضُّ .
ذَوَاتُ الْمَنَاقِیْرِ تَنْقُرُ .
ذَوَاتُ الْمَخَالِبِ تَخْمِشُ وَ تَخْدِشُ .

ذَوَاتُ الْحُمَةِ تَلْسَعُ وَ تَلْدَغُ .

(ترجمہ) حیوانوں کا اپنا بچاؤ کرنا

ہاتھوں والے پیٹتے ہیں ۔
سینگوں والے سینگ مارتے ہیں ۔
کچلیوں والے کاٹتے ہیں ۔
چونچوں والے ٹھونگیں مارتے ہیں ۔
پنجے والے نوچتے اور پھاڑتے ہیں ۔
ڈنک والے ڈستے ہیں ۔

حَرَكَاتُ بَعْضِ الْحَيَوَانِ

اَلْاِنْسَانُ يَمْشِي وَ يَجْرِي وَ يَقْعُدُ وَ يَقُوْمُ وَ يَنَامُ وَ يَصْحُوْ وَ يَلْعَبُ وَ يَجُرُّ وَ يَدْفَعُ وَ يَرْفَعُ وَ يَخْفِضُ وَ يَثِبُ .
اَلْحَيَوَانُ يَمْشِي وَ يَجْرِي وَ يَعَضُّ وَ يَرْفُسُ وَ يَنْطَحُ وَ يَرْقُدُ وَ يَعْدُوْ .
اَلطُّيُوْرُ تَطِيْرُ وَ تُرَفْرِفُ وَ تَحُطُّ وَ تَنْقُرُ .
اَلسَّمَكُ يَعُوْمُ وَ يَغُوْصُ وَ يَطْفُوْ .

(ترجمہ)

انسان چلتا ہے، دوڑتا ہے، بیٹھتا ہے، اٹھتا ہے، سوتا ہے، جاگتا ہے، کھیلتا ہے، کھینچتا ہے، ہٹاتا ہے، اٹھاتا ہے، گراتا ہے، اور کودتا ہے ۔

حیوان چلتا ہے، دوڑتا ہے، کاٹتا ہے، دولتی مارتا ہے، سینگ مارتا ہے،

سوتا ہے اور دوڑتا ہے۔

پرندہ اڑتا ہے، پھڑ پھڑاتا ہے، اترتا ہے، چونچ مارتا ہے۔

مچھلی تیرتی ہے، ڈبکی لگاتی ہے، پانی پر بہتی ہے۔

اَلرَّغِيْفُ

مَا اَجْمَلَهُ فِي عَيْنِ الطِّفْلِ الجائِعِ!

١ـ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ يُصْنَعُ الرَّغِيْفُ؟
اَلرَّغِيْفُ يُصْنَعُ مِنَ الدَّقِيْقِ.

٢ـ كَيْفَ يُحْصَلُ عَلَى الدَّقِيْقِ؟
اَلدَّقِيْقُ يُحْصَلُ عَلَيْهِ بِطَحْنِ الْغِلَالِ.

٣ـ كَيْفَ يُعْجَنُ الدَّقِيْقُ؟
هُوَ يُعْجَنُ بِالْمَاءِ، وَ يُضَافُ اِلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْمِلْحِ وَ شَيْءٌ مِنَ الْعَجِيْنِ الْقَدِيْمِ.

٤ـ بِمَاذَا يُعْرَفُ الْعَجِيْنُ الْقَدِيْمُ؟
اَلْعَجِيْنُ الْقَدِيْمُ يُعْرَفُ بِالْخَمِيْرَةِ.

٥ كَيْفَ يُصْنَعُ الرُّغْفَانُ مِنَ الْعَجِيْنِ
مَتٰى بَدَأَ الْعَجِيْنُ فِي التَّخَمُّرِ يُقَطَّعُ قِطَعًا، ثُمَّ هٰذِهِ الْقِطَعُ تُبْسَطُ بِالْيَدِ ثُمَّ تُخْبَزُ فِي الْفُرْنِ.

٦ـ مَاذَا نُسَمِّي هٰذِهِ الْقِطَعُ بَعْدَ الْخَبْزِ فِي الْفُرْنِ؟
هٰذِهِ الْقِطَعُ نُسَمِّيْ بَعْدَ خَبْزِهَا اَرْغِفَةً.

٧ـ أَ تَعْرِفُوْنَ جَمِيْعَ الْاَشْخَاصِ الَّذِيْنَ سَاعَدُوْا عَلٰى

وُجُوْدِ الْخُبْزِ .
لَا اُظُنُّکُمْ تَسْتَطِیْعُوْنَ حَصْرَهُمْ. وَ لَا اَنْتُمْ تُفَکِّرُوْنَ فِیْهِمْ عِنْدَ مَا تَرَوْنَهُ اَمَامَکُمْ .

فَالْفَلَّاحُ الَّذِی زَرَعَ الْغِلَالَ ، وَ الطَّحَّانُ الَّذِی طَحَنَ الْغِلَالَ ، وَ الْعَجَّانَةُ الَّتِیْ عَجَنَتِ الطَّحِیْنَ وَ الْخَبَّازَةُ الَّتِیْ خَبَزَتِ الْعَجِیْنَ . لَیْسُوْا هُمْ کُلَّ مَنِ اشْتَرَکُوْا فِیْ اِیْجَادِ الْخُبْزِ ، بَلْ هُنَاکَ اَیْضًا النَّجَّارُ وَ الْحَدَّادُ اللَّذَانِ عَمِلَا الْمِحْرَاثَ لِحَرْثِ الْاَرْضِ قَبْلَ اَنْ تَزْرَعَ الْحُبُوْبَ ، وَ الْمُهَنْدِسُ الَّذِی حَفَرَ التُّرْعَةَ . وَ اَجْرٰی فِیْهَا الْمَاءَ لِاِرْوَاءِ الزِّرَاعَةِ ، وَ الْحَیَوَانُ الَّذِی سَاعَدَ عَلٰی تَسْمِیْدِ الْاَرْضِ وَ حَرْثِهَا .

کُلُّ اُولٰئِکَ لَهُمْ شَیْءٌ مِنَ الْفَضْلِ فِیْ وُجُوْدِ الْخُبْزِ بَیْنَ یَدَیْکَ ، وَ اَنْتَ لِذٰلِکَ مَدِیْنٌ لَهُمْ جَمِیْعًا بِالشُّکْرِ .

روٹی

۱۔ روٹی کس چیز سے بنتی ہے ؟
روٹی آٹے سے بنائی جاتی ہے ۔

۲۔ آٹا کیسے حاصل ہوتا ہے ؟
آٹا اناج پیس کر حاصل کیا جاتا ہے ۔

۳۔ آٹا کیسے گوندھا جاتا ہے ؟
وہ پانی ملا کر گوندھا جاتا ہے ۔ اور اس میں کچھ نمک ملا لیا جاتا ہے ، اور کچھ پرانا گندھا ہوا آٹا ۔

۴۔ پرانے آٹے کو کیا کہتے ہیں ؟

پرانا آٹا خمیرہ کہلاتا ہے۔

۵ ۔ آٹے سے روٹیاں کیسے بنائی جاتی ہیں ؟

جب آٹا خمیر ہونے لگتا ہے، تو اس کے ٹکڑے کاٹے جاتے ہیں۔ پھر ان ٹکڑوں کو ہاتھ سے پھیلایا جاتا ہے، پھر تنور میں پکائے جاتے ہیں۔

۶ ۔ تنور میں پکائے جانے کے بعد ان کا کیا نام رکھا جاتا ہے ؟

یہ ٹکڑے پکائے جانے کے بعد روٹیاں کہلاتے ہیں۔

۷ ۔ تم ان اشخاص کو جانتے ہو جن کی مدد سے روٹی حاصل ہوتی ہے ؟

میں نہیں سمجھتا کہ تم ان کو شمار کر سکتے ہو اور نہ یہ کہ جب تم اس کو اپنے سامنے دیکھتے ہو تو اسکے متعلق سوچتے ہو۔

سنو! وہ کسان ہے جسنے اناج بویا۔ وہ پسنہارا ہے جس نے غلہ پیسا، وہ گوندھنے والی ہے جس نے آٹا گوندھا، وہ نانبائن ہے جس نے آٹے کی روٹی پکائی، یہی وہ سب نہیں ہیں جنھوں نے روٹی بنانے میں شرکت کی، بلکہ ترکھان اور لوہار بھی جنھوں نے دانے بونے سے پہلے زمین جوتنے کے لئے ہل بنایا، اور انجینیر جس نے نہر کھودی اور اس میں کھیتی سینچنے کے لئے پانی چلایا، اور حیوان جس نے زمین کو کھاد دینے اور جوتنے میں مدد دی۔

روٹی کے تمھارے آگے آنے میں ان سب کی مہربانی کا حصہ ہے اور تم اس کے لئے ان سب کے مرہونِ احسان ہو۔

المُحَادَثَةُ

عند السلام و المقابلہ

١ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ! ✣ وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ !

٢ ۔ أَنَا مَسْرُوْرٌ إِنِّي رَأَيْتُكَ .

٣- إنَّهُ مِنْ مُدَّةٍ طَوِيْلَةٍ لَمْ أَرَكَ .
٤- أُعَرِّفُكَ بِالسَّيِّدِ حُسَيْن .
٥- سُرِرْتُ بِمَعْرِفَتِكَ .
٦- سُرِرْتُ مِنْ مُقَابَلَتِكَ .
زِيَارَتُكَ تَسُرُّنِي .
٧- السُّرُورُ لِي . الشَّرَفُ لِي .
٨- وَالِدِي يُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ .
٩- تَفَضَّلْ . اِجْلِسْ مِنْ فَضْلِكَ .
١٠- يَجِبُ أَنْ أَذْهَبَ الْآنَ .
١١- مِنْ فَضْلِكَ اُقْعُدْ قَلِيْلًا أَيْضًا .
١٢- أَشْكُرُكَ وَ لٰكِنْ لَا يُمْكِنُنِي أَنْ أَقْعُدَ زِيَادَةً .
١٣- أَنَا مُسْتَعْجِلٌ . عِنْدِي مُقَابَلَةٌ لِشُغْلٍ .
١٤- أَنَا خَائِفٌ سَأَصِلُ مُتَأَخِّرًا جِدًّا .
١٥- فَإِذًا لَنْ أُرِيْدَ أَنْ أُؤَخِّرَكُمْ أَكْثَرَ .
١٦- سَأَعُوْدُ يَوْمًا آخَرَ .
١٧- مَتٰى نَرَاكَ مَرَّةً أُخْرٰى .
١٨- بِأَقْرَبِ وَقْتٍ مَا يُمْكِنُ .
١٩- حَالَمَا أَكُوْنُ غَيْرَ مُنْشَغِلٍ . حَالَمَا أَفْضِي .
٢٠- مِنْ فَضْلِكُمْ تُوَصِّلُ اِحْتِرَامَاتِي لِحَضْرَةِ السِّتِّ .
٢١- وَصِّلْ سَلَامِيْ لِأَوْلَادِكَ .
٢٢- مِنْ فَضْلِكَ ، تَذَكَّرْنِي عِنْدَ أَخِيْكَ .
٢٣- أَشْكُرُكَ ، سَأَفْعَلُ هٰكَذَا بِسُرُوْرٍ .

٢٤ ــ مَعَ السَّلَامَةِ . عَلَيْكَ السَّلَامُ .

گفتگو

سلام اور ملاقات کے وقت

(۱) ــ تم پر سلامتی ہو ! ،   اور تم پر بھی سلامتی ہو !

(۲) ــ میں تم کو دیکھکر (تم سے مل کر) خوش ہوں ۔

(۳) ــ مدت دراز سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا ۔

(۴) ــ میں جناب حسین صاحب سے آپ کا تعارف کراتا ہوں ۔

(۵) ــ میں جناب کی شناسائی سے بہت مسرور ہوا ۔ (۶) جناب کی زیارت مجھ کو مسرت بخش رہی ہے ۔

(۷) یہ میری مسرت ہے یہ میرا شرف ہے ۔   (۸) میرے والد آپکو سلام عرض کرتے ہیں ۔

(۹) نوازش فرمائیے ! براہ کرم تشریف رکھئے (بیٹھئے) ۔

(۱۰) اب مجھے جانا چاہئے ۔   (۱۱) براہ مہربانی ذرا اور بھی بیٹھئے ۔

(۱۲) شکریہ ! لیکن میں زیادہ بیٹھ نہیں سکتا ۔

(۱۳) مجھے جلدی ہے ۔ میں نے ایک معاملہ کے لئے ایک صاحب سے وقت مقرر کر رکھا ہے ۔

(۱۴) مجھے اندیشہ ہے کہ بہت دیر سے پہنچ سکونگا ۔

(۱۵) اندریں حالت میں آپکو زیادہ دیر ٹھہرانے کی خواہش نہیں کرونگا ۔

(۱۶) میں کسی روز پھر حاضر ہو جاؤنگا ۔   (۱۷) ہم دوبارہ آپ کے دیدار سے کب مشرف ہونگے؟

(۱۸) جہانتک ممکن ہوگا قریب تر وقت میں ۔

(۱۹) جونہی فرصت میسر ہوئی ۔ جونہی فارغ ہوا ۔

(۲۰) ازراہ عنایت بیگم صاحب کی خدمت میں میرا آداب عرض کریں ۔

(۲۱) اپنے بچوں کو میرا سلام کہیں ۔

(۲۲) براہ عنایت ، میری طرف سے اپنے بھائی کو بہت بہت سلام کہیں ۔

(۲۳) شکریہ ! بخوشی ایسا کرونگا ۔   (۲۴) خدا حافظ ! +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مُدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳ ؎ ۔ فی پرچہ ۴ ر ۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہٗ : سردار محمد خوشنویس جالندہری)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام آرام

جالندھر شہر

جلد ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ نمبر ۵

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مدیر: محمد احمد خان ذاکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خبر کثیر

رئیسۂ کریمۂ مکرمہ جناب نفیس دلھن صاحبہ

بیگم عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولٰنا الحاج

محمد حبیب الرحمٰن خان شروانی الدکتور فی اللاہوت مدظلہم العالی

نے اپنے مکتوب بشارت اسلوب المؤرخ ۲۱ اپریل ۱۹۴۳ء میں مژدۂ ذیل سے قلب افسردہ کو خوش وقت اور شاد کام فرمایا ہے :-

"میں نے دس دس روپے کے دو وظیفے مقرر کئے ہیں، جو ماہ مئی سے انشاء اللہ جاری ہو جائینگے :-

ایک "مسلمہ" کی امداد کا ہے،

دوسرا "پیام اسلام" کی۔

دونوں رسالے غیر مستطیع خواتین اور اصحاب کی خدمتمیں مفت بھیجوائیے"

اور ہماری مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آل محسنہ کو

وَیَجْزِی الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی

کی بہترین جزا سے شاد بہر فرمائے

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی! آمین

اس نوید کے بعد

اب کچھ حال سنئے: ایک قلب کی افسردگی اور اس نوید پر اس کی خوش وقتی کا۔ اور اس کے پیچھے کچھ حقیقت خیر کثیر کی

اوّل افسردگی کا قصہ لیجئے۔ اس دل نے جب اس دنیا کو اپنی بصیرت کی آنکھ اٹھا کر دیکھا تو اس کی نگاہِ عبرت ایک قریب تر ملت پر پڑی جس کی زبان پر اس شہادت کا اعلان ہے کہ: مالک الملک، احکم الحاکمین، ایک ربّ العالمین ہے جس کا نام اللہ ہے ـــ

سب انسان اور سارے جہان اس کے بندے ہیں اور اس نے ان جہانوں کو انسان کی خدمت کے لئے اور انسان کو اپنی بندگی اور فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا ہے اور اس نے اپنا کامل پیغام اور عالمگیر فرمان ایک روشن بیان زبان میں بھیجا تا کہ اسکے سمجھنے میں عقل کو کوئی مشکل پیش نہ آئے اور فہم کسی وقت میں نہ پڑ جائے۔ اور فرمایا: اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ: ہم نے اس پیغام کو قرآن عربی کے پیرائے میں نازل کیا ہے تا کہ تم سمجھ بوجھ سکو۔ اور فرمایا: كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوۡۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ (یہ پیغام ایک نامۂ مبارک ہے، ہم نے اس کو تیری طرف اس لئے اتارا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں کو پورا دھیان دے کر سمجھیں اور مغز والے لوگ سوجھ حاصل کریں) اور اس نے اپنے اس پیغام عام و تام کو تمام عالم میں پہنچانے اور اپنی معدلت آئین، احسان قرین اور سعادت آفرین حکومت کی بنا، اس شر اندیشہ، ستم پیشہ دنیا میں ڈالنے کی خدمت جمیع بلاد و عباد میں سے ایک یتیم، اُمّی اور فقیر عربی کو تفویض فرمائی جس نے بفحوائے كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ اور بمقتضائے سِرَاجًا مُّنِيْرًا مطلع عالم پر آفتاب عالمتاب کی صورت طلوع فرما کر فضاء انفس و آفاق کو علوم قرآنیہ کی ضیاء اور اعمال فرقانیہ کے انوار سے از قاف تا قاف بھر دیا اور

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے خطوطِ شعاعی سے لَا حُکْمَ اِلَّا لِلہِ کا نقش جما کر طواغیت کے طلسم کو باطل کر دیا۔ خواجگی اور غلامی، برادری اور برابری کی ہموار سطح پر صف باندھکر، ایک مالکِ بے نیاز اور محبوب بے انباز کی بارگاہِ عرش پناہ کے حضور راکع وساجد دکھائی دینے لگی۔

لیکن اعمال کی دنیا میں، اس قال کا حال کیسا پایا اور اس شہادت کا مآل کیا نظر آیا؟ یہ کیفیت ناگفتہ بہ ہے: یہاں نہ اللہ کی کوئی قدر، نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کچھ مقدار، نہ کتاب سے واسطہ، نہ سنّت سے سروکار، اَوْلِیَاءُ ھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ، وَ یَدْعُوْنَھُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَی النَّارِ، اور ان کے دوست جو یارانِ غدار اور باغیانِ سرکار ہیں ان کو نور سے نکال کر تاریکیوں میں لاتے اور بہشت سے دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور یہ ہیں اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ، آدم زاد برائے نام۔ برعکس اس کے کہ طاغوت سے ک[illegible] اس کی دعوت سے فرار کرتے، برخلافِ اسلاف کتاب اللہ سے سرتابی او[illegible]س کی آیات سے انحراف کر کے اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۝ ذوقِ شہود وحضور سے دور ہوتے گئے۔ عرضِ نیاز اور فرضِ نماز کو کھو دیا اور نفس کی شہوتوں اور دل کی خواہشوں کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ اب آگے کو اس کجروی کے کارن جس گمراہی سے دوچار اور اس گمراہی کے نتیجے میں جس تباہی کا شکار ہونے والے ہیں اس کا ہیبت ناک تصور، کون ذہن میں لا سکتا ہے، نَعُوْذُ بِاللہِ مِنْھَا۔

گمراہی کی یہ حد کہ کلام الٰہی سے نفور واجتناب، کتابِ ھدیٰ خارج از نصاب، قراءت تعقل سے دور، تلاوت تدبّر سے برکنار، بجائے یَتْلُوْنَ اٰیَاتِ اللہِ اٰنَاءَ الَّیْلِ وَ النَّھَارِ ۝ " اَ کَیْنٹ مِیوز اَینڈ اَ

ڈاگ بازگس" کا رات دن تکرار ـــــ نمازیں جو دین کا عماد اور ایمان کا نشان ہیں لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کی خلاف ورزی کا اظہار وَ اَنْتُمْ سُکَارٰی کی ہرزہ کاری کا شکار، حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ سے بیگانہ، اور عوض میں خُشُوع للّٰہ اور رُجُوع اِلَی اللّٰہ کے وساوس شیطانی کا آشیانہ۔

اور زبانِ عربی، جو خدا کی برگزیدہ، رسول کی پسندیدہ، امت کی ترجمان اور کتابِ عزیز کی لاثانی اور غیرِ فانی زبان ہے۔ اس سے امروزہ مسلمان اتنا کارہ اور اور ایسا نافر جیسے قبولِ قرآن سے کوئی کٹر کافر، جس کو دیکھو اپنی وطنی یا قبائلی زبان کا پجاری، اور اپنی ملی و دینی زبان کے لئے نہ کہیں حرکت، نہ کوئی بیداری۔ ہر خطے میں اسی وطنی عصبیت کا جوشش، اور دین و امت کی مصلحت فراموش، اور پھر ہندی بھائی تو اتنے سادہ کہ خود در فضیحت اور بدیگراں نصیحت پر آمادہ، ابھی تازہ واردات اور تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے، کہ ایک وفد ترکی اخبار نویسوں کا ہندوستان میں آیا تھا اور اس نے ایک سوال کے جواب میں اپنا مسلک یہ بتایا تھا کہ ہم اوّلاً ترک ہیں اور ثانیاً مسلمان، مطلب یہ کہ ہماری ذہنی اور عملی زندگی کی میزان میں قبیلہ پرستی کا پلہ اسلام دوستی کے پلے سے ثقیل تر ہے اور منزلت میں تُرکیت کی مصلحتوں کے مقابل اسلامی مصالح کا دوسرا نمبر ہے۔ یہ مقولہ جہاں ترکی سیرت کی قدِ آدم تمثال تھا وہاں ہندی مسلمان کے بھی پورا حسبِ حال، لیکن ہندوستان کا مسلم اس کھری بات کی تاب نہ لایا اور اپنے ترک بھائیوں کو اس کلمۂ کفر پر بڑی شدّت و غلظت کے ساتھ ہدفِ ملام ٹھہرایا، گویا ان حضرات کی ترازوئے نگاہ میں فعلاً و حالاً اوّل درجے کا ہندی ہونا بلکہ ہندی کی بھی چندی ہونا اور تھرڈ کلاس مسلمان رہنا تو کوئی خفت کی بات نہیں مگر اپنے آپ کو ایسا کہنا لا کلام فسق و فجور کا کام ہے اور شرع شریف میں قطعاً حرام۔ ہندی مُسلم کا یہ شعار مسلّم: کہ پہلے ہم مُسلم ہیں اور بعد اس کے چیزے دیگر مگر ـــــ

اے طبل بلند بانگ و در باطن ہیچ !

یہ ہے وہ لفظ کہ شرمندۂ معنے نہ ہوا -

اس سہانے بول کی پول اگر دیکھنا ہو تو دور دور جانے کی حاجت نہیں- ذرا زبان ہی کے جھگڑے کے قریب آجائیے ، یہاں ہندو ہندی سے پرے سنسکرت کا راگ گاتا سنا جائے گا اور جو ' سب سے پہلے مسلمان اور پھر ہندوستانی' ہے اردو اور ہندوستانی کو اپناتا ، اور " ہماری زبان " کا ڈھنڈورا پیٹتا دکھائی دیگا - اگر اس کا دعوائے تقدیم اسلام درست ہوتا تو یہ ہندوستانی کی جگہ عربی کے لئے روتا ، جس کی زندگی کے لئے مرتا اس کی اسلام دوستی پر برہان اور اس کی دین نوازی کا نشان ہوتا - مگر اس دل حسرت منزل نے تو یہ دیکھا کہ اس غربتِ اسلام کے دور میں جن دردمندانِ اسلام نے اس مسلّمہ کے پیشِ نظر کہ جس دین یا جس ملّت کی زبان مر جائے ، اس دین و ملّت کی زندگی محال ہے ، جب کبھی ہندوستان میں عربی زبان کے احیاء و اعلاء کے لئے قدم اٹھایا ، تو ان ہی دین کو مقدم رکھنے والوں کی بےحسی نے اٹھ کر روڑا اٹکایا ، لاہور ، بھوپال ، لکھنؤ وغیرہ مقامات سے متعدد اوقات عربی جرائد و رسائل کا اجرا ہوا ، الٰہ آباد میں عربی زبان کی خدمت کے لئے ایک جمعیۃ بھی معرضِ وجود میں آئی - مگر سب قوم کی بےاعتنائی کی نذر ، اور اگر ان کی چندروزہ زندگی کا کہیں سہارا نظر آیا تو یہی خدا سلامت رکھے نواب صدر یار جنگ بہادر کی اعانت ، بعونہٖ تعالیٰ -

یہ ہے ایک دل کی افسردگی کی داستان ، اور یہ تھے اس پژمردگی کے اسباب'

فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَلْبَابِ !

مگر : تا ترا حالے نہ باشد ہمچو ما
حالِ ما باشد ترا افسانہ پیش

پھر اس کے بعد اس دل کی خوش وقتی کا وہی کچھ اندازہ کر سکتا ہے ، جس نے کسی ایسے

دشوار رس، قاصد کش مقصد کی طرف قدم اٹھایا ہو اور وہ اپنی بے سروسامانی اور راہ کی سنگلاخی و سنسانی اور گام گام پر پیش رفتگان کی واماندگی کے آثار اور حسرت نصیبوں کی ہڈیوں کے انبار دیکھ دیکھ کر یوں چلایا ہو کہ :

كَيْفَ الْوُصُوْلُ إِلٰى سُعَادَ وَ دُوْنَهَا
قُلَلُ الْجِبَالِ وَ دُوْنَهُنَّ حُتُوْفُ
وَ الرِّجْلُ حَافِيَةٌ وَ مَا لِيْ مَرْكَبٌ
وَ الْكَفُّ صِفْرٌ وَ الطَّرِيْقُ مَخُوْفُ

سعاد تک کیسے رسائی ہو، اس کے ورے تو پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں اور ان کے ورے موتوں کے پرے۔

پاؤں ننگے ہیں، سواری پاس نہیں ہے۔ ہاتھ خالی ہیں، اور راستہ خطرناک، اور اس پریشانی و حیرت کے عالم میں اور اس ھو کے مقام پر کسی خضر کی اعانت نے کچھ کچھ اس کی ڈھارس بندھائی ہو تو اس سے اس خوشوقتی کی کیفیت سنئے۔

معذرت

"پیام اسلام" کے اجرا کا مقصد پیسہ لگا کر پیسہ کمانا نہیں ہے۔ اس لئے انجمن نے آجتک جتنا کمایا ہے، اس سے بہت زیادہ لگایا ہے، آپ "پیام اسلام کی ضخامت کے مطابق بازار سے سادہ کاغذ خرید کر خود اندازہ فرما سکینگے کہ انجمن کتنا لے رہی ہے اور کتنا زیادہ دے رہی ہے۔ اور آپ یہ کبھی گوارا نہ فرمائینگے کہ آپ کی انجمن برابر مالی نقصان برداشت کرتی جائے اور آپ اس کے درد میں شریک ہو کر ثواب نہ کمائیں۔ اس توقع پر کہ یہ آپ کو ناگوار نہ ہو گا، "پیام اسلام" کی ضخامت کم کر دی گئی ہے۔

خاکسار ایڈیٹر

اَلْمُخْتَارُ مِنْ حِکَمِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ علیہ السلام

۱۔ مَا کُلُّ مَفْتُوْنٍ یُعَاتَبُ .

۲۔ مَنْ اَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ .

۳۔ اَفْضَلُ الزُّهْدِ اِخْفَاءُ الزُّهْدِ .

۴۔ اَشْرَفُ الْغِنٰى تَرْكُ الْمُنٰى .

۵۔ مَنْ اَطَالَ الْاَمَلَ ، اَسَاءَ الْعَمَلَ .

۶۔ اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا یَنْفَدُ .

۷۔ اَلْمَالُ مَادَّةُ الشَّهَوَاتِ .

ترجمہ:۔ (۱) ہر مبتلائے فتنہ کو ملامت نہیں کی جاتی ۔

(۲) جس کو اس کا عمل سست کر دے اسکو اس کا نسب تیز نہیں کر سکتا ۔

(۳) زہد میں افضل زہد کا چھپانا ہے ۔

(۴) بڑی تونگری تمناؤں کو چھوڑنا ہے ۔

(۵) جو کوئی لمبی لمبی امیدیں باندھتا ہے بُرے کام کرنے لگ جاتا ہے ۔

(۶) قناعت ایسا مال ہے جو نبڑتا نہیں ۔

(۷) مال خواہشوں کا مسالہ ہے ۔

---

(۱) یعنی ہر فتنے میں پڑے ہوئے کو ملامت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی بے بس اور ناچاری کی وجہ سے مبتلا ہوا ہو ۔

(۴) اَلْمُنٰى جمع مُنْیَہ خواہش۔ آرزو۔ یعنی چاہ چھوڑ دینے میں پوری تونگری ہے ۔

(۵) طُوْلُ الْاَمَل = عمل و کوشش کے بغیر تمناؤں کے حصول پر اعتماد یا عمر کو دراز سمجھنا یا آج کا کام کل پر ڈالتے جانا ۔

اَلدُّرُوسُ الْعَرَبِيَّة

اَلدِّينُ

اَلصَّوْمُ



عليّ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَحْمَدُ.
أحمد: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ، تَفَضَّلْ فَكُلْ مَعِي.
عليّ: آكُلُ فِي رَمَضَانَ ! إِنِّي صَائِمٌ.
أحمد: مَا مَعْنَى الصِّيَامِ ؟

عليّ: هُوَ تَرْكُ الأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ جَمِيْعِ الْمُفَطِّرَاتِ، مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِلَى غُرُوْبِ الشَّمْسِ، مَعَ النِّيَّةِ (١)

أحمد: وَ عَلَى مَنْ يَجِبُ؟

عليّ: يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، بَالِغٍ، عَاقِلٍ، قَادِرٍ عَلَى الصَّوْمِ، خَالٍ مِنَ الْمَوَانِعِ: كَالْحَيْضِ وَ النِّفَاسِ، قَالَ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ).

أحمد: وَ مَتَى يَجِبُ؟

عليّ: يَجِبُ إِذَا رُءِيَ هِلَالُ رَمَضَانَ، أَوْ كَمُلَتْ عِدَّةُ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، قَالَ تَعَالَى: (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)



عَلِيٌّ يُشِيْرُ إِلَى الْهِلَالِ

أحمد: إِنَّكَ صَغِيْرٌ، وَ أَرَى كَثِيْرًا مِنَ الصِّغَارِ مِثْلَنَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ رَمَضَانَ.

عليّ: نَعَمْ، وَ لٰكِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَتَعَوَّدَ الصَّوْمَ مُنْذُ الصِّغَرِ

(١) يَجُوْزُ لِلصَّائِمِ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ أَنْ يَنْوِيَ إِلَى مَا قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ، أَمَّا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ فَلَا بُدَّ أَنْ تَقَعَ النِّيَّةُ لَيْلًا.

اَسْئِلَة

۱۔ هَلْ يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَى الصَّغِيْرِ ؟
۲۔ لِمَاذَا يَصُوْمُ بَعْضُ الصِّغَارِ ؟
۳۔ مَا الَّذِيْ يَمْنَعُ الْمَرْأَةَ مِنَ الصَّوْمِ ؟
۴۔ مَا مِقْدَارُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ يَصُوْمُهَا الْإِنْسَانُ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ ؟
۵۔ مَتَى يَجِبُ عَلَى النَّاسِ صَوْمُ رَمَضَانَ ؟

ترجمہ

روزہ

علی : احمد ! السلام علیکم ۔
احمد : علیکم السلام ورحمۃ اللہ ! تشریف رکھئے میرے ساتھ (کھانا) کھائیے ۔
علی : رمضان میں کھانا کھاؤں ! میں روزے سے ہوں ۔
احمد : روزہ رکھنا کیا ہوتا ہے ؟
علی : وہ (ہوتا ہے) کھانے پینے کو اور سب روزہ کشا چیزوں کو پو پھٹنے سے سورج ڈوبنے تک چھوڑے رکھنا نیت کے ساتھ (۱)
احمد : یہ کن لوگوں پر فرض ہوتا ہے ؟
علی : ہر بالغ، عاقل مسلمان پر جو روزہ رکھ سکے اور رکاوٹوں سے خالی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر لکھا گیا روزہ رکھنا)
احمد : کب فرض ہوتا ہے ؟
علی : وہ فرض ہوتا ہے، جب رَمَضان کا نیا چاند نظر آئے یا شبرات کے تیس دنوں کی گنتی پوری ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (جو تم میں سے اس مہینے میں حاضر ہو وہ اسکے روزے رکھے)

(۱) امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آدھے دن سے پہلے نیت کر لینا جائز ہے پر امام شافعی کے نزدیک نیت رات ہی کے وقت ہونا چاہئے

تصویر (علی نئے چاند کی طرف اشارہ کر رہا ہے)

احمد: تم تو چھوٹے ہو اور ہیں ہمارے جیسے بہت چھوٹوں چھوٹوں کو رمضان میں کھاتے پیتے دیکھتا ہوں

علی: جی ہاں، مگر میں چاہتا ہوں کہ بچپن ہی سے روزے کی عادت کر لوں۔

سوالات

(۱) کیا روزہ چھوٹوں پر فرض ہے ؟

(۲) بعض بچے کیوں روزہ رکھتے ہیں ؟

(۳) کتنی مدت انسان رات دن میں روزہ رکھتا ہے ؟

(۴) لوگوں پر رمضان کا روزہ کب فرض ہوتا ہے ؟

فَوَائِدُ الصَّوْمِ

احمد: لِمَ فُرِضَ الصَّوْمُ ؟

علیّ: لِاَنَّ لَهُ فَوَائِدَ كَثِيْرَةً ، مِنْهَا :

١- اِعْتِيَادُ الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ : فَاِذَا حَصَلَ جَدْبٌ ، اَوْ حَرْبٌ ، اَوْ سُجِنَ الْاِنْسَانُ ، اَوْ مَرِضَ ، تَحَمَّلَ الْمَشَقَّةَ وَ الْجُوْعَ : لِاعْتِيَادِهِ اِيَّاهُ بِالصَّوْمِ .

٢- صِحَّةُ الْاَجْسَامِ : فَالَّذِيْنَ يُكْثِرُوْنَ الْاَكْلَ ، وَ يُصَابُوْنَ بِاَمْرَاضِ الْمَعِدَةِ ، اِذَا جَاعُوْا فِي الصَّوْمِ ، شُفُوْا مِنْ اَمْرَاضِهِمْ ، وَ قَدْ قِيْلَ : (جُوْعُوْا تَصِحُّوْا) .

٣- اِعْتِيَادُ الصَّبْرِ وَ الثَّبَاتِ عَلَى الْمَشَقَّاتِ : فَالَّذِيْ يُبْعِدُ نَفْسَهُ عَنْ مُشْتَهِيَاتِهَا : مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ وَ نَحْوِهِمَا ، مَعَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهِمَا ، تَقْوٰى عَزِيْمَتُهُ ، وَ يَقْدِرُ عَلَى ضَبْطِ نَفْسِهِ .

٤- تَهْذِيْبُ النَّفْسِ : فَالصَّوْمُ يُقَوِّي الْفِكْرَ وَ يُصَفِّي النَّفْسَ، وَ يَبْعَثُ عَلَى التَّخَلُّقِ بِالرَّأْفَةِ، فَإِذَا أَحَسَّ الصَّائِمُ أَلَمَ الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ، عَطَفَ عَلَى الْجَائِعِ الْعَطْشَانِ .

٥- إِمْتِثَالُ أَوَامِرِ اللّٰهِ وَ الْعَمَلُ بِطَاعَتِهٖ .

أَسْئِلَةٌ

١- مَا الْأَحْوَالُ الَّتِيْ يُضْطَرُّ فِيْهَا الْإِنْسَانُ إِلَى الْجُوْعِ؟

٢- فِيْ أَيِّ الْحَالَاتِ يُعْتَبَرُ الصَّوْمُ دَوَاءً ؟

٣- أُذْكُرِ الْفَضَائِلَ الَّتِيْ يَتَخَلَّقُ بِهَا الصَّائِمُ .

٤- لِمَ يَكْثُرُ الْجُوْدُ وَ الْعَطْفُ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِيْ رَمَضَانَ ؟

روزے کے فائدے

احمد : روزہ کیوں فرض ہوا ؟

علی : کیونکہ اس میں بہت سے فائدے ہیں، جیسے :

(۱) بھوک اور پیاس کی عادت کر لینا : پس جب قحط یا جنگ ہو جائے، یا آدمی قید کر دیا جائے، یا بیمار پڑ جائے تو مشقت اور بھوک برداشت کرلے، روزہ رکھنے کی عادت ہونے کے سبب -

(۲) تندرستی : جو لوگ بہت کھاتے ہیں اور معدے کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جب وہ روزے میں بھوکے رہتے ہیں تو اپنے امراض سے شفا پا لیتے ہیں اور کہا گیا ہے :
(بھوکے رہو چنگے رہو) -

(۳) مشقتوں پر قائمی اور برقراری کی عادت ہو جانا : جو اپنے آپ کو اپنی من بھاتی چیزوں

سے دور رکھتا ہے۔ جیسے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں، باوجود ان پر بس چلنے کے، اس کی ہمت مضبوط ہو جاتی ہے اور وہ اپنے دل پر قابو رکھ سکتا ہے۔

(۴) دل کی صفائی: روزہ سوچنے کی قوت کو طاقت دیتا ہے، دل کو پاکیزہ کرتا ہے، مہربانی کو خو بنا لینے پر اُبھارتا ہے۔ پس جب روزہ دار بھوک پیاس کا دکھ معلوم کرتا ہے تو بھوکے پیاسے پر مہربانی کرتا ہے۔

(۵) خدا کے احکام کی بجا آوری اور اس کی فرمانبرداری پر عمل۔

سوالات:- (۱) کونسے ایسے حالات ہیں جن میں انسان بھوکا رہنے پر مجبور ہوتا ہے۔

(۲) کن حالات میں روزہ دوا سمجھا جاتا ہے۔

(۳) ان برائیوں کو بیان کرو جن کو روزہ دار اپنی خو خصلت بنا لیتا ہے۔

(۴) رمضان میں درویشوں پر لطف و کرم کیوں زیادہ ہوتا ہے۔

۳- آدَابُ الصَّوْمِ

احمد: وَ مَا آدَابُ الصَّوْمِ؟

علیؔ: آدَابُهُ كَثِيْرَةٌ، مِنْهَا:

۱- كَفُّ الْجَوَارِحِ عَنِ الْمَعَاصِيْ:

(ا) بِأَنْ يَحْفَظَ الصَّائِمُ عَيْنَهُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُ.

(ب) وَ يَكُفَّ لِسَانَهُ عَنْ: اَلْكِذْبِ، وَالْغِيْبَةِ، وَ النَّمِيْمَةِ، وَ السَّبِّ، وَ الْمُجَادَلَةِ فِي الْبَاطِلِ.

(ج) وَ يَمْنَعُ أُذُنَهُ عَنْ سَمَاعِ ذٰلِكَ، فَإِنَّ سَامِعَ الْكِذْبِ كَذَّابٌ.

(د) وَ تَسْلَمَ يَدَهُ مِنَ الْإِيْذَاءِ، وَ تَنَاوُلِ

الحَرَامِ.
(ھ) وَ تَمْتَنِعَ رِجْلُهُ عَنِ السَّعْيِ إِلَى أَمَاكِنِ الفَسَادِ.

٢- الاِقْتِصَارُ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى قَدْرِ الحَاجَةِ:
بِأَنْ يَكْتَفِيَ الصَّائِمُ مِنْ فُطُورِهِ وَ سَحُورِهِ بِمَا يَحْفَظُ جِسْمَهُ مِنَ التَّلَفِ، وَ لَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ بِأَلْوَانِ الطَّعَامِ، فَيَضِيعَ الغَرَضُ المَقْصُودُ مِنَ الصَّوْمِ، وَ هُوَ تَأْدِيبُ النَّفْسِ بِالْجُوعِ.

٣- التَّقَرُّبُ إِلَى اللهِ.
بِأَنْ يُكْثِرَ الصَّائِمُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَالاِسْتِغْفَا[رِ] وَ الأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ، وَ التَّصَدُّقِ عَلَى الفُقَرَا[ءِ] رَاجِيًا مِنَ اللهِ قَبُولَ صَوْمِهِ، لِيَكُونَ مِنَ المُفْلِحِينَ.

تَمْرِين

١- مَا الْجَوَارِحُ؟
٢- هَلِ الْكَذِبُ يَضُرُّ الصَّائِمَ؟
٣- يُجَهِّزُ بَعْضُ النَّاسِ أَطْعِمَةً كَثِيرَةً، وَ أَصْنَا[فًا] مِنَ الحَلْوَى فِي رَمَضَانَ، فَهَلْ يَعْمَلُ هٰؤُلَا[ءِ] بِآدَابِ الصَّوْمِ؟
٤- مَا أَحْسَنُ مَا تَشْغَلُ بِهِ نَفْسَكَ فِي رَمَضَانَ إِنْ كُنْتَ خَالِيًا مِنَ العَمَلِ؟

ترجمہ:—

روزے کے آداب

احمد : روزے کے آداب کیا ہیں ؟

علی : اس کے آداب بہت سے ہیں مثلاً : اعضاء کو گناہوں سے روکنا :

۱۔ (ا) اس طرح کہ روزہ دار اپنی آنکھ کو ان چیزوں (کے دیکھنے) سے بچائے جو اس کو حلال نہیں ہیں۔

(ب) اور اپنی زبان کو : جھوٹ بولنے، پیٹھ پیچھے برا کہنے، چغلی کھانے، گالی دینے اور جھوٹ پر جھگڑنے سے بچائے۔

(ج) اور اپنے کان کو اس کے سننے سے بچائے، کیونکہ جھوٹ کا سننے والا بھی جھوٹا ہوتا ہے۔

(د) اور اپنے ہاتھ ستانے اور حرام چیز لینے سے بچائے۔

(ھ) اور اپنے پاؤں کو فساد کی جگہوں میں دوڑ کر جانے سے بچائے۔

۲۔ کھانے میں سے قدر ضرورت پر بس کرنا : اس طرح کہ روزے دار اپنی افطاری اور سحری میں سے اتنے پر بس کرے جس سے اپنے جسم کو تلف (تباہ) ہونے سے بچا سکے، اور اپنے پیٹ کو قسم قسم کے کھانوں سے پُر نہ کرے، کہ وہ مطلب ہی جاتا رہے جو روزے سے مقصود ہے، اور وہ نفس کو بھوک سے ادب سکھانا ہے۔

۳۔ اللہ کی نزدیکی حاصل کرنا : وہ اس طرح کہ روزیدار اللہ کی یاد، استغفار (اللہ سے گناہوں کی بخشش مانگنا) اور فقیروں پر خیرات کثرت سے کرے، اللہ سے اپنے روزے کی قبولیت کا امیدوار ہو کر، تاکہ کامیابوں میں سے ہو جائے۔

مشق :۔ (۱) اعضاء کیا ہیں ؟ ۔ (۲) کیا جھوٹ بولنا روزیدار کو مضر ہے ؟

(۳) کچھ لوگ رمضان میں بہت سے کھانے اور قسم قسم کی مٹھائیاں طیار کرتے ہیں، تو کیا یہ لوگ روزے کے آداب پر عمل کرتے ہیں ؟

(۴) کونسے کام اچھے ہیں جن میں تو رمضان میں اپنے نفس کو مشغول رکھے اگر تو کام سے فارغ ہو۔

دوسرا رکن (ب) ۔ 11 ۔ اسمائے مبنیہ غیر عاملہ) الدرس السابع والثلاثون

(۱۱) یَوْمَ ۔ حِیْنَ جملہ کی طرف مضاف ہو کر مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔ اور جب اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو اِذٍ تنوین جری سے پڑھا جائیگا آیات ذیل میں استعمال دیکھو۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ پ۳۰ یَوْمَ مضاف۔ یَفِرُّ فعل اَلْمَرْءُ فاعل ہے۔ آگے مرکب جری متعلق فعل سے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اُذْکُرْ فعل محذوف کا مفعول فیہ ہے + وَلَکُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ پ۱۴ حِیْنَ جملہ کی طرف مضاف۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر شبہ فعل جَمَالٌ مصدر کا مفعول فیہ ہے + فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَ اَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ پ۲۷ (حِیْنَ) لِکُلِّ امْرِئٍ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ پ۳۰ (یَوْمَ) یَوْمِئِذٍ میم کے زیر سے بھی استعمال ہے دیکھو! پ۲۹

(۱۲) اسم کنایہ بھی مبنیات سے ہے۔ کَذَا لَکَ کَذَاکَ۔ کَذَا لِکُمْ امبہم کیلئے۔ اور کَمْ عدد مبہم کیلئے آتا ہے +

(۱۳) اسمائے افعال بھی مبنیات سے ہیں هَاؤُمُ ۔ هَیْهَاتَ ۔ عَلَیْکُمْ ۔ هَیْتَ لَکَ +

(۱۴) سب قسم کے اسمائے ضمائر مبنیات سے ہیں دیکھو قاعدہ نصاب القرآن صفحہ ۱۱ تا صفحہ ۱۴۔ کا ہے جملے سے پہلے ایک ضمیر غائب بلا مرجع آتی ہے۔ مذکر کو ضمیر شان کہتے ہیں جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ + اور مؤنث کو ضمیر قصہ کہتے ہیں جیسے یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ پ۲۱ ۔ تحقیق وہ چیز خصلت اچھی یا بری۔ کبھی مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر ذو صل آجاتی ہے اسکو ضمیر فصل کہتے ہیں جیسے وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پ۱

(۱۵) اسمائے موصولہ مبنیات سے ہیں جملوں پر آتے ہیں جنکو صلہ کہتے ہیں اَلَّذِیْ ۔ اَللَّذَانِ ۔ اَلَّذِیْنَ اور اَللَّائِیْ مذکر کیلئے + اَلَّتِیْ ۔ اَللَّتَانِ ۔ اَللَّائِیْ ۔ اَللَّاتِیْ مؤنث کیلئے + مَنْ ۔ مَا مشترک ہیں +

(۱۶) اسم اشارہ قریب: ذَا ۔ ذَانِ ۔ ذِیْ ۔ تَیْنِ ۔ اُولَآءِ + اسم اشارہ بعید کالک ۔ ذٰلِكَ ۔ ذٰنِكَ ۔ ذٰلِكُمَا ۔ ذٰلِكُمْ ۔ اُولٰٓئِكَ + اسم اشارہ قریب مع تنبیہ مخاطب ۔ هٰذَا ۔ هٰذَانِ ۔ هٰذِهٖ ۔ هَاتَیْنِ ۔ هٰٓؤُلَآءِ + اسم اشارہ قریب جگہ کے لئے هٰهُنَا + اسم اشارہ ۔ بعید جگہ کے لئے ثَمَّ ۔ هُنَالِكَ + یہ سب مبنیات سے ہیں +

تیسرا رکن (ہر ایک اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو) الدرس الثامن و الثلاثون

آیت ذیل اس رکن کی مفتاح ہے۔ ہمیشہ یاد رکھو! قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۰ ﴿﴾ مبنیات کے تیسرے رکن کے الفاظ قرآنی جمع کر دیے جاتے ہیں۔ ان سب کو نگاہ میں رکھو۔ اور طریق تعلیم جس کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ نہایت توجہ سے اپنے مغز میں بٹھاؤ۔ فہم قرآن کے بے طریق تعلیم بتانا ہمارا نصب العین ہے۔

اٰبَاءِیْ	اُمِّیْ	حَسْبِیَ	رُوْحِیْ	عَیْنِیْ	مَرْضَاتِیْ
اَبَتِ = اَبِیْ	اَهْلِیْ	حَیَاتِیْ	رَهْطِیْ	غَضَبِیْ	مُصْرِخِیَّ
اِبْنَتَیَّ (رَیْن)	اٰیَاتِیْ	خَطِیْئَتِیْ	سَبِیْلِیْ	غَنَمِیْ	مَعِیَ
اِبْنِیْ	بَیْتِیَ	دُعَاءِیْ	سُلْطٰنِیَهْ	قَبْلِیْ	مَقَامِیْ
اَبِیْ	بَعْلِیْ	دُوْنِیْ	شُرَكَاءِیْ	قَلْبِیْ	مَمَاتِیْ
اِثْمِیْ	بَنَاتِیْ	دِیْنِ = دِیْنِیْ	شِقَاقِیْ	قَوْلِیْ	نُسُکِیْ
اِجْرَامِیْ	بَیْنِیْ	دِیْنِیْ	صِرَاطِیْ	قَوْمِیْ	نُصْحِیْ
اَخِیْ	بَنِیَّ	ذُرِّیَّتِیْ	صَلَاتِیْ	کِتَابِیْ	اُمَّتِیْ
اِخْوَتِیْ	تَحْتِیْ	ذِکْرِیْ	ضَیْفِیْ	کِتَابِیَهْ	نَفْسِیْ
اُذُنِیْ	تَذْکِیْرِیْ	رَاْسِیْ	عِبَادَتِیْ	کَلَامِیْ	وَالِدِیْ
اَرْضِیْ	تَوْفِیْقِیْ	رَبِّیْ	عِبَادِیَ	لَدُنِّیْ	وَالِدَیَّ (رَیْن)
اَزْرِیْ	جَنَّتِیْ	رَحْمَتِیْ	عَذَابِیْ	لَدَیَّ	وَجْهِیْ
اِصْرِیْ	حُزْنِیْ	رُسُلِیْ	عَصَایَ	لِسَانِیْ	وَرَاءِیْ
[illegible]	حِسَابِیَهْ	رِسَالَاتِیْ	عِلْمِیْ	لَعْنَتِیْ	وَلِیِّیْ
اِمْرَاَتِیْ	حَسْبِیَ	رَسُوْلِیْ	عَمَلِیْ	مَحْیَایَ	هُدَایَ (بَیْنِ) ۲۰۶

عربی کورس اور نحو القرآن آپ کے سامنے ہے۔ تکمیل صرف کیلئے دیکھو غرائب القرآن عزیزی

چوتھا رکن اسم مقصورہ (جس کے آخر الف مقصورہ ہو) الدرس التاسع والثلاثون

اس رکن کی مفتاح حسب ذیل آیت ہے۔ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ۝ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ۝ تِلْکَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ۝

اَبْقٰی	اَعْلٰی	حَوَایَا	شَتّٰی	عُلٰی	مَحْیَا
اَتْقٰی	اَعْمٰی	دَعْوٰی	شِعْرٰی	عُلْیَا	مَرْسٰی
اِحْدٰی	اَقْصٰی	دُنْیَا	شَفَا	عِیْسٰی	مَرْضٰی
اَخْصٰی	اُنْثٰی	ذِکْرٰی	شَفَا	فَتٰی	مَرْعٰی
اَخْزٰی	اَوْفٰی	رُءْیَا	شَوٰی	فُرَادٰی	مُصَلّٰی
اُخْرٰی	اَوْلٰی	اَلرِّبٰوا	شُوْرٰی	قَتْلٰی	مُنْتَهٰی
اٰخُرٰی	اُوْلٰی	اَلرُّجْعٰی	صَرْعٰی	قُرٰی	مَوْتٰی
اَغْنٰی	اَهْدٰی	اَلزِّنٰا	صَفَا	قُرْبٰی	مُوْسٰی
اَدْنٰی	بُشْرٰی	زَکَرِیَّاءُ	ضُحٰی	قُصْوٰی	مَوْلٰی
اَدْهٰی	بَلٰی	سُدًی	ضِیْزٰی	قُوٰی	نُهٰی
اَذٰی	تَتْرٰی	سُقْیَا	طَغْوٰی	کُبْرٰی	وُثْقٰی
اَرْبٰی	تَقْوٰی	سُکَارٰی	طُوْبٰی	لَظٰی	وُسْطٰی
اُسَارٰی	ثَرٰی	سَلْوٰی	عُزّٰی	مَاْوٰی	وَیْلَتٰی
اَسْفٰی	جَنٰی	سَنَا	عُسْرٰی	مُثْلٰی	هُدٰی
اَشْقٰی	حَسْرَتٰی	سُوٰی	عَصَا	مَثْنٰی	هَوٰی
اَطْغٰی	حُسْنٰی	سِیْمَا	عُقْبٰی	مَثْوٰی	یَتَامٰی

نوٹ: اسم مقصور بابت طلبا میں آخری الف کا خیال رکھو۔ تحریری ی سے ہرگز مطلقا نہ لکھاؤ۔ قرآنی کلمات کو باقاعدہ ضبط کر لینا ہی فہم قرآن مجید ہے۔

پانچواں رکن اسم منقوص (جسکے آخر ی ماقبل مکسور ہو) الدرس الاربعون

اسم منقوص کی تین صورتیں ہیں۔ حالت رفعی و جری میں مبنی ہے۔ حالت نصبی میں زبر آتا ہے۔ گاہے حالت رفعی و جری میں ی گرا کر تنوین جری دیتے ہیں۔

۱۔ اسم منقوص حالت رفعی و جری میں مبنی ہے :-

أَيْدِيْ	اَلْبَادِ (يْ)	اَلتَّرَاقِيْ	اَلتَّنَادِ (يْ)	اَلْجَوَارِ (يْ)	اَلدَّاعِ (يْ)
اَلزَّانِيْ	سَالِ (يْ)	صَيَاصِيْ	لَاقِيْ	مُبْتَلِيْ	مُبْدِيْ
مُحْيِيْ	مُلَاقِيْ	نَوَاصِيْ			

۲۔ اسم منقوص حالت نصبی میں منصوب ہے :

أَيْدِيَ	بَادِيَ	ثَانِيَ +	ثَانِيَ +	ثَاوِيًا	ثَمَانِيَ
دَاعِيَ	دَاعِيًا	رَابِيًا	عَالِيَ	عَالِيًا	مُنَادِيًا
مَوَالِيَ	نَادِيَ	هَادِيًا			

۳۔ اسم منقوص کی حالت رفعی جری میں ی ساقط ہو کر حرف ماقبل کے نیچے تنوین جری آ گئی ہے :-

آتٍ	آنٍ	بَاغٍ	بَاقٍ	تَرَاضٍ	تَلَاقٍ
جَازٍ	دَانٍ	رَاقٍ	زَانٍ	عَادٍ	عَالٍ
غَوَاشٍ	فَانٍ	قَاضٍ	كَافٍ	مُلَاقٍ	نَاجٍ
وَادٍ	وَاقٍ	وَالٍ	هَادٍ		

نوٹ: کتاب الثوابت (مبنیات) کے ارکان خمسہ ختم ہوئے۔ عربی کورس اور عربی گرامر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ عربی کورس قرآن مجید سے آپ مانوس ہیں۔ عربی گرامر نہایت مختصر اور جامع ہے۔ روزانہ ۴۵ منٹ صرف کریں۔ قاعدہ نصاب القرآن۔ غرائب القرآن عزیزی مصباح القرآن عزیزی کا بار بار اعادہ کرنے سے قوائے دماغی و ذہنی کی تربیت ہوگی۔ فرصت کے وقت اردو گرامر کا بھی مطالعہ جاری رکھیں۔ حق تعالیٰ سعادت دارین عطا فرمائے گا۔

مصباح القرآن عزیزی - اجزائے کلام اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا ۱۲ +

(۱ - مرکب جری - الدرس الحادی والاربعون)

یاد رکھو کہ متکلم اپنے مخاطب کے فہم و ذکا پر بھروسہ کر کے کلام میں کئی ایک کلمات بلکہ جملوں تک کو چھوڑ جاتا ہے۔ کلام میں اصل چیز مسند الیہ اور مسند ہے۔ باقی سب ان کے متعلقات ہوتے ہیں ترکیب نحوی سے پہلے اجزائے کلام کا سمجھنا ضروری ہے جن کو بیان کیا جاتا ہے +

(قُوْلُوْا) نَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ (ثَابِتٌ) لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

قُوْلُوْا مسند الیہ اور مسند ہے + نَقْرَءُ مسند الیہ اور مسند ہے + اَلْحَمْدُ ثَابِتٌ مسند الیہ اور مسند ہے۔ نَعْبُدُ مسند الیہ اور مسند ہے + نَسْتَعِیْنُ مسند الیہ اور مسند ہے + اِهْدِ مسند الیہ اور مسند ہے + اَنْعَمْتَ مسند الیہ اور مسند ہے +

حرف جار کا تعلق فعل یا شبہ فعل سے ہوتا ہے۔ مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل۔ یہ پانچ اسمائے عاملہ شبہ فعل ہیں۔ اور اپنے فعل کے مطابق عمل کرتے ہیں +

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ منصوب محلاً۔ حالت نصبی۔ نَقْرَءُ کا مفعول ہے +

(۲) لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ جار و مجرور منصوب محلاً۔ حالت نصبی۔ شبہ فعل ثَابِتٌ کا مفعول ہے۔ ثَابِتٌ = یَثْبُتُ +

(۳) عَلَیْهِمْ۔ جار و مجرور منصوب محلاً۔ حالت نصبی۔ اَنْعَمْتَ کا مفعول ہے +

(۴) عَلَیْهِمْ۔ جار و مجرور مرفوع محلاً۔ حالت رفعی۔ شبہ فعل اَلْمَغْضُوْبِ کا نائب فاعل ہے۔ اَلْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ = اَلَّذِیْنَ غُضِبَ عَلَیْهِمْ +

(نوٹ) وَلَا الضَّآلِّیْنَ = وَغَیْرِ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ شبہ فعل عموماً اور اس پر اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ مخصوصاً بحث کو ملتوی کر کے مرکب اضافی اور توصیفی کا بیان آگے دیکھو۔

اجزائے کلام ۔ ۲ ۔ مرکب اضافی ۔ الدرس الثانی والاربعون

مضاف پر اَلْ اور نون تنوین نہیں آتا۔ آخر پر نون تثنیہ یا نون جمع ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ يَدَا = يَدَانِ۔ مگر شبہ فعل پر اَلْ آ جاتا ہے جیسے وَالْمُقِيمِي الصَّلٰوةِ۔ الْمُقِيمِي = الْمُقِيمِينَ اضافت سے نون گرا۔ شبہ فعل = الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ اس کا عامل جار مضاف ہوتا ہے۔ لیکن مضاف کی حالت اعرابی اختلاف عامل کے باعث بدلتی رہتی ہے۔ آیات ذیل سے مضاف کی حالت رفعی، نصبی، جری معلوم کرو۔

(۱) مضاف حالت رفعی۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ ۔ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ ۔ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝ وَإِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ۔ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ ۔ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ۝ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۝

(۲) مضاف حالت نصبی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ ۝ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۝ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔

(۳) مضاف حالت جری۔ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ضابطہ نمبر ۱۔ ہر ایک حرف جار اپنے مجرور کو اور ہر ایک مضاف اپنے مضاف الیہ کو کسرہ دیتا ہے۔ مبنیات میں کسرہ کا اعراب محلی ہوگا اور معربات میں کسرہ کا اعراب یا بحرکت یا بحرف ہوگا۔ یاد رکھو جار مجرور مل کر اگر پھر جملہ بنا دیں تو بھی ایک چیز ... کا اعراب محلی ہوگا۔ یہ ضابطہ عربی زبان کے ہر ... پر حاوی ہے۔

(اجزائے کلام ۳۔ مرکب توصیفی۔ الدرس الثالث والاربعون)

صفت اپنے موصوف کی بڑائی یا برائی خصوصیت۔ وضاحت یا تاکید کرتی ہے۔ اور حالت اعرابی میں اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ آیات ذیل پڑھو اور دیکھو۔ موصوف کی حالت اعرابی کے ساتھ ہی صفت کی حالت اعرابی بھی بدلتی جا رہی ہے

(۱) موصوف حالت رفعی۔ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝

(۲) موصوف حالت نصبی۔ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ۝ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا ۝ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (الفاتحہ)۔

(۳) موصوف حالت جری۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۝ ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔ الَّذِينَ جملہ موصولہ بتاویل مفرد حالت جری الْمُتَّقِينَ پہلی صفت کا شعبہ ہے۔ ضابطہ نمبر ۲۔ مرکب توصیفی۔ مرکب عطفی۔ مرکب بدلی۔ مرکب تاکیدی۔ مرکب تمییزی۔ ان پانچ میں سے ہر ایک کا دوسرا جزو۔ حالت اعرابی میں اپنے پہلے جزو کے تابع ہوتا ہے دوسرے ضابطہ پر پہلے ضابطہ کی روشنی میں غور کرو۔ ورنہ یاد رہے آپ کے خلاف دستوری قانون کے مطابق باضابطہ کارروائی کی جائے گی آپ خود جوابدہ ہوں گے۔

اجزائے کلام ۔ ۴۹ ۔ مرکب عطفی ۔ الدرس الرابع والاربعون

حروف عطف تعداد میں نو ہیں ۔ انکے پہلے معطوف علیہ اور آگے معطوف آئیگا ۔ وَ ۔ فَ ۔ وَلٰکِنْ ۔ ثُمَّ ۔ حَتّٰی ۔ اَوْ ۔ اَمْ ۔ اِمَّا ۔ بَلْ + عطف مفرد کا مفرد پر ۔ عطف مرکب کا مرکب پر عطف مفرد کا مرکب پر اور مرکب کا مفرد پر ۔ جملہ کا عطف جملہ پر ۔ بہرحال تمام صورتوں میں معطوف اپنے معطوف علیہ کی حالت اعرابی اور حکم میں تابع ہوتا ہے ۔ آیات ذیل پڑھو ۔ معطوف علیہ ۔ حرف عطف ۔ اور معطوف کی شناخت کرو ۔ خلط مبحث سے بچو ۔ طریق استعمال پر غور کرو ۔

(۱) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۔ وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۔ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی ۔ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ۔ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ۞ ۲۹/۱۱ دیکھو ۔ حروف عطف ۔ فَ ۔ وَ ۔ وَلٰکِنْ ۔ وَ ثُمَّ ۔ فَ ۔ ثُمَّ ۔ فَ + پھر دیکھو اَهْلِ یَتَمَطّٰی کے سوا سب کلمات مبنی ہیں +

(۲) یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۔ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۔ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۞ ۱/۱۲ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ۞ ۲/۱۲ اَکُفَّارُکُمْ خَیْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِکُمْ اَمْ لَکُمْ بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ ۔ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۞ ۲۷ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ تَکْذِیْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۞ ۳۰ دیکھو حروف عطف اَوْ ۔ اَوْ ۔ وَ ۔ اِمَّا ۔ وَاِمَّا ۔ اَمْ ۔ اَمْ ۔ بَلْ ۔ وَ ۔ بَلْ +

(۳) وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۱/۱۴ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّکُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۞ ۲۲ اَلْهٰىکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۞ ۳۰/۲۴ دیکھو حروف عطف ۔ وَ ۔ حَتّٰی ۔ وَ ۔ حَتّٰی +

فائدہ : کبھی حرف عَنْ اپنے فعل کے سلب ماخذ کے لئے آتا ہے جیسے وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ ۔ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ عَنْ ۔ حرف عَنْ کے خاص محل وقوع کے لحاظ سے سلب رغبت اور سلب فزع کے معنی پیدا ہو گئے ہیں ۔ حروف اگرچہ مسند الیہ یا مسند نہیں ہوتے پھر بھی انکو کلام میں عجائب و غرائب معانی پیدا کرنیکے لئے نہایت ہی عظمت و شان حاصل ہے ۔ آپ ابتدائی تعلیم ختم کریں ۔ وسطی تعلیم میں انشاء اللہ بحث حروف سے حظ تعلیم حاصل کرینگے ۔

(اجزائے کلام۔ ۵۔ مرکب بدلی۔ الدرس الخامس والاربعون)

بدل حالت اعرابی لفظی یا محلی میں اپنے مبدل منہ کے تابع اور اصل مقصود ہوتا ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ بدل کل۔ بدل بعض۔ بدل اشتمال۔ آیات ذیل سے ہر ایک کے سمجھنے کی کوشش کرو۔ کیا بدل اپنے مبدل منہ کا کل ہے یا بعض یا صرف شامل ہی ہے +

(۱) بدل کل۔ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ پ ۱ دیکھو اِلٰهَكَ مبدل منہ حالت نصبی نَعْبُدُ کا مفعول ہے۔ اِلٰهًا وَّاحِدًا مرکب توصیفی بدل کل ہے۔ یہ اپنے اعراب میں مبدل منہ کے تابع ہے۔ مبدل منہ اپنے بدل کیساتھ مل کر نَعْبُدُ کا مفعول ہے + پھر دوسری بار دیکھو۔ اٰبَائِكَ مرکب اضافی مبدل منہ۔ حالت جری اِلٰهَ کا مضاف الیہ ہے۔ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ مرکب عطفی۔ اٰبَائِكَ سے بدل کل ہے۔ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ سب کی حالت جری ہے سند کیلئے دیکھو تیسرا سیارہ۔ ایک آیت میں دو مبدل منہ اور دو ہی بدل کل ہیں۔ بنی اسرائیل کا مافی الضمیر مسئلہ توحید قانون الٰہی میں کس فصاحت و بلاغت سے ادا کیا گیا ہے؟ اور سنو! اَلَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ جملہ موصولہ حالت جری۔ مبدل منہ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ بدل کل ہے۔ حالت جری میں اپنے مبدل منہ کے تابع ہے۔ اس طرح سے سمجھنا ہی فہم قرآن ہے +

(۲) بدل بعض۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۝ پ ۴ اَلنَّاسِ حالت جری مبدل منہ۔ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا جملہ موصولہ حالت جری بدل بعض ہے۔ کیونکہ ہر ایک اَلنَّاسِ میں استطاعت نہیں ہے۔ جملہ بتاویل مفرد حالت جری اعراب محلی ہے۔ سند کے لئے دیکھو ضابطہ نمبر ۱ و ۲۔

(۳) بدل اشتمال۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ پ ۲ اَلشَّهْرِ الْحَرَامِ مرکب توصیفی حالت جری مبدل منہ۔ قِتَالٍ فِيْهِ حالت جری بدل اشتمال ہے۔ کیونکہ قِتَالٍ فِيْهِ۔ اَلشَّهْرِ الْحَرَامِ کا نہ کل نہ بعض ہے۔ محض واقعہ کے لحاظ سے شمولیت ہے +

نوٹ:۔ قرآنی علم الاعراب محض تائید سبحانی اور امر الٰہی سے لکھا گیا۔ یہ ایک سر مخفی تھا جسکے ظہور کا وقت آگیا۔

(اجزائے کلام ۔ ۶ ۔ مرکب تاکیدی ۔ الدرس السادس والاربعون)

تاکید کا اعراب لفظی ہو یا محلی اپنے مؤکد کے تابع ہوتا ہے ۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں ۔ تاکید لفظی اور تاکید معنوی ۔ تاکید لفظی تکرار لفظ سے ہوتی ہے ۔ تاکید معنوی حسب ذیل الفاظ سے ہوتی ہے ۔ کُلٌّ ۔ کِلَا ۔ کِلْتَا (ہر دو لازم الاضافت) اَجْمَعُوْنَ وغیرہ ۔ مؤکد و تاکید ہر دو مفرد ۔ ایک مفرد اور ایک مرکب اور جملہ بھی آجاتے ہیں ۔ آیات ذیل سے سمجھنے کی کوشش کریں +

(۱) تاکید لفظی ۔ کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ۔ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۔ وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا ۔ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ کَلَّآ اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا وَّجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا ۝ $\frac{30}{14}$ دَکًّا ۔ دَکًّا پہلا مؤکد دوسرا تاکید ہے ۔ حالت نصبی ۔ مؤکد اپنی تاکید سے ملکر ۔ فعل ماضی مجہول دُکَّتْ کا مفعول مطلق ہے ۔ اور آگے دیکھو ۔ صَفًّا صَفًّا پہلا مؤکد دوسرا تاکید ہے ۔ حالت نصبی ۔ مؤکد اپنی تاکید سے ملکر جَآءَ فعل کا مفعول ہے +

(۲) تاکید معنوی ۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ $\frac{23}{14}$ دیکھو! اَلْمَلٰٓئِکَةُ حالت رفعی کُلُّهُمْ پہلی تاکید اَجْمَعُوْنَ دوسری تاکید ہے مؤکد اپنی ہر دو تاکید سے ملکر سَجَدَ کا فاعل ہے +

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ $\frac{2}{2}$ دیکھو! اَللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ مرکب عطفی حالت جری ۔ مؤکد ہے ۔ اَجْمَعِیْنَ حالت جری تاکید ۔ مؤکد اپنی تاکید سے ملکر لَعْنَةُ کا مضاف الیہ ہے +

(۴) اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ کِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۝ $\frac{15}{4}$ کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ وَّکَانَ لَهٗ ثَمَرٌ $\frac{15}{17}$ دیکھو! کِلَا ۔ کِلْتَا مطابقت مضاف الیہ سے تاکیدی معنی پیدا کرتے ہیں ۔ باقی خیر ہے ۔ دیکھو چوتھا سیپارہ ۔ ترکیب نحوی ۔ اس طرح ہوگی کَلَّا حرف تنبیہ بَلْ حرف عطف لَا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ معطوفہ بنا ۔ پھر آگے جملہ +

(اجزائے کلام - ۷ - مرکب تبیینی - الدرس السابع والاربعون)

عطف بیان اپنے مُبیَّن کی صفت نہیں ہوتا صرف وضاحت کرتا ہے۔ حالت اعرابی میں اپنے مبیَّن کے تابع ہوتا ہے۔ آیات ذیل پڑھو۔ مبیّن اور عطف بیان کی شناخت کرو۔

(۱) وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ ۱۷ فِجَاجًا مبیّن۔ سُبُلًا عطف بیان بمفہوم واحد۔ حالت نصبی دونوں ملکر مفعول ہے۔

(۲) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ مبیّن حالت نصبی۔ صِرَاطَ آخر تک مرکب اضافی عطف بیان حالت نصبی ہے۔ مبیّن اپنے عطف بیان سے ملکر اِهْدِ کا دوسرا مفعول ہے۔

(۳) فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ ۱۷ اَلْبَائِسَ مبیّن۔ اَلْفَقِيرَ عطف بیان ہے۔

(۴) وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ ۱۹ حِجْرًا مبیّن مَحْجُورًا عطف بیان۔ دونوں ملکر جَعَلَ کا دوسرا مفعول ہے۔

(۵) كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۝ ۲۴ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ مرکب مبیّن۔ اَلَّذِينَ جملہ موصولہ اعراب محلی عطف بیان ہر دو کی حالت رفعی۔ مبیّن اپنے عطف بیان سے ملکر هُوَ مبتدا کی خبر ہے۔

(۶) اَلْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ۷ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ ۷ میں مبیّن اور عطف بیان واضح کرو۔

(۷) (كَانَ هَذَا) جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ ۳۰ دیکھو! رَبِّكَ مرکب اضافی حالت جری مبیّن ہے۔ اَلرَّحْمَٰنِ حالت جری عطف بیان ہے۔ دونوں مل کر مجرور حرف جار ہیں۔ جار و مجرور شبہ فعل جَزَاءً مصدر سے علاقہ رکھتے ہیں۔ منصوب محلاً جَزَاءً کا مفعول ہے۔

(۸) جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۳۰ دیکھو! رَبِّكَ۔ مبدل منہ۔ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا۔ بدل ہے۔ مبدل منہ محض تمہید ...

(اجزائے کلام ۔۸۔ مرکب حالی ۔ الدرس الثامن والاربعون)

ذوالحال ۔ فاعل یا مفعول یا دونوں ہوتے ہیں ۔ اسم ظاہر اسم ضمیر بلکہ ضمیر مجرور تک بھی ہوتا ہے ۔ مفرد ۔ مرکب جملہ بھی ہوتا ہے ۔ حال اپنے صاحب حال کی حالت واضح کرتا ہے ۔ مفرد ۔ مرکب ہے جملہ بھی آجاتا ہے ۔ آیات ذیل پڑھو ۔ ذوالحال اور حال کی تعیین کرو ۔ حال ہر حال لفظاً یا محلاً منصوب ہوتا ہے حال پر نشان دیا جائیگا ۔ ذوالحال خود سمجھو ۔

(۱) وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ۚ ۖ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَهُمْ ۚ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ۚ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ
وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ۳
(۲) وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ ۚ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ ایسا واو حالیہ کہلاتا ہے ۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ
الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ ضمیر مجرور کم ذوالحال ہے
(۳) كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝
وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ
بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ دیکھو یہ تین حالات متواترہ ہیں +

(فائدہ) مَنْ آمَنَ بِهِ جملہ موصولہ ۔ بتاویل مفرد منصوب محلاً ۔ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ دونوں فعلوں کا مفعول بہ ہے ۔ اور اسپر یہ دونوں فعل اپنے اپنے عمل کیلئے تنازع کر رہے ہیں ۔ تنازع فعلین علم نحو کا ایک مشہور مسئلہ ہے ۔ قرآن مجید میں اسکی عملی مشق کیلئے ایک مثال مل گئی ہے ۔ فہم قرآن کیلئے ترکیب نحوی ایک انتہائی مرحلہ ہے ۔ جو اجزائے کلام کے سمجھنے پر موقوف ہے ۔ سب سے پہلے قاعدہ نصاب القرآن کا مطالعہ کرو ۔ پھر دوبارہ مقدمہ غرائب القرآن کی روشنی میں مطالعہ کرو ۔ غرائب القرآن سے تحلیل معانی ... القرآن سے ترکیب نحوی معلوم کرو ۔ فہم قرآن کا یہی طریق مستقیم ہے ۔

(اجزائے کلام۔ ۹۔ مرکب استثنائی۔ الدرس التاسع والاربعون)

حرف استثنا (اِلَّا۔ لَمَّا) کے ذریعہ سے مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ کے حکم سے نکالا جاتا ہے۔ اگر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہے تو متصل کہلاتا ہے۔ ورنہ منقطع۔ یہ بھی یاد رکھو جس کلام میں نفی۔ نہی۔ استفہام انکاری نہ ہو مثبت تام کہلاتی ہے۔ مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں۔ آیات ذیل پڑھو۔ اور ہر ایک صورت کا اعراب مغز میں بٹھاؤ۔

(۱) اگر مستثنیٰ منہ محذوف ہے تو مستثنیٰ کا اعراب لفظی یا محلی اس کے تابع ہوگا۔ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا (اَحَدًا) اِلَّآ اِيَّاهُ ﴿۱۵﴾ هَلْ يُهْلَكُ (اَحَدٌ) اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۷﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ (شَيْئًا) اِلَّا الْحَقَّ ﴿۶﴾ لَآ اِلٰهَ (مَوْجُوْدٌ) اِلَّا اللّٰهُ۔

(۲) مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ﴿۱۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ ﴿۲۳﴾

(۳) مستثنیٰ متصل۔ کلام مثبت تام میں ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ﴿۲﴾ جملہ مثبت تام اور غیر مثبت تام کی شناخت کرو۔

(۴) مستثنیٰ متصل کلام غیر مثبت تام میں منصوب ہوتا ہے۔ یا مستثنیٰ منہ کے تابع ہوتا ہے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۱﴾ دیکھو منصوب ہے۔
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ ﴿۱۸﴾ دیکھو تابع ہے۔

(۵) لَمَّا = اِلَّا۔ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ ﴿۲۳﴾ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴿۲۵﴾ دیکھو اتابع ہے۔

ترکیب نحوی اصطلاح بولو۔ وَ حرف عطف۔ قَضٰی فعل۔ رَبُّكَ مرکب اضافی فاعل۔ اَلَّا تَعْبُدُوْا اَحَدًا اِلَّآ اِيَّاهُ جملہ بتاویل مفرد مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ قرینہ پر دیکھو! اَلَّا تَعْبُدُوْا = اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا فعل با فاعل۔ مرکب استثنائی مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ منفیہ ہوا۔ خود مفعول ہے۔

اجزائے کلام - ۳۰ مرکب ندائی - الدرس الخمسون)

حروف ندا - یَا مذکر و مؤنث کیلئے - آگے ملانا ہو تو یَا اَیُّھَا مذکر کیلئے - اور یَا اَیَّتُھَا مؤنث کیلئے آتا ہے - مَّ آخر دعا کیلئے اَللّٰھُمَّ = یَا اَللّٰہُ ان کے بعد اسم معرفہ مبنی بر ضمہ ہوتا ہے - اور اسم مضاف ہمیشہ منصوب ہوتا ہے - گاہے یَا محذوف ہوتا ہے گاہے اَیُّھَا - اَیَّتُھَا مذکور اور ان کے پہلے یَا محذوف ہوتا ہے - آیات ذیل پڑھو - حرف ندا اور منادیٰ کے اعراب پر غور کرو +

(۱) حرف ندا یا: فَقَالَ لَہٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّکَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ۝ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّکَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ ۱۵/۱۲ یٰۤاَھْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَکُمْ فَارْجِعُوْا ۲۱/۱۸ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا ۳/۱۲ +

(۲) حرف ندا یا ایھا: یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ۶/۱۴ وَقَالُوْا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ ۱۴ یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ - یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ +

(۳) حرف ندا یا ایتھا: یٰۤاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ ۳۰/۱۴

(۴) حرف ندا مّ: قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ ۳/۱۱ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ ۷/۵ قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۲۴ +

(۵) حرف ندا محذوف قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْہِ ۱۲/۴ (یا رَبِّ - رَبِّ = رَبِّیْ) یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا ۱۲/۳ (یا یُوْسُفُ) یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ ۱۲/۵ (= یا یُوْسُفُ یا اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ) ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ ۱۲/۳ (= یا اَیَّتُھَا الْعِیْرُ) یٰۤاَبَتِ = یا اَبِیْ دیکھو ۱۲/۱ ۱۲/۳ ۱۲/۵ ۱۲/۱۱ + یاد رکھو! منادیٰ ہر حال میں مفعول بہ ہوتا ہے کیونکہ حرف ندا مناسب مقام فعل محذوف کا قائم مقام ہوتا ہے - سورہ یوسفؑ کے بارہ رکوع - توراۃ مقدس میں بارہ باب ہیں حسن اتفاق ہے - ضابطہ نمبر ۳ ترکیب نحوی سے پہلے - ہر ایک جملہ کے ہر ایک کلمہ کو اس طرح دیکھنے کی عادت ڈالو - یہ کلمہ مبنی ہے یا معرب - مبنی ہے تو اعراب محلی کیا ہے؟ معرب ہے تو اعراب لفظی بالحرکت ہے یا بالحرف - یہ سب کچھ سبع سیارہ کی روشنی سے دیکھو - یہ ضابطہ تمام قرآن مجید بلکہ تمام عربی زبان پر حاوی ہے - حق تعالیٰ فہم قرآن کی توفیق عنایت فرمائے +

(اجزائے کلام - ۱۱ مرکب تمیزی الف الدرس الحادی والخمسون)

تمیز ایک طرح کا اسم نکرہ ہے - جو مبہم چیز کے ابہام کو دور کرتا ہے - اس مبہم چیز کو ممیز کہتے ہیں - تمیز پر افعال کے علاوہ اسم تام (جو تنوین - نون تثنیہ - نون جمع - یا اضافت سے تمام ہو جاتا ہے) بھی عمل کرتا ہے - تمیز و ممیز کے مختلف حالات و مقامات ہیں - آیات ذیل پڑھو اور ہر دو کے سمجھنے کی کوشش کرو -

(۱) تمیز حالت نصبی جس پر نشان دیا گیا ہے - مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۱/۲ اٰبَاءُکُمْ وَاَبْنَاءُکُمْ
لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا ۴/۱۲ اُنْظُرْ کَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ وَکَفٰی
بِهٖ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۵/۴ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا ۵/۸ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا
۵/۸ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ۵/۱۵ ترجمے سے ممیز بھی معلوم ہو جائے گا۔

(۲) تمیز عددی تین سے دس تک بلفظ جمع آتی ہے - اور مضاف الیہ ہونے کے باعث مجرور ہوتی ہے - ثَلٰثَ لَیَالٍ
سَوِیًّا ۱۶/۱۲ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّکُمْ ۱۸/۱۴ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۲۹/۲۱ فَصِیَامُ
ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ (= سبعة ایام - تنوین عوض مضاف الیہ) اِذَا رَجَعْتُمْ ۲/۸
یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۲/۱۲ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۳/۱۲
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ ۸/۱ فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ ۱/۱۰ فِیْ
سِتَّةِ اَیَّامٍ ۲۷/۱۰ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ ۳/۴ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۲۲/۳ ثَمٰنِیَةَ
اَزْوَاجٍ ۸/۴ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۵/۱۲ وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ
۹/۱۹ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ ۲/۱ فَکَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰکِیْنَ ۷/۲

(۳) تمیز عددی گیارہ سے ننانوے تک منصوب اور مفرد آتی ہے - یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا ۱/۱۲
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ۷/۱ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ۱/۱۱
عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (مَلَکًا) ۹/۱۵ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۱/۱۱ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ
سَنَةً ۲/۲ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ۲۰/۴ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ۲۸/۱ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
۲۹/۵ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً ۸/۱ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۲۳/۱۱

اجزائے کلام - ۱۱ - مرکب تمیزی ب - الدرس الثانی والخمسون)

(۴) تمیز عددی - سو - ہزار - لاکھ اور ان سب کے تثنیہ و جمع کیلئے مجرور اور مفرد آتی ہے - کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۳/۲ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ ۱۸ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۱/۱۱ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۲۹ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۳۰ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ (= اَلْفِ رَجُلٍ - تنوین عوض مضاف الیہ) اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۲۳ اَوْ = وَ جیسے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۷ یہ بھی واضح ہے کہ ایک دو تک تمیزی عدد کا استعمال نہیں ہے - مذکر و مؤنث قیاسی ہے جیسے اِلٰهًا وَّاحِدًا ۱ وَلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۲۳

(۵) تمیزی عدد تین سے دس تک خلاف قیاس مذکر ۃ سے اور مؤنث بغیر ۃ کے ہے جیسے ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ - ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ - اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ - فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ - سَبْعَةُ اَبْوَابٍ - ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ - تِسْعَةُ رَهْطٍ - عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ + ثَلٰثَ لَيَالٍ - ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ - ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ - اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ - سَبْعَ سَنَابِلَ - تِسْعَ اٰيٰتٍ - بِعَشْرِ سُوَرٍ

(۶) تمیزی عدد گیارہ سے بارہ تک موافق قیاس ہے - مذکر بغیر ۃ کے اور مؤنث ۃ سے ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا + اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا + ... پھر تیرہ سے ننانوے تک - مذکر کے لئے پہلا جزو خلاف قیاس اور مؤنث کے لئے بھی پہلا جزو خلاف قیاس ہے جیسے تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا مذکر کیلئے - تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً مؤنث کیلئے ہے + دہائیوں میں تذکیر و تانیث کی مساوات ہے جیسے ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا - اَرْبَعِيْنَ سَنَةً - خَمْسِيْنَ عَامًا - سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا - سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا (۱۰ اجزائے کلام ختم ہیں +

عربی سیکھنے کے خواہشمند

جو اپنے مطالعہ سے عربی سیکھنا چاہتے ہوں، مندرجہ ذیل کتابیں مطالعہ فرمائیں:

معلم العربیہ چار ماہ میں بلا رٹے عربی سکھانیوالا رسالہ جسمیں تمام ضروری صرفی، نحوی، مسائل، گردان، ترکیب، لغات بتلا کر مثالیں میں کثرت سے آیات قرآنیہ، احادیث، نصیحت آموز عربی مقولے، روزمرّہ کی بول چال اور آنحضرتؐ کے اخلاق طاہرہ کے ذریعے سے تمام مسائل مشق کرائے گئے ہیں۔ جسکے پڑھنے سے بلا رٹے عربی سمجھنے، لکھنے اور پڑھنے پر قدرت ہوجاتی ہے۔ اخیر میں ایک ہزار جدید وقدیم لغات اور کثیر اردو سے عربی مصادر کا ایک ضمیمہ شامل ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲/ ۔

عربی ٹیچر جدید وقدیم عربی سیکھنے کا نہایت مفید رسالہ۔ قیمت مجلد ایک روپیہ۔

عربی کا معلم حصہ اول و دوم صرف و نحو عربی کے مسائل کو جدید سہل اسلوب پر نہایت خوبی سے سمجھایا گیا ہے۔ اور سبق کے تحت کثیر امثلہ منتقیہ قرآن مجید اور محاورات عرب سے دی گئی ہیں۔ قیمت مجلد ۸/ (حصہ دوم) قیمت مجلد ایک روپیہ۔

کلید عربی کا معلم (حصہ اول) قیمت ۳/ (حصہ دوم) قیمت ۵/ ۔

کلام عرب (حصہ اول) جس میں عربی ادب قدیم و جدید اور قواعد ترجمہ کی نہایت آسان طریقہ پر عملی تعلیم دی گئی ہے اور جسکے ساتھ ڈیڑھ ہزار کثیر الاستعمال عربی الفاظ کی ایک جامع ڈکشنری شامل ہے۔ قیمت ۱۰/ ۔

ملنے کا پتہ:- **منیجر مکتبہ علمیہ۔ مدرسۃ البنات۔ شہر جالندھر**

نوٹ:- کاغذ کی گرانی کے باعث تحریر کردہ قیمتوں میں تینتیس ۳۳ فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر محمد احمد خان ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ [illegible] مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی

چا[illegible] [illegible] موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چند[illegible] فی پرچہ ۴ر۔

۴۔ انتظ[illegible] اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت

کر[illegible]۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیام اسلام

جلد ۱۴	جولائی سنہ ۱۹۴۳ء جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۲ھ	نمبر ۷

الرّقّ فی الإسلام

غلامی اسلام میں

لَا نَزَالُ نَسْمَعُ آنًا بَعْدَ آنٍ الطَّعْنَ عَلَى دِيْنِ الإِسْلَامِ بِاسْتِحْلَالِهِ الرِّقَّ الَّذِي تَمْقُتُهُ الإِنْسَانِيَّةُ وَتَأْبَاهُ الرَّحْمَةُ وَيَدْمَغُهُ الشَّرَفُ، وَأَنَا مَا أَدْرِي أَيَذُمُّوْنَ بِهَا الإِسْلَامَ أَوِ المُسْلِمِيْنَ أَمْ كِلَيْهِمَا! مَا فَعَلَ الإِسْلَامُ فِي الرِّقِّ؟

ہم دم بدم دین اسلام پر اس غلام کے حلال سمجھنے کا طعن سنتے رہتے ہیں، انسانیت جس کو ناپسند کرتی ہے رحمت جس سے انکار کرتی ہے اور شرف جس کا سر کچلتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ وہ اس سے اسلام کی مذمت کرتے ہیں یا مسلمانوں کی یا دونوں کی! اسلام نے غلامی کے متعلق کیا کیا ہے؟

اَلرِّقُّ شَرِيْعَةُ الإِنْسَانِ

غلامی ابتدائے آفرینش سے انسان کا بلکہ

مِنْ مُبْدَءِ الْخَلِيقَةِ بَلْ أَسَاتِذَةُ الْإِنْسَانِ وَهِيَ الْفِئَاتُ ذَاتُ الْمَدَنِيَّةِ وَالنِّظَامِ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ كَالنَّمْلِ اتَّخَذَتِ الْأَسْرَى وَنَظَّمَتِ الْجُنْدَ، جَاءَ الْإِسْلَامُ فَمَاذَا صَنَعَ؟ أَجَعَلَ الرِّقَّ مِنْ مَعَالِمِ أُصُولِ الدِّينِ بِحَيْثُ مَنْ تَرَكَهُ يَكُونُ خَارِجًا مِنَ الدِّينِ كَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. هَلِ اتَّخَذَهَا مِنْ أُمُورِ الْإِسْلَامِ وَهِيَ الْعِبَادَاتُ الظَّاهِرَةُ كَالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ هَلِ اتَّخَذَهَا سُنَّةً يُثَابُ فَاعِلُهَا كَصِيَامِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ؟ لَا هٰذَا وَلَا ذَاكَ.

انسان کے استادوں کا قانون رہا ہے اور انسان کے استاد ہیں وہ حیوانات کے گروہ جو تمدن اور نظام رکھتے ہیں، جیسے چیونٹیاں جو قیدی بناتی اور لشکروں کی تنظیم کرتی ہیں، اسلام آیا تو اس نے کیا کیا؟ کیا غلامی کو کوئی اصول دین کا علم قرار دیا کہ جو کوئی اس کو ترک کرے وہ دین سے خارج ہو جائے جیسے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا؟ کیا اس نے اسکو عبادات ظاہرہ مثلاً نماز و زکوٰۃ وغیرہ امور میں سے ٹھہرا دیا؟ کیا اس نے اس کو کوئی ایسی سنت بنا دیا جس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملے؟ جیسے ہر ماہ میں سے کچھ دنوں کے روزے رکھنا، نہ یہ اور نہ وہ۔

رَأَى الْإِسْلَامُ الْأُمَمَ الْجَاهِلَةَ مُنْحَطَّةً وَالْمَسِيحِيُّونَ يَشْرَهُونَ عَلَى الرِّقِّ وَالْكَنِيسَةُ لَا تَمْنَعُهُ وَإِنْ كَانَتْ تُوصِي بِهِ خَيْرًا فَلَمْ يَسَعْهُ إِبْطَالُ الرِّقِّ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَيْفَ يُبْطِلُهُ وَالْأُمَمُ جَمْعَاءُ تُبِيحُهُ. أَ يَمْنَعُ الْمُسْلِمِينَ إِذْ ذَاكَ وَالْأُمَمُ الْمُحَارِبَةُ لَهُمْ تَنْقَضُّ عَلَيْهِمْ مِنْ

اسلام نے دیکھا کہ جاہل قومیں پست حالت میں ہیں اور عیسائی غلامی پر حریص ہیں، اور کلیسا اس کو منع نہیں کرتا گو اس کے متعلق نیک وصیت کرتا ہے، تو اس کو غلامی کے یکبارگی مٹا دینے کی گنجائش نہ ہوئی اور وہ اسکو مٹا بھی کیسے سکتا تھا جبکہ سب اقوام اسکو جائز قرار دے رہی تھیں۔ کیا وہ مسلمانوں کو اسوقت منع کر دیتا جبکہ انکے گرد و نواح

كُلِّ حَدَبٍ تَخْتَطِفُ أَبْنَاءَهُمْ وَتَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَهُمْ صَامِتُونَ لَا يُقَابِلُونَ الْفِعْلَ بِالْفِعْلِ؟

لَوْ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكَ لَكَانَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ مَنْ جَاوَرَهُمْ كَمَثَلِ الْمِصْرِيِّيْنَ وَقَمْبِيزَ إِذْ سَارَ الْأَخِيْرُ إِلَيْهِمْ بِخَيْلِهِ وَرَجِلِهِ فَانْقَضَّ عَلَيْهِمْ، فَمَاذَا صَنَعَ الْمِصْرِيُّوْنَ؟ قَابَلُوْهُ بِالْمِثْلِ وَحَارَبُوْهُ وَانْتَصَرُوْا عَلَيْهِ وَذَالِكَ فِي الْأُسْرَةِ السَّادِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ.

فَلَمَّا أَعْيَتْهُ الْقُوَّةُ لَجَأَ إِلَى الْحِيْلَةِ الدِّيْنِيَّةِ فَصَفَّ الْحَيَوَانَاتِ الْمَعْبُوْدَةَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فَتَحَرَّجَ الْمِصْرِيُّوْنَ عَنْ قَتْلِ الْآلِهَةِ وَانْقَضَّ الْفَارِسِيُّوْنَ عَلَى الْعَابِدِ وَالْمَعْبُوْدِ فَأَفْنَوْهُمْ وَاحْتَلَّ الْفَارِسِيُّوْنَ مِصْرَ.

فَلَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الرِّقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لَانْقَرَضُوْا فِي قَرْنٍ وَاحِدٍ، فَكُنْتَ تَرَى أَبْنَاءَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ أَسْرٰى وَهُمْ

کی قومیں ان پر ہر طرف سے ٹوٹی پڑتی تھیں وہ انکے فرزندوں کو اچک لیتیں اور انکی عورتوں کو جیتی چھوڑ دیتیں اور وہ چپ چاپ پڑے رہ جاتے اور ترکی بہ ترکی جواب نہ دیتے؟

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تو مسلمانوں کا اپنے آس پاس والوں کے مقابل وہی حال ہوتا جیسا مصریوں کا قمبیز کے ساتھ ہوا تھا جب آخر الذکر اپنے سوار اور پیادے لیکر ان پر ٹوٹ پڑا تھا۔ تب مصریوں نے کیا کیا؟ اس کا برابر کا مقابلہ کیا، اور لڑکر اس پر فتح یاب ہوگئے۔ یہ چھبیسویں خاندان کا واقعہ ہے۔

پھر جب اس کو قوت نے جواب دیدیا تو اس نے یہ دینی تدبیر کی کہ جن حیوانوں کی مصری پرستش کرتے تھے۔ دونوں صفوں کے درمیان ان کی قطار باندھ دی۔ مصریوں نے اپنے معبودوں کے قتل سے ہاتھ روک لئے اور پارسیوں نے ان پر دھاوا بول کر عابد و معبود دونوں کا صفایا کردیا اور مصر پر قابض ہوگئے۔

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسلمانوں پر غلامی حرام کردیتے تو ایک ہی صدی میں ان کا خاتمہ ہوگیا ہوتا، اور تم دیکھ لیتے کہ ان کے زن و فرزند اسیر ہیں اور وہ بے حس و حرکت

لا یبدون حراکا ولا یقابلون العدو بالمثل۔

ہیں اور دشمن کا برابر کا مقابلہ نہیں کرتے۔

کان یعترض علی الاسلام لو اوجب الرق فی الاسلام ولکنہ اتخذ طریقا وسطا بین الطرفین فاباح الرق فلنا فعلہ وترکہ. ولقد صرح القرآن بہ اذ قال فاما منا بعد (ای بعد الحرب) واما فداء فاباح الفدیۃ واباح المن علیہم والافضال باطلاق سراح الاسری، فکان الرق خصلۃ من ثلاث وھی اخلاء سبیل الاسری وفدیتھم واتخاذھم ارقاء وجعل الامر موکولا الی فطنۃ رجال السیاسۃ بحیث یراعون الزمان والمکان وان القرآن والمسلمین یستقبلون الرق بالبشر والفرح والسرور ومن العجیب ان اسری المسلمین وارقاءھم کانوا اکبر ممثلی دوار السیاسۃ فی الاسلام۔

اسلام پر اعتراض تو جب ہو سکتا کہ غلامی اسلام میں واجب ہوتی۔ مگر اس نے تو ایک بین بین راہ اختیار کر کے غلامی کو مباح رکھا۔ اب اس کا کرنا نہ کرنا ہمارے بس میں ہے اور قرآن مجید نے یہ کہکر اس کی صراحت فرما دی ہے کہ لڑائی کے بعد اب یا تو احسان کرنا ہے یا فدیہ قبول کرنا۔ پس فدیہ لینا مباح کیا اور ان پر احسان کرنا اور ازراہِ کرم ان کو آزاد کرنا مباح فرمایا۔ گویا غلامی تین باتوں میں سے ایک ہے اور وہ ہیں: قیدیوں کو چھوڑ دینا۔ ان کو فدیہ لیکر آزاد کرنا اور ان کو غلام بنا لینا۔ اور معاملہ سیاسی لوگوں کی دُور اندیشی کے سپرد کر دیا کہ جیسا وقت اور موقع دیکھیں ویسا سلوک کریں۔ قرآن اور مسلمان غلامی کا فرحت و مسرت اور کشادہ روئی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ اور یہ انوکھی بات ہے کہ مسلمانوں کے اسیر اور غلام اسلام میں سیاست کے سب سے بڑے کھلاڑی ہوئے ہیں۔

لما رای الشارع ان الرق

جب شارع نے یہ دیکھا کہ بعض اوقات

يَضطَرُّ اِلَيهِ القَائِمُونَ بِالاَمرِ فِي
بَعضِ الاَوقَاتِ حَوَّلَهُ مِنَ الضَّرَرِ
اِلَى النَّفعِ كَمَا يَتَّخِذُ الاُستَاذُ صِفَةَ
الغَضَبِ فِي التِّلمِيذِ ذَرِيعَةً
لِعُلُوِّ الهِمَّةِ وَالغَيرَةِ وَالنَّشَاطِ
كَنَهرٍ فَاضَ فَاتُّخِذَت لَهُ القَنَاطِرُ
وَالسُّدُودُ وَالحَوَاجِزُ لِيُحَوَّلَ اِلَى
سَقيَا الاَرضِ عَنِ الفَسَادِ فِيهَا۔
وَكَمَا يُحَوِّلُ الطَّبِيبُ حُبَّ المَرأَةِ
لِلزِّينَةِ وَالجَمَالِ اِلَى المُحَافَظَةِ
عَلَى الصِّحَّةِ فَيَتبَعُهَا بَقَاءُ الجَمَالِ
وَكَمَا يَجِدُّ عُلَمَاءُ الاَخلَاقِ
فِي تَحوِيلِ وِجهَةِ المُقَامِرِينَ
فِي الاَموَالِ اِلَى المُغَالَبَةِ فِي
الفَخَارِ وَحَوزِ المَجدِ وَالشَّرَفِ
وَالرِّفعَةِ وَيَقُولُونَ لَهُم "اِمَّا
هُلكًا وَاِمَّا مُلكًا" كَمَا يَقُولُ
المُقَامِرُ: "اِمَّا غِنًى كَامِل وَ
اِمَّا فَقرٌ شَامِل" وَكَمَا يُحَوَّلُ
حُبُّ الجَمَالِ اِلَى رِقَّةِ الشُّعُورِ
وَالوِجدَانِ وَكَمَا تُتَّخَذُ رَذِيلَةُ
كَثرَةِ الكَلَامِ فَضِيلَةً فِي الوَعظِ وَ

فرمانرواؤں کو غلامی کی ضرورت پڑ ہی جاتی ہے
تو اس کے ضرر کو نفع میں تبدیل کر دیا، جیسا کہ
استاد غصے کی صفت کو جو شاگرد میں ہوتی ہے
بلندیٔ ہمت اور غیرت و نشاط کا ذریعہ بنا
دیتا ہے، جیسے کہ طغیانی پر آئے ہوئے دریا
کے لئے پل اور بند بنا دیے جاتے
ہیں تاکہ زمین کو خراب کرنے کے عوض اس
کی آبپاشی کے کام آئیں۔ اور جیسے کہ طبیب
عورتوں کی زیبائی اور آرائش کی خواہش کو تندرستی
کی محافظت سے تبدیل کر دیتا ہے تو خوبصورتی کی
بقاء خود اس کے بعد حاصل ہو جاتی ہے۔
اور جیسا کہ عالمانِ اخلاق مال سے قمار بازی
کرنے والوں کے رُخ کو مفاخرت کے مقابلے
اور بزرگی اور برتری حاصل کرنے کی طرف پھیرنے
میں کوشش کرتے اور ان کو کہتے ہیں "یا
تخت یا تختہ"
جیسے کہ جواری کہا کرتا ہے "یا پوری تونگری
یا ساری درویشی" اور جیسے کہ حسن پرستی
نازک خیالی میں بدل دی جاتی ہے۔
اور جس طرح بسیار گوئی کی رذیلت کو وعظ و
خطابت میں لا کر فضیلت بنا لیا جاتا ہے تاکہ

الخطابة لئلا تضيع سدًى او نضر ضررًا عظيمًا.

على هذا جعل الاسلام الرق مدرسة عظمى يتخرج منها اولئك الجهلاء في الامم المنحطة فهو بهذا درأ شرًا باتقاء الامم المغيرة، و جلب نفعًا عظيمًا بجلب الارقاء و تعليمهم و تدريبهم و تمليكهم مقاليد السياسة فكان العبيد و عبيد العبيد يتولون الادارة والمالية والجندية ثم يتولون الملك و يدعى لهم على المنابر۔ ولعلك ايها القارى تسمع عن بني الاخشيد و هم عبيد الدولة العثمانية ملكوا مصر و الشام و الحرمين، ثم قام كافور الاخشيد، و هو عبد عبيدنا فصار ملكًا على مصر و مدحه المتنبي و قرنه بسيف الدولة بل فضله عليه في المنتصف القرن الرابع.

جلب المعتصم الاتراك. و ولاهم الجندية فنظم امرهم و

بیکار ضائع نہ ہو یا کوئی بھاری نقصان نہ پہنچائے۔

اس بنا پر اسلام نے غلامی کو ایک عظیم الشان درس گاہ بنا دیا جس میں سے گری ہوئی قوموں کے یہ جاہل سند فضیلت حاصل کر کے نکلتے ہیں۔ پس اسنے اس طرح (ایک تو) غارتگر قوموں سے اپنا بچاؤ حاصل کر کے ایک شر کو دور کیا اور (دوسرے) غلاموں کو لا کر انکو علم تہذیب سکھا کر اور سیاست وحکمرانی کی چابیاں دے کر ایک بہت بڑا نفع کمایا، چنانچہ غلام اور غلاموں کے غلام اولاً انتظامی، مالی اور فوجی عہدوں پر سرفراز ہوتے اور پھر عنان سلطنت کو ہاتھ میں لے لیتے تھے، اور ممبروں پر انکے لئے دعائیں مانگی جاتی تھیں اور اے پڑھنے والے تو نے بنی اخشید کا حال سنا ہوگا یہ لوگ دولت عثمانیہ کے غلام تھے اور مصر و شام اور حرمین پر حکمران رہے۔ پھر کافور اخشیدی اٹھا وہ بھی ہمارا غلام تھا، وہ سلطان مصر ہوا، اور متنبی نے چوتھی صدی کے نصف میں اسکی مدح کر کے اس کو سیف الدولہ کے ساتھ ملا دیا بلکہ اس سے بھی اوپر چڑھا دیا۔

معتصم نے ترکوں کو لا کر ملٹری کا کام ان کو سپرد کیا، بالآخر ان کا کام سدھرا اور

صَارَ الأَمرُ بِأَيدِيهِم وَكَانَ مِن ذَالِكَ الأَخشِيدِيُّونَ وَالطُّولُونِيُّونَ وَمَا كَانَ بيبرس وَالمُظَفَّرُ وَالمَمَالِيكُ البَرِّيَّةُ وَالبَحرِيَّةُ إِلَّا مَمَالِيكُ المُسلِمِينَ تَوَلَّوا أَمرَهُم.

أَبَعدَ ذَالِكَ يَشُكُّ عَاقِلٌ فِي أَنَّ الإِسلَامَ حَوَّلَ رَذِيلَةَ الرِّقِّ إِلَى فَضِيلَةٍ عُظمَى وَهُوَ التَّدرِيسُ وَالتَّعلِيمُ. الرِّقُّ فِي الإِسلَامِ كَانَ كُلِّيَّةً كُبرَى وَيُعَلَّمُ فِيهَا أَبنَاءُ الأُمَمِ الضَّعِيفَةِ الَّتِي تَأبَى نَشرَ التَّعلِيمِ فِي بِلَادِهَا

وَمَن ذَا الَّذِي يَرجُو مِنَ العَسَاكِرِ الإِنكِشَارِيَّةِ الَّذِينَ تَقَوَّيَت بِهِم الدَّولَةُ التُّركِيَّةُ زَمَنًا طَوِيلًا أَن يَتَعَلَّمُوا وَيَتَهَذَّبُوا فِي دِيَارِ آبَاءِهِم الجُهَلَاءِ. هٰذَا مَا رَأَيتُهُ فِي مَسئَلَةِ "الرِّقِّ فِي الإِسلَامِ" فَليَأتِنَا رِجَالُ العِلمِ وَالسِّيَاسَةِ بِأُورُوبَا بِمِثَالٍ وَاحِدٍ مِن أَتبَاعِ وَصَايَا المَسِيحِ عَلَيهِ السَّلَامُ الَّذِي نُحِبُّهُ كَحُبِّهِم وَنُجِلُّهُ أَعظَمَ إِجلَالٍ

نظامِ سلطنت ان کے ہاتھوں میں آگیا ایسے ہی اخشیدی اور طولونی تھے۔ اور بیبرس اور مظفر اور بری اور بحری غلام مسلمانوں کے غلام ہی تو تھے جو ان کے فرمانروا ہو گئے تھے۔

کیا اس کے بعد بھی کوئی عاقل اس میں شک کریگا کہ اسلام نے غلامی کی رذیلت کو فضیلت عظمیٰ بنا دیا ہے اور وہ تعلیم و تدریس ہے۔ غلامی اسلام میں ایک بہت بڑا کالج تھا جس میں ان کمزور قوموں کے فرزندوں کو تعلیم دی جاتی تھی جو اپنے ملک میں تعلیم پھیلانے سے اباء و انکار کرتی تھیں۔

اور ینگچری افواج جن کی بدولت ترکی حکومت مدت دراز تک مضبوط رہی کون ان سے یہ توقع رکھ سکتا تھا کہ وہ اپنے جاہل باپ دادوں کے ملک میں علم و تہذیب حاصل کر سکتے تھے۔ یہ تو ہے "اسلام میں غلامی" کے مسئلے پر میری نگاہ کا ماحصل، اب یورپ کے مردانِ علم و سیاست حضرت مسیح علیہ السلام کے حکموں پر چلنے والوں کی ایک مثال لاکر ہم کو دکھائیں۔ وہ حضرت مسیح جن سے ہم بھی ویسی ہی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ وہ اور جن کی ہم ان کے

لِيَأْتُوا لَنَا بِبُرْهَانٍ وَاحِدٍ عَلَى أَنَّهُمْ
وَلَّوُا الْعَبِيْدَ السُّوْدَ أَوِ الْبِيْضَ إِدَارَةً
صُغْرٰى أَوْ كُبْرٰى فَضْلًا عَنِ الْمُلْكِ
نَحْنُ لَا نَعْتَرِضُ عَلَى الْمَسِيْحِيَّةِ لِأَنَّا
نُجِلُّ صَاحِبَهَا وَإِنِ اعْتَرَضُوْا عَلَى
الْإِسْلَامِ فَإِيْمَانُنَا بِعِيْسٰى كَإِيْمَانِنَا
بِاللّٰهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ
وَإِنَّمَا نَحْنُ نُحَكِّمُ التَّارِيْخَ وَنَسْئَلُهُمْ
أَيْنَ ذَهَبَتْ عَنَاصِرُ أَمْرِيْكَا الْأَصْلِيُّوْنَ
وَقَدْ وَعَظَ رِجَالُ الدِّيْنِ الْقِسِّيْسُوْنَ
وَالرُّهْبَانُ . فَمَنْ ذَا الَّذِيْ أَجَابَ
نِدَاءَهُمْ؟ وَمَا لِأَسْتَرَالِيَا يَتَقَهْقَرُ
نَسْلُ الْوَطَنِيِّيْنَ فِيْهَا؟ وَمَا لَنَا
لَا نَرٰى رِجَالًا مِنَ الْعَبِيْدِ يُمَثِّلُوْنَ
تَارِيْخًا فِيْ أُوْرُبَا أَوْ أَمْرِيْكَا كَمَا
مَثَّلُوْهُ فِي الشَّرْقِ!

لَا جَوَابَ عَلٰى هٰذَا إِلَّا أَنَّ
الْمُسْلِمِيْنَ اعْتَادُوْا عَلٰى صِدْقِ
النِّيَّةِ فِي التَّعْلِيْمِ وَالْإِرْشَادِ وَ
اتِّبَاعِ نَصَائِحِ دِيْنِهِمْ لَا سَبِيْلَ
لِسَرْدِ وَصَايَا النَّبِيِّ الْآنَ وَلٰكِنْ
نَذْكُرُ مُلَخَّصَهَا فِيْ قَوْلٍ وَجِيْزٍ:

بڑھکر تعظیم کرتے ہیں ہاں وہ ہمارے پاس ایک ہی دلیل لے آئیں کہ انھوں نے بھی اپنے گورے یا کالے غلاموں کو سلطنت تو درکنار کوئی چھوٹا موٹا انتظام بھی تفویض کیا ہو۔ ہم مسیحیت پر اعتراض نہیں کرتے کیونکہ ہم مسیحؑ کی تعظیم کرتے ہیں اگرچہ مسیحی اسلام پر معترض رہتے ہیں۔ ہمارا عیسیٰؑ پر ویسا ہی ایمان ہے جیسا ہمارا ایمان اللہ پر، ہم اللہ کے رسولوں میں کسی ایک کو بیچ سے خارج نہیں کرتے، ہم تو تاریخ کو منصف ٹھہراتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ پادریوں اور پوپوں کے وعظ کہتے کہتے امریکہ کے اصلی باشندے کدھر چلے گئے؟ کون ہے جس نے ان کی پکار کو سنا اور یہ آسٹریلیا کا کیا معاملہ ہے کہ اسکے وطنی لوگوں کی نسل پیچھے ہٹتی چلی جارہی ہے؟ اور یہ کیا بات ہے کہ ہم یورپ یا امریکہ میں غلاموں کو کوئی تاریخ ممثل کرتے نہیں دیکھتے جیسا کہ انھوں نے مشرق میں اسکو ممثل کیا تھا!

اس کا بجز اسکے کوئی جواب نہیں کہ مسلمان تعلیم و ارشاد اور احکام دین کی پیروی میں خلوص نیت کی خو رکھتے ہیں۔

اب نبی علیہ السلام کے احکام کی تفصیل کا موقع نہیں لیکن ایک مختصر سے قول میں ہم ان کا ملخص ذکر کرتے ہیں:—

أَمَرَ أَنْ يُجْعَلَ الْعَبْدُ فِي مَقَامِ
الِابْنِ فَعَمِلَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مَنْ
كَانَ فِي شَكٍّ مِنْ ذَالِكَ فَلْيَنْظُرْ
لِأَحْوَالِ مِصْرَ الْآنَ فَإِنَّكَ لَتَجِدُ
لِبَقَايَا الْمَعْتُوْقِيْنَ فِي بِلَادِنَا مِنَ
الْمَالِ وَالْعِقَارِ وَالْأُبَّهَةِ وَالْجَلَالِ
مَا بِهِ يَسْتَعْبِدُوْنَ الْأَحْرَارَ وَ
يَسُوْدُوْنَهُمْ مِنْ غَيْرِ إِنْكَارٍ كَمْ يُفَضِّلُ
الْمُسْلِمُ عَبْدَهُ عَلَى كُلِّ قَرِيْبٍ وَ
بَعِيْدٍ. أَيَسْتَطِيْعُ ذَالِكَ الْمُعْتَرِضُ
عَلَى الْإِسْلَامِ أَنْ يُعَامِلَنَا بِمَا عَامَلْنَا
بِهِ أَرِقَّاءَنَا فَيَتَّخِذُ أَصْغَرَ الطَّبَقَاتِ
عِنْدَنَا قُوَّادَ الْجُيُوْشِ فِي انكلترا
وسائر الجزائر البريطانية فيحل
الفلاح محل الادوارد فوق عرش
الملك وتُضْرَبُ لَهُ الْمُوْسِيْقِي كَمَا
ضَرَبَهَا الْمُسْلِمُوْنَ لِكَافُوْرِ الْأَخْشِيْدِي
عَبْدَ عَبْدِهِمِ الْأَسْوَدِ؟ إِنَّ
مُقْتَرِحَ مِثْلِ هٰذَا يُعَدُّ مِنَ
الْمَهْوُوْسِيْنَ. وَإِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ
اوروبا أَنْ تَتَّخِذَ ارقى الطبقات
عِنْدَنَا فِي إِدَارَتِهَا فِي بِلَادِهَا فَضْلًا

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ غلام کو بیٹے کے درجے پر
رکھا جائے۔ سو مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔
جسکو اس بات میں کچھ شک ہو، وہ اب مصر
کے حال پر نگاہ ڈال لے، تو وہ ہمارے آزاد
کردہ غلاموں کی نسل کے پاس ہمارے ملک
میں وہ اموال و املاک اور ایسی شان و شوکت
دیکھیگا جس سے بغیر کسی انکار کے آزادوں کو
غلام بنا رہے ہیں اور ان پر آقائی فرما رہے ہیں۔ اکثر
مسلمانوں نے اپنے غلام کو ہر نزدیک و دور پر فضیلت
دی ہے۔ کیا اسلام پر معترض ہونے والا یہ کر سکتا
ہے کہ ہم سے ویسا ہی معاملہ کرے جو ہم نے اپنے
غلاموں سے کیا تھا وہ بھی ادنے طبقے کے لوگوں
کو انگلستان اور باقی جزائر برطانیہ میں سپہ سالار
بنائے اور ایک کسان کو تخت سلطنت پر
اڈورڈ کی جگہ بیٹھنے کا موقع دے اور اس کے
لئے اسی طرح بینڈ بجے جس طرح مسلمانوں نے
اپنے غلام ابن غلام کافور اخشیدی حبشی کے
لئے بجایا تھا؟ یقیناً ایسی درخواست کرنے
والا ہوس باز سمجھا جائے گا۔ اور جب وہ
ہمارے ادنے تو درکنار اونچے طبقے والوں
کو بھی اپنے انتظام ملک میں نہیں لے
سکتا بلکہ . . . .

عَنْ أَدْنَى الطَّبَقَاتِ عِنْدَ نَابِلْ لَمْ
تَسْمَحْ لَهَا نَفْسُهَا الْكَرِيمَةُ
بِإِعْدَادِ أُمَّتِنَا لِحُكْمِ بِلَادِنَا بِأَنْفُسِنَا بَلْ
تَرَكَتْنَا أَكْثَرُ الدُّوَلِ عَدْلاً وَرَحْمَةً
تَحْتَ نِيرِ الِاسْتِعْبَادِ الْحَقِيقِيِّ وَ
التَّظَاهُرِ بِالرَّحْمَةِ أَمَداً طَوِيلاً.

لِيَتْرُكِ الْعَالَمُ الِاسْتِرْقَاقَ
وَلْتَمُدَّ الدُّوَلُ أَيْدِيَهَا مَعاً
لِلِاشْتِرَاكِ فِي مُحَارَبَةِ هٰذِهِ
الْوَصْمَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَنَحْنُ مَعَاشِرُ
الْمُسْلِمِينَ أَوَّلُ الْمُسَارِعِينَ لَهَا.
وَهَلْ أُنَبِّئُكَ بِكَيْفِيَّةِ تَقْسِيمِ
بَيْتِ الْمَالِ عَلَى الْمَصَارِفِ؟

جَاءَ فِي الْقُرْآنِ الشَّرِيفِ
فِي سُورَةِ التَّوْبَةِ أَنَّ الْمَحْصُولَ
الْمُجْتَمِعَ مِنْ أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ
الْمُسْتَخْرَجَةِ مِنَ الْأَرَضِينَ وَالتِّجَارَاتِ
وَالزَّرْعِ وَزَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَغَيْرِهَا تُقْسَمُ ثَمَانِيَةَ أَقْسَامٍ:
(١) لِلْقَوْمِ الَّذِينَ اشْتَدَّ فَقْرُهُمْ.
(٢) وَلِلْمَسَاكِينَ الَّذِينَ هُمْ أَقَلُّ فَقْراً.
(٣) وَلِمُوَظَّفِي الْحُكُومَةِ.

اس کی ذات گرامی اس کو یہ بھی اجازت نہیں دیتی کہ وہ ہم کو ہمارے اپنے ملک کی حکومت کے لئے تیار کرے بلکہ سب سے بڑی عادل و مہربان حکومت نے حکومت دراز تک حقیقی غلامی کے جوئے کے نیچے اپنی مہربانی کا تختہ مشق بنا رکھا ہے۔

دنیا غلام بنانا چھوڑ دے اور حکومتیں اس عیب انسانیت کے محاربہ میں حصہ لینے کے لئے یکدست اپنے ہاتھ بڑھائیں، اور ہم مسلمان سب سے پہلے اس تگ و دو میں شریک ہوں گے۔ اور کیا میں تم کو بیت المال کے خرچ کرنے کی کیفیت کا حال بتاؤں کہ کس طرح انکی حصہ بندی ہوئی ہے:-

قرآن شریف کی سورۂ توبہ میں آیا ہے: کہ زمینوں، تجارتوں، کھیتیوں سے نکالے ہوئے صدقات اور سونے چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ کے مالوں سے جمع شدہ آمدنی آٹھ حصوں میں بانٹی جاتی ہے :-

(۱) ان لوگوں کے لئے جن کی حاجتمندی سخت ہو
(۲) ان مسکینوں کیلئے جن کو احتیاج کمتر ہو۔
(۳) سلطنت کے ملازموں کے لئے۔

(٤) وَلِلْقَوْمِ الَّذِيْنَ نَصْطَفِيْهِمْ لِمَحَبَّتِنَا كَسُفَرَاءِ الدُّوَلِ وَاَهْلِ السِّيَاسَةِ وَذَوِي الْمَوَدَّةِ مَعَنَا مِنَ الْمَسِيْحِيِّيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَعَامَّةِ النُّزَلَاءِ فِيْ بِلَادِنَا وَالْمُتَوَدِّدِيْنَ اِلَيْنَا مِنَ الْمُعَاهِدِيْنَ ۔

(۴) اور ان لوگوں کے لئے جن کو ہم اپنی محبت کے لئے انتخاب کریں، مثلاً حکومتوں کے سفیر اور اہلِ سیاست اور مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں سے ہمارے ساتھ دوستی رکھنے والے، اور ہمارے ملک میں عام وارد ہونے والے اور معاہدین میں سے ہمارے دوست ۔

(٥) وَتَكُوْنُ الرَّقِيْقُ لِاِبَادَةِ هٰذِهِ النَّوْعِ مِنَ الْوُجُوْدِ اَوْ تَقْلِيْلِهٖ وَفِيْ مُسَاعَدَةِ اُولٰئِكَ الرِّجَالِ الْعُظَمَاءِ الَّذِيْنَ يَغْرَمُوْنَ الْاَمْوَالَ فِيْ اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَهٰكَذَا فِيْ اِصْلَاحِ الدُّيُوْنِ الَّتِيْ عَلٰى اَبْنَاءِ الْاُمَّةِ حَتّٰى لَا تَضِيْعَ اَمْلَاكُهُمْ فَيَهْلِكَ الدَّائِنُ الْمُدِيْنُ ۔

(۵) اور غلاموں کا محکمہ اس نوع کو لوحِ ہستی سے مٹانے یا گھٹانے کے لئے، اور ان شاندار لوگوں کی مدد میں جو باہمی اصلاحات کے بارے میں مالوں کا خسارہ یا تاوان اٹھاتے ہیں، اور اسی طرح ان قرضوں کی اصلاح میں جو فرزندانِ قوم پر چڑھے ہوئے ہوں تاکہ ان کی املاک ضائع نہ ہوں کہ اس سے لینے دینے والے دونوں ہی تباہ ہو جائیں ۔

(٦) وَلِلْاَعْمَالِ الْعَامَّةِ مِنَ الرَّيِّ وَاِصْلَاحِ الطُّرُقِ وَالْهَنْدَسَةِ وَالْجَيْشِ وَبِنَاءِ الْحُصُوْنِ وَغَيْرِهِمَا مِمَّا تَعُمُّ الْحَاجَةُ اِلَيْهِ ۔

(۶) اور اعمالِ عامہ (Public Works) کے لئے جیسے آبپاشی، سڑکوں کی درستی، فنِ تعمیر، لشکر اور کوٹ اور قلعے بنانا اور ان کے سوا اور کام جن کی ضرورت عام ہوتی ہے ۔

(٧) وَلِبِنَاءِ النُّزُلِ لِلْاَضْيَافِ مِنَ السَّائِحِيْنَ الْوَارِدِيْنَ عَلَيْنَا مِنَ الْبِلَادِ الْقَرِيْبَةِ وَالْبَعِيْدَةِ وَاِكْرَامِهِمْ مَعَ شُرُوْطٍ وَاَحْوَالٍ خَاصَّةٍ فِيْ

(۷) اور نزدیک و دور ملکوں سے آنے والے سیاحوں کے واسطے مہمان خانے تعمیر کرنے اور ان کے احترام کے لئے اور ان تمام امور میں خاص خاص شرطوں اور حالتوں کے ساتھ ۔

یع ذٰلِکَ وَھِیَ ھٰذِہِ الآیَۃُ :
(اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَ
سَاکِیْنَ وَالْعَامِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ
بُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِیْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ
یْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ)
عَجَبًا کَیْفَ یَقُوْلُ فَرِیْضَۃً فِیْ
نَ التَّقْسِیْمِ حَتّٰی یَجْعَلَہٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ
مِنْ جُزْءٍ کَبِیْرٍ مِّنْ اَمْوَالِھِمْ لِاِغَاثَۃِ
رِقَّاءِ وَاِبْطَالِ ھٰذِہِ الصِّفَۃِ وَ
نُھَا فِی الْقُرْاٰنِ بِمَصَالِحِ الْحُکُوْمَۃِ
لْبِلَادِ مِنَ الرَّیِّ وَالْھَنْدَسَۃِ وَ
طِّبِّ ثُمَّ نَرَاہُ عِنْدَ الْاِسْتِرْقَاقِ لَا
لِنُ بِشَیْءٍ بَلْ یَقُوْلُ فَاِمَّا مَنًّا
دُ وَاِمَّا فِدَاءً)
اِذَنْ فَنَحْنُ نُعْلِنُ الْمَلَأَ اَنَّ
سْلَامَ یَنْبِذُ الرِّقَّ نَبْذًا وَیَکْرَھُہٗ
دَّ الْکَرَاھَۃِ وَیَاْمُرُ بِالْمُسَاعَدَۃِ
اِبَادَتِہٖ مَتٰی اٰنَ الزَّمَنُ . وَھَاھُوَ
فَتْ اٰزِفَ فَھَا نَحْنُ مَعَکُمْ وَاَمْوَالُنَا
دِمُھَا لِھٰذَا الْغَرَضِ الشَّرِیْفِ
ن کَانَتْ لَنَا دَوْلَۃٌ وَدَجَعَ الرِّقُّ

اور وہ آیت یہ ہے :-
(صدقات تو فقیروں اور مسکینوں کے
لئے ہیں، اور ان کے لئے جو زکوٰۃ کے کاموں پر
مامور ہوں، اور جنکی تالیف قلوب منظور ہو، اور غلاموں کی
آزادی میں اور جو تاوان بھرنیوالے ہوں اور راہ خدا
اور مسافروں کیلئے۔ (یہ) فریضہ (ہے) اللہ کا)
محل تعجب ہے کیسے وہ اس تقسیم کو فریضہ
فرما رہا ہے، یہاں تک کہ مسلمانوں پر انکے مالوں
کا ایک بڑا حصہ غلاموں کی فریاد رسی اور
غلامی کے مٹانے کے لئے ضروری ٹھہرا رہا ہے اور
اسکو قرآن میں ملک و سلطنت کی مصلحتوں
جیسے آبپاشی، انجینیری اور طب وغیرہ کے
ساتھ شامل کرتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ
غلام بنانے کیوقت کچھ نہیں بولتا بلکہ کہتا ہے (پھر اسکے
بعد یا تو احسان کرنا ہے یا فدیہ لیکر چھوڑ دینا)۔
جبھی تو ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ اسلام
غلامی کو پھینک مارتا ہے، اور اس سے سخت نفرت
کرتا ہے، اور وقت آجانے پر اس کے مٹا دینے
میں معاونت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور لیجئے
اب وہ وقت آگیا ہے، اور لیجئے اب ہم تمہارے
ساتھ ہیں اور ہم اپنے مال اس غرض شریف کیلئے
حاضر کردینگے، ذرا ہماری نوبت آلینے دیجئے اور غلامی

اِلٰی اٰنَّہٗ اَمْرٌ سِیَاسِیٌّ بحث فَدَعُوْا کو ایک خالص سیاسی معاملہ ہو لینے دیجئے، اب اس
الکلام فِیْہِ مَعَ الِاسْلَامِ وَخَاطِبُوْنَا معاملے میں اسلام کے ساتھ بات چیت چھوڑ دیجیے
نَحْنُ الْمُسْلِمِیْنَ نُجِبْکُمْ۔ اور ہم مسلمانوں سے گفتگو فرمائیے ہم آپکو جواب دینگے۔

مباحث ادبیہ

اس عنوان کے تحت امام رازیؒ کی تفسیر کبیر میں سے لغت و اعراب کے متعلق چند ایسے لطیف مسائل اور انیق فوائد پیش کیے جاتے ہیں جن کا مطالعہ طالبان زبان عربی کے لیے انشاء اللہ بہت دلچسپ ہوگا۔

پہلا باب

کلمہ اور قائم مقام کلمہ کی بحث میں

اور اس باب میں کئی مسئلے ہیں

پہلا مسئلہ

معلوم ہونا چاہیے، کہ سب سے کامل طریق ان چیزوں کی شناخت پیدا کرنے کا جن کو الفاظ بتاتے ہیں اشتقاق کا طریقہ ہے۔ اشتقاق دو طرح پر ہوتا ہے: اشتقاق اصغر اور اشتقاق اکبر۔

(۱) اشتقاق اصغر، جیسے ماضی و مضارع اور اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہ کا مصدر سے نکلنا۔

(۲) اور اشتقاق اکبر کا بیان اس طرح ہے۔ کہ جب کوئی کلمہ چند حرفوں سے ملکر بنا ہوگا۔ تو وہ ضرور اُلٹایا پلٹایا جاسکیگا۔ ایسے مرکب کلمے کا پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ دو حرفوں سے مل کر بنا ہو۔ اس صورت میں وہ دو ہی طرح پلٹ سکیگا۔ جیسے مِنْ اور اس کا اُلٹ نِمْ۔ دوسرا درجہ یہ، کہ تین حرفوں سے مل کر بنا ہو جیسے حَمْد، اور یہ کلمہ چھ طور پر الٹایا جا سکتا ہے۔ اس طرح کہ ان تینوں میں سے ہر حرف اس کلمہ کے شروع میں رکھا جاسکتا ہے اور ہر صورت میں باقی دونو حرف دو وجہ پر واقع ہو سکتے ہیں۔ اور تین کو دو میں ضرب کرنے سے چھ حاصل ہوتے ہیں۔ پس سہ حرفی کلمات کا چھ طرح پر اُلٹاؤ پلٹاؤ ہو سکتا ہے: (۱) ح م د (۲) م د ح (۳) د ح م (۴) م ح د (۵) ح د م (۶) د م ح)+

تیسرا درجہ یہ ہے کہ کلمہ رباعی (چہار حرفی) ہو جیسے عقرب، ثعلب۔ یہ چوبیس وجہ پر اُلٹ سکتا ہے۔ اس واسطے کہ ان چاروں حرفوں میں سے ہر حرف اس کلمے کی ابتدا میں رکھا جاسکتا ہے اور ان چاروں صورتوں میں سے ہر ایک مین باقی تینوں حرف چھ طرح پر اُلٹائے جاسکتے ہیں اور ۴ × ۶ کا حاصل ۲۴ ہی ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد چوتھا درجہ یہ ہے کہ کلمہ خماسی ہو (یعنی پانچ حرفی) جیسے سَفَرجل۔ یہ ایک سَو بیس قسم کی تقلیبیں قبول کرسکتا ہے۔ اس واسطے کہ ان پانچ حرفوں میں سے ہر ایک اس کلمے کے شروع میں آسکتا ہے۔ اور ان پانچوں شکلوں میں باقی چاروں حرف چوبیس ۲۴ وجہوں پر آسکتے ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔ سو پانچ کو چوبیس میں ضرب کرنے سے نتیجہ ایک سو بیس ہی نکلتا ہے۔ اور اس باب میں ضابطہ یہ ہے کہ جب تم کو سب سے کم درجہ کے عدد کی تقلیبات ممکنہ معلوم ہوجائیں اور پھر تم اس کے اوپر کے عدد کی تقالیب ممکنہ دریافت کرنا چاہو تو اس اوپر کے عدد کو اس کی حاصل شدہ تقلیبوں میں ضرب دے ا

واللہ اعلم ؂

دوسرا مسئلہ

معلوم رہے کہ اشتقاق اصغر کا حال تو بآسانی عبارت میں لایا جا سکتا ہے، اور معمول و مستعمل ہے، مگر اشتقاق اکبر کی رعایت دشوار ہے گویا کہ سہ حرفی کلمات کے سوا اسکی رعایت ممکن ہی نہیں۔ اس لئے کہ سہ حرفی لفظوں کی تقلیبیں چھ سے زائد نہیں ہوتیں۔ مگر چار حرفی اور پنج حرفی لفظوں کی تقلیبیں بہت کثرت سے ہوتی ہیں اور زیادہ تر مہمل (بیکار)، اس لئے اس قسم کے اشتقاق کی رعایت شاذ و نادر ہی ہو سکتی ہے۔ ثلاثیات (تین حرف والے کلموں) میں بھی ایسے کلمات کمیاب ہیں، جن کی ساری الٹی شکلیں (تقلیبیں) معتبر ہوں۔ بلکہ اکثر بعض کار آمد ہوتی ہیں اور بعض بیکار۔ مباحث لغویہ کی تحقیق میں یہی قدر ممکن بڑی انتہا ہے۔

تیسرا مسئلہ

کلمے کی تفسیر

معلوم رہے کہ کاف اور لام اور میم کی ترکیب (اپنی تقالیب ممکنہ کے موافق) چھ طور پر ہے۔ اور قوت و شدت کے معنے دیتی ہے۔ پانچ طور معتبر ہیں۔ ایک ضائع ہے (ضائع کوئی نہیں لغۃ میں موجود ہے)۔

اول: ک. ل. م. اسی سے لفظ کلام نکلا ہے۔ کلام شنوائی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ اس میں تاثیر کرتا ہے۔ اور اپنے معنوں کے ذریعے ذہن میں بھی تاثیر کرتا ہے اور اسی سے لفظ کلم ہے بمعنی زخم اور اس میں شدت ہے۔ اور کلام کے معنی ہیں مَا غَلَظَ مِنَ الْاَرْضِ (جو زمین سخت و غلیظ ہو) اور یہ غلظت بوجہ اسکی شدت کے ہوگی۔

دوم: ک. م. ل. اس میں قوت کے معنی بدیں لحاظ ہیں کہ کامل ناقص سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

سوم: ل. ک. م. لکم (مکا مارنا) میں شدت کے معنی ظاہر ہی ہیں۔

چہارم: م. ل. ک. اور اسی سے ہے بِئرٌ مَکُوْلٌ (چاہ کم آب) کنواں جس کا پانی کم ہو گیا ہے۔ سو ایسی حالت میں اس پر آنا ناگوار ہی ہوتا ہے۔ اور اس پر آنے کے وقت ایک

م کی شدّت حاصل ہوتی ہے۔

پنجم: م ل ک ۔ ملکتُ العجین کے معنی ہیں، مینے آٹے کو اتنا گوندھا کہ اس میں
ت وقوت پیدا ہوگئی۔ اور ملک الانسان اور املکت الجاریہ سے بھی ایک
م کی قدرت ظاہر ہے۔

چوتھا مسئلہ

لفظ کلمہ کبھی کبھی ایک ہی لفظ کے بارے میں بولا جاتا ہے اور اس سے مراد ہوتی ہے کلام کثیر
جس کے اجزا ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوں۔ چنانچہ پورے قصیدے کو کلمہ کہتے ہیں۔ اور
ہیں کلمۂ شہادۃ اور کہا گیا ہے اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ (اچھی بات صدقہ ہے)
ور کلام الٰہی میں آیا ہے (قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ:
ں نے کہا: اے میرے رب مجھے پھر بھیج دے تاکہ میں اس میں جس کو چھوڑ آیا ہوں کوئی اچھا عمل
کروں) ۔ (کَلَّآ اِنَّھَا کَلِمَۃٌ ھُوَ قَآئِلُھَا : نہیں نہیں یہ تو ایک کلمہ ہے جس کو وہ کہہ رہا
ہے) ۔ آیہ میں اس سارے جملہ: رَبِّ ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کو لفظ
سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فتامل +

اور چونکہ مجاز، اشتراک سے اولیٰ ہے۔ لہٰذا ہم نے جان لیا کہ لفظ کلمہ کا اطلاق کلام
مرکب پر مجاز ہے، بدو وجہ: اول یہ کہ مرکب مفردات سے مل کر بنتا ہے۔ سو لفظ کلمے کا اطلاق
م مرکب پر اسم جز کا اطلاق کل پر ہوگا۔ اور دوم یہ کہ کلام کثیر کے اجزا جب ایک دوسرے
سے وابستہ ہوں تو اسکو ایک قسم کی وحدت اور مفرد کے ساتھ مشابہت حاصل ہوجاتی ہے۔
مشابہت بھی حسنِ مجاز کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور لفظ کلمہ کا کلام طویل پر اطلاق
اسی سبب سے ہے۔

(باقی باقی)

اعتذار: حضرت مولٰنا عبدالحق عباس قبلہ کے زیادہ بیمار ہو جانے کی وجہ سے رَوْضَۃُ
الْاَطْفَال کا حصہ تیار نہیں ہوسکا۔ یہ کمی آیندہ اشاعت میں انشاء اللہ
پوری کردی جائیگی۔

ایڈیٹر

رجسٹرڈ ایل ۵۵۵۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳ے ۔ فی پرچہ ۴ر ۔

۴۔ اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا
(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیام اسلام

جلد ۱۴	اگست ۱۹۴۳ء - رجب ۱۳۶۲ھ	نمبر ۸

ایمان اور قرآن

ایمان کے جتنے رکن ہیں، اگر یہ کہا جائے، کہ ان سب کی بنیاد "قرآن پر ایمان لانا ہے"، تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔

پہلا رکن اللہ پر ایمان لانا۔ ساری دنیا اللہ کو مانتی ہے، سب دینوں کے پیرو اللہ کو مانتے ہیں، عیسائی بھی اللہ کو مانتے ہیں، یہودی بھی اللہ کو مانتے ہیں، ہندو اور پارسی بھی اللہ کو مانتے ہیں، اور یہ سب اللہ کو جدا جدا صورت پر مانتے ہیں، کیا ان سب کا ایمان اللہ پر جو آپس میں ایکدوسرے سے مختلف ہے درست سمجھا جاسکتا ہے؟ کبھی نہیں۔

پھر ہم ایسے نادرست عقیدوں کی درستی کہاں سے کر سکتے ہیں؟ قرآن مجید سے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے۔

دوسرا رکن ملائکہ پر ایمان لانے کا ہے، ملائکہ پر بھی اہل مذاہب ایمان رکھتے ہیں لیکن کھاتے پیتے اور ہر قسم کی حیوانی خواہشوں سے لذت اندوز ہونے والے ملائکہ پر، ہم مسلمانوں کے نزدیک ملائکہ پر بھی ان کا ایمان صحیح نہیں۔ اسلئے کہ قرآن مجید نے ملائکہ کی کچھ اور

صفات بیان کی ہیں اور ملائکہ کو انھی کے مطابق ماننے سے ایمان بالملائکہ صحیح ہو سکتا ہے۔

تیسرا رکن اللہ کی کتابوں پر ایمان لانے کا ہے۔ یہ بھی قرآن ہی کی گواہیوں اور دلیلوں سے درست ہو سکتا ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ صحیح ایمان تک پہنچنے کا قرآن کے سوا اور کوئی راستہ نہیں اور کسی کے لئے نہیں۔ اللہ فرماتا ہے:-

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ	اسی طرح ہم نے تیری طرف وحی کی ایک روح اپنے امر کی تو نہ تو جانتا تھا کتاب کیا چیز ہے اور نہ ایمان کیا چیز؛ لیکن ہم نے اسے ایسی روشنی بنایا جس سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں راہ سمجھا دیتے ہیں اور بیشک تو سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔

اس آیت سے ہمیں واضح ہوتا ہے کہ :

(۱) قرآن مجید ایک روح ہے جس سے ہمیں حقیقی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اس روح سے زندگی حاصل نہ کریں یا نہ کر سکیں وہ مردہ ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (یہ تو ایک ذکر اور صاف و صریح قرآن ہے۔ تاکہ وہ (پیغمبر) ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن میں جان ہے اور کافروں پر وہ بات ثابت ہو جائے)۔ وہ بات کونسی ہے؟ اس کا پتہ ذیل کی آیتوں میں چلتا ہے

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ (اعراف ۱۷)	اور اللہ نے شیطان کو فرمایا: یہاں سے نکل جا بُرے حال سے مردود ہو کر۔ جو کوئی ان میں سے تیرے پیچھے چلیگا تو میں تم سب سے جہنم کو بھر دونگا۔
وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ	اور تیرے رب کی بات پوری ہوئی کہ میں

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (ہود: ۱۱۹) — سب جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھرپور کردونگا۔

مطلب دونو آیتوں کا یہ ہے کہ جن وانسان اس جہان میں دو قسم پر ہو جائینگے۔ ایک تو وہ ہونگے جو اللہ کی کتابوں کو سیکھ سمجھ اور سوچ بچار کر ان پر عمل پیرا رہینگے اور پیغمبروں کی راہ پر چلینگے، یہ مومن اللہ کی مہربانی سے بہشت بریں کے وارث ہونگے اور دوسرے وہ ہونگے جو شیطان کے بہکانے سے کلام اللہ سے روگردان اور شیطان کے تابع فرمان رہینگے۔ یہ سب دوزخ کے کندے بنینگے۔ گویا قرآن ہی اس وقت کفر و ایمان کی کسوٹی ہے۔ جن کو اس کی طرف رغبت نہیں وہ غیر متقی اور مردہ اور کافر اور جہنمی ہیں اور جو قرآن کو اپنا مرشد بنا لیتے ہیں وہ زندہ متقی، مومن اور وارثانِ جنت ہیں۔

(۲) دوسری بات سورۃ الشوریٰ کی مندرجہ بالا آیت سے یہ واضح ہو جاتی ہے کہ ایمان کا گیان حاصل کرنے کے لئے انبیاء بھی کلام اللہ کے محتاج ہیں، چنانچہ ہمارے پیشوا سرخیل انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نزولِ قرآن سے پہلے تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کس کو کہتے ہیں اور ایمان کیا چیز ہے اور یہی ظاہر ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى سے۔

(۳) تیسری بات اس آیت کریمہ سے یہ واضح ہوتی ہے کہ قرآن ہی وہ اللہ کا نور ہے، جس سے دونوں جہان کی سعادت اور کامیابی کا راستہ اللہ کے بندوں کو مل سکتا ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے: قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى: (کہہ دو: اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے۔ (البقرۃ: ۱۲۰ - الانعام: ۷۱)۔ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ (کہہ دو ہدایت اللہ کی ہدایت ہے۔ (آل عمران: ۷۳))۔

اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے:

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِىْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا — کہہ دو اگر میں راہ سے بھٹکا ہوا ہوں تو میرا بھٹکنا میری ہی جان پر پڑتا ہے، اگر میں نے

يُوحِيٓ إِلَيَّ رَبِّيٓ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝ (سبا ۵) — راہ پالی ہے تو اس وحی کی بدولت جو میرا رب مجھ پر کرتا ہے بیشک وہ نزدیک ہی سنتا ہے

آیت بالا میں ہمارے پیشوائے اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا گیا کہ میرا راہ راست پر ہونا صرف کلام اللہ کی پیروی کی بدولت ہے، اور اس کے بغیر میں بھی گم کردہ راہ ہوں۔

اسی واسطے اللہ نے صرف قرآن کے پیچھے چلنے کا حکم دیا ہے اور دیگر اولیاء کی پیروی سے نہی فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

اِتَّبِعُوا مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (۳) اعراف — اسی پر چلو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف اتارا گیا اور اسکے سوا اور رفیقوں کے پیچھے نہ چلو۔ تم کم ہی دھیان کرتے ہو۔

اور اپنے رسول سے فرمایا اِتَّبِعْ مَآ أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ (تو اس پر چل جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر وحی کیا جاتا ہے)۔ اور حکم دیا: قُلْ إِنَّمَآ أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ مِن رَّبِّي (کہدو میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی آتی ہے)۔

اب اس کے بعد وحی الٰہی سے برگشتہ ہونے پر جو نتیجہ مترتب ہوتا ہے اس کا حال سنئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اکرمؐ سے فرماتا ہے:

وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِيٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُۥ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ۝ وَلَوْلَآ أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيلًا ۝ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَوٰةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا — اور وہ تو ایسے لگتے تھے کہ تجھ کو اس وحی سے بچلا کر ہی رہینگے جو ہم نے تیری طرف بھیجی تھی، کہ تو ہم پر اس (وحی) کے سوا اور افترا کرے تب تو وہ تجھے اپنا گاڑھا دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم نے تجھکو استواری نہ بخشی ہوتی تو قریب ہی تھا کہ تو کچھ تھوڑا سا انکی طرف مائل ہو جائے۔ اور اگر ایسا ہو جاتا تو ہم تجھے زندگی کا اور مرگ کا دونا دونا

تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۵ عذاب چکھاتے پھر تجھ کو ہمارے خلاف کوئی یاور نہ ملتا ۔

مختصر ابن ابی جمرۃ

(۱۱۹)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَ أُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَ قَفَلَ وَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ صَدْرِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاءُهُ، فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ بِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَ

هُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّيْ فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوا ثِقَلَ الْهَوْدَجِ، فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا. فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِي فَيَرْجِعُوْنَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِي مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ، حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِيْنَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَهُمْ يُفِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ، وَ وَيُرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَرٰى مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِيْنَ أَمْرَضُ، وَإِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ؟ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ حَتَّى نَقِهْتُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزِنَا، وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا

لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ
قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَ اَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي
الْبَرِّيَّةِ اَوْ فِي التَّنَزُّهِ، فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَ اُمُّ مِسْطَحٍ
بِنْتُ اَبِي رُهْمٍ نَمْشِي فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ
تَعِسَ مِسْطَحٌ! فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَمَا قُلْتِ. اَتَسُبِّينَ
رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ يَا هَنْتَاه! اَلَمْ تَسْمَعِي
مَا قَالُوا؟ فَاَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰى
مَرَضِي. فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ وسلم فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيكُمْ؟ فَقُلْتُ ائْذَنْ
لِي اِلٰى اَبَوَيَّ، قَالَتْ وَ اَنَا حِينَئِذٍ اُرِيدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ
الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَاَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ
وسلم. فَاَتَيْتُ اَبَوَيَّ. فَقُلْتُ لِاُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ؟
فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلٰى نَفْسِكِ الشَّاْنَ، فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا
كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَ لَهَا
ضَرَائِرُ اِلَّا اَكْثَرْنَ عَلَيْهَا. فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَقَدْ
يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى
اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ وَ لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ
اَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِيَّ ابْنَ
اَبِي طَالِبٍ وَ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ
يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ اَهْلِهِ، فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ عَلَيْهِ
بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ اُسَامَةُ،
اَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ لَا نَعْلَمُ وَ اللّٰهِ اِلَّا خَيْرًا،

وَ اَمَّا عَلِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ یُضَیِّقِ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ النِّسَاءُ سِوَاھَا کَثِیْرٌ، وَ اسْاَلِ الْجَارِیَۃَ تَصْدُقْکَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَرِیْرَۃَ فَقَالَ یَا بَرِیْرَۃُ ھَلْ رَاَیْتِ فِیْھَا شَیْئًا یُرِیْبُکِ فَقَالَتْ بَرِیْرَۃُ لَا وَ الَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، اِنْ رَاَیْتُ مِنْھَا اَمْرًا اَغْمِصُہٗ عَلَیْھَا قَطُّ اَکْثَرَ مِنْ اَنَّھَا جَارِیَۃٌ حَدِیْثَۃُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِیْنِ فَتَاْتِی الدَّاجِنُ فَتَاْکُلُہٗ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ یَوْمِہٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَعْذِرُنِیْ فِیْ رَجُلٍ بَلَغَنِیْ اَذَاہُ فِیْ اَھْلِیْ، فَوَ اللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا* وَ مَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا مَعِیْ، فَقَامَ سَعْدُ ابْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا وَ اللّٰہِ اَعْذِرُکَ مِنْہُ اِنْ کَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَہٗ وَ اِنْ کَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِیْہِ اَمْرَکَ. فَقَامَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَۃَ وَ ھُوَ سَیِّدُ الْخَزْرَجِ وَ کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ رَجُلًا صَالِحًا وَ لٰکِنِ احْتَمَلَتْہُ الْحَمِیَّۃُ فَقَالَ کَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰہِ لَا تَقْتُلُہٗ وَ لَا تَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِکَ، فَقَامَ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ فَقَالَ کَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰہِ وَ اللّٰہِ لَنَقْتُلَنَّہٗ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِیْنَ، فَثَارَ الْحَیَّانِ الْاَوْسُ وَ الْخَزْرَجُ حَتّٰی ھَمُّوْا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی الْمِنْبَرِ،

* [illegible]

فَنَزَلَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَ سَكَتَ ، وَ بَكَيْتُ
يَوْمِي لَا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ وَ لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ، فَاَصْبَحَ
عِنْدِي اَبَوَايَ ، قَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَ يَوْمًا حَتّٰى اَظُنَّ
اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي . قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ
عِنْدِي وَ اَنَا اَبْكِي ، وَ اِذِ اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةٌ مِنَ
الْاَنْصَارِ ، فَاَذِنْتُ لَهَا ، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي ، فَبَيْنَمَا
نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ،
فَجَلَسَ وَ لَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ
قَبْلَهَا وَ قَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِي شَاْنِي
شَيْءٌ ، قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ
فَاِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَ كَذَا ، فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً
فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ ، وَ اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي
اللّٰهَ وَ تُوْبِي اِلَيْهِ ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ
تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ . فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ
علیہ وسلم مَقَالَتَهُ ، قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً ،
وَ قُلْتُ لِاَبِي اَجِبْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ،
قَالَ وَ اللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ
علیہ وسلم . فَقُلْتُ لِاُمِّي اَجِيْبِي عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ
علیہ وسلم فِيْمَا قَالَ . قَالَتْ وَ اللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم . قَالَتْ وَ اَنَا جَارِيَةٌ
حَدِيْثَةُ السِّنِّ ، لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِنَ الْقُرْاٰنِ ، فَقُلْتُ
اِنِّي وَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا تَحَدَّثَ بِهِ

النَّاسُ، وَ وَقَرَ فِي اَنفُسِكُمْ، وَ صَدَّقْتُمْ بِهٖ، وَ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ، وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ، لَا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ، وَ لَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ وَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَ لَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ، اِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ. ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَ اَنَا اَرْجُوْا اَنْ يُبَرِّئَنِيْ اللّٰهُ، وَ لٰكِنْ وَ اللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ اَنْ يُنْزِلَ فِيْ شَاْنِيْ وَحْيًا، وَ لَاَنَا اَحْقَرُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ فِيْ اَمْرِيْ، وَ لٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِيْ اللّٰهُ بِهَا، فَوَ اللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَجْلِسَهٗ، وَ لَا خَرَجَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ، حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ. فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ هُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ لِيْ يَا عَائِشَةُ اَحْمِدِي اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّاَكِ اللّٰهُ، فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ: قُوْمِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقُلْتُ لَا وَ اللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ، وَ لَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ الآيات، فَلَمَّا نَزَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا فِيْ بَرَاءَتِيْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ

الصِّدِّيقُ وَ كَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ ابْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ، وَ اللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِىْ، فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ الَّذِىْ كَانَ يُجْرِىْ عَلَيْهِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَسْاَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِىْ، فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا رَاَيْتِ؟ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحْمِىْ سَمْعِىْ وَ بَصَرِىْ، وَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ وَ هِىَ الَّتِىْ كَانَتْ تُسَامِيْنِىْ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ +

ترجمہ:۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہؓ سے مروی ہے، کہا: جب حضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو نکلنا چاہتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، پھر جس کا ان میں سے پانسہ نکل آتا اس کو اپنے ساتھ لیکر نکلتے۔ پس ایک غزوہ (یعنی غزوہ بنی مصطلق) میں جسے وہ لڑے آنحضرتؐ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی فرمائی تو میرا پانسہ نکل آیا۔ اور میں آپ کے ساتھ نکلی، حجاب نازل ہونے کے بعد (کا واقعہ ہے)۔ پس میں ہودج میں سوار کی جاتی اور ہودج میں اتاری جاتی۔ پس ہم چلے، یہاںتک کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو ایک شب کوچ کا اعلان کیا، اور جب انھوں نے کوچ کا اعلان کیا تو میں اٹھی اور چلتے چلتے لشکر سے باہر جا پہنچی اور جب قضائے حاجت کر چکی تو اپنے ٹھکانے کی طرف آئی۔ اور میں نے اپنے سینے کو ٹٹولا تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا ایک ہار جو نگھ کے منکوں کا تھا ٹوٹ پڑا ہے۔ پس میں واپس گئی اور اپنا ہار

تلاش کرنے لگی، سو مجھ کو اس کی تلاش نے روک رکھا۔ وہ لوگ جو میرا کجاوہ کستے تھے آئے، میرا ہودج اٹھایا اور اسے میرے اونٹ کی پشت پر جس پر میں سوار ہوتی تھی کس دیا۔ وہ یہی سمجھتے رہے کہ میں اس میں موجود ہوں اور عورتیں اس وقت ہلکی پھلکی تھیں، نہ تو بوجھل ہوئی تھی، نہ ان پر گوشت چڑھا تھا، تھوڑا ہی کھانا کھایا کرتی تھیں، انھوں نے ہودج کے بوجھ کو غیر معمولی ہلکا نہ جان کر اس کو اٹھا لیا۔ اور میں نوعمر لڑکی تھی، پس اونٹ کو کھڑا کیا اور چل پڑے۔ اور ادھر لشکر کے چل پڑنے کے بعد ہار مل گیا، میں ان کے پڑاؤ پر آئی تو وہاں کوئی نہ تھا، یہ دیکھ کر میں نے اپنے مقام کا جہاں میں تھی قصد کیا، میں نے خیال کیا کہ جب مجھ کو نہ پائینگے تو (ڈھونڈھنے کے لئے) واپس آئیں گے۔ پھر بیٹھے بیٹھے مجھ پر میری آنکھوں نے غلبہ کیا یعنی نیند غالب آئی تو میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سُلَمی ثُمَّ ذکوانی لشکر کے پیچھے پیچھے آتا تھا، وہ صبح میرے مقام پر پہنچا۔ اس کو کسی سوئے ہوئے انسان کا دھندلکا سا دکھائی دیا۔ یہ دیکھ کر وہ میرے پاس آگیا۔ اس نے حجاب سے قبل مجھ کو دیکھا ہوا تھا۔ اس کے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ پڑھنے پر میں جاگ اٹھی یہانتک کہ اس نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر اس کا گھٹنا ٹیکا تو میں اس پر سوار ہو گئی اور وہ سواری کی مہار پکڑے آگے آگے چل پڑا، یہانتک کہ ہم سخت دوپہر میں ان کے آرام کرنے کے لئے اتر پڑنے کے پیچھے لشکر میں آپہنچے۔ پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا، اور جس نے اس بہتان کا اہتمام کیا تھا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ پھر ہم مدینے میں آئے۔ میں یہاں ایک ماہ بیمار پڑی رہی اور لوگ بہتانیوں کی بات کا چرچا کرتے رہے۔ اور مجھ کو اپنی بیماری میں یہ شک ہوتا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے وہ حسن سلوک نہیں دیکھ رہی ہوں جو اپنے بیماری کے ایام میں ان کی طرف سے دیکھا کرتی تھی، بس اندر آتے، سلام کہتے اور فرماتے: کیسی طبیعت ہے؟ اور میں اس کا کچھ احساس نہ کرتی، یہانتک کہ بیماری سے کچھ آرام ہوا تو میں اور مسطح کی ماں شہر سے باہر اپنے قضائے حاجت کے مقامات کی طرف نکلیں اور ہم راتوں ہی کو نکلا کرتے تھے۔ یہ ہمارے گھروں کے قریب ٹٹیاں بنائے جانے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت ہمارا دستور وہی پہلے عربوں کا صحرا یا شہر سے باہر جانے کا دستور تھا۔ پس میں اور ابی رُہم کی بیٹی مسطح کی ماں چل پڑیں تو

وہ چادر میں الجھ کر گری اور کہا: مُوا مارا مسطح! مینے اس سے کہا: تم نے کیسی بُری بات کہی۔ تم ایسے شخص کو گالی دیتی ہو جو بدر میں موجود تھا۔ اس نے کہا: بھولی (لڑکی)! تو نے سنا نہیں ان لوگوں نے کیا کیا کہا ہے۔ یہ کہکر اس نے بہتان کا قصہ مجھ کو سنایا۔ اس سے میرے مرض پہ ایک مرض اور بڑھ گیا۔ پھر جب میں لوٹ کر گھر آئی۔ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور فرمایا: کیا حال ہے تمھارا؟ میں نے کہا: مجھے ماں باپ کے پاس جانے کی اجازت دیجئے۔ میں چاہتی اسوقت یہ تھی کہ میں ان سے اس قصہ کے متعلق یقینی حالات دریافت کروں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے ہاں آگئی۔ مینے اپنی ماں سے کہا: لوگ کیا باتیں کرتے ہیں؟ ماں نے کہا: بیٹا! اپنا جی ہلکان نہ کرو، یہ تو ہوا ہی کرتا ہے کہ جس مرد کے ہاں کوئی خوبصورت عورت ہوتی ہے جسکو وہ چاہتا ہے اور اُس کی سوتیں بھی ہوتی ہیں تو وہ اُس پر عیب لگایا کرتی ہیں۔ مینے کہا: سبحان اللہ! لوگ ایسا بھی کہنے لگے۔ کہا۔ پھر مینے یہ شب اس طرح گذاری کہ نہ تو میرے آنسو تھمتے، نہ ذرا نیند ہی مجھ کو آئی۔ پھر مینے صبح کی اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نزولِ وحی میں دیر ہوئی تو علیؓ بن ابی طالب اور اُسامہؓ بن زید کو اپنی بیوی کو جدا کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے بلایا۔ اسامہؓ نے اُس بنا پر کہ اس کو آنحضرتؐ کے دل میں اپنے گھر کے لوگوں سے جو محبت تھی اس کا حال معلوم تھا مشورہ دیا اور کہا: اے پیغمبرِ خدا! یہ لوگ آپ کے اہل ہیں، اور ہم کو سوا بھلائی اور کچھ معلوم نہیں، مگر علیؓ نے فرمایا: رسولِ خدا! اللہ نے آپ پر تنگی نہیں کی، اور عورتیں سوا ان کے اور بہت ہیں، آپ کنیز سے پوچھیں، وہ آپ سے سچ سچ کہہ دے گی۔ اس پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: بریرہ! تم نے اس میں کوئی ایسی بات جو تجھ کو شک میں ڈالے دیکھی ہے؟ بریرہ نے کہا: مجھ کو اس ذاتِ پاک کی قسم جس نے آپ کو پیغامِ حق دیکر مبعوث فرمایا ہے۔ میں نے اس میں کوئی ایسی بات جس کا میں اس پر عیب لگا سکوں، اس سے زیادہ نہیں دیکھی کہ وہ کم سن بچی ہے، گندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے، بکری آتی ہے اور اس کو کھا جاتی ہے۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسی روز اٹھے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے جواب طلبی فرمائی، رسولِ خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ مسلمانان کون ہے جو اس شخص کے معاملے میں میری اعانت کرے؟ مجھ کو اپنے گھر کے لوگوں کے متعلق اس کی بدزبانی اور ایذا رسانی کی خبر ملی اور اللہ کی قسم مجھے اپنے گھر والوں کے خلاف بجز نیکی کے کچھ معلوم نہیں اور ان لوگوں نے ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کے خلاف مجھ کو بھلائی کے سوا کچھ معلوم نہیں، اور وہ میرے گھر والوں کے پاس بجز میری معیت کے نہیں جاتا تھا۔ اس پر سعد بن معاذؓ نے اٹھکر کہا: میں خدا کی قسم، اس کے مقابل آپ کی امداد کرونگا۔ اگر یہ شخص قبیلۂ اوس میں سے ہوا تو ہم اس کی گردن مارینگے اور اگر ہمارے خزرجی بھائیوں میں سے ہوا تو جیسا آپ کا ارشاد اس کے بارے میں ہوگا ہم آپ کا ارشاد بجا لائیں گے۔ اس پر سعد بن عبادہ اٹھا، وہ خزرج کا سردار تھا، وہ اس سے پیشتر بھلا آدمی تھا، لیکن (اپنے قبیلے کی پاسداری اور) غیرت اس پر سوار ہوگئی۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! تو اس کو قتل نہ کر پائیگا اور نہ ایسا کرسکیگا، یہ سن کر اسید بن حضیر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: خدا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے، خدا کی قسم، ہم اس کو قتل کرکے رہینگے، تو منافق ہے، منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ اس پر دونوں قبیلے جوش میں آگئے یہانتک کہ لڑنے کو طیار ہوگئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تھے، آپ نے اتر کر ان کا جوش ٹھنڈا کیا، یہانتک کہ وہ بھی چپ چاپ ہوگئے اور آنحضرتؐ بھی خاموش ہوئے۔ میں سارا دن روتی رہی، نہ تو آنسو تھمتے، نہ آنکھیں خواب آلود ہوئیں، صبح کو میرے والدین میرے پاس آئے، میں دو راتیں اور ایک دن روتی رہی یہانتک کہ میں سمجھتی تھی کہ رونا دھونا میرے جگر کو پاش پاش کردے گا۔ کہا: اس اثنا میں کہ وہ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک بی بی نے آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اس کو اجازت دے دی اور وہ بھی میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لاکر بیٹھ گئے اور وہ اس دن سے کہ میرے بارے میں کہا گیا جو کچھ کہا گیا میرے پاس نہ بیٹھے تھے، ایک ماہ رکے رہے، میرے حق میں کوئی وحی ان کو نہ ہوئی تھی۔ کہا: پھر آنحضرتؐ نے کلمۂ شہادت پڑھا، اور فرمایا: اما بعد، اے عائشہ! مجھ کو تیرے متعلق ایسی ایسی خبریں ملی ہیں۔ اگر تو بے گناہ ہے تو اللہ تیری بے گناہی ظاہر کر

دے گا، اور اگر تجھ سے کوئی خطا سرزد ہو گئی ہے، تو اللہ سے اس کی بخشش مانگ اور اس کے حضور توبہ کر کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف اور توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کلام ختم کیا، تو میرے آنسو اس حد تک خشک ہوئے کہ ان کا کوئی قطرہ بھی نہ پاتی تھی۔ میں نے اپنے والد سے کہا: میری طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیجئے۔ انھوں نے کہا: واللہ میں نہیں جانتا کہ رسولِ خدا کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیجئے۔ اس نے کہا: بخدا میں نہیں جانتی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ کہا: میں کمسن لڑکی تھی، قرآنِ مجید بہت نہیں پڑھا ہوا تھا۔ میں نے کہا: میں نے 'بخدا' جان لیا ہے کہ لوگ جو چرچا کرتے ہیں وہ تم نے سنا اور تمھارے دلوں میں بیٹھ گیا، اور تم نے اس کو سچ مان لیا۔ اور اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں بے گناہ ہوں، تو تم میری اس بات کا باور نہ کروگے، لیکن اگر میں تمھارے سامنے کسی امر کا اعتراف کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو تم میری یہ بات سچ مان لوگے۔ بخدا میں بجز پدرِ یوسف کے اپنی اور تمھاری کوئی مثال نہیں پاتی جب انھوں نے کہا: فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ، وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ (صبر ہی اچھا ہے۔ اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی کی مدد مطلوب ہے)۔ پھر میں اپنے بستر پر آگئی اور مجھ کو اس کی امید تھی کہ اللہ مجھ کو اس الزام سے بری قرار دے گا، لیکن بخدا مجھ کو یہ سان و گمان بھی نہ تھا کہ وہ میرے حق میں کوئی وحی نازل فرمائیگا اور میں اپنی ذات میں اس سے کہیں حقیر ہوں کہ میرے معاملے میں قرآن کے ذریعے کلام کیا جائے۔ ہاں مجھ کو یہ امید تھی کہ رسولِ خدا خواب میں کوئی ایسا رؤیا دیکھینگے جس کے ذریعے میری بے گناہی آشکار کر دے گا، خدا کی قسم ابھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نشستگاہ کا قصد نہیں کیا تھا اور نہ کوئی گھر والوں میں سے باہر نکلا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی۔ پس آپ کو پکڑا اس شدت (وحی) نے جو آپ کو پکڑا کرتی تھی،

یہانتک کہ سردی کے دن میں بھی آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند ٹپکنے لگ جاتا ، اور جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حالت رفع ہوئی اور آنحضرت ہنس رہے تھے تو پہلا کلمہ جو آپ نے بولا وہ یہ تھا کہ مجھ کو فرمایا : عائشہ خدا کی ستائش کر کہ اس نے تجھ کو بری کر دیا ہے۔ میری ماں نے مجھ سے کہا : اُٹھ کر رسول اللہؐ کے پاس جا۔ میں نے کہا : نہیں بخدا نہ تو میں اٹھ کر ان کے پاس جاؤں گی ، اور نہ اللہ عزّ وجل کے سوا کسی کی ستائش کرونگی۔ پھر اللہ عزّ وجل نے فرمایا : اِنَّ الَّذِیْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ الآیات (سورۂ نور)

جب اللہ تعالےٰ نے یہ آیتیں میرے بری ہونے کے بارے میں نازل فرمائیں، ابو بکرؓ صدیق نے کہا اور وہ مسطح پسر اثاثہ پر اپنی اس کی قرابت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے ، خدا کی قسم میں مسطح پر اس کے عائشہؓ کے متعلق کہنے کے بعد کبھی کوئی چیز خرچ نہ کرونگا ، اس پر اللہ عزّ وجلّ نے نازل فرمایا : وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ (قولہٖ تعالیٰ) غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک۔ اس پر ابو بکرؓ نے کہا : کیوں نہیں خدا کی قسم میں تو پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخش دے اور مسطح کو جو دیا کرتے تھے پھر دینے لگے۔

اور رسول اللہؐ زینب دختر جحش سے میرے معاملے کا حال پوچھتے ، سو آپ نے کہا : زینب ! تم کو کیا معلوم ہے ؟ (زینب نے) کہا : اے پیغمبرِ خدا ! میں اپنی شنوائی اور بینائی کو بچاتی ہوں۔ خدا کی قسم مجھ کو اس کے خلاف بھلائی کے سوا کچھ معلوم نہیں۔ (عائشہؓ نے) کہا : وہی تھیں جو میرے لگے کی تھیں۔ پس اللہ نے (ان کی) پارسائی کی وجہ سے ان کو بچا لیا ✦

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

الخطب

إليكن أيتها الفتيات

إِلَيْكُنَّ يَا أُمَّهَاتِ الْغَدِ! أُقَدِّمُ حَدِيثِي وَ قَوْلِي. إِلَيْكُنَّ يَا سَيِّدَاتِ الْمُسْتَقْبِلِ! أَسُوقُ نُصْحِي وَكَلَامِي: بَعْضُ النَّاسِ يَقُولُ، أَنْتُنَّ نِصْفُ الأُمَّةِ، وَ فِتْيَانُهَا النِّصْفُ الآخَر — وَ لَكِنِّي أَقُولُ: أَنْتُنَّ الأُمَّةُ، وَ الأُمَّةُ أَنْتُنَّ. أَنْتُنَّ مَصْدَرُ الْخَيْرِ وَ أَصْلُ السَّعَادَةِ. أَنْتُنَّ مَنْبَعُ الرُّشْدِ وَ الْعِرْفَانِ. أَنْتُنَّ مَبْعَثُ النُّوْرِ وَ الْهُدٰى فِي الْبِلَادِ. فَسَيَكُونُ مِنْكُنَّ الْمُرَبِّيَاتُ الْمَاهِرَاتُ. وَ الْمُؤَدِّبَاتُ الْمُؤَثِّرَاتُ. وَ الْمُرْشِدَاتُ الْحَكِيمَاتُ - وَ الأُمَّهَاتُ الصَّالِحَاتُ وَ الْقَائِمَاتُ بِأَعْبَاءِ الْمَنْزِلِ. وَ الْمُبَاشِرَاتُ لِأَثْقَالِ الْبُيُوتِ وَ الْمُذَكِّيَاتُ نَارَ الْحَمِيَّةِ الْوَطَنِيَّةِ. وَالْعِزَّةِ الْقَوْمِيَّةِ وَ الْغَيْرَةِ الأَهْلِيَّةِ: وَ مَا الأُمَّةُ إِلَّا مَجْمُوعَةٌ مِنَ الأُسَرِ. وَ كُلُّ أُسْرَةٍ زِمَامُهَا بِيَدِ الأُمِّ. فَأَنْتُنَّ يَا أُمَّهَاتِ الْغَدِ! سَيَكُونُ بِيَدِكُنَّ زِمَامُ الأُمَّةِ جَمْعَاءَ. كَمَا هُوَ بِيَدِ أُمَّهَاتِكُنَّ الْيَوْمَ.

فَالوَطَنُ بِكُنَّ وَ مِنْكُنَّ يَنْتَظِرُ السَّعَادَةَ وَ الهَنَاءَ، وَ العِزَّةَ الشَّمَّاءَ. وَ الأَمْنَ وَ الخَيْرَ وَ الصَّفَاءَ.

كُلُّ فَتَاةٍ مِنْكُنَّ مُطَالَبَةٌ بِإِعْدَادِ العُدَّةِ لِلْحَيَاةِ المُقْبِلَةِ. مُلْزِمَةٌ بِالتَّسَلُّحِ الكَامِلِ لِلْمُسْتَقْبِلِ القَرِيْبِ. وَ مَا عُدَّتُهَا إِلَّا عِظَمُ أَخْلَاقِهَا. وَ مَا سِلَاحُهَا إِلَّا فَضْلُ آدَابِهَا وَ الأَصْلُ فِي ذٰلِكَ هُوَ الدِّيْنُ الدَّالُّ عَلَى السَّعَادَةِ الحَقَّةِ وَ الحَيَاةِ الهَنِيْئَةِ.

فَيَا أَيَّتُهَا الفَتَيَاتُ! أَقِمْنَ شَعَائِرَ الدِّيْنِ، وَ قَوِّيْنَ مِنْكُنَّ اليَقِيْنَ، وَ أَتْقِنَّ مِنَ الآنِ تَدْبِيْرَ المَنَازِلِ. فَتَعَوَّدْنَ الاِقْتِصَادَ، وَ بَسَاطَةَ العَيْشِ، وَ حُسْنَ العِشْرَةِ، وَ حُبَّ النَّظَافَةِ، وَ كَمَالَ الذَّوْقِ، وَ الغَسْلَ، وَ الطَّبْخَ، وَ الكَيَّ، وَ الإِسْعَافَ الوَقْتِيَّ وَ كُلَّمَا يَجْعَلُ حَيَاتَكُنَّ سَعِيْدَةً فِي المُسْتَقْبَلِ. أَنْتُنَّ اليَوْمَ فَتَيَاتٌ صَغِيْرَاتٌ، وَ غَدًا سَتَكُنَّ أُمَّهَاتٌ كَبِيْرَاتٌ وَ رَبَّاتُ بُيُوتٍ تَسْعَدُ وَ تَرْقَى بِقَدْرِ مَا لَكُنَّ مَهَارَةُ المَعَاشِيَّةِ، وَ الحِذْقُ المَنْزِلِي، وَ التَّدْبِيْرُ العَظِيْمُ، وَ العِلْمُ المُفِيْدُ، وَ الرَّأْيُ السَّدِيْدُ.

أَيَّتُهَا الفَتَيَاتُ! لَا تَحْسَبْنَّ الحَيَاةَ لَهْوًا وَ لَعِبًا. وَ سُرُوْرًا وَ طَرَبًا وَ أَكْلًا وَ شُرْبًا وَ زَهْوًا وَ عُجْبًا وَ تَبَرُّجًا وَ لُبْسًا وَ رُكُوْبًا وَ مَشْيًا. لَا وَ رَبِّكُنَّ،

إِنَّ الحَيَاةَ جِهَادٌ وَ مُنَافَسَةٌ، وَ عِرَاكٌ وَ نِضَالٌ، وَ جِدٌّ وَ إِجْتِهَادٌ، وَ سَعْيٌ وَ نِشَاطٌ، وَ عَمَلٌ مُتَوَاصِلٌ. فَإِنْ أَنْتُنَّ تَزَوَّدْتُنَّ لَهَا، وَ أَعْدَدْتُنَّ عُدَّتَهَا، مَلَكْتُنَّ أَنْفُسَكُنَّ، وَ إِلَّا مَلَكَكُنَّ غَيْرُكُنَّ وَ لَا خَيْرَ فِي حَيَاةِ الذُّلِّ وَ الإِسْتِعْبَادِ. غَدًا وَ إِنَّهَا لَقَرِيبٌ، سَتَدْخُلْنَ مَيْدَانَ الحَيَاةِ وَ سَتُحَاسَبْنَ عَلَى أَعْمَالِكُنَّ الحِسَابَ الأَوْفَى فَإِمَّا شِقَاءٌ وَ عَذَابٌ وَ إِمَّا سَعَادَةٌ وَ هَنَاءٌ، وَ بِقَدْرِ مَا تَعْمَلْنَ الآنَ سَتَرَيْنَهُ فِي المُسْتَقْبَلِ. كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُنَّ عَلَيْهَا لِلْوَطَنِ المَحْبُوْبِ دَيْنٌ عَظِيمٌ فَلْتَعْمَلْ مِنَ الآنِ حَتَّى تُؤَدِّيَ الدَّيْنَ مَوْفُوْرًا وَ تَقُوْمُ بِهِ قِيَامًا مَشْكُوْرًا ذٰلِكَ مَا سَيَكُوْنُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. تَوَلَّاكُنَّ اللّٰهُ بِالرِّعَايَةِ وَ السَّدَادِ، وَ نَفَعَ بِكُنَّ الأُمَّةَ وَ البِلَادِ إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ :-

خطبات

تمھاری ہی جانب، اے دوشیزگان

تمھاری ہی جانب، اے مادرانِ فردا! میں اپنا سخن اور اپنی گفتار تقدیم کرتا ہوں، تمھاری ہی جانب، اے بیگماتِ آیندہ میں اپنی نصیحت اور اپنا کلام روانہ کرتا ہوں: کچھ لوگ کہتے ہیں: تم امّت کا ایک نصف ہو، اور دوسرا نصف جوانانِ امت ہیں، لیکن، میں کہتا ہوں: تم ہی اُمّت ہو، اور اُمّت ہی تم ہو۔ تم، خیر کا سرچشمہ، خوش بختی

کی جڑ ہو، تم رشد و عرفان کا منبع ہو۔ تم ملک میں روشنی اور رہنمائی کی نشر گاہ ہو۔ عنقریب تم ہیں سے بعض فنِ تادیب و تربیۃ میں مؤثرہ و ماہر، اور بعض ارشاد و ہدایت میں پختہ کار، اور بعض گھر بار چلانے اور خانہ داری کے بوجھ اُٹھانے والی شائستہ مائیں، اور بعض حمیتِ وطنی، عزتِ قومی اور غیرتِ اہلی کے جوش کو تیز کرنے والیاں ہونگی۔ اور امت کیا ہے یہی خاندانوں کا مجموعہ اور ہر ایک خاندان کی باگ ماں ہی کے ہاتھ ہوتی ہے۔ پس اے مادرانِ فردا! وہ تمھیں ہو جن کے ہاتھوں میں ساری امت کی باگ ہوگی جس طرح وہ آج تمھاری ماؤں کے ہاتھوں میں ہے، سو وطن تمھاری بدولت اور تمھاری ہی جہت سے خیر و سعادت، عزت و راحت اور امن و صفا کی راہ دیکھ رہا ہے۔ تم میں سے ہر دوشیزہ پر آنے والی زندگی کے لئے ساز و سامان کی تیاری کا مطالبہ، اور مستقبلِ قریب کے لئے کامل طور پر مسلح رہنے کی ذمہ داری عائد ہو چکی ہے۔ اس کا ساز و سامان کیا ہے؟ یہی اس کے اخلاق کی بلندی۔ اس کے ہتھیار کیا ہیں؟ یہی اس کے آداب کی ارجمندی۔ اور اصل اس باب میں وہ دین ہے جو سچی سعادت اور خوشگوار زندگی کا راستہ بتلاتا ہے۔

پس اے دوشیزگان! شعائرِ دین کو قائم اور اپنے یقین محکم کرلو، اور میانہ روی، گزران کی سادگی، معاشرت کی خوبی، صفائی پسندی، کمال ذوق، اور دھونے پکانے، استری کرنے، اور وقتی امداد اور ہر ایسے کام کی جو آنے والے زمانے میں تمھاری زندگی کو خوشحال بنا دے، اپنی عادت کرلو۔ آج تم کمسن لڑکیاں ہو اور کل تم ہی بزرگ مائیں اور گھروں کی رانیاں بنوگی۔ اور یہ گھر اتنے ہی بھاگوان اور عالیشان ہونگے جتنی تم کو معاشی کاموں میں مہارت، خانہ داری میں حذاقت، شاندار تدبیر، فائدہ بخش دانش، اور درست رائے حاصل ہوگی۔

اے دوشیزگان! تم اس زندگانی کو کھیل تماشا، موج بہار، کھانا پینا، فخر و ناز، نمود و نمائش، آرائش و پیرائش، پاؤں پر چلنے اور سواریوں پر چڑھنے کا ٹھاٹھ نہ سمجھ لینا۔ نہیں نہیں، قسم تمھارے پروردگار کی، زندگی تو جہاد و مقابلہ، قتال و محاربہ، جد و جہد، چستی و

چابکی، اور عمل پیہم کا نام ہے۔ پھر اگر تم نے اس کے لئے زاد مہیا اور ساز و سامان طیار کر لیا تو تم اپنی ذاتوں کی آپ مالک ہو گی ورنہ غیر تم پر حکمرانی کرینگے اور ذلت و غلامی کے جینے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اور کل (کل قریب ہے) تم میدان زندگی میں داخل ہونے والی ہو، اور تمھارے اعمال کا پورا پورا محاسبہ ہونے والا ہے۔ پھر یا تو بدبختی اور سختی ہے، یا خوشحالی و راحت۔ اور اب تم جس قدر عمل کرو گی اتنا ہی مستقبل میں اس کا پھل پاؤ گی، تم میں سے ہر ایک پر وطن کا بہت بڑا قرض ہے، سو ہر ایک کو کام کرنا چاہیئے تاکہ یہ قرضہ پورا پورا بیباق ہو جائے اور خدمت وطن کے کام میں پورا پورا انہماک دکھانا چاہیئے۔ خدائے پاک تمھارا نگران و کارساز رہے اور تم سے وطن و ملت کو فائدہ پہنچائے۔ یقیناً وہ سب کچھ کر سکتا ہے +

اَلطَّاوُوسُ

اَلطَّاوُوسُ طَائِرٌ جَمِيلٌ، لَهُ ذَيْلٌ طَوِيلٌ عَجِيبٌ، يَنْشُرُهُ كَالْمِرْوَحَةِ فِي ضَوْءِ الشَّمْسِ، فَيَكُونُ مَنْظَرُهُ بَهِيجًا يَسُرُّ النَّاظِرِينَ. فَاذْهَبْ إِلَى الْبُسْتَانِ لِتَرَاهُ هُنَاكَ.

اَلطَّاوُوسُ فِي الْبُسْتَانِ

أَنَا فِي الْبُسْتَانِ أَجْرِي بَيْنَ أَشْجَارٍ وَ نَهَرْ
لَاعِبًا طُولَ النَّهَارْ تَحْتَ أَغْصَانٍ كِبَارْ
أَشْرَبُ الْمَاءَ النَّمِيرْ أَلْقُطُ الْحَبَّ الْكَثِيرْ

إِنَّ ذَيْلِي لَطَوِيل إِنَّ رِيْشِي لَجَمِيْل
مِثْلُ نَقْشٍ فِي حَرِيْر صَنْعَةُ الْمَوْلَى الْقَدِيْر

مور

مور ایک خوبصورت پرندہ ہے، اس کی عجیب لمبی دم ہوتی ہے، جس کو وہ پنکھے کی طرح سورج کی روشنی میں پھیلاتا ہے، تو اس کا نظارہ خوشنما ہو کر دیکھنے والوں کو شاد کرتا ہے، تم چڑیا گھر کو جاؤ تاکہ اس کو وہاں دیکھو۔

مور باغ میں

میں باغ میں دریا اور درختوں کے بیچ چلتا پھرتا ہوں۔
سارا دن بڑی بڑی ڈالیوں کے نیچے کھیلتا رہتا ہوں۔
صاف پانی پیتا ہوں اور بہت سا دانہ چگتا ہوں۔
میری دم لمبی ہے۔ میرے پر خوشنما ہیں۔
ریشمی کپڑے کے گل بوٹوں کی طرح، قدرت والے مولیٰ کی کاریگری ہے۔

(۱)

عَمُّ الْعَاجِزِ خُرْجُهُ

خَرَجَ رَجُلٌ مَعَ عَمِّهِ إِلَى السَّفَرِ، وَ لَمْ يَتَزَوَّدْ اتِّكَالًا عَلَى مَا فِي خُرْجِ عَمِّهِ.
فَلَمَّا جَاعَ قَالَ: يَا عَمُّ! أَطْعِمْنِي.
فَقَالَ لَهُ عَمُّهُ: عَمُّكَ خُرْجُكَ.
يُضْرَبُ هٰذَا الْمَثَلُ فِي مَنْ يَتَّكِلُ عَلَى غَيْرِهِ.

مفردات: خُرْج: توشہ دان + لَمْ يَتَزَوَّدْ: اس نے توشہ نہ لیا +

(۲)

اَلسَّارِقُ وَابْنُهُ

كَانَ لِرَجُلٍ فَقِيْرٍ وَلَدٌ صَغِيْرٌ، فَقَالَ لَهُ يَوْمًا: تَعَالَ يَا بُنَيَّ! مَعِي، نَذْهَبُ اِلٰى بُسْتَانِ جَارِنَا، وَ نَقْطُفُ خَوْخًا. وَ كَانَ الْوَلَدُ يَعْرِفُ اَنَّ ذٰلِكَ سَرِقَةٌ، وَ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ. لٰكِنَّهُ ذَهَبَ مَعَ اَبِيْهِ لِاَنَّهُ لَمْ يُرِدْ اَنْ يُخَالِفَ اَمْرَهُ. وَ لَمَّا وَصَلَ اِلَى الْبُسْتَانِ، قَالَ الرَّجُلُ لِاِبْنِهٖ: قِفْ هُنَاكَ وَ ارْصُدِ الطَّرِيْقَ، لِئَلَّا يَرَانَا اَحَدٌ. فَوَقَفَ الْوَلَدُ، وَ اَخَذَ الْاَبُ يَقْطُفُ مِنَ الْخَوْخِ، وَبَعْدَ قَلِيْلٍ قَالَ الْوَلَدُ لِاَبِيْهِ: يَا اَبِي! يَا اَبِي! وَاحِدٌ يَرَانَا، فَخَافَ الْاَبُ سَاَلَهُ، وَ هُوَ يَرْتَجِفُ: مَنْ هُوَ هٰذَا؟ وَ اَيْنَ هُوَ؟

فَقَالَ الْوَلَدُ: هُوَ اللّٰهُ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ. فَخَجِلَ الرَّجُلُ وَ اَسْرَعَ، فَخَرَجَ مِنَ الْبُسْتَانِ، وَ قَدْ نَدِمَ عَلٰى مَا فَعَلَ، وَ تَابَ تَوْبَةً صَادِقَةً.

مفردات:- اُرْصُدْ: نگرانی کر ✦ نَقْطُفُ: پھل توڑنا ✦

(۳)

شُرَيْحُ الْقَاضِي

قَالَ الشَّعْبِيُّ، كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ شُرَيْحٍ الْقَاضِي،

ذْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ تَشْتَكِيْ زَوْجَهَا وَ هُوَ
ائِبٌ ، وَ تَبْكِيْ بُكَاءً شَدِيدًا
فَقُلْتُ أَضْحَكَكَ اللهُ مَا أَرَاهَا إِلَّا مَظْلُومَةً،
الَ : وَ مَا عِلْمُكَ ؟ قُلْتُ لِبُكَائِهَا .
قَالَ : لَا تَفْعَلْ ، فَإِنَّ إِخْوَةَ يُوْسُفَ جَاءُوْا
بَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ ، وَ هُمْ لَهُ ظَالِمُوْنَ .

(٣)

اَلْكَلْبُ وَالطَّبْلُ

حُكِيَ أَنَّ كَلْبًا كَانَ مِنْ عَادَتِهِ ، إِذَا سَمِعَ
صَوْتَ طَبْلٍ فِي مَكَانٍ ، يَذْهَبُ إِلَيْهِ وَ يَظُنُّ
أَنَّ فِيْهِ عُرْسًا أَوْ وَلِيْمَةً .
فَعَمِلَ النَّاسُ حِيلَةً عَلَى ذٰلِكَ الْكَلْبِ . وَ
تَوَاطَؤُا بِأَنْ يَضْرِبُوا الطَّبْلَ فِي قَرْيَتَيْنِ .
كُلَّمَا أَتَى الْكَلْبُ إِلَى مَضْرَبِ الطَّبْلِ يُسْكَتُ،
وَ يُضْرَبُ فِي الْقَرْيَةِ الْأُخْرٰى . فَفَعَلُوا ذٰلِكَ
فَجَعَلَ الْكَلْبُ يَجْرِي بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، كُلَّمَا جَاءَ
قَرْيَةً مِنْهُمَا ، أَسْكَتُوا الطَّبْلَ وَ ضَرَبَ بِالْقَرْيَةِ
الْأُخْرٰى وَ لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ الْكَلْبُ
جَائِعًا عَطْشَانًا .

ترجمہ :-

(۱)

ناتوان کا چچا جان ، اسکا توشہ دان

ایک شخص اپنے چچا کے ساتھ سفر کو نکلا ، اور جو کچھ اس کے چچا کے توشہ دان میں تھا اس پر بھروسہ کرکے توشہ (ساتھ) نہ لیا ۔

پھر جب بھوک لگی تو (چچا کو) کہا : چچا جان ! مجھ کو کھانا دیجئے ۔ چچا نے اس کو کہا : تیرا چچا جان، تیرا توشہ دان ۔

یہ کہاوت اس شخص کے حق میں کہی جاتی ہے جو اپنے سوا اور پر بھروسہ کرتا ہے،

کس نخارد پشتِ من جز ناخنِ انگشتِ من

(۲)

چور اور اس کا بیٹا

ایک غریب آدمی کا ایک چھوٹا سا لڑکا تھا ، اس نے ایک دن اس کو کہا : آؤ بیٹا میرے ساتھ ، ہم اپنے پڑوسی کے باغ میں چل کر کچھ آڑو توڑیں ۔ لڑکا جانتا تھا کہ یہ چوری ہے اور یہ ناجائز ہے ۔ لیکن وہ اپنے باپ کے ساتھ ہو لیا ، کیونکہ اس نے اس کے حکم کے خلاف کرنا نہ چاہا ۔ جب باغ کے پاس پہنچا تو اس آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا : وہاں ٹھیر کر راستے کی طرف دھیان رکھو کہ کوئی ہم کو دیکھ نہ لے ۔ لڑکا (وہاں) ٹھہر گیا اور باپ آڑو توڑنے لگا ۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکے نے اپنے باپ سے کہا : ابا جان ! ابا جان ! ایک ہم کو دیکھتا ہے ۔ باپ ڈر گیا ، اور کانپتے کانپتے پوچھا ، وہ کون ہے ؟ کہاں ہے ؟

لڑکے نے کہا : وہ اللہ ہے ، اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمھارے ساتھ ہے ۔ یہ سنکر وہ مرد شرمندہ ہوا اور جھٹ پٹ باغ سے نکل گیا اور اپنی کرتوت پر پشیمان ہوا اور سچی

توبہ کرلی۔

(۳)

قاضی شریح

شعبی نے کہا: میں قاضی شریح کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت بہت روتی دھوتی اپنے شوہر کی، جو غیر حاضر تھا، شکایت کرنے کو آئی۔

مینے اس سے کہا: خدا تمھارا بھلا کرے، یہ تو ستم رسیدہ ہی نظر آتی ہے۔

اس نے کہا: تم نے کیسے جانا؟ مینے کہا: اس کے رونے سے۔

اس نے کہا: ایسا خیال نہ کرو۔ یوسف کے بھائی بھی تو اپنے باپ کے پاس روتے ہی آئے تھے اور تھے وہ اس پر ظلم کرنے والے۔

(۴)

کتّا اور ڈھول

حکایت ہے کہ ایک کتے کی عادت تھی کہ جب وہ کسی جگہ ڈھول کی آواز سن پاتا تو اسکی طرف (دوڑا) جاتا اور سمجھتا کہ وہاں کوئی شادی یا شادی کی دعوت ہے۔

لوگوں نے اس کتے کے ساتھ ایک چال کھیلی اور اس پر اتفاق کرلیا، کہ دو بستیوں میں ڈھول بجائیں۔ جب کتا ڈھول بجنے کی جگہ تک پہنچے ڈھول بند کردیا جائے اور دوسری بستی میں بجایا جائے۔ پس انھوں نے ایسا ہی کیا، اور کتا دونوں بستیوں کے بیچ دوڑنے لگا۔ جب کبھی وہ ایک بستی میں آتا تو ڈھول (پیٹنا) بند کردیتے اور وہ دوسری بستی میں بجنے لگ جاتا۔ اور اسی طرح ہوتا رہا، یہانتک کہ کتا بھوکا پیاسا مرگیا۔

اَلْبَرَاعِيمُ الْبَاسِمَةُ

اَلْبُرْعُومَةُ الثَّانِيَةَ عَشَرَ

اَتٰی : وہ آیا + اَتَیَا : وہ دو آئے + اَتَوْا : وہ سب آئے +

اَتَتْ : وہ آئی + اَتَتَا : وہ دو آئیں + اَتَیْنَ : وہ سب آئیں +

اَتَیْتَ : تو آیا + اَتَیْتُمَا : تم دو آئے + اَتَیْتُمْ : تم سب آئے +

اَتَیْتِ : تو آئی + اَتَیْتُمَا : تم دو آئیں + اَتَیْتُنَّ : تم سب آئیں +

اَتَیْتُ : میں آیا (آئی) + اَتَیْنَا : ہم دو آئے - ہم سب آئے -

یَأْتِیْ : وہ آتا ہے تَأْتِیْ : وہ آتی ہے

یَأْتِیَانِ : وہ دو آتے ہیں تَأْتِیَانِ : وہ دو آتی ہیں

یَأْتُوْنَ : وہ سب آتے ہیں یَأْتِیْنَ : وہ سب آتی ہیں -

تَأْتِیْ : تو آتا ہے تَأْتِیْنَ : تو آتی ہے

تَأْتِیَانِ : تم دو آتے ہو تَأْتِیَانِ : تم دو آتی ہو

تَأْتُوْنَ : تم سب آتے ہو تَأْتِیْنَ : تم سب آتی ہو

اٰتِیْ : میں آتا (آتی) ہوں نَأْتِیْ : ہم دو (سب آتے ہیں

لِ - لِاَجْلِ : لئے - واسطے کَثِیْرٌ - کَبِیْرٌ : بہت

طَعَام - اَکْل : کھانا بَقَرَۃٌ - بَقَرٌ : گائے - گائیں

اردو میں ترجمہ کرو:-

(۱) تَعَالَ مَعِی اِلَی الْحَقْلِ الْیَوْمَ . (۲) اَلْحُقُولُ لَطِیْفَةٌ جِدًّا . (۳) جَمِیْلٌ یَأْتِیْ هُنَا . (٤) هُوَ وَلَدٌ لَطِیْفٌ جِدًّا . (٥) هُوَ یَذْهَبُ مَعَنَا .
(٦) یَا جَمِیْلُ ! هَلْ تَذْهَبُ مَعَنَا اِلَی الْحُقُوْلِ
(۷) سَنَنْظُرُ هُنَاكَ بَقَرًا كَثِیْرًا وَ حِصَانِی .
(۸) أَ نَأْخُذُ مَعَنَا قَلِیْلًا مِنَ الْعَیْشِ .
(۹) نَعَمْ عِنْدِی الْعَیْشُ هُنَا لِلْجَمِیْعِ . (۱۰) وَ اَنَا اٰخُذُ مَعِی اَكْلًا لِحِصَانِی . (۱۱) اَلْبَقَرَاتُ فِی الْحَقْلِ الْوَاسِعِ بِقُرْبِ الْبَحْرِ .

اردو ترجمہ :-

(۱) آج میرے ساتھ کھیت پر چل - (۲) کھیت بہت خوب ہیں - (۳) جمیل یہاں آتا ہے - (۴) وہ بہت خوب لڑکا ہے - (۵) وہ ہمارے ساتھ جائیگا - (۶) جمیل ! کیا تم ہمارے ساتھ کھیتوں کو چلوگے ؟ (۷) ہم وہاں بہت سی گائیں اور اپنا گھوڑا دیکھینگے - (۸) ہم اپنے ساتھ کچھ روٹی لے چلیں گے - (۹) ہاں میرے پاس یہاں سب کے لئے روٹی ہے - (۱۰) اور میں اپنے ساتھ کچھ اپنے گھوڑے کا چارہ بھی لے چلوں گا - (۱۱) گائیں بڑے کھیت میں سمندر کے قریب ہیں -

عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) ہمارے ساتھ آ - (۲) ہم ابھی کھیت کو چلیں گے - (۳) وہاں ہم بہت سی گائیں دیکھیں گے - (۴) بچے گائے کو کھلاتا ہے - (۵) گائے دودھ دیتی ہے (۶) یہ گائے میری ہے - (۷) بچے ہر روز کھیت کو جاتا ہے - (۸) کیا تو روٹی لیگا (۹) میرے پاس کچھ کھانا ہے - (۹) میں لڑکوں کے ساتھ آؤنگا - (۱۰) تو ہمارے ساتھ آئے گا - (۱۱) وہ بچے کے ساتھ آئیں گے اور گائیں اور گھوڑے دیکھیں گے -

(۱۲) آدمی لمبے کھیت سے آ رہا ہے۔ (۱۳) ہم لڑکی کے ساتھ غریب آدمی کے پاس گئے۔ (۱۴) گائے سمندر کے قریب کھیت میں ہے۔

عربی ترجمہ :-

(۱) تَعَالَ مَعَنَا. (۲) سَنَذْهَبُ اِلَى الْحَقْلِ. (۳) هُنَاكَ نَرٰى بَقَرًا كَثِيْرًا. (٤) يَحْيٰى يُطْعِمُ الْبَقَرَةَ. (٥) اَلْبَقَرَةُ تُعْطِى لَبَنًا. (٦) هٰذِهِ الْبَقَرَةُ لِىْ. (٧) يَحْيٰى يَذْهَبُ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى الْحَقْلِ. (٨) عِنْدِى قَلِيْلٌ مِنَ الطَّعَامِ. (٩) سَاٰتِىْ مَعَ الْاَوْلَادِ. (١٠) سَتَاْتِىْ مَعَنَا. (١١) هُمْ سَيَاْتُوْنَ مَعَ يَحْيٰى وَ يَنْظُرُوْنَ الْبَقَرَ وَ الْخَيْلَ. (١٢) الرَّجُلُ يَاْتِىْ مِنَ الْحَقْلِ الطَّوِيْلِ. (١٣) ذَهَبْنَا مَعَ الْبِنْتِ اِلَى الرَّجُلِ الْمِسْكِيْنِ. (١٤) اَلْبَقَرَةُ فِى الْحَقْلِ بِقُرْبِ الْبَحْرِ.

اَلْبُرْعُوْمَةُ التَّاسِعَةُ عَشَرَ

سَمَكٌ، سَمَكَةٌ: مچھلیاں، مچھلی ÷ بِرْكَةٌ، بِرَكٌ: تالاب ÷ جَدِيْدٌ، جَدِيْدَةٌ: نیا، نئی ÷ اَلْاٰنَ: اب ÷ لَطِيْفٌ۔ شَفُوْقٌ۔ كَرِيْمٌ: مہربان ÷

(۱) اَكَلَ۔ (۲) يَاْكُلُ۔ (۱) اس مرد نے کھایا۔ (۲) وہ کھاتا ہے۔
(۳) اَكَلَا۔ (۴) يَاْكُلَانِ۔ (۳) اُن دو نے کھایا۔ (۴) وہ دو کھاتے ہیں۔
(۵) اَكَلُوْا۔ (۶) يَاْكُلُوْنَ۔ (۵) انھوں نے کھایا۔ (۶) وہ کھاتے ہیں۔
(۷) اَكَلَتْ۔ (۸) تَاْكُلُ۔ (۷) اس عورت نے کھایا۔ (۸) وہ کھاتی ہے۔

(۹) اَكَلَتَا - (۱۰) تَاْكُلَانِ - (۹) ان دو عورتوں نے کھایا۔ (۱۰) وہ دو کھاتی ہیں۔
(۱۱) اَكَلْنَ - (۱۲) يَاْكُلْنَ - (۱۱) انھوں نے کھایا۔ (۱۲) وہ کھاتی ہیں۔
(۱۳) اَكَلْتَ - (۱۴) تَاْكُلُ - (۱۳) تونے کھایا۔ (۱۴) تو کھاتا ہے۔
(۱۵) اَكَلْتُمَا - (۱۶) تَاْكُلَانِ - (۱۵) تم دو نے کھایا۔ (۱۶) تم دو کھاتے ہو
(۱۷) اَكَلْتُمْ - (۱۸) تَاْكُلُوْنَ - (۱۷) تم سب نے کھایا۔ (۱۸) تم سب کھاتے ہو۔
(۱۹) اَكَلْتِ - (۲۰) تَاْكُلِيْنَ - (۱۹) تونے کھایا - (۲۰) تو کھاتی ہے۔
(۲۱) اَكَلْتُمَا - (۲۲) تَاْكُلَانِ - (۲۱) تم دو نے کھایا۔ (۲۲) تم دو کھاتی ہو
(۲۳) اَكَلْتُنَّ - (۲۴) تَاْكُلْنَ - (۱۳) تم سب نے کھایا۔ (۲۴) تم سب کھاتی ہو۔
(۲۵) اَكَلْتُ - (۲۶) اٰكُلُ - (۲۵) میں نے (ایک نے) کھایا۔ (۲۶) میں کھاتا ہوں، کھاتی ہوں۔
(۲۷) اَكَلْنَا - (۲۸) نَاْكُلُ - (۲۷) ہم نے کھایا۔ (۲۸) ہم کھاتے ہیں۔

اردو میں ترجمہ کرو :-

(۱) سَيَذْهَبُوْنَ اِلَى الْبِرْكَةِ - (۲) هٰذَا كَلْبٌ لَطِيفٌ جِدًّا - (۳) يُوْجَدُ سَمَكٌ كَبِيْرٌ فِي الْبِرْكَةِ . (٤) سَيَاْخُذُوْنَ بَعْضَ خُبْزٍ وَ لَبَنًا لِاَجْلِنَا وَ سَنَاْكُلُهُمَا هُنَاكَ . (٥) اَكَلْتُ مَرَّةً مَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ . (٦) اَكَلَ سَمَكًا وَ خُبْزًا . (٧) سَنَاْكُلُ الْيَوْمَ قَلِيْلًا مِنْ لَبَنٍ جَيِّدٍ اَيْضًا . (٨) خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ الْجَدِيْدَ مَعَكَ . (٩) اَكَلَتِ الْقِطَّةُ الْفَارَ فِي الْحُجْرَةِ الصَّغِيْرَةِ . (١٠) اُعْطِ الْكَلْبَ بَعْضَ خُبْزٍ وَ سَمَكٍ .

اردو ترجمہ :-

(۱) وہ جوہڑ پر جائینگے۔ (۲) یہ کتّا بہت خوب ہے۔ (۳) جوہڑ میں

بڑی مچھلیاں ہیں ۔ (۴) وہ ہمارے لئے کچھ روٹی اور دودھ لے جائینگے اور ہم وہاں کھائینگے ۔ (۵) میں نے اس نیک مرد کے ساتھ ایک مرتبہ (کھانا) کھایا ۔ (۶) اس نے کچھ روٹی اور مچھلی کھائی ۔ (۷) ہم آج کچھ عمدہ دودھ بھی پئیں گے ۔ (۸) یہ نئی کتاب اپنے ساتھ لے چلو ۔ (۹) بلّی نے ایک چوہا چھوٹے کمرے میں کھایا ۔ (۱۰) کتے کو کچھ روٹی اور مچھلی دو ۔

عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) یحییٰ آدمی کے ساتھ تالاب پر گیا ۔ (۲) تالاب میں بڑی بڑی مچھلیاں پائی جاتی ہیں ۔ (۳) میں کچھ مچھلی لونگا ۔ (۴) کیا تیرے پاس کچھ دودھ ہے ؟ (۵) ہاں میرے پاس تازہ دودھ ہے ۔ (۶) ہم کھانا وہاں کھائینگے ۔ (۷) ہم کچھ روٹی اور مچھلی کھائینگے ۔ (۸) ہم بلّے کو تھوڑی سی مچھلی دینگے ۔ (۹) جہاز کے بادبان نئے ہیں اور رسّے لمبے ہیں ۔ (۱۰) چھوٹی مچھلیاں خوب ہیں ۔ (۱۱) انھوں نے اپنا کھانا نئے گھر میں بڑے کمرے میں کھایا ۔

عربی میں ترجمہ :-

(۱) يَحْيىٰ ذَهَبَ اِلَى الْبِرْكَةِ مَعَ الرَّجُلِ . (۲) يُوْجَدُ سَمَكٌ كَبِيْرٌ فِى الْبِرْكَةِ . (۳) سَاٰخُذُ بَعْضَ سَمَكٍ . (۴) هَلْ عِنْدَكَ لَبَنٌ . (۵) نَعَمْ عِنْدِىْ لَبَنٌ جَدِيْدٌ . (۶) سَنَاْكُلُ الطَّعَامَ هُنَاكَ . (۷) سَنَاْكُلُ سَمَكًا وَ خُبْزًا . (۸) سَنُعْطِى الْقِطَّ قَلِيْلًا مِنَ السَّمَكِ . (۹) قُلُوْعُ الْمَرْكَبِ جَدِيْدَةٌ وَ الْحِبَالُ طَوِيْلَةٌ . (۱۰) اَلسَّمَكُ الصَّغِيْرُ ظَرِيْفٌ . (۱۱) اَكَلُوْا طَعَامَهُمْ فِى الْاَوْضَةِ الْكَبِيْرَةِ فِى الْبَيْتِ الْجَدِيْدِ .

اَلْبُرْعُوْمَةُ الْعِشْرُوْنَ

يَشْرَبُ: وہ پیتا ہے + تَشْرَبُ: تو پیتا ہے + اَشْرَبُ: میں پیتا ہوں +
تَشْرَبُ: وہ پیتی ہے + تَشْرَبِيْنَ: تو پیتی ہے + اَشْرَبُ: میں پیتی ہوں +
يَشْرَبَانِ: وہ دو پیتے ہیں + تَشْرَبَانِ: تم دو پیتے ہو + نَشْرَبُ: ہم دو پیتے ہیں +
تَشْرَبَانِ: وہ دو پیتی ہیں + تَشْرَبَانِ: تم دو پیتی ہو + نَشْرَبُ: ہم دو پیتی ہیں +
يَشْرَبُوْنَ: وہ سب پیتے ہیں + تَشْرَبُوْنَ: تم سب پیتے ہو + نَشْرَبُ: ہم سب پیتے ہیں +
يَشْرَبْنَ: وہ سب پیتی ہیں + تَشْرَبْنَ: تم سب پیتی ہو + نَشْرَبُ: ہم سب پیتی ہیں
شَرِبَ: اس نے پیا + فِنْجَانٌ: پیالی + فَنَاجِيْن: پیالیاں +
نَبِيْذٌ: شراب + كَثِيْرٌ: بہت +

عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) میں دودھ اور چاء پیونگا۔ (۲) مجھے چائے کی ایک پیالی دو۔ (۳) روٹی کھاتا ہے، دودھ پیتا ہے۔ (۴) وہ بہت دودھ پیتے ہیں۔ (۵) کیا تیرے پاس بہت سی چائے ہے؟ (۶) ہم کو ایک چائے کی پیالی دو۔ (۷) ہمارے پاس کچھ روٹی ہے (۸) ہم مہذب لڑکے کے ساتھ کھائینگے۔ (۹) وہ شراب نہیں پیتا۔ (۱۰) ہم سب دودھ پیتے ہیں۔ (۱۱) تیرے پاس پینے کو کیا ہے؟ (۱۲) میرے پاس چائے اور دودھ ہے؟ (۱۳) وہ اس غریب لڑکے کو دودھ دینگے۔ (۱۴) غریب لڑکا دودھ لیگا۔ (۱۵) دودھ کس نے پیا؟
(۱۶) امیر آدمی نے دودھ پیا +

عربی ترجمہ:-

(۱) سَاَشْرَبُ الشَّايَ وَ اللَّبَنَ. (۲) اَعْطِنِي فِنْجَانَ شَايٍ. (۳) يَاْكُلُ خُبْزًا وَ يَشْرَبُ لَبَنًا.

(٤) يَشْرَبُوْنَ لَبَنًا كَثِيْرًا. (٥) هَلْ عِنْدَكَ شَاىٌ كَثِيْرٌ؟ (٦) اَعْطِنَا فِنْجَانَ شَاىٍ. (٧) عِنْدَنَا خُبْزٌ. (٨) نَأْكُلُ مَعَ الْوَلَدِ الْمُهَذَّبِ. (٩) هُوَ لَا يَشْرَبُ نَبِيْذًا. (١٠) كُلُّنَا نَشْرَبُ لَبَنًا. (١١) مَا عِنْدَكَ لِلشُّرْبِ؟ (١٢) عِنْدِى شَاىٌ وَ لَبَنٌ. (١٣) يُعْطُوْنَ لَبَنًا لِذٰلِكَ الْوَلَدِ الْفَقِيْرِ. (١٤) اَلْوَلَدُ الْفَقِيْرُ سَيَأْخُذُ اللَّبَنَ. (١٥) مَنْ شَرِبَ اللَّبَنَ؟ (١٦) اَلرَّجُلُ الْغَنِيُّ شَرِبَ اللَّبَنَ ❖

اردو میں ترجمہ کرو :-

(١) مَا عِنْدَكَ هُنَا لِنَأْكُلَ وَ نَشْرَبَ. (٢) عِنْدِى بَعْضُ خُبْزٍ وَ سَمَكٍ لِاٰكُلَ، قَلِيْلٌ مِنَ اللَّبَنِ لِاَشْرَبَ. (٣) هَلْ عِنْدَكَ لَبَنٌ. (٤) نَعَمْ عِنْدَنَا لَبَنٌ جَيِّدٌ جِدًّا. (٥) اَعْطِنِى فِنْجَانَ شَاىٍ وَ قَلِيْلًا مِنَ اللَّبَنِ. (٦) اَعْطِنَا بَعْضَ خُبْزٍ. (٧) هٰؤُلَاءِ اَوْلَادُ الصَّالِحُوْنَ لَا يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ. (٨) اَعْطِهِمْ شَاىً. (٩) نَحْنُ جَمِيْعُنَا نَشْرَبُ لَبَنًا جَيِّدًا. (١٠) هُمْ شَرِبُوا اللَّبَنَ وَ فِنْجَانَ شَاىٍ.

اردو ترجمہ :-

(١) تیرے پاس کھانے پینے کو کیا چیز ہے؟ (٢) میرے پاس کچھ روٹی اور مچھلی کھانے کو اور تھوڑا سا دودھ پینے کو ہے۔ (٣) کیا تیرے پاس کچھ دودھ

ہے؟ (۴) ہاں ہمارے پاس بہت عمدہ دودھ ہے۔ (۵) مجھ کو ایک پیالی چائے اور تھوڑا سا دودھ عطا کرو۔ (۶) ہم کو کچھ روٹی دو۔ (۷) یہ نیک لڑکے شراب نہیں پیتے۔ (۸) ان کو کچھ چائے دو۔ (۹) ہم سب اچھا دودھ پیتے ہیں۔ (۱۰) ان سب نے دودھ پیا اور ایک پیالی چائے کی +

۲۱

يَشْتَرِى يَشْتَرِيَانِ يَشْتَرُوْنَ ۔ تَشْتَرِى تَشْتَرِيَانِ يَشْتَرْنَ +
نَشْتَرِى تَشْتَرِيَانِ تَشْتَرُوْنَ ۔ تَشْتَرِيْنَ تَشْتَرِيَانِ تَشْتَرْنَ +
اَشْتَرِى نَشْتَرِى

اِشْتَرٰى : اس نے خریدا + يَشْتَرِى : وہ خریدتا ہے +

مَرِيْضٌ ، سَقِيْمٌ : بیمار + وَرْدَةٌ : گلاب کا پھول + وَرْدٌ : گلاب کے پھول + ثَانِيًا : پھر + لَوْح حَجَر : سلیٹ +

اردو میں ترجمہ کرو :۔

(۱) اَيْنَ كُنْتَ ؟ (۲) كَانَتْ فِى الْحُقُوْلِ . (۳) مَاذَا فَعَلْتُمْ هُنَاكَ ؟ (۴) نَظَرْنَا بَقَرَةً وَحِصَانًا وَ وَرْدًا كَبِيْرًا . (۵) اِشْتَرَيْنَا وَرْدًا لِلْبِنْتِ الْمَرِيْضَةِ الْمِسْكِيْنَةِ . (۶) عِنْدَنَا بَعْضُهُ لِاَجْلِكَ اَيْضًا . (۷) اَلْاَوْلَادُ اشْتَرَوْا لَبَنًا وَ نَحْنُ شَرِبْنَاهُ مَعَ خُبْزِنَا . (۸) نَحْنُ نَذْهَبُ ثَانِيًا وَ الْبَنَاتُ جَمِيْعُهُنَّ يَذْهَبْنَ مَعَنَا . (۹) كَانَ هٰذَا يَوْمًا لَطِيْفًا . (۱۰) اِشْتَرِ حِصَانًا وَ كَلْبًا +

اردو ترجمہ :۔

(۱) تو کہاں تھا ؟ (۲) وہ کھیتوں میں تھی ۔ (۳) تم نے وہاں کیا کیا ؟
(۴) ہم نے ایک گائے، ایک گھوڑا اور کچھ گلاب کے بڑے بڑے پھول دیکھے ۔
(۵) ہم نے بیچاری بیمار لڑکی کے واسطے گلاب کے پھول خریدے ۔ (۶) ہمارے پاس کچھ تمہارے واسطے بھی ہیں ۔ (۷) لڑکوں نے کچھ دودھ خریدا اور ہم نے اس کو اپنی روٹی کے ساتھ کھایا ۔ (۸) ہم پھر جائینگے اور لڑکیاں سب ہمارے ساتھ جائینگی ۔ (۹) یہ ایک سہانا دن تھا ۔ (۱۰) ایک گھوڑا اور ایک کتا خریدو +

عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) تو کہاں تھا ؟ (۲) میں کھیت کو گیا اور اپنے گھوڑے اور گائے کو دیکھا ۔
(۳) مینے کھیت میں گلاب کے پھول دیکھے ۔ (۴) وہ بیمار لڑکے کے لئے (گلاب کے) کچھ پھول خریدتا ہے ۔ (۵) لڑکوں نے دودھ اور روٹی خریدی ۔ (۶) ہم ان کے ساتھ روٹی خریدنے جائینگے ۔ (۷) ہمارے پاس تھوڑا سا دودھ ہے ۔ (۸) یہ خوب دن ہے ! (۹) کیا تو نے کھیت میں کوئی گھوڑا دیکھا ؟ (۱۰) ہاں ۔ مینے اس کو بیمار دیکھا ۔ (۱۱) لڑکے کو کس نے لیا ؟ (۱۲) یحییٰ نے لیا ۔

عربی ترجمہ :-

(۱) اَیْنَ كُنْتَ ؟ (۲) ذَهَبْتُ اِلَى الحَقْلِ وَ نَظَرْتُ حِصَانِي وَ بَقَرَتِي . (۳) نَظَرْتُ وَرْدًا فِي الحَقْلِ . (٤) يَشْتَرِيْ وَرْدًا لِلْوَلَدِ المَرِيْضِ . (٥) اَلْاَوْلَادُ اشْتَرَوْا لَبَنًا وَ خُبْزًا . (٦) سَنَذْهَبُ مَعَهُمْ لِنَشْتَرِيَ خُبْزًا . (٧) عِنْدَنَا قَلِيْلٌ مِنَ اللَّبَنِ . (٨) هٰذَا يَوْمٌ لَطِيْفٌ . (٩) هَلْ نَظَرْتَ حِصَانًا فِي الحَقْلِ . (١٠) نَعَمْ نَظَرْتُهُ وَ هُوَ مَرِيْضٌ . (١١) مَنْ اَخَذَ الوَلَدَ . (١٢) اَخَذَهُ يَحْيٰى +

انشاء مراسلات

ہم پیام اسلام میں عرائض وخطوط کے کچھ ایسے نمونے شائع کرنا چاہتے تھے جن کی مدرسی زندگی میں مراسلت کے لئے بالعموم ضرورت رہتی ہے۔ اس کے لئے نہایت تنگ وقت میں محترمہ سیدہ کلثوم (معلمہ ادب عربی، مدرسۃ البنات) کی خدمت میں استدعا کی گئی اور ہم آں محترمہ کے شکرگزار ہیں کہ انھوں نے فوراً چند نمونے قلم برداشتہ لکھ کر بھیج دئے اور ہم ان کو پیام اسلام کی اسی اشاعت میں شائع کرسکے۔

طَرِيقَةٌ فِى كِتَابَةِ الرَّسَائِل

بقلم حضرة السيدة الفاضلة كلثوم معلمة ادب العربي فى مدرسة البنات

۱- رَسَائِلُ مِنْ مُعَلِّمَةٍ إِلَى مُدِيرَةِ الْمَدْرَسَةِ تُقَدِّمُهَا أَعْذَارًا لِمَرَضِهَا

الصُّورَةُ الأُولَى :-

سَيِّدَتِي الْمُدِيرَةَ .

أُقَدِّمُ إِلَيْكِ هٰذِهِ الرُّقْعَةَ الْمُصَدَّقَةَ بِعُذْرِ الطَّبِيبِ رَاجِيَةً مِنْ جَنَابِكِ الْمُكَرَّمِ اَنْ تَمْنَحِيْنِيْ بِإِجَازَةِ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَكْثَرَ لِلْاِسْتِرَاحَةِ فِى الْبَيْتِ وَ اسْتِرْجَاعِ مَا فَقَدَتْ صِحَّتِيْ مِنَ الْقُوَّةِ مَعَ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّفَّ الَّذِيْ أُعَلِّمُهُ سَيَتَأَخَّرُ

قَلِيْلًا وَ لٰكِنْ اِنْ شَاءَ اللهُ عِنْدَ حُضُوْرِيْ سَاَجْتَهِدُ بِكُلِّ اِمْكَانٍ اَنْ يُسَدِّدَ تَاْخِيْرَهُ وَ لَكِ الشُّكْرُ الْجَزِيْلُ سَلَفًا وَ السَّلَامُ۔

المخلصه

. . . . . .

اَلصُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ :-

حَضْرَةُ الرَّئِيْسَةُ

اِقْبَلِيْ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ عُذْرًا لِمُفَاجَئَتِيْ بِالْمَرَضِ الْفُلَانِيْ حَيْثُ اِنَّنِيْ لَا اَقْدِرُ الْقِيَامَ بِوَاجِبِي الْيَوْمَ وَ اَعْلَمِيْ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ هَيِّنٌ عَلَيَّ عَدَمُ الْحُضُوْرِ وَ لٰكِنِّيْ مَجْبُوْرَةٌ بِذٰلِكَ ۔ اَرْجُوْا مِنَ اللهِ تَعَالٰى اَنْ يَجْعَلَنِي الْقِيَامَ بِوَاجِبِيْ عَلٰى اَسْرَعِ مَا يُمْكِنُ وَ لَكِ مِنِّي الْاِحْتِرَامَ الْفَائِقَ فَقَطْ ۔

المعلمه

. . . . . .

اَلصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ :-

مُدِيْرَتِيَ الْفَاضِلَةَ

اَرْسِلُ اِلَيْكِ رِسَالَتِيْ هٰذِهِ بِمَزِيْدِ الْاَسَفِ لِاَنَّنِيْ مُصَابَةٌ بِاَلَمٍ ...... وَ لَمْ اَتَمَكَّنِ الْحُضُوْرَ الْيَوْمَ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ يُجْبِرُنِي الْاَلَمُ لِمَا قَدَّمْتُ اِلٰى حَضْرَتِكِ الْمُحْتَرَمَةِ هٰذِهِ الْمَعْذِرَةَ شَكْوَةً ۔ وَ اَتَاَمَّلُ مِنْكِ الْمُوَافَقَةَ وَ لَكِ مَزِيْدُ الشُّكْرِ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

اِقْبَلِی فَائِقَ الِاحْتِرَامِ.

المخلصہ

. . . . . .

اَلصُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ :-

اِلَى الْمُدِيْرَةِ الْمُحْتَرَمَةِ.

اِنَّنِیْ اَتَاَسَّفُ جِدًّا لِعَدَمِ حُضُوْرِی غَدًا وَسَبَبُ ذٰلِكَ هُوَ عِنْدَ مَا رَجَعْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ فَاجَئَتْنِی الْحُمّٰی وَ لَمْ تَزَلْ فِی شِدَّتِهَا وَ الطَّبِیْبُ (الدَّكْتُوْرُ) اَمَرَنِی لِبَقَائِی غَدًا فِی الْفِرَاشِ لِلْاِسْتِرَاحَةِ. اَظُنُّ سَتُوَافِقِیْنَ عَلٰی ذٰلِكَ وَ یَجْعَلِیْنِیْ مُدِیْنَةً بِالشُّكْرِ وَ خِتَامًا اِقْبَلِی تَحِیَّةً وَ اِحْتِرَامًا ودمت.

المخلصہ

. . . . . .

۲: رَسَائِلُ مِنْ مُعَلِّمَةٍ اِلٰی مُدِیْرَةِ الْمَدْرَسَةِ تَدْعِیْهَا لِلْفَرَحِ

اَلصُّوْرَةُ الْاُوْلٰی :-

حَضْرَةُ الْفَاضِلَةِ الْمُحْتَرَمَةِ مُدِیْرَةِ الْمَدْرَسَةِ.

تَحِیَّةً وَ احْتِرَامًا، بَعْدَهٗ اُخْبِرُكِ لَقَدْ قَرَّرْنَا عَلٰی عَقْدِ قِرَانِ (فلان) اَخِی عَلَی السِّتِّ (الْآنِسَةِ) فُلَانَه بِتَارِیْخِ كَذَا وَ كَذَا اَوْ قَرَّرْنَا زَوَاجَ اُخْتِی بِتَارِیْخِ الْفُلَانِی وَ اَقْبِلِی مِنَ الْحَقِیْرَةِ وَ مِنْ جَمِیْعِ

اِلَى البَيْتِ دَعْوَةَ الحُضُوْرِ وَ اعْلَمِى اَنَّ حُضُوْرَكِ يَزِيْدُنَا شَرَفًا وَ وَقَارًا وَ السَّلَامُ عَلَيْكِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ .

الداعية

. . . . . .

اَلصُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ :-

اِلٰى حَضْرَةِ المُكَرَّمَةِ مُدِيْرَةِ المَدْرَسَةِ .

سَلَامًا قَائِمًا : اِنَّنِى اُرْسِلُ اِلَيْكِ هٰذِهِ الدَّعْوَةَ مِنْ صَمِيْمِ قَلْبِىْ وَ اَتَأَمَّلُ مِنْكِ التَّلْبِيَةَ لِحُدُوْثِ فَرَحٍ بِمُنَاسَبَةِ السَّبَبِ الفُلَانِى عِنْدَنَا بِتَارِيْخِ كَذَا وَ كَذَا وَ لَابُدَّ لَكِ مِنَ الحُضُوْرِ وَ المُشَارِكَةِ بِهٰذَا الفَرَحِ لِاَنَّ جَمِيْعُ مِنَّا مُتَأَمِّلِيْنَ قُدُوْمَكِ وَ بِقُدُوْمِكِ لِتَزِيْدِيْنَ المَجْلِسَ فَرَحًا وَ سُرُوْرًا وَ اِلَيْكِ الشُّكْرُ المَزِيْد .

مَنْ تَرْغَبُ بِقُدُوْمِكِ

. . . .

اَلصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ :-

مُدِيْرَتِى المُحْتَرَمَةَ : اَعَزَّكِ اللّٰهُ .

مَزِيْدُ التَّحِيَّةِ وَ الاِحْتِرَامِ : اُقَدِّمُ اِلَيْكِ هٰذِهِ الرُّقْعَةَ اَدْعِيْكِ لِمُشَارَكَتِكِ مَعَنَا لِحُدُوْثِ الفَرَحِ بِسَبَبِ خِتْنَةِ اَخِىْ اَوْ اَخَوَىْ بِتَارِيْخِ المُقَرَّرِ ...... وَ كَذَالِكَ جَمِيْعُ الاَهْلِ يَدْعُوكِ مِنْ

صَمِيْمِ قُلُوْبِهِمْ وَ بِإِشْتِرَاكِكِ مَعَنَا يَزِيْدُ المَحْضَرُ عِزًّا وَ شَرَفًا وَ دُمْتِ سَالِمَةً ۔

المخلصه

. . . . . .

الصُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ :-

مُدِيْرَتِي العَزِيْزَه :-

بَعْدُ التَّحِيَّةِ وَ الإِحْتِرَامِ : تَتَشَرَّفُ حَفْلَتُنَا بِحُضُوْرِكِ بِيَوْمِ الفُلَانِي المُوَافِقِ بِتَارِيْخ كَذَا وَ كَذَا لِتَنَاوُلِ الغَدَاءِ فِي السَّاعَةِ . . . بِمُنَاسَبَةِ قُدُوْمِ اَخِيْ بَعْدَ . . . سَنَوَاتٍ اَوْ لِاَخْذِهِ الشَّهَادَةَ الطِّبِّيَّةَ وَ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَ بِحُضُوْرِكِ يَزِيْدُنَا رَوْنَقًا وَ بَهَاءً ۔ وَ اقْبَلِي مَزِيْد السَّلَامِ مِنَ الدَّاعِيَاتِ ۔

الكاتبه

. . . . . .

۳: رَسَائِلُ مِنَ التِّلْمِيْذَاتِ إِلَى وَالِدِيْهِنَّ وَ هُنَّ بَعِيْدَاتٌ عَنْهُنَّ

الصُّوْرَةُ الأُوْلٰى :-

رِسَالَةُ ابْنَةٍ تُبَلِّغُ وَالِدَيْهَا بِنَجَاحِهَا فِيْ صَفِّهَا

وَالِدَيَّ المُحْتَرَمَيْنِ ۔

إِنِّي اَوَدُّ اَنْ اَكْتُبَ لَكُمَا تَهْنِئَةً حَسَنَةً بِنَجَاحِي

فِیْ صَفِّیْ وَ تَحْصِیْلِیْ عَلَی الدَّرَجَةِ كَذَا...... مِنْ مَجْمُوْعِ كَذَا.... اُظْهِرُ فِیْهِ لَكُمَا اِخْلَاصَ مُعَلِّمَاتِی الْمُحْتَرَمَاتِ وَ اعْتِنَائِهِنَّ بِتَعْلِیْمِیْ كَمَا اِنِّیْ اُبَیِّنُ لَكُمَا اجْتِهَادِیَ التَّامَ وَ ذَالِكَ كُلُّهُ بِعَظِیْمِ فَضْلِكُمَا وَ دُعَائِكُمَا. اَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ یَحْرُسَكُمَا وَ یُطِیْلَ عُمْرَكُمَا وَ لَا تَنْسَیَانِ اَنَّ اشْتِیَاقِیْ لِرُؤْیَتِكُمَا كَثِیْرًا. وَ فِی الْخِتَامِ اقْبَلَا مِنِّی التَّحِیَّةَ وَ الْاِحْتِرَامَ مَعَ اِهْدَاءِ سَلَامِیْ اِلٰی اِخْوَانِیْ وَ دُمْتُمَا بِالْعِزِّ وَ الْاِنْعَامِ وَ السَّلَامِ.

اِبْنَتُكُمَا الْمُطِیْعَةُ

. . . .

الصُّوْرَةُ الثَّانِیَةُ :-

رِسَالَةٌ مِنَ ابْنَتَیْنِ اِلٰی وَالِدَیْهِمَا تُخْبِرَانِهِمَا عَنِ الْاِمْتِحَانِ.

سَیِّدَیْنَا الْوَالِدَیْنِ.

نَطْلُبُ مِنْكُمَا الْعَفْوَ وَ الْمُسَامَحَةَ لِتَاخِیْرِ كُتُبِنَا وَ سَبَبُ ذٰلِكَ لِاَنَّنَا كُنَّا مَشْغُوْلَیْنِ لِمُرَاجَعَةِ الدُّرُوْسِ لِقُدُوْمِ الْاِمْتِحَانِ. اَمَّا الْیَوْمُ وَ قَدْ تَمَّ الْاِمْتِحَانُ فَنُخْبِرُكُمَا بِخَبَرٍ یَسُرُّكُمَا جِدًّا وَ هُوَ اَنَّنَا بِمُوَاصَلَةِ الْاِجْتِهَادِ قَدْ نَجَحْنَا فِیْهِ نَجَاحًا عَظِیْمًا وَ كُنْتُ اَنَا فُلَانَةُ الْاُوْلٰی بِصَفِّیْ وَ اُخْتِیْ فُلَانَةُ الثَّانِیَةَ فِیْ صَفِّهَا وَ جَمِیْعُ الْمُعَلِّمَاتِ رَاضِیَاتٌ عَلَیْنَا.

وَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ سَتَجِدَانِ ابْنَتَیْكُمَا مُتَقَدِّمَتَیْنِ فِیْ

آخِرِ هٰذِهِ السَّنَةِ تَقَرُّبِهَا اَعْيُنُكُمَا. هٰذَا وَ اَقْبَلَا مِنَّا الاِحْتِرَامَ الفَائِقَ مَعَ تَقْبِيلِ عُيُوْنِ اِخْوَاتِنَا المَحْرُوْسِيْنَ دُمْتُمَا وَ اِيَّاهُمْ سَالِمِيْنَ اٰمِيْنَ.

اِبْنَتَيْكُمَا المُؤَدَّبَيْنِ

. . . .

الصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ :-

اِبْنَةٌ تُخْبِرُ وَالِدَيْهَا بِمَرَاضِهَا الَّذِيْ شُفِيَتْ مِنْهُ.

سَيِّدَيَّ الفَاضِلَيْنِ.

لَقَدْ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْتُبَ لَكُمَا مِنْ قَبْلُ مُدَّةٍ وَ لٰكِنْ اُخْبِرُكُمَا السَّبَبُ الَّذِيْ اَخَّرَنِيْ عَنِ الكِتَابَةِ هُوَ مُصَابَتِيْ بِالمَرَضِ . . . . نَعَمْ اَعْرِفُ اَنَّكُمَا مَشْغُوْلَيِ البَالِ. وَ الآنَ اَلحَمْدُ لِلّٰهِ بِفَضْلِهٖ تَعَالٰى قَدْ شُفِيْتُ مِنْ ذٰلِكَ المَرَضِ بَعْدَ اَنْ اَخَذَ حَقَّهُ تَمَامًا. وَ لٰكِنْ اُخْبِرُكُمَا اَنَّ صَاحِبَ السَّعَادَةِ المُدِيْرِ اعْتَنَى فِيْ مُعَالَجَتِيْ اعْتِنَاءً تَامًّا وَ اهْتَمَّ فِيْ مَرَاضِيْ اهْتِمَامًا هَامًّا وَ لَوْ لَاهُ وَ لَوْ لَا المُعَلِّمَاتُ المُحْتَرَمَاتُ الحَنُوْنَاتُ لَكُنْتُ لَا اَعْلَمُ اِلٰى اَيِّ دَرَجَةٍ اَصِلُ فِي الضُّعْفِ وَ الاِنْحِطَاطِ. وَ لٰكِنَّ حَنَانَ مُدِيْرِ مَدْرَسَتِي الفَاضِلِ وَ مُعَلِّمَاتِي الفَاضِلَاتِ قَدْ اَدْرَكُوْا المَرَضَ جَمِيْعًا وَ قَدْ شُفِيْتُ بِالعَجَلِ وَ اَنَا اَتَمَنّٰى مِنَ المَوْلٰى اَنْ يَحْفَظَ سَعَادَةَ المُدِيْرِ وَ يَحْرُسَهُ مَعَ المُعَلِّمَاتِ المُحْتَرَمَاتِ وَ اَنْ يُوَفِّقَهُمُ الجَمِيْعَ بِاَعْمَالِهِمْ اٰمِيْنَ

وَ فِی الخِتَام اِقبَلا مِنّی فَائِقَ الاِحتِرَام مَعَ تَقبِیلِ نَوَاظِرِ اِخوَتِی الصِّغَارِ وَ اسلَمُو الجَمِیع ۔

المطیعہ

. . . . . .

عریضجات از معلمہ بنام مدیرہ مدرسہ

جن میں اپنے مرض کی معذوریاں معروض کرتی ہے

پہلا نمونہ :-

جناب مدیرہ

میں یہ رقعہ ڈاکٹر صاحب کی سند سے مستند بایں امید آپکی جناب مکرمت نصاب میں معروض کرتی ہوں کہ آپ مجھے گھر میں آرام کر کے اپنی صحت کی کھوئی ہوئی قوت کو حاصل کرنے کے لئے . . . . دو - یا تین - یا اس سے زائد . . . دنوں کی رخصت مرحمت فرمائینگی، یہ بھی معلوم ہے کہ جس جماعت کو میں پڑھاتی ہوں وہ کچھ پیچھے رہ جائیگی - لیکن حاضر ہونے کے وقت انشاءاللہ تعالیٰ میں پورے امکان کے ساتھ کوشش کرونگی کہ اسکی تاخیر کی رخنہ بندی ہوجائے اور آپ کا بہت بہت شکریہ بجا لاؤنگی۔ والسلام -

اخلاص مند

. . . . . .

دوسرا نمونہ :-

جناب رئیسہ

اس عریضہ کو میرے ناگہاں - فلاں مرض - میں اس درجہ مبتلا ہوجانے کے عذر میں، کہ میں آج اپنے فرض کو بجا نہیں لا سکتی، منظور فرمائیے اور ملحوظ رہے کہ یہ غیر حاضری مجھ پر آسان نہ تھی، لیکن (کیا کروں) مجبور ہوں - اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتی ہوں کہ جسقدر جلد تر ممکن ہے وہ مجھکو اپنے فریضے کی بجا آوری کے قابل کر دیگا - اور میری جانب سے آپ کی خدمت میں زیادہ احترام -

مخلصہ

تیسرا نمونہ :۔

جناب مدیرہ فاضلہ

میں بہت افسوس کے ساتھ اپنا یہ عریضہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہی ہوں کہ میں .... تکلیف میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتی اور اگر مجھ کو یہ تکلیف مجبور نہ کر دیتی تو میں یہ معذرت نامہ اظہار مرض کے لئے خدمت عالی میں تقدیم نہ کرتی، میں آپ کی موافقت کی متوقع ہوں اور آپ کا اس پر بہت بہت شکریہ ۔ اور بصد احترام قبول فرمائیں ۔

المخلصہ

....

چوتھا نمونہ :۔

بخدمت مدیرہ محترمہ

مجھ کو اپنے کل کو حاضر نہ ہو سکنے کا نہایت تاسف ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب میں مدرسہ سے واپس آئی یکلخت مجھ کو بخار ہو گیا اور اب تک اپنی اسی شدت پر ہے، اور ڈاکٹر نے فرمایا ہے کہ کل کو آرام کرنے کے لئے بستر ہی میں رہوں ۔ متوقع ہوں کہ آپ اس پر موافقت فرما کر مرہون تشکر فرمائینگی ۔ اور آخر میں سلام و احترام قبول فرمائیں اور قائم و دائم رہیں

مخلصہ

....

تامجات

معلمہ کی طرف سے مدیرہ مدرسہ کی خدمت میں

(شادی پر دعوت دیتی ہے)

جناب فاضلہ محترمہ مدیرہ مدرسہ

سلام و احترام کے بعد گزارش کرتی ہوں کہ ہم نے اپنے بھائی ...... کی منگنی سیدہ (یا آنسہ) فلانہ سے فلاں تاریخ کو قرار دی ہے ـــــ یا فلاں تاریخ کو اپنی بہن کی شادی قرار

دی ہے۔ لہٰذا حقیرہ اور تمام اہلِ خانہ کی جانب سے دعوت تشریف آوری قبول فرمائیں، اور معلوم ہو کہ آپ کی قدم رنجہ فرمائی ازدیادِ شرف و وقار کا باعث ہوگی۔ والسلام علیک و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

الداعیہ ـــــــــ

دوسرا نمونہ :ـ

حضرت مکرمہ مدیرہ مدرسہ صاحبہ

سلام فائق۔ میں خلوص دل سے یہ دعوت نامہ ارسال خدمت کرکے کہ فلاں تاریخ کو ہمارے یہاں فلاں سبب کی مناسبت سے وقوع شادیانہ کی دعوت قبول فرمانے کی متوقع ہوں، اور آپ کی تشریف آوری اور شرکت فرمائی اس شادی میں ضروری ہے۔ کیونکہ ہم سب آپ کی قدم رنجہ فرمائی کے امیدوار ہیں اور آپ اپنی تشریف آوری سے مجلس کی شادمانی اور مسرت کو زیادہ فرمائینگی اور آپ کا بہت بہت شکریہ +

(تیسرا نمونہ)

میری محترمہ مدیرہ خدائے پاک آپکا اعزاز فرمائے

سلام و احترام زیادہ میں رقعہ پیش خدمت کرکے، آپکی خدمت میں اپنے بھائی کے ختنے (یا دو بھائیوں کے ختنوں) کی تقریب مسرت کے وقوع پر بتاریخ مقرر اپنے ساتھ مشارکت کی دعوت عرض کرتی ہوں اور اسی طرح سارے خاندان کے لوگ خلوص دلی کے ساتھ آپکو دعوت دیتے ہیں اور آپکے ہمارے ساتھ اشتراک فرمانے سے عزت و شرف زیادہ ہوگا، ہمیشہ سلامت رہو +

(چوتھا نمونہ)

پیاری مدیرہ

بعد سلام و احترام، آپ بروز . . . . . بتاریخ . . . . ہماری محفل کو اپنی تشریف آوری سے مشرف فرمائیں۔ اور میرے بھائی کے کئی سال کے بعد آنے یا ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے کی مناسبت سے . . . . . بجے کھانا تناول فرمائیں اور آپ کی تشریف آوری رونق افزائی کا موجب

ہوگی اور داعیات کی جانب سے مزید سلام قبول فرمائیں ۔

(پہلا نمونہ)

لڑکی کا خط جو اپنے والدین کو جماعت میں اپنی کامیابی کی اطلاع دیتی ہے ۔

میرے محترم والدین !

میں آپ کی خدمت میں اپنی جماعت میں کامیاب ہونے اور .... اور مجموعے میں سے ...... درجہ حاصل کرنے پر ایک اچھی مبارکباد لکھنا چاہتی ہوں ۔ میں اس میں اپنی محترم استانیوں کی کوشش و محنت، اور میری تعلیم پر توجہ رکھنے کا اظہار کرتی ہوں جیسا کہ اپنی پوری محنت کا اظہار کرتی ہوں، اور یہ سب آپ کی بڑی مہربانی اور دعا کی بدولت ہے ۔ میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ آپ کی نگہبانی فرمائے اور آپ کی عمریں دراز کرے اور آپ یہ نہ بھولیں کہ مجھے آپ کے دیدار کا اشتیاق بہت ہے ۔ اور آخر میں میرا اسلام و احترام قبول فرمائیں اور بھائی بہنوں کو بھی سلام اور آپ ہمیشہ عزت و نعمت و سلامتی سے رہیں +

(دوسرا نمونہ)

خط دو لڑکیوں کا ان کے والدین کو جنمیں اپنی امتحان میں کامیابی کی اطلاع دیتی ہیں

بزرگوار والدین !

ہم آپ سے خطوں میں دیر کرنے کی معافی اور درگزر چاہتے ہیں ۔ سبب اس کا یہ تھا کہ ہم امتحان آ جانے کی وجہ سے اسباق کے دہرانے میں مشغول تھے ۔ پر آج امتحان پورا ہو گیا ہے سو ہم آپکو ایسی خبر دیتے ہیں جو بہت خوشی کا باعث ہوگی ۔ وہ یہ ہے کہ ہم نے متواتر محنت کرتے رہنے سے اس میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور میں اپنی جماعت میں اول آئی ہوں اور میری بہن ... اپنی جماعت میں دوم ۔ اور سب استانیاں ہم سے خوش ہیں ۔

اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ اپنی دونوں لڑکیوں کو اس سال کے آخر میں ترقی کرتی پائینگے

اور اس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی - اس کے بعد ہمارا بہت بہت احترام قبول فرمائیں اور خدا رکھے ہماری بہنوں کو دیدہ بوسی - اور آپ اور وہ ہمیشہ سلامت رہیں - آمین +

آپکی مؤدب دختران

. . . .

(تیسرا نمونہ)

لڑکی والدین کو اپنی بیماری کی جس سے شفا پائی اطلاع دیتی ہے

بزرگوار ابا - اماں !

میں مدت پہلے آپ کی خدمت میں خط لکھنا چاہتی تھی - لیکن میں آپ کو وہ سبب بتاتی ہوں جس نے مجھے خط لکھنے سے باز رکھا : وہ میرا بیماری میں مبتلا ہو جانا تھا - ہاں ، میں جانتی ہوں کہ آپ فکرمند رہے ہونگے - اب الحمد للہ ! اللہ کے فضل وکرم سے اس مرض سے شفایاب ہوگئی بعد اس کے کہ اس مرض نے اپنا پورا پورا حق وصول کر لیا - لیکن میں آپکو آگاہ کرتی ہوں کہ سعادت مآب مدیر مدرسہ نے میرے معالجہ میں پوری پوری نگرانی فرمائی اور میرے مرض کے متعلق بہت بڑا اہتمام فرمایا - اگر وہ نہوتے اور اگر محترم ومشفق معلمات نہ ہوتیں تو معلوم نہیں کہ میں ضعف وانحطاط کے کس درجے کو پہنچ جاتی - مگر میرے مدرسے کے فاضل مدیر اور فاضلہ معلمات کی شفقت تھی کہ سب نے مرض کا درست تدارک فرمایا اور کچھ جلد ہی صحت حاصل ہوگئی اور میں خدائے پاک سے متمنی ہوں کہ جناب مدیر کا مع معلمات محترمات حافظ ونگہبان رہے اور ان سب کو انکے اعمال کی توفیق بخشے آمین ، اور آخر میں میرا اعلیٰ سلام واحترام چھوٹے بھائی بہنوں کی دیدہ بوسی کے ساتھ قبول فرمائیے اور سب سلامت رہو -

از مطیعہ

. . . . .

عربی سیکھنے کے خواہشمند

جو اپنے مطالعہ سے عربی سیکھنا چاہتے ہوں، مندرجہ ذیل کتابیں مطالعہ فرمائیں:

معلم العربیہ چار ماہ میں بلا رٹے عربی سکھانیوالا رسالہ جسمیں تمام ضروری صرفی، نحوی مسائل، گردان، ترکیب، لغات بتلا کر مثالی میں کثرت سے آیات قرآنیہ، احادیث، نصیحت آموز عربی مقولے، روزمرہ کی بول چال اور آنحضرتؐ کے اخلاق طاہرہ کے ذریعے سے تمام مسائل مشق کرائے گئے ہیں۔ جسکے پڑھنے سے بلا رٹے عربی سمجھنے، لکھنے اور پڑھنے پر قدرت ہوجاتی ہے۔ اخیر میں ایک ہزار جدید وقدیم لغات اور کثیر اردو سے عربی مصادر کا ایک ضمیمہ شامل ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ ار۔

عربی ٹیچر جدید وقدیم عربی سیکھنے کا نہایت مفید رسالہ۔ قیمت مجلد ایک روپیہ۔

عربی کا معلم حصہ اول و دوم صرف ونحو عربی کے مسائل کو جدید سہل اسلوب پر نہایت خوبی سے سمجھایا گیا ہے۔ اور سبق کے تحت کثیر امثلہ متعلقہ قرآن مجید اور محاورات عرب دی گئی ہیں۔ قیمت مجلد ۸ ر (حصہ دوم) قیمت مجلد ایک روپیہ۔

کلید عربی کا معلم (حصہ اول) قیمت سہر (حصہ دوم) قیمت ۸ ر۔

کلام عربی (حصہ اول) جس میں عربی ادب قدیم وجدید اور قواعد ترجمہ کی نہایت آسان طریقہ پر عملی تعلیم دی گئی ہے اور جسکے ساتھ ڈیڑھ ہزار کثیر الاستعمال عربی الفاظ کی ایک جامع ڈکشنری شامل ہے۔ قیمت ۱۰ ار

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر مکتبہ علمیہ۔ مدرستہ البنات۔ شہر جالندھر**

نوٹ:۔ کاغذ کی گرانی کے باعث تحریر کردہ قیمتوں میں تینتیس فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ کاغذ کی گرانی کے باعث تحریر کردہ قیمتوں میں تینتیس فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر: محمد احمد خاں ذاکر

قواعد

رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے ۔

رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا ۔

چندہ سالانہ ۳؎ ، فی پرچہ ۴ر ۔

اشتہارات کی اُجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہئے ۔

جنرل برقی پریس، ریلوے روڈ، جالندھر شہر میں چھپ کر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیام اسلام

جلد ۱۴ | ستمبر ۱۹۴۳ء رمضان ۱۳۶۲ھ | نمبر ۹

حکمۃ الصیام فی الاسلام

راز روزہ در اسلام

(بقلم حضرت محمد فرید وجدی)

الصیام عند الامم القدیمۃ :- روزہ پرانی قوموں کے عندیہ میں :-

المتتبع لتاریخ الامم القدیمۃ من الناحیۃ الدینیۃ یجد ان تلک الامم قاطبۃ اعتبرت الصیام رکنا من عباداتہا. فنصت شریعۃ (مانو) فی الھند علی ضرورتہ عادۃ ایاہ من خیر الاعمال العبادیۃ. و

پرانی قوموں کی تاریخ کا دینی جہت سے مطالعہ کرنے والا اس حقیقت کو موجود پاتا ہے کہ ان تمام قوموں نے، روزے کو اپنی عبادات کے ارکان میں سے ایک رکن مانا ہے۔ ہندوستان میں منو کا دھرم شاستر اس کو عبادت کے بہترین اعمال میں شمار کرکے واضح طور پر ضروری قرار دیتا ہے، اور

قد عمل البراهمة بهذا الشريعة من اقدم عهودهم۔

برہمن اس دھرم (شریعت) پر اپنے نہایت پرانے وقتوں سے عمل کرتے آئے ہیں۔

والمعروف ان البراهمة من اشد الامم مراعاةً للصيام، حتىٰ انهم لا يعفون منه الشيوخ وَ لا المرضىٰ

اور یہ سبکو معلوم ہے کہ برہمن روزے کی نگہداشت میں سب قوموں سے زیادہ سخت ہیں، یہانتک کہ بوڑھوں اور بیماروں کو بھی روزہ معاف نہیں کرتے

والطائفة المعروفة عِندَهُم باليوغيين وهم المنقطعون للعبادة يصومون من عشرة ايامٍ الىٰ خمسة عشر يومًا لا يذوقون طعامًا غير صبابات من الماء.

اور جو فرقہ ان میں سے جوگی کہلاتا ہے اور یہ لوگ تارک دنیا ہوتے ہیں، یہ دس سے لے کر پندرہ دن تک روزے رکھتے ہیں (جن میں) بجز پانی کے قطروں کے کوئی کھانے کی چیز نہیں چکھتے۔

اما بوذيو التبت فلهم نوعان من الصيام: احدهما مدته اربع وعِشرُون ساعةً لا يذوقون فيها شيئًا حتىٰ ولا يجوز لهم ابتلاع ريقهم، وقد يمد بعضهم هذا الصيام الىٰ ثلاثة ايامٍ لا يفطر فى كل يوم الا علىٰ قدح من الشاى.

تبتی بدھوں کا دو طرح کا روزہ ہوتا ہے۔ ایک کی مدت چوبیس گھنٹے ہوتی ہے جس میں کوئی چیز نہیں چکھتے، یہانتک کہ ان کو اپنے تھوک کا نگلنا بھی جائز نہیں، اور ان میں بعض لوگ اس روزے کو تین دن تک طول دیتے ہیں۔ ہر دن میں بجز ایک پیالی چائے کے کسی چیز سے افطار نہیں کرتے۔

والنوع الثانى مدته اربع و عشرونَ ساعةً كالنوع الاوّل، غير ان الصائم فيه له ان يُفطر علىٰ مَا يشتهى من الاطعمة دون ان

دوسری نوع کے روزے کی مدت بھی پہلی نوع کی طرح ۲۴ گھنٹے ہی ہے، بجز اسکے کہ روزہ دار کو اس میں بغیر اس کے کہ چائے ہی سے افطار کرنے کا پابند ہو، جس کھانے کو جی چاہے اس سے

يكون مُقيّدًا بالافطار بالشاى.

افطار کر لینے کی اجازت ہے ۔

وعرف الصينيون الصيام من اقدم عُصورهم، فكانوا يقومون به تعبّدًا و يُوجبُونهٗ على انفسهم فى اوقات الفتن ۔

اور چین والے روزے کو اپنے قدیم ترین زمانوں سے جانتے ہیں ۔ وہ عبادت کے لئے روزے رکھتے تھے، اور فتنوں کے اوقات میں اپنے اوپر واجب کر لیتے تھے ۔

وكان المصريون القدماء يصومون فى جميع اعيادهم الدينية وكان قساوستهم يصومون من سبعة ايام الى ستة اسابيع ۔

اور قدیم مصری اپنے تمام مذہبی تہواروں میں روزہ رکھتے تھے، اور ان کے پروہت سات دن سے لیکر چھ ہفتوں تک کے روزے رکھا کرتے تھے ۔

وكان الالوزينيون والتسموفوريون من قدماء اليونانيين يكلفون نساءهم بالصيام فيجلسن على الارض فى حالة اكتئابٍ و كمدٍ قيامًا بآدابٍ عندهم ۔

اور الوزینی اور تسموفوری جو قدیم یونانیوں میں سے تھے اپنی عورتوں کو روزے رکھایا کرتے تھے سو وہ سخت رنج وتاب اور اداسی کے عالم میں اپنے ہاں کے آداب پورے کرنے کو زمین پر بیٹھا کرتیں ۔

وكان اللاسيديمونيون من القبائل اليونانية القديمة يصومون ايامًا متوالية قبل شروعهم فى حرب ۔

اور لاسیدیمونی جو پرانے یونانی قبائل میں سے تھے جنگ آغاز کرنے سے پہلے کئی دن لگاتار روزے رکھتے ۔

وكان قسيسو جزيرة كريد فى ذلك العهد لا ياكلون طول حياتهم لحمًا و لا سمكا و لا طعاما مطبوخا ۔

اس زمانے میں جزیرہ کریٹ کے قسیس عمر بھر نہ تو گوشت کھاتے نہ مچھلی اور نہ کوئی دوسرا پکایا ہوا کھانا ۔

اما الرومانيون فقد عرف عنهم انهم كانوا يصومون، وكانت جميع شعوب ايطاليا يصومون كذلك حتى لقد رُوى

رومانیوں کے متعلق بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ روزے رکھا کرتے تھے، اور اسی طرح اطالیہ کی تمام قومیں روزے رکھا کرتی تھیں ۔

ان التارنتيين لما حاصرهم الرومانيون صاموا عشرة ايام استنزالا للنصر.

یہاں تک کہ روایت میں آیا ہے کہ جب رومانیوں نے تارنتیوں کا محاصرہ کر لیا تو انھوں نے حصول فتح کی خاطر دس دن روزے رکھے

اما لدى اليهود فقد ورد في كتابهم اشارة بذكر الصيام، وكان قدماؤهم لا يكتفون منه بمجرد الامتناع عن الطعام من المساء الى المساء، ولكنهم كانوا يمضون الصيام مضطجعين على الحصى والتراب، و مستشعرين حزنا عميقا على ما اصابهم من الفتن، حتى انهم ما كانوا يعقدون في اثناءه زواجا.

رہے یہود، تو ان کی کتاب میں روزے کا ذکر موجود ہے اور پرانے وقتوں کے یہودی صرف شام سے شام تک طعام سے باز رہنے پر ہی، اکتفا نہ کرتے۔ بلکہ اپنا روزہ خاک اور سنگریزوں پر لیٹے ہوئے اور جو فتنے ان کو پہنچے تھے ان پر گہرے غم کا احساس کرتے ہوئے گزارتے۔ یہاں تک کہ اس اثناء میں نکاح بھی نہیں باندھتے تھے۔

واليهود المعاصرون لا يصومون في السنة اكثر من ستة ايام واما اتقياءهم فيصومون شهرا كاملا، و يفطرون كل اربع وعشرين ساعة مرة واحدة عند ظهور النجوم.

موجودہ زمانے کے یہودی سال میں چھ دن سے زیادہ روزہ نہیں رکھتے۔ ہاں ان کے پارسا لوگ پورے مہینے کے روزے رکھتے ہیں اور ہر چوبیس ساعت میں ایک دفعہ ستاروں کے نمایاں ہونے پر افطار کرتے ہیں۔

ويصوم اليهود اليوم التاسع من شهر آب في كل سنة ذكرى لخراب هيكل اورشليم وكانوا يستعدون للصيام قبل حلوله، فكانوا يقتصرون قبله على تناول لون واحد. ويزيد اتقياءهم على هذا اكلهم الخبز مادوما بالتراب، ونومهم

اور یہودی ہر سال ماہ "آب" کی نویں تاریخ کو یروشلم کی ہیکل کی تباہی کی یادگار منانے کے لئے روزہ رکھتے ہیں وہ روزوں کے ورود سے پہلے ان کے لئے تیاری کیا کرتے تھے، اس سے قبل وہ ایک ہی قسم کا کھانا کھانے پر اکتفا کرتے، اور ان کے اتقیاء مزید برآں اس بہت بڑی مصیبت پہنچنے پر نالہ و شیون کی حالت میں، روٹی خاک

لیلتھم علی الاحجار، وھم فی حالۃ عویل و نواح علی ما اصابھم من تلک الکارثۃ العظیمۃ

کے سالن سے کھاتے، اور رات کو پتھروں کے بستر پر سوتے۔

والنصاری یصومون فی کل سنۃ اربعین یوماً مقتدین بعیسی علیہ السلام وکان الاصل فی صیامھم الامتناع عن الاکل بتاتا، والافطار فی کل اربع وعشرین ساعۃ مرۃ، ثم قصروہ علی الامتناع عن کل ذی روح وما ینتج من اللبن والزبد والجبن

عیسائی ہر سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی میں چالیس دن کے روزے رکھتے ہیں۔ در اصل ان کا روزہ تھا، کھانے (پینے) سے قطعاً باز رہنا اور ہر چوبیس ساعتوں میں ایک بار افطار کرنا، پھر وہ اسکو گھٹا کر ہر ذی روح سے، اور دودھ مکھن پنیر وغیرہ جو ان سے برآمد ہوتے ہیں باز رہنے پر لے آئے۔

ولدی النصاری ایضا صیام الفصول الاربعۃ وھو صیام ثلاثۃ ایام فی کل منھا، ولدیھم ایضا صیام الاربعاء والجمعۃ تطوعا لا فرضا:

اور عیسائیوں کے ہاں چار فصلوں کے روزے بھی ہیں، اور وہ ہر ایک فصل میں تین دن کے روزے ہیں؛ اور انکے ہاں بدھ اور جمعے کا روزہ بھی ہے، فرض کے طور پر نہیں نفل کے طور پر۔

الصیام فی الاسلام

اسلام میں روزہ

فرض اللہ علی المسلمین ان یصوموا شھر رمضان، فقال تعالی:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے ہیں۔ فرمایا:

یَآیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ، وَ

اے لوگو جو ایمان رکھتے ہو تم پر بھی لکھا گیا روزہ رکھنا جس طرح ان لوگوں پر لکھا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگاری کرنے لگو۔ چند گنے ہوئے دنوں میں؛ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اور دنوں میں روزوں کی گنتی پوری کر لے؛ اور انپر جنکو اسمیں نہایت مشقت ہوتی ہو فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا دینا۔ پھر جو کوئی اپنے شوق سے کوئی نیکی کرے تو

أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۵
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى
لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ
مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ
اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ
لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۵

وہ اسکے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزہ رکھو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم
علم رکھتے ہو۔ ماہِ رمضان جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کیلئے
ہدایت اور راہ دکھانے اور حق و باطل کا فرق سمجھانے کی کھلی کھلی باتیں
پھر جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے تو اسکے روزے رکھے اور جو کوئی
بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اور دنوں میں گنتی کر (کے رکھ) لے
اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا
اور تاکہ تم تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اس پر اللہ کی
بڑائی کرو کہ اسنے تم کو ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو ۵

وللصيام عند المسلمين آداب لابد
من مراعاتها، منها غض البصر عن كل
مذموم ومكروه وما يثير الشهوة وحفظ
اللسان من الهذيان والكذب والغيبة
والنميمة والخصومة والمراء، وكف السمع
عن الاصغاء الى كل مكروه، وكف بقية
الجوارح عن الآثام والشهوات وان لا
يستكثر من الطعام وقت الافطار والسحر
فيكتفى بما يحفظ عليه صحته ولا يوقعه في
التخمة او سوء الهضم ۔

اور مسلمانوں کے ہاں روزے کے کچھ آداب ہیں جنکی
نگرانی ضروری ہے جیسے ہر برے گھنونے اور شہوت انگیز
امر سے نگاہ کو باز رکھنا۔ بکواس جھوٹ پس گوئی ،
سخن چینی اور جھگڑے تکرار سے زبان کو محفوظ
رکھنا ، اور کان کو ہر ناسزا بات سننے
سے روکنا، اور باقی اعضاء کو گناہوں اور بد خواہشوں
سے روکے رکھنا، اور سحر گاہی اور افطاری کے
وقت زیادہ نہ کھانا، اور اسی مقدار پر اکتفا کرنا
جو اس کی صحت کو محفوظ رکھے اور اس کو بدہضمی
میں مبتلا نہ کردے ۔

والغرض من هذا ان يتأهل المسلم
للاستفادة من مزايا الصيام الروحية و
الجسدية، فان الله لم يفرض الصوم على الناس
تعذيبا لهم او انتقاما منهم، ولكنه فرضه

اور غرض اس سے یہ ہے کہ مسلمان روزے کی روحانی
اور جسمانی خوبیوں سے فائدہ حاصل کرنے کے قابل
ہوجائے، اسلئے کہ اللہ نے لوگوں پر روزہ انکو عذاب دینے
یا ان سے انتقام لینے کی خاطر فرض نہیں کیا بلکہ انکے جسموں

لمصلحة نفوسهم وجسومهم، كما قال تعالى
ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج،
ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته
عليكم لعلكم تشكرون ٥

اور جانوں کی بھلائی کے لئے فرض کیا ہے جیسا کہ فرمایا:
اللہ تم پر کوئی تنگی وارد کرنا نہیں چاہتا، بلکہ وہ تو
چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری
کرے، اور تاکہ تم شکر کرو۔

الصوم من افعل العوامل للترقي الروحاني

الانسان جسد وروح ألف
الخالق بينهما على اختلاف طبيعتهما الى
حين- فاكثر الناس تتسلط المطالب
الجثمانية عليهم فتزج بهم في حماة الشهوات
فيصبحون خطرا على انفسهم وذويهم
ومجتمعاتهم۔

وقد شرع الاسلام ليبلغ الانسان
في حدود الاعتدال، ودائرة الامكان
درجة عالية في الرفيق الاعلى، فكلفه
بآداب واخلاق، مراعيا فيها ضعفه،
وملاحظا قابليته، واوجب عليه
عبادات تتكافل كلها في اينائه بقوة
معنوية يتغلب بها على العوامل التي
تدفعه لخلع العذار والمضي خلف
الاهواء فشرع له الصلوة ليستمد منها
الخشية من الله ودوام مراعات اوامره
في كل معاملاته لغيره، وشرع الصوم

روزہ روحانی ترقی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے

انسان جسم و روح ہے جن کے درمیان خالق
نے باوجود انکی طبیعتوں کے جدا جدا ہونے کے ایک
وقت تک ملاپ کر دیا ہے۔ پس اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں
جن پر جسمانیت تسلط جما کر انکو شہوتوں کے کیچڑ میں دھنسا
دیتی ہے، تو اپنی جانوں پر، اپنے خاندانوں پر اور اپنی
سماج پر وبال ہو جاتے ہیں۔

اور اسلام اسلئے مشروع ہوا ہے کہ انسان کو
اعتدال کی حدود اور امکان کے دائرے کے اندر اندر
رفیق اعلیٰ میں اونچے مرتبہ پر پہنچا دے۔ اس بنا پر اس نے
اسکو اسکی کمزوری کا پاس اور اسکی قابلیت کا لحاظ
رکھتے ہوئے کچھ آداب و اخلاق کا مکلف ٹھہرایا اور
کچھ عبادتیں اس پر واجب کیں جو سب کی سب اسکو
ایک ایسی اندرونی قوت عطا کرنے کی ذمہ دار
ہیں جس سے وہ ان اسباب پر غلبہ حاصل کر سکے جو اسکو
بے مہاری اور شہوتوں کی تابعداری پر آمادہ کرتی ہیں پس اسکے
لئے نماز مشروع کی تاکہ اس سے خدائے پاک سے ڈرتے رہنے اور تمام
معاملات میں اسکے احکام کا ہمیشہ پاس رکھنے میں امداد حاصل ہو

ليؤهله للعروج في معارج الكمال والتجرد
بقدر الامكان من عالم المادة ۔

نعم فان الانسان في حالة الاعتدال
تتعادل فيه قوتاه الروحية والجسدية فاذا
غلب على نفسه صفات البهائم بطل تعادل
قوتيه واقترب من العالم الحيواني ۔

اما اذا امتنع الانسان عن الطعام
والشراب راعى ماذكرناه من الآداب
فقد اتصف بما عليه الملئكة من التجرد عن
سلطان المادة فالتحق بعالمهم، وكان
وهو في تلك الحالة اهل ما يكون للتجليات
الالهية، والاشراقات الروحانية
فيكتسب بذالك قدرة على مغالبة
الشهوات، وقوة على مكافحة الاهواء و
يزداد من الله قربا ومن عوامل الشر بعدا

اما من الناحية العبادية، فان الصيام
الاسلامي بالمكان الارفع منها حتى شرفه
الله بنسبته الى نفسه، فقال النبي صلى الله
عليه وسلم فيما يحكيه عن ربه من حديث قدسي:
اَلصَّوْمُ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهٖ ۔ ذالك لانه
في كبح النفس عن احب شهواتها اليها،
ايذانا من الصائم بكمال التسليم لاوامر

اور روزہ اسلئے مشروع ہوا کہ کمال کے زینوں پر عروج
اور جہانتک ممکن ہو عالم مادہ سے تجرد حاصل کرنے کے قابل بنائے۔

ہاں اعتدال کی حالت میں انسان کی روحانی اور
جسمانی قوتیں برابر برابر رہتی ہیں، پھر جب وہ اپنے نفس پر
بہائم کی صفات کو غالب کر دیتا ہے تو اسکی دونوں قوتوں
کی برابری باقی رہتی ہے اور وہ عالم حیوانی سے قریب ہو جاتا ہے

پر جب انسان کھانے پینے سے باز رہے اور جن آداب
کا ہم نے ذکر کیا ہے انکو ملحوظ رکھے تو وہ مادہ کے
تسلط سے نکل کر اور فرشتوں کی صفات سے متصف
ہو کر عالم ملکوت میں شامل ہو جائیگا اور وہ اسحالت
میں تجلیات الہیہ اور اشراقات روحانیہ کی قابلیت
حاصل کریگا، اور اس سے اس میں شہوتوں پر
غلبہ پانے کی قدرت اور نفسانی خواہشوں کو زیر
کرنے کی قوت پیدا ہوگی اور اللہ سے نزدیکی اور
بدی کے اسباب سے دوری بڑھتی جائیگی۔

پر عبادت ہونے کی جانب سے تو روزے کا بہت
اونچا درجہ ہے، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی
ذات کے ساتھ نسبت کا شرف بخشا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں اپنے پروردگار کی بابت ارشاد
فرمایا ہے: "روزہ میرا ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دیتا ہوں" اسکا
سبب یہ ہے کہ نفس کو اسکی سب سے پیاری خواہشوں سے باز
رکھنے میں روزہ دار کی طرف سے اپنے خالق کے احکام کو

مُبدِعه، والتسليم غاية غايات العبودية بل هو معنى الاسلام وحقيقته، والصوم انه قربة من اقرب القربات في ذاته يُعِدُّ النفس البشرية ويؤهلها لجميع الخصال الكريمة التي امر الله عباده بالأخذ بها: كالعطف على المساكين، والحدب على المحرومين، والرحمة بالضعفاء والمصابين واغاثة الملهوفين، والتنفيس عن المكروبين، والشعور بحاجات المحتاجين وهذه الخصال مجتمعة تنبه القلوب لضرورة التكافل بين الاقوياء والضعفاء، وبين الاثرياء والفقراء. وفي اعقاب هذه الصفات تضام الآحاد وتضافرهم على القيام بمهام الاجتماع كله، والاضطلاع باعبائه وثمرة ذالك توحد الوجهة، واجتماع الكلمة، وقيام دولة الحق في الارض.

پورا پورا مان لینے کا اعلان ہے اور یہ مان لینا ہی انتہا درجے کی بندگی ہے، بلکہ یہی اسلام کی روح اور حقیقت ہے۔ اور روزہ باآنکہ بذات خود سب قربتوں میں قریب تر قربت ہے، نفس بشری کو ان تمام اعلیٰ صفات کی جنکے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے قابلیت بھی عطا کرتا ہے جیسے مسکینوں پر لطف، ناداروں پر کرم، کمزوروں اور مصیبت زدوں پر مہربانی، فریادیوں کی فریاد رسی، غمگینوں کی غمخواری اور محتاجوں کی ضرورتوں کا احساس۔ اور یہ سب خصلتیں زور آوروں اور کمزوروں، زرداروں اور ناداروں کے درمیان باہمی ذمہ داری کی ضرورت کے لئے دلوں کو بیدار کرتی ہے، اور ان صفتوں کے پیچھے پیچھے افراد کا اتحاد، سماج کی مہمات سرانجام دینے اور اس کے بار برداشت کرنے پر سب کی ہمدستی ہے اور نتیجہ اس کا سب کی یکجہتی اور ہم آہنگی اور زمین میں دولتِ حق کا قیام ہے۔

وقد عرف علماء النفس حديثا ان الصيام يقوي الارادة الانسانية ويمد النفس بوسائل معنوية تتغلب بها على المطالب الجسدانية فيصرف

اور علمائے نفس نے ابھی تازہ تازہ معلوم کیا ہے کہ روزہ انسانی ارادے کو قوت دیتا اور نفس کو ایسے اندرونی وسیلے بہم پہنچاتا ہے جن سے وہ جسمانی مطالب پر غلبہ پا کر اپنے مادی وجود کو اپنی

وجوده المادی علیٰ مَا یقتضیه عقله، لا علیٰ ما تطبعه غرائزه البهیمیة ۔

وعلیٰ هذا الاساس العلمی وضع الاستاذ الالمانی "جیهاردت" کتابا فی تقویة الارادة جعل اساسه الصوم و ذهب فیه الی ان الصوم هو الوسیلة الفعالة لتحقیق الروح علی الجسد فیعیش الانسانُ مالکا زمام نفسه، لا اسیر میوله المادیة، تقوده الی الهلکات وهو یعلم انه مقود الیها لا محالة ۔

فحکمة الصیام لا تنقدر من هذه النحیة وطریقته فی الاسلام احسن الطرق واکفلها لتحقیق جمیع الاغراض المرجوة منه، کما ستراه هنا ۔

عقل کے مطابق چلاتا ہے نہ اس بہاؤ کے موافق جو اسکی حیوانی طبیعتیں پیدا کرتی ہیں ۔

اسی علمی بنیاد پر جرمن پروفیسر "جیہاردت" نے ایک کتاب تقویت ارادہ کے موضوع پر لکھی جسکی اساس اس نے روزے کو قرار دیا ہے، اور اس میں اس نے اپنا مذہب اسی کو قرار دیا ہے کہ جسم پر روح کا سکہ بٹھانے کے واسطے روزہ مؤثر وسیلہ ہے ۔ اس سے انسان اپنی باگ ڈور کا مالک ہو کر جیتا ہے نہ کہ اپنی مادی خواہشوں کا اسیر ہو کر، جو اسکو تباہیوں کی طرف کھینچتی ہیں اور وہ جانتا ہے کہ انکی طرف کھینچ رہا ہوں ۔

پس اس طرف سے روزے کی حکمت کا اندازہ نہیں ہو سکتا اور جو طریقہ اس کا اسلام میں ہے وہی بہترین اور روزے کی ان تمام اغراض کو جو اس سے متوقع ہیں پورا کرنیکا ذمہ دار تریں طریقہ ہے جیسا کہ ابھی دیکھو گے ۔

اثر الصوم فی صحة الاجسام

قد ثبت علمیا ان مزایا الصوم لا تقتصر علی الناحیة الروحانیة من الانسان، ولکنها تشمل الناحیة المادیة منه ایضا ۔

تبین للمشتغلین بعلاج الامراض منذ وجد علم الطب، ان للاغذیة دخلا عظیما فی اصابة الاجسام بالادواء المختلفة لا من ناحیة الافراط فیها فحسب، بل

روزے کا اثر تندرستی پر

یہ بات علمی طور پر پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ روزے کے فضائل محض انسان کی روحانی جانب تک ہی بس نہیں کرتے بلکہ اسکے جسمانی پہلو کو بھی شامل ہیں۔

علاج الامراض کا شغل رکھنے والوں پر یہ اسی وقت سے روشن ہو چکا ہے جب سے علم طب وجود میں آیا ہے کہ جسموں کے مختلف امراض کا شکار ہونے میں غذاؤں کو بہت بڑا دخل ہے ۔ نہ محض ان میں افراط کرنیکی

من ناحية التسمم بالعناصر الداخلة في تركيبها ايضا۔

وجہ سے بلکہ جو عناصر انکی ترکیب میں داخل ہیں ان سے زہر پذیر ہو جانے کی وجہ سے بھی۔

اما تاثير الافراط فيها فمعلوم ومن آثاره التخمة، وسوء الهضم والامراض المعدة، والسمن والترهل، وخمود الفطنة، والبول السكري، وتشحم القلب الخ، حتى قال بوقراط منذ نحو خمسة وعشرين قرنا اكل الناس اكل السباع فمرضوا، فغذوناهم باغذية الطيور فصحوا"۔

مگر ان میں افراط کرنے کی تاثیرات تو معلوم ہی ہیں، چنانچہ اسکے بعض اثرات یہ ہیں: ناگوار ہونا طعام کا، بدہضمی، معدے کی بیماریاں، موٹاپا، گوشت کا ڈھیلا اور پھولا پھولا ہونا، کندی عقل، شکری پیشاب، اور دل کا چربیلا ہو جانا وغیرہ۔ یہانتک کہ ابوقراط نے پچیس صدیوں سے کہہ رکھا ہے: لوگوں نے درندوں کی خوراک کھائی تو بیمار ہو گئے، تب ہم نے انکو پرندوں کی غذائیں دیں تو تندرست ہو گئے۔

وقد اتضح للناس كافة ان الحمية رأس الدواء، فجرى عليها الاطباء منذ اقدم عهود التاريخ وقد جاء في ذلك: "المعدة بيت الداء، والحمية رأس الدواء۔"

اور یہ بات سب پر واضح ہو چکی ہے کہ پرہیز چوٹی کی دوا ہے۔ اور طبیب اس پر تاریخ کے نہایت قدیم زمانوں سے لے کر چل رہے ہیں، اور اس پر ایک کہاوت ہے: "معدہ بیماری کا گھر اور پرہیز دوا کا سر"۔

واما تأثير الاغذية من ناحية التسمم بها فامره مفر معروف، وذالك ان الانسان باستكثاره من الوان الطعام يدخل الى معدته ضروبا شتى من المواد المتعاكسة الطبيعة تتركب في القناة الهضمية تركبا جديدا، فتتولد متحصلات ضارة بالبنية. فقد شوهد ان زيادة تناول المواد الزلالية

رہا غذاؤں کی وجہ سے زہر پیدا ہو جانا، تو یہ بھی جانا پہچانا معاملہ ہے۔ سبب اس کا یہ ہے کہ انسان رنگا رنگ کے کھانوں کی بہتات کر لینے کی وجہ سے اپنے معدے میں مخالف مادوں کی متفرق قسمیں داخل کر لیتا ہے جو کہ ہضم کی نالی میں ایک نئی ترکیب پاتی ہیں اور اس سے ایسی چیزیں پیدا ہوتی ہیں جو جسم کو مضر ہوں، چنانچہ دیکھنے میں آیا ہے کہ آبی مادوں کا بکثرت تناول کرنا جو کچھ

يفضي الى استحالة ما يزيد منها عن حاجة الجسم الى بوليناً، وهذه باتئلافها بقليل من الاوكسيجن تصير حمضا بوليا، وهو سم شديد الفعل يصيب بامراض ثقيلة، ولا يمكن التخلص منه الا بحمية طويلة وادوية كثيرة. هذا مصداق لقول النبيّ صلى الله عليه وسلم: مَا مَلَأَ ابْنُ آدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ. وَقوله بحسب الانسان من الطعام لقيمات يقمن صلبه.

جسم کی ضرورت سے زائد بچ جاتا ہے اسکو مادہ بول میں تبدیل کر دیتا ہے اور یہ تھوڑا سا آکسیجن مل جانے سے یورک ایسڈ بن جاتا ہے اور وہ ایسا زہر ہے جس سے انسان ایسی ثقیل بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے جن سے بغیر طویل پرہیز اور کثیر دواؤں کے چھٹکارا محال ہو جاتا ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مصداق ہے کہ: "فرزند آدم نے اپنے پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرا" اور اس قول کا کہ "انسان کو کھانے کے چند لقمے بس ہیں جو اسکی پشت کو سیدھی رکھیں۔"

فاعتمادا على هذا الاساس العلمي يعتمد الاطباء في معالجتهم للامراض على الحمية، فقد شوهد انه بالتقليل من الطعام، وتناول الخفيف من الاغذية تفرغ البدنة للتخلص من السموم المنبثة فيها.

پس اس علمی بنیاد پر اعتماد کر کے اطبا امراض کے معالجات میں پرہیز پر بھروسا کرتے تھے، چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ طعام کو گھٹانے اور ہلکی غذائیں استعمال میں لانے سے جسم انسانی اپنے اندر پھیلی ہوئی زہروں سے خلاصی حاصل کرنے کیلئے فارغ ہو جاتا ہے۔

وقد ثبت ان اللجأ الى الصوم ينجي الانسان من امراض فتاكة، اهمها البول السكري، فقد روت المجلة الطبية المصرية انه عولج به ثلاثمائة شخص دفعة واحدة فشفوا جميعا وفي الاثر: جوعوا تصحوا"

اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ روزے کا آسرا لینا انسان کو ان امراض مہلکہ سے بچا لیتا ہے جن میں سب سے اہم "بول شکری" ہے۔ چنانچہ مصر کے مجلہ طبیہ کی روایت ہے کہ روزے سے تین سو اشخاص کا بیک دفعہ معالجہ ہوا اور سب شفایاب ہو گئے۔ اور اثر میں ہے: بھوکے رہو چنگے رہو۔

الصوم الاسلامي خير انواع الصيام

اسلامی روزہ سب روزوں میں بہترین روزہ ہے۔

الصوم في الاسلام عمل عبادي يقصد

روزہ اسلام میں ایک عبادتی عمل ہے جس سے

به مصلحة الانسان جسديا او روحيا، لقوله تعالى: وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ. وقوله: مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ" وقد علمت مدى تاثير الصوم في الجسم والنفس معا، وقد دلّ تاريخ المسلمين الاولين على مدى ما بلغوه في سنين معدودة من الصحة الجسدية والسمو الروحاني، وهو ما عجزت التربية الحديثة عن تحقيقه منذ وجودها الى اليوم.

وهنا نريد ان ندلل على ان الصيام في الاسلام هو خير ضروبه على الاطلاق: فقد وضع على اسلوب حكيم بحيث ينتج جميع ما ينتظر منه من فائدة جسدية وروحية، ولا يضر بالبنية كما تضرها ضروبها الاخرى.

فالذين يصومون اربعا وعشرين ساعة متوالية ثم يفطرون على الشاي او الخبز المغموس في الماء او الملتاث بالتراب، هؤلاء يضرون انفسهم ضررا كبيرا، فقد اثبت الاستاذان الفيزيولوجيان

جسمی اور روحی طور پر انسان کی مصلحت مقصود ہوتی ہے، لقولہ تعالیٰ: "اور تمہارا روزہ رکھنا تمہارے حق میں بہتر ہے۔" اور لقولہ تعالیٰ: "اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈال دے لیکن وہ تم کو پاک کرنا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دینا چاہتا ہے۔" اور تم جسم و نفس دونوں میں تاثیر روزہ کی حد جان ہی چکے اور پہلے مسلمانوں کی تاریخ ہمکو پتہ دیتی ہے کہ وہ چند ہی سالوں میں صحت جسمانی اور عروج روحانی کی کس غایت تک پہنچ گئے تھے، اس غایت تک کہ نئی تربیت اپنے جنم سے لے کر آج تک وہاں پہنچنے سے درماندہ ہے۔

ہم یہاں اسکی دلیل پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اسلامی روزہ اپنی اقسام سے مطلقاً بہتر و برتر ہے، اسلئے کہ وہ ایسے حکیمانہ اسلوب پر رکھا گیا ہے کہ جتنے روحانی و جسمانی فوائد کی اس سے توقع کی جا سکتی ہے ان سب کو برآمد کرتا ہے، اور اپنی دوسری اقسام کی طرح جسم کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

پس لوگ پے در پے چوبیس گھنٹے کا روزہ رکھتے ہیں، پھر چائے پر یا پانی میں ڈبوئی یا مٹی میں لتھڑی روٹی پر اسکو افطار کرتے ہیں، وہ اپنے آپ کو بہت بڑا ضرر پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ فزیالوجی کے دو پروفیسروں ہنرلو اور ریشیہ نے ثابت کیا

(هنريو) و (ريشيه) ان الجسم يفقد من وزنه بالحرمان من التغذي في اربع وعشرين ساعة مقدارا محسوسا و يقل طرح حمض الكربون من الدم، و تبطئ تهوية الرئتين فينزل مقدار ما يدخل من الهواء فيهما من ٥٠٠ الى ٤٠٠ لتر في تلك المدة.

فاذا كان الذي يريد الاقتصار على أكلة واحدة يعمد الى تناول كل ما يحتاج اليه دفعة واحدة، اضطر الى ملء معدته ملئا لا يتفق و سهولة الهضم، فلا يكتسب من وراء صيامه خيرا.

والذين يجعلون صيامهم منحصرا في الانقطاع عن اكل اللحم و ما يشتق منه فان صيامهم لا يعتبر صياما و لا ينتج المزايا الجسدية والروحية المنتظرة منه. فانهم يستعيضون بالبقول و الزيوت عن اللحم والسمن والجبن، وهي اغذى من تلك ويمكن الاكتفاء بها مدى الحياة، فان البوذيين لا يأكلون اللحوم بجميع انواعها وهم عائشون كسائر الناس.

ہے کہ جسم ۲۴ گھنٹے غذا سے محروم رہ کر اپنے وزن کی ایک بین مقدار کھو بیٹھتا ہے اور خون میں سے کاربانک ایسڈ کا اخراج گھٹ جاتا ہے، اور پھیپڑوں کو ہوا پہنچانا سست پڑ جاتا ہے اور جو ہوا اس مدت میں پھیپڑوں میں داخل ہوتی ہے اس کی مدت ۵۰۰ سے اتر کر ۴۰۰ لتر تک اتر آتی ہے۔

پھر اگر ایسا ہو کہ جو شخص ایک کھانے پر بس کرنا چاہتا ہے وہ یکبارگی ہر اس چیز کے تناول کرنے کا جسکی اس کو احتیاج ہو قصد کر پائے تو وہ اپنے معدے کو اتنا بھر لینے پر ناچار ہو جائیگا جس کے ساتھ سہولت ہضم میسر نہ ہو سکے تو اس کو اپنے اس

اور جو لوگ اپنے روزے کو گوشت سے پیدا ہونے والی چیزوں کا کھانا چھوڑ دینے پر منحصر رکھتے ہیں، تو ان کے روزے کو روزہ نہیں کہا جا سکتا ہے اور نہ وہ ایسے جسمانی اور روحانی فضائل پیدا کر سکتا ہے جو اس سے متوقع ہو سکتے ہیں۔ اسلئے کہ یہ لوگ گوشت، گھی اور پنیر کے بدل ترکاریوں اور روغنوں سے حاصل کر لیتے ہیں اور وہ ان سے زیادہ غذا بخش ہیں اور ان پر تا زندگی اکتفا کی جا سکتی ہے۔ دیکھو بدھ تمام اقسام کے گوشت نہیں کھاتے اور وہ باقی انسانوں کی طرح زندہ ہیں۔

ولكن الصيام في الاسلام يحقق هذا اياه من كل وجه، فهو يأمر الانسان ان يمتنع عن الطعام و الشراب من الفجر الى غروب الشمس، وقد سن له ان يعجل الافطار وان يتلطف فيه، وان يؤخر السحور ما استطاع الى قبيل الفجر، لقول النبي صلى الله عليه وسلم: "دامت امتي بخير ما اخرت السحور وعجلت الافطار".

لیکن اسلامی روزہ تو ہر وجہ سے اپنے فضائل کو ثابت کرتا ہے، وہ انسان کو حکم کرتا ہے کہ فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے باز رہے، اور اس کو مسنون ہے کہ افطار میں جلدی اور نرمی کرے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "میری امت جب تک سحری میں تاخیر اور افطار میں عجلت کرتی رہے گی بخیر رہیگی"۔

وكان صيام المسلمين الاولين كما رسمه النبي صلى الله عليه وسلم ان يمسكوا عن الطعام والشراب و الاتصال الجنسي الى غروب الشمس، ثم يفطرون على قليل من الماء او غيره، ثم يصلون المغرب ثم يمضون هزيعا من الليل في الطاعة، ثم ينامون الى قبيل الفجر فيتناولون طعام السحور وينتظرون الفجر فيصلونه، ثم ينصرفون الى اعمالهم.

پہلے مسلمانوں کا روزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے مطابق یہ تھا: کھانے پینے اور اتصال جنسی سے غروب آفتاب تک رُکے رہنا، پھر تھوڑے سے پانی یا کھجور وغیرہ سے افطار کرنا۔ پھر نماز مغرب پڑھنا۔ پھر کچھ حصہ رات کا طاعت میں گزارنا۔ پھر فجر سے کچھ پہلے اٹھ کر سحری کا تناول کرنا، نماز فجر کا انتظار کرنا اور وقت آنے پر اس کو پڑھنا، پھر اپنے اپنے کاموں پر چلے جانا۔

فهذا النظام الحكيم يسمح للبنية ان تفرغ للتخلص من سمومها باراحة المعدة اكثر من عشر ساعات متوالية،

پس یہی نظام حکیم ہے جو پے در پے دس گھنٹوں سے زائد وقت تک معدے کو آرام دیکر زہروں سے چھٹکارا پانے کے لئے فارغ کر دیتا ہے

ولا يدع عوامل التحليل تتسلط على الجسم، فاذا توالى هذا التطهير الجسماني ثلاثين يوما، فان البنية تخلص من جميع سمومها، فيشعر مؤدي لهذه الفريضة على هذا النحو بصحة كاملة وغبطة تامة وبارتقاء محسوس في نفسيته وقوة في ارادته۔

اور تحلیل کے عمل کو جسم پر مسلط ہونے نہیں دیتا، پھر جب یہ جسمانی صفائی کا کام تیس دن تک لگاتار جاری رہتا ہے، تو جسم اپنے سارے زہریلے مادوں سے چھوٹ جاتا ہے اور اس فریضہ کا اس طریق پر ادا کرنے والا، پوری صحت اور کامل شادمانی کا احساس کرتا ہے اور اپنی نفسیت میں ایک محسوس ارتقا اور اپنے

نعم: ان من الناس من يتوسعون في الطعام في شهر رمضان ويضيعون اوقاتهم في السهر الضار بصحتهم، ويفرطون في السحور ثم ينامون قبل تمام الهضم، فهؤلاء لا يتبعون النظام الذي وضعه الاسلام للصوم وعليهم تبعة اعمالهم۔ وفيهم يقول النبي صلى الله عليه وسلم:

ہاں، ایسے بھی اشخاص ہیں جو ماہ رمضان میں خوب دل کھول کر کھاتے اور ٹھونس ٹھونس کر کھاتے ہیں اور اپنے اوقات مضر صحت بیداری میں ضائع کرتے ہیں اور سحری میں کوتاہی کرتے ہیں، پھر پہلے ہضم سے پہلے سو جاتے ہیں، سو یہ لوگ جو نظام اسلام نے روزے کیلئے رکھا ہے اسکی پیروی نہیں کرتے اور انکے اعمال کا وبال انھیں پر پڑتا ہے اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انھی کے متعلق فرمایا:

"کم من صائم ليس له من صومه الا الجوع والعطش"۔

"کئی ایسے روزے دار ہیں جن کو اپنے روزے سے بجز بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا"

فنرجو الله ان يوفقنا لنفهم اسرار هذا الدين وان يلهمنا العمل به فان فيه خيري الدنيا والآخرة۔

سو ہم اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہم کو اس دین کے اسرار سمجھنے کی ہدایت دیگا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہم پر الہام فرمائیگا کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیامِ اسلام

جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

اَلدُّرُوسُ العَرَبِیَّہ

بَعْضُ الاَنَاشِیدِ المُسْتَعْمَلَۃَ فِی المَدَارِسِ العَرَبِیَّہ

مذکورہ چند عربی نظمیں جو بلادِ اسلامیہ کے مدارس عربیہ میں بچوں کو یاد کرائی جاتی ہیں سیدہ فاضلہ کلثوم نے عطا فرمائی ہیں۔ انکا لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا، ذیل کی تُک بندی میں ان کے مطالب ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(العُرب)

اِبْنَۃِ بِنْتَ الھِنْدِ   یَا خَیْرَ الاَنَام
یَا فَتَاۃَ الشَّرْقِ   یَا بِنْتَ الکِرَام
اِنْھَضِی لِلْعِلْمِ وَ امْشِی لِلاَمَام
نَھْضَۃً تَنْفِی دَیَاجِیْرَ الظَّلَام

(الدور) (العُرب)

خَلِّدِیْ ذِکْرَ الھُنُوْد   خَلِّدِیْہِ خَلِّدِیْ
اَنْتِ اِنْ عُدَّ الحَسَبْ   فَخْرُ قَوْمٍ لِلْغَدِ
ھُوَذَا نُوْرُ الاَدَبْ   اَقْتَبِسِیْہِ وَ انْشُدِی

(انسیہ)

فَلْیَدُمْ مَجْدَ الھُنُوْد   سَاطِعًا فِی الفَرْقَدِ

يَافَتَاةَ الشَّرْقِ   سِيْرِيْ لِلرُّقِيْ
وَاقْبِسِيْ بِالعِلْمِ   نُوْرًا وَاشْرُقِيْ

(الدور)

اِرْجَعِيْ المَجْدَ   القَدِيمَ العَالِيَا
وَاحْيِيْ ذِكْرَ   الخَالِدِين المَاضِيَا
اِجْعَلِيْ الاَخْلَاقَ رَمْزًا عَالِيَا
وَ اَنِيْرِيْ رُوْحَ نَشْئٍ زَاهِيَا

(الدور)

اَنْتِ اُمِّيْ اَنْتِ اُمِّيْ   اَنْتِ عِنْوَانُ الحَنَانِ
اَنْتِ لِيْ نِعْمَ المُرَبِّيْ   اَنْتِ عَوْنٌ وَ اَمَانٍ
كَمْ تَحَمَّلْتِ لِاَجْلِيْ   مِنْ عَذَابٍ وَ سَهَرٍ
كَانَ مَهْدِيْ مِنْكِ لَيْلًا   بَيْنَ سَمْعٍ وَبَصَرٍ
كَمْ تَفَقَّدْتِ غِذَائِيْ   كَمْ تَعَهَّدْتِ ثِيَابِيْ
اَنْتِ اَصْلُ لِهَنَائِيْ   اَنْتِ عِنْدِيْ كَحَيَاتِيْ
فَجَزَاكِ اللّٰهُ يَا اُمْ   فِيْ جَزَاءِ الصَّالِحَاتِ
اَنْتِ اَحْسَنْتِ اِلَيَّ   اَنْتِ خَيْرُ المُحْسِنَاتِ

اَهْلًا بِكِرَامٍ زَارُوْنَا   لُطْفًا فَنُرَنِّحُ نَادِيْنَا
وَبِهِمْ يَتَغَنّٰى شَادِيْنَا   تَلْحِيْنَ البُلْبُلِ عَالزَّهْرِ
شَرَّفْتُمُوْا يَا خَيْرَ الأُدَبَا   وَلَكُمْ دَوْحًا نَنْشُدُ وَمَرْحَبَا
تِمْثَالُ الفَخْرِ لَكُمْ نُصِبَا   بِالعِلْمِ رَفَعْتُمْ كُلَّ مُنًى

ترجمہ

دخترِ ہندوستاں! اے بہترین دختراں ✧ اے فتاۃِ شرق ہاں! اے یادگارِ مہتراں
اٹھ کھڑی ہو بہرِ دانش اور قدم آگے بڑھا ✧ جہل کی تاریکیوں کو کر کے ہمت دے مٹا
زندہ و پایندہ رکھ ہاں ہندیوں کی یاد کو
جب گنے جائیں مفاخر، تو ہی فخرِ قوم ہو
دیکھ ادب کی روشنی تو اس سے کر کسبِ ضیا ✧ اور بول دے تاباں رہے دائم ستارہ ہند کا
اے فتاۃِ شرق رکھ آگے ترقی کا قدم
نورِ دانش سے منور ہو چمک اٹھ یک قلم

دور

وہ پرانی شان، اونچی آن کے دن پھیر لا ✧ نامِ نیکِ رفتگاں کی تیرے دم سے ہو بقا
تو دلیل برتری اپنا بنا خُلقِ حسن
اس سے روشن کر روانِ نونہالانِ وطن

میری ماں تو میری ماں تُو ✧ ماںتا کا ہے پتہ نشاں تُو
میری اچھی پالنہاری ✧ میری مَدد تُو میری اماں تو
کتنے دکھ میرے لئے جھیلے ✧ کتنی راتیں جاگ بسر کیں
تیرے کان اور تیری آنکھیں ✧ میرے بچھونے پر ہی لگی تھیں
کرتی رہی ہے تو ہی مہیا ✧ کپڑا میرا کھانا میرا
تو ہے میرے سکھ کی پونجی ✧ تو ہی میری جان ہے گویا
تجھ کو جزا اللہ دے اماں ✧ اچھی ماؤں کی جو جزا ہو
کتنے بڑے احسان ہیں تیرے ✧ ان کا حق کب مجھ سے ادا ہو

کیا بھاگ ہمارے ہیں دھن دھن + آئے جو ہیں سردارانِ وطن
بلبل ہیں چہکتے گلشن میں + گلشن پہ نرالا ہے جوبن
تم نے ہے مشرّف ہم کو کیا + اے مجمع اخیارُ الاُدَبا
سب چھوٹے بڑے ہیں محوِ طرب + یہ دن تو ہمیں ہے عید ہوا
کی علم کی تم نے ہر خدمت
ہے مخفر تمہارا حق حقّا

بَعْضٌ مِنْ وَاجِبَاتِ التِّلْمِيْذَاتِ

(بقلم السیدہ کلثوم معلمہ مدرسۃ البنات)

يَجِبُ عَلَى التِّلْمِيْذَاتِ اِحْتِرَامُ اَوْلِيَائِهِنَّ فِي الْبَيْتِ وَ امْتِثَالُ اَوَامِرِهِمْ كَمَا اِنَّهٗ يَجِبُ عَلَيْهِنَّ اَنْ يَحْتَرِمْنَ مُعَلِّمَاتِهِنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ لِاَنَّ الْمُعَلِّمَاتِ يُرَبِّيْنَهُنَّ بَدَلَ وَالِدَيْهِنَّ وَ يَسْعَيْنَ فِي تَهْذِيْبِ اَخْلَاقِهِنَّ وَ يُعَلِّمْنَهُنَّ الْعُلُوْمَ الَّتِيْ تَنْفَعُهُنَّ وَ تُعْلِيْ قَدْرَهُنَّ وَ شَأْنَهُنَّ وَ تَجْعَلُهُنَّ مِنَ السَّعِيْدَاتِ النَّاجِحَاتِ وَ اِذَا لَمْ تُوْجَدِ الْمُعَلِّمَاتُ يَعِشْنَ الْبَنَاتُ جَاهِلَاتٍ لَا فَرْقَ بَيْنَ مَا يَنْفَعُهُنَّ وَ مَا يَضُرُّهُنَّ فَيُتْعِبْنَ اَنْفُسَهُنَّ كَثِيْرًا وَ يَكُنَّ ذَلِيْلَاتٍ بَيْنَ النَّاسِ وَ الْمُجْتَمَعِ الرَّاقِي الْمُهَذَّبِ مُحْتَقَرَاتٍ عِنْدَهُمْ. فَالتِّلْمِيْذَاتُ الْعَاقِلَاتُ

يُحْبِبْنَ مُعَلِّمَاتِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ حُقُوقَهُنَّ غَائِبَاتٍ كُنَّ أَوْ حَاضِرَاتٍ وَ يُقِرُّنَ بِفَضْلِهِنَّ وَ يَجْتَهِدْنَ فِي إِرْضَائِهِنَّ وَ إِمْتِثَالِ أَوَامِرِهِنَّ عَنْ خُلُوصِ قَلْبٍ فِي تَأْدِيَةِ الْوَاجِبِ لَا خَوْفًا مِنَ الزَّجْرِ وَ الْعِقَابِ. وَ لَا يَغْضَبْنَ أَوْ يَتَهَوَّرْنَ إِذَا نَصَحْنَهُنَّ عَنْ سَيِّئَةٍ أَوْ غَلْطَةٍ وَقَعَتْ مِنْهُنَّ أَوْ إِسْتَعْمَلْنَ شِدَّةً لِإِصْلَاحِهِنَّ أَوْ نَبَّهْنَهُنَّ عَلَى كَسَلِهِنَّ أَوْ أَظْهَرْنَ بَعْضَ عُيُوبٍ مِنْ عُيُوبِهِنَّ فَلَا يَكْمُلُ الْمَرْءُ إِلَّا إِذَا عَرَفَ عَيْبَهُ وَ أَغْلَاطَهُ فَالْعُيُوبُ تَسْرِى فِي الْإِنْسَانِ كَالْأَمْرَاضِ إِذَا التَحَقْنَا بِهَا بِالسُّرْعَةِ الفَائِقَةِ فَنَتَمَكَّنُ مِنْ إِزَالَتِهَا بِمُدَاوَاتِهَا. وَ يَلْزَمُ عَلَى التِّلْمِيذَاتِ أَنْ يَتَوَاضَعْنَ أَمَامَ الْمُعَلِّمَاتِ وَ يَعْتَرِفْنَ لَهُنَّ بِالْحَقِّ وَ يَعِدْنَ بِأَنْ يَعْمَلْنَ بِمَا يُرْضِيْهِنَّ فِي الْمُسْتَقْبِلِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى مَعَ أَنَّ الْمُعَلِّمَاتِ أَكْثَرُ النَّاسِ مَحَبَّةً لِلتِّلْمِيْذَاتِ وَ أَوْفَرُهُمْ شَفْقَةً عَلَيْهِنَّ بَعْدَ وَالِدَيْهِنَّ. تَفْرَحُ الْمُعَلِّمَاتُ وَ تَزْدَادُ عِنَايَةً بِهِنَّ وَ تَرْغَبُ فِي نَفْعِهِنَّ عِنْدَ مَا يَرَيْنَهُنَّ مُجْتَهِدَاتٍ فِي دُرُوْسِهِنَّ عَامِلَاتٍ بِمَا يُلْقِيْنَ إِلَيْهِنَّ سَالِكَاتٍ سَبِيْلَ الْأَدَبِ وَ الْإِسْتِقَامَةِ فِي جَمِيْعِ

الأَحْوَالِ. وَ تَتَكَدَّرُ المُعَلِّمَاتُ كَثِيْرًا عِنْدَ مَا يَرَيْنَهُنَّ مُقَصِّرَاتٍ فِي وَاجِبَاتِهِنَّ وَ مُتَأَخِّرَاتٍ فِي صُفُوْفِهِنَّ فَعَلَيْكُنَّ اَيَّتُهَا التِّلْمِيْذَاتُ العَزِيْزَاتُ اَنْ تَغْتَنِمْنَ الفُرْصَةَ فِيْ مُدَّةِ هٰذَيْنِ الشَّهْرَيْنِ لِلْعُطْلَةِ وَ تُصْلِحْنَ اَنْفُسَكُنَّ بِمُرَاجَعَةِ نَصَائِحِ سَيِّدِكُنَّ حَضْرَةِ الفَاضِلِ المُدِيْرِ اَطَالَ اللّٰهُ عُمْرَهُ وَ نَصَائِحِ مُعَلِّمَاتِكُنَّ لِكَيْ تَتَّصِفْنَ بِالصِّفَاتِ الحَمِيْدَةِ وَ الاَخْلَاقِ الفَاضِلَةِ لِكَيْ تَكُنَّ مَقْبُوْلَاتٍ فِيْ عَيْنِ كُلِّ مَنْ يَرَاكُنَّ مَحْبُوْبَاتٍ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ يُعَاشِرُكُنَّ مُعَظَّمَاتٍ مِنْ جَمِيْعِ النَّاسِ. لِاَنَّ عَلَيْكُنَّ مُتَوَقِّفٌ تَرَقِّيَةُ البِلَادِ وَ عَدَمُهَا. فَلَا تَتَرَقَّى البِلَادُ اِلَّا بِتَرْبِيَةِ البَنَاتِ وَ تَرْقِيَتِهِنَّ لِاَنَّ البَنَاتِ هُنَّ اُمَّهَاتُ الغَدِ. فَانْظُرْنَ اِلَى البُلْدَانِ الرَّاقِيَةِ وَ اِلٰى بَنَاتِهَا المُهَذَّبَاتِ وَ اسْعَيْنَ اَنْ تَكُنَّ مِثْلَهُنَّ مُقْتَبِسَاتِ العُلُوْمِ وَ العُمْرَانِ.

تلمیذات کے واجبات میں سے بعض

تِلْمِيذَات : شاگردیں ٭ وَاجِبَات : فرائض - لازمی کام ٭ مِنْ : میں سے ٭ بَعْض : کچھ ٭ يَجِبُ : لازم آتا ہے ٭ عَلَى التِّلْمِيْذَاتِ طالبات پر ٭ اِحْتِرَامُ : عزت کرنا ٭ اَوْلِيَاء : سرپرستوں (کی) ٭ فِي البَيْتِ : گھر میں ٭ وَ : اور ٭ اِمْتِثَال : بجا لانا ٭

اَوَامِرِ : حکموں (کا) + هِمْ : ان کے + كَ مَا : جیسا کہ + يَجِبُ : فرض ہے
عَلَيْهِنَّ : ان پر + اَنْ : کہ + يَحْتَرِمْنَ : وہ عزت کریں +
مُعَلِّمَاتِ : استانیوں کی + هِنَّ : انکی + فِي الْمَدْرَسَةِ : مدرسہ میں +
لِاَنَّ : کیونکہ + الْمُعَلِّمَات + يُرَبِّيْنَ : تربیت کرتی ہیں + هُنَّ : ان کو
بَدَل : بجائے + وَالِدَيْ (ن) : ماں باپ کے هِنَّ : ان کے +
وَ : اور + يَسْعَيْنَ : سعی (کوشش) کرتی ہیں + تَهْذِيْبِ : درست کرنے
(فِي : میں) + اَخْلَاق : عادتیں + يُعَلِّمْنَ : سکھاتی ہیں +
اَلْعُلُوْمَ الَّتِيْ : وہ علم جو (جمع علم) + تَنْفَعُ : نفع دیں + تُعْلِي : بلند کریں
قَدْرَهُنَّ : مرتبہ ان کا + شَأن : شان (قدر و منزلت) ان کی +
تَجْعَل : کر دیتی ہیں + سَعِيْدَات : خوش نصیب + اَلنَّاجِحَات : کامیاب
ہونے والیاں + لَمْ تُوْجَد : نہ ہوں + يَعِشْنَ : زندگی گزاریں +
بَنَات : لڑکیاں + جَاهِلَاتٍ : نادانی کی حالت میں + بَيْنَ : بیچ
مَا : اسکے جو + يَضُرُّ : نقصان دے + يُتْعِبْنَ : تھکائیں + اَنْفُسَهُنَّ :
اپنے آپ کو + مُجْتَمَع : سوسائٹی - جماعت + رَاقِي : بلند - ممتاز +
مُهَذَّب : شائستہ + مُحْتَقَرَات : ذلیل سمجھی گئیں + يُحْبِبْنَ : پیار
کرتی ہیں + يُقْرِرْنَ : اقرار کرتی ہیں + فَضْل : احسان + يَجْتَهِدْنَ :
محنت کرتی ہیں + فِي اِرْضَائِهِنَّ : انکے راضی کرنے میں + عَنْ خُلُوْصِ
قَلْبِ : سچے دل سے + فِي تَأدِيَةِ الْوَاجِبِ : فرض ادا کرنے کے لئے +
لَا : نہ + خَوْفًا : ڈر کر + زَجْر : ڈانٹ + عِقَاب : سزا + يُغْضِبْنَ :
کو غصہ دلاتی ہیں + يَتَهَوَّرْنَ : يَغْضَبْنَ + اِذَا : جب + نَصَحْنَ :
نصیحت کریں + عَنْ سَيِّئَةٍ : کسی برائی پر + اَوْ : یا + غَلْطَةٍ : کسی
غلطی پر + وَقَعَتْ : (جو) ہو گئی + مِنْهُنَّ : ان سے + اِسْتَعْمَلْنَ : کام

بیں لائیں ✤ شِدَّۃٌ : سختی ✤ لِ اِصْلَاحِهِنَّ : ان کی درستی کے لئے ✤ نَبِّهْنَ : تنبیہ کریں ✤ عَلیٰ کَسَلِهِنَّ : ان کی سستی پر ✤ اَظْهِرْنَ : ظاہر کریں ✤ بَعْضُ عُیُوبٍ : کچھ عیب ✤ لَا یَکْمُلُ : نہیں کامل (پورا) ہوتا ✤ مَرْءٌ : آدمی ✤ اِذَا عَرَفَ : جب جانے ✤ تَسْرِی : تاثیر کرتے ہیں ✤ اِلْتَحَقْنَا بِ : جا ملیں ان کو ✤ بِالسُّرْعَۃِ الْفَائِقَۃِ : نہایت تیزی سے ✤ نَتَمَکَّنُ مِنْ اِزَالَۃِ هَا : ہم ان کا ازالہ (دفعیہ) کرسکینگے ✤ مُدَاوَات : علاج کرنا، چارہ کرنا ✤ یَتَعَوَاضَعْنَ : فروتنی کریں ✤ اَمَامَ : سامنے ✤ یَعْتَرِفْنَ بِ : مانیں ✤ لَهُنَّ : ان کا ✤ بِالْحَقِّ : حق ✤ یَعِدْنَ : وعدہ کریں ✤ بِاَنْ : اس کا کہ ✤ یَعْمَلْنَ : وہ عمل کرینگی ✤ بِمَا : اس پر کہ ✤ یُرْضِی : راضی کرے هِنَّ : ان کو ✤ فِی الْمُسْتَقْبِلِ : آگے کو ✤ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالیٰ : اگر چاہے اللہ تعالیٰ ✤ مَعَ اَنَّ : اگرچہ ✤ اَکْثَرُ النَّاسِ : سب لوگوں سے زیادہ ✤ مَحَبَّۃً لِلتِّلْمِیْذَاتِ : شاگردوں سے محبت کرنے میں ✤ اور ان کے ماںباپ کے بعد سب سے زیادہ ہیں ان پر شفقت کرنے میں ✤ نَفْرَحُ : خوش ہونگی ✤ اور ان پر زیادہ عنایت فرمائینگی ✤ تَرْغَبُ فِیْ : چاہیں گی ✤ عِنْدَ مَا : جب ✤ یَرَیْنَ : وہ دیکھینگی هُنَّ : ان کو ✤ مُجْتَهِدَاتٍ : محنت کرتی ✤ فِیْ دُرُوْسِهِنَّ : اپنے اسباق میں ✤ عَامِلَاتٍ : عمل کرتی ہوئیں بِمَا : اس پر جو ✤ یُلْقَیْنَ اِلَیْهِنَّ : سکھایا جاتا ہے ان کو ✤ تمام حالات میں ادب و استقامت (راستبازی) کی راہ چلتی ہوئیں ✤ تَتَکَدَّرُ : خفا ہوتی ہیں ✤ مُقَصِّرَاتٍ : کوتاہی کرتی ہوئیں ✤ مُتَأَخِّرَات : پیچھے رہتی ہوئیں ✤ فِیْ صُفُوْفِهِنَّ : اپنی جماعتوں میں ✤ فَ عَلَیْکُنَّ : پس تم پر لازم ہے ✤ اَنْ : کہ ✤ تَغْتَنِمْنَ :

غنیمت سمجھ لو + چھٹی کے ان دو مہینوں کی مدت میں + نُصْلِحْنَ : بہتر بنا لو + اَنْفُسَكُنَّ : اپنے تئیں + مُرَاجَعَة : دہرانے (ب) سے + نَصَائِح : نصیحتیں كُنَّ : (تمہارے) اپنے + سَيِّد : رئیس مدرسہ + مُدِير : منیجر + اَطَالَ الخ : خدا اسکی عمر دراز کرے + لِكَيْ : تاکہ + تم اپنے اندر پیدا کر لو + اَلصِّفَاتِ الْحَمِيْدَة : سراہی ہوئی صفتیں + وَ الْاَخْلَاقِ الْفَاضِلَةِ : اور بڑھیا عادتیں + لِكَيْ تَكُنَّ : تاکہ تم مقبول ہو ہر شخص کی آنکھ میں جو تم کو دیکھے، اور محبوب ہو ان لوگوں کے دلوں میں جو تمہارے ساتھ مل جلکر بسر کریں۔ اور تعظیم کی ہوئیں سب لوگوں سے، اس لئے کہ تم پر متوقف (موقوف) ہے ملک کا ترقی پانا اور نہ پانا۔ پس ملک ترقی نہیں پاتا مگر لڑکیوں کی تربیت کرنے اور ان کو ترقی دینے سے۔ کیونکہ آج کی بچیاں ہی کل کی مائیں ہونگی۔ ترقی کرنے والے ملکوں اور ان کی شائستہ لڑکیوں کو دیکھو اور ان کی مانند علوم اور شائستگی سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرو +

عَمَلُ الثِّيَابِ

(۱) اَلْوَلَدُ الْجَمِيْلُ لَا يَسْتَغْنِيْ عَنِ الثِّيَابِ الْجَمِيْلَةِ لِاَنَّهَا تَحْفَظُ جَسَدَهُ مِنَ الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ وَ تَزِيْدُهُ جَمَالًا بَيْنَ رِفَاقِهٖ ۔

(۲) هَلْ تَعْرِفُ كَمْ وَاحِدًا اشْتَغَلَ بِثِيَابِكَ حَتّٰى صَارَتْ كَمَا تَرٰى ؛ اِشْتَغَلَ بِهَا كَثِيْرٌ ۔

(۳) اَلْفَلَّاحُ زَرَعَ قُطْنَهَا ، وَ الْحَاصِدُ جَنَاهُ ۔ وَ التَّاجِرُ اشْتَرَاهُ ، وَ الْمَعْمَلُ صَنَعَهُ خُيُوْطًا مَرْفُوْعَةً ،

وَ الْحَائِكُ نَسَجَهُ مَعَ الصُّوْفِ وَ الْحَرِيْرِ ، وَ الْخَيَّاطُ خَاطَهُ ، وَ الْكَاوِي كَوَاهُ ، وَ التَّاجِرُ بَاعَهُ وَ اَبُوْكَ اشْتَرَاهُ ، وَ اَنْتَ لَبِسْتَهُ بِدُوْنِ تَعَبٍ .

(٤) لَوْ لَا الْاَشْيَاءُ الصَّغِيْرَةُ مَا كَانَتِ الْاَشْيَاءُ الْكَبِيْرَةُ .

کپڑے بنانا

(۱) خوبصورت لڑکا خوشنما کپڑوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ جسم کو گرمی سردی سے محفوظ رکھتے، اور ساتھیوں کے بیچ اس کی خوبصورتی بڑھاتے ہیں -

(۲) جانتے ہو تمھارے کپڑوں پر ایسی شکل میں آنے تک جیسی تم دیکھتے ہو کتنے آدمیوں نے کام کیا؟

بہت سے لوگوں نے ان پر کام کیا -

(۳) کسان نے ان کی کپاس بوئی - اور کاٹنے والے نے اس کو چنا - اور بیوپاری نے اس کو خریدا - اور کارخانے نے اس کے عمدہ عمدہ دھاگے بنائے اور جولاہے نے اس کو پشم اور ریشم کے ساتھ بنا - اور درزی نے اس کو سیا - اور استری کرنے والے نے اس کو استری کیا - اور تاجر نے اس کو بیچا اور تمھارے ابا نے اسکو خریدا - اور تم نے بلا مشقت اس کو پہنا -

(۴) اگر چھوٹی چھوٹی چیزیں نہ ہوتیں تو بڑی بڑی چیزیں نہ ہوتیں -

مَا اَصْعَبَ المَعِيْشَةَ

(۱) بَعْدَ اَنْ غَسَلَ عَبَّاسٌ وَجْهَهٗ وَ سَرَّحَ شَعْرَهٗ جَلَسَ يَأْكُلُ خُبْزَهٗ قَفَارًا.

(۲) ثُمَّ تَمَرْمَرَ وَ قَالَ: يَا اُمَّاهُ! مَا اَصْعَبَ المَعِيْشَةَ. اَلَيْسَ عِنْدَنَا اِدَامٌ نَاكُلُهٗ مَعَ الخُبْزِ. قَالَ نَعَمْ. خُذْ قَلِيْلًا مِنَ الصَّعْتَرِ وَ كُلْ بِرَغِيْفِكَ.

(۳) قَالَ كَرِهَتْ نَفْسِى الصَّعْتَرَ وَ اَنَا اٰكُلُ كُلَّ يَوْمٍ. وَ غَيْرُنَا يَاكُلُ طَعَامَهٗ اَنْوَاعًا كَثِيْرَةً.

(۴) اَنَا اَقُوْمُ كُلَّ يَوْمٍ لِلْاَشْغَالِ الصَّعْبَةِ وَ غَيْرِى لَا يَتْعَبُ وَ لَا يَشْقٰى. اَنَا اَذْهَبُ مَاشِيًا فِى حَرِّ الشَّمْسِ. وَ غَيْرِى يَرْكَبُ الخَيْلَ وَ الْمَرْكَبَاتِ.

(۵) فَقَالَتْ اُمُّهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْقُوْتِ الَّذِىْ نَاْكُلُهٗ. وَ عَلَى البَيْتِ الَّذِىْ نَأْوِى اِلَيْهِ. فَكَثِيْرُوْنَ مِنَ النَّاسِ لَا قُوْتَ عِنْدَهُمْ وَ لَا بَيْتَ لَهُمْ.

(۶) وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الصِّحَّةِ وَ البَصَرِ وَالسَّمْعِ. فَكَثِيْرُوْنَ مِنَ النَّاسِ مَرْضٰى لَا تَرْجِعُ اِلَيْهِمُ الصِّحَّةُ. وَ كَثِيْرُوْنَ عُمْىٌ لَا يُبْصِرُوْنَ وَ صُمٌّ

لَا يَسْمَعُوْنَ .

(۷) فَقَالَ عَبَّاسُ يَا اُمَّاهُ كَيْفَ تَعِيْشِيْنَ بِالْقَنَاعَةِ وَ تَرْضَيْنَ بِحَالَتِنَا الدَّنِيَّةِ . وَ تَبَيَّنُ اَنْ لَا شَيْءٌ صَعْبٌ عِنْدَكِ .

(۸) فَقَالَ الْاُمُّ بَلٰى عِنْدِي شَيْءٌ وَاحِدٌ صَعْبٌ وَ هُوَ الْقَلْبُ الْغَيْرِ الشَّكُوْرِ الَّذِي يَعُدُّ الْمَصَائِبَ وَ يُنْكِرُ مَوَاهِبَ اللهِ وَ بَرَكَاتِهِ .

اَرَى الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ فِي يَدَيْهِ
عَذَابًا كُلَّمَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ
اِذَا اسْتَغْنَيْتَ عَنْ شَيْءٍ فَدَعْهُ
وَ خُذْ مَا كُنْتَ مُحْتَاجًا اِلَيْهِ

کیسی دشوار گزران ہے!

(۱) عباس اپنا منہ دھونے اور اپنے بالوں کو کنگھی کر لینے کے بعد اپنی روکھی روٹی کھانے کے لئے بیٹھا۔

(۲) پھر اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا: اماں! یہ کیسی کڑی گزران ہے! ہمارے پاس روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن نہیں ہے؟ کہا: ہے، تھوڑا سا پودینہ لے لو اور روٹی کے ساتھ کھاؤ۔

(۳) اس نے کہا: میرا دل پودینے کو نہیں چاہتا۔ میں ہر روز (پودینہ) کھاتا ہوں اور دوسرے لوگ کئی طرح کا کھانا کھاتے ہیں۔

(۴) میں ہر روز کڑے کڑے کاموں کے لئے اٹھتا ہوں اور دوسرے نہ تو مشقت کرتے اور نہ بدبخت ہوتے ہیں۔ میں سورج کی گرمی میں پیدل جاتا ہوں اور دوسرے لوگ

گھوڑوں اور سواریوں پر چڑھتے ہیں۔

(۵) اس کی ماں نے کہا: اللہ کی تعریف ہے اس خوراک پر جو ہم کھاتے ہیں کہ بہتیرے لوگ ہیں جن کے پاس نہ تو روٹی ہے اور نہ گھر ہے۔

(۶) اللہ کی تعریف ہے تندرستی اور بینائی اور شنوائی پر، کہ کئی لوگ بیمار ہیں جن کی طرف تندرستی لوٹ کر نہیں آتی اور کئی لوگ اندھے ہیں کہ نہیں دیکھتے، بہرے ہیں کہ نہیں سنتے۔

(۷) اس پر عبّاس نے کہا: اماں! کیسے قناعت کے ساتھ بسر کر رہی ہو اور ہماری اس فرومایہ حالت پر راضی ہو اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ تمھارے نزدیک کوئی چیز سخت نہیں ہے۔

(۸) ماں نے کہا: کیوں نہیں۔ میرے نزدیک ایک چیز سخت ہے، اور وہ ناشکرا دل ہے جو مصیبتوں کو تو شمار کرتا ہے اور اللہ کی نعمتوں اور برکتوں کا انکار کرتا ہے۔

میں دیکھتا ہوں دنیا ہے جس کے ہاتھ آتی
بنتی وبالِ جاں ہے جُوں جُوں ہے بڑھتی جاتی
چھوڑو وہ چیز جس کی تم کو نہ ہو ضرورت
وہ چیز لو کہ تم کو مانگ ہو اس کی ستاتی

اَلْمَسْكَنُ

خَارِجَهُ

مَاذَا يُسَمَّى الْبِنَاءُ الَّذِى يَسْكُنُ فِيْهِ الْاِنْسَانُ؟

ج: مَسْكَنًا ۔

مَتٰى يُسَمّٰى بَيْتًا ؟

ج : إِذَا كَانَ مَسْقُوفًا سَقْفًا وَاحِدًا ٭
مَتٰى يُسَمّٰى مَنْزِلًا ؟
ج : إِذَا اشْتَمَلَ عَلٰى بُيُوْتٍ وَ صَحْنٍ مَسْقُوْفٍ ٭
وَ مَتٰى يُسَمّٰى دَارًا ؟
ج : إِذَا اشْتَمَلَ عَلٰى بُيُوْت وَ سَاحَةٍ اَمَامَهَا ٭
مَاذَا تُسَمَّى السَّاحَةُ الَّتِيْ اَمَامَ الْمَسْكَنِ ؟
ج : عَرْصَةٌ وَ فِنَاء ٭
مَاذَا يُبْنٰى فِي الْمَسْكَنِ اَوَّلًا ؟
ج : اَلْاَسَاسُ ٭
اَيْنَ يُبْنٰى ؟
ج : تَحْتَ سَطْحِ الْاَرْضِ ٭
وَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ ؟
ج : نَحْفِرُ حُدُوْدُ الْمَنْزِلِ اَوِ الْبَيْتِ فِي الْاَرْضِ،
ثُمَّ نَبْنِيْ بِالْحِجَارَةِ اِلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ ٭
وَ لِمَاذَا يُبْنَى الْاَسَاسُ تَحْتَ سَطْحِ الْاَرْضِ ؟
ج : تَمْكِيْنًا لِلْبَيْتِ وَ دَفْعًا لِمِيَاهِ الْمَطَرِ وَ الرُّطُوْبَةِ ٭
وَ مَاذَا يُبْنٰى عَلَى الْاَسَاسِ ؟
الْحِيْطَانُ ٭ (باقی باقی)

رہنے کا مکان

(بیرونی حصہ)

س : اس عمارت کو کیا کہتے ہیں جس میں انسان بستے ہیں ؟

ج : مسکن ٭

س : وہ بَیْت کب کہلاتی ہے ؟

ج : جب ایک ہی چھت اس پر چھائی گئی ہو -

س : وہ مَنْزِل کب کہلاتی ہے ؟

ج : جب اس میں کئی خانے اور چھت والا آنگن ہو -

س : اور اس کو دَار کب کہا جاتا ہے ؟

ج : جب اس میں کئی خانے ہوں اور سامنے اس کے صحن ہو -

س : اور جو آنگن گھر کے آگے ہوتا ہے وہ کیا کہلاتا ہے ؟

ج : عَرْصَہ اور فناء (صحن) -

س : گھر میں پہلے کیا تعمیر ہوتا ہے ؟

ج : اساس (بنیاد) -

س : کہاں تعمیر ہوتی ہے ؟

ج : سطح زمین کے نیچے -

س : اور وہ کس طرح ہوتا ہے ؟

ج : منزل کی یا خانہ کی حدیں زمین میں کھودی جاتی ہیں - پھر روئے زمین تک پتھروں سے تعمیر کی جاتی ہیں -

س : اور بنیاد سطح زمین کے نیچے کیوں کھودی جاتی ہے ؟

ج : گھر کو مضبوط رکھنے اور بارش کے پانیوں اور تری کو دفع کرنے کے لئے -

س : اور بنیاد پر کیا تعمیر کیا جاتا ہے ؟

ج : دیواریں -

عربی سیکھنے کے خواہشمند

کلام عربی (حصہ دوم) جس میں عربی ادب قدیم و جدید، ترجمہ و انشاء اور عربی اخبارات سے استفادہ کی نہایت سہل طریقے پر تعلیم دی گئی ہے اور جس کے ساتھ ۱۳۵۰ جدید عربی الفاظ کی ایک جامع ڈکشنری شامل ہے۔ قیمت عہ ر

اللغات و الامثال اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے والوں کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ اس میں تین ہزار سے زائد اردو الفاظ کے سامنے ان کے ہم معنے چار ہزار سے زائد عربی الفاظ دئے گئے ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں ایک ہزار سے زائد عرب کی مشہور ضرب الامثال جمع کی گئی ہیں۔ قیمت ۸ر

اساس عربی جدید طریق پر عربی صرف و نحو کا نصاب معہ کثیر امثلہ مشقیہ۔ قیمت ۱۲ر

ہدایۃ العربیہ بآسانی عربی سکھانے والی کتاب۔ از شمس العلماء ڈاکٹر محمد ہدایت حسین صاحب ایم اے۔ قیمت

خزینۃ العلوم (حصہ اول) عربی سیکھنے کی دلچسپ کتاب۔ قیمت حصہ اول ۱۳ر۔ (حصہ دوم) ۹ر

غرائب القرآن عزیزی یہ الفاظ قرآن مجید کی بے نظیر لغات ہے۔ اس کے پہلے ساٹھ صفحوں میں جس قدر صرف و نحو قرآن فہمی کے لئے درکار ہے نہایت آسان طریقے سے آگئی ہے۔ آگے حل لغات کا طریقہ حسب ذیل ہے: پہلے خانہ میں لفظ۔ دوسرے میں معنے۔ تیسرے میں لفظ کی قسم علامت وغیرہ۔ قیمت ۲ع

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ۔ مدرسۃ البنات شہر جالندھر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیامِ اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مدیر: محمد احمد خاں فی اکبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیام اسلام

جلد ۱۴	اکتوبر ۱۹۴۳ء شوال ۱۳۶۲ھ	نمبر ۱۰

بے لگام عورت کی شورش اور اسکا خطرہ

پہلے خاندان، پھر امت پر

اقوام کی برچھا گردی، حلال وحرام سے بے نیازی، اور بے دینی کی آزادی کا ایک یہ بھی کرشمہ تھا کہ کچھ بے دین، فرنگی بننے کے شوقین، رسائل واخبارات میں مضمون لکھنے اور کتابیں اور افسانے تصنیف کرنے کے درپے ہوئے، اور مجددیت کے دعویدار اور تہذیب نو کے علمبردار بن کر اپنی دعوت کا رُخ عورتوں اور نوجوانوں کی طرف پھیر دیا، اس لئے کہ یہ دو نو گروہ بہت جلد دھوکا کھاتے اور بڑی آسانی سے قابو میں آجاتے ہیں۔ اور ان کو ہر پرانا طریقہ جس پر وہ کاربند تھے، بُرا کر کے دکھاتے، اور ہر ضرر رساں نئی چال کے گن گا گا کر بہلاتے رہے، بالخصوص عورت کے پردے، اس کی پاک دامنی، خانہ نشینی، مرد کی اطاعت شعاری اور اولاد کی خدمتگذاری کو، یہانتک کہ انھوں نے [illegible]

لپنے باپوں سے سرکش ہوئیں، اور شاہراہوں اور بازاروں کو چل نکلیں ایسے لباس زیب تن کئے ہوئے، جن سے عریانی کو عار آئے، بے حیائی بھی شرمائے، کسی پر آپ مر رہی ہیں، کسی کو اپنے پر مائل کر رہی ہیں، بعینہ ان عورتوں کا روپ بنائے جن کی نسبت حدیث صحیح میں آیا ہے کہ وہ دوزخ میں داخل ہوں گی۔ پھر عورتوں کی جمعیتوں نے اپنی خاص محفلوں میں اسی رنگ سے مردوں اور عورتوں کو آپس میں مل کر ناچنے اور مے نوشی کرنے کے لئے اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔

پھر اس میل ملاپ کا انجام یہ ہوا کہ شادی بیاہوں میں کمی آئی، زناکاری کی کثرت ہوئی، اور آزمائشی سگائی کے بہانے نوجوانوں کا کنواریوں کو فریب دے کر لمبی یا چھوٹی مصاحبت کے بعد ان کی پارسائی کو داغدار کرنا بڑھ گیا۔ عورتوں کا قتل، عورتوں کے لئے مردوں کا آپس میں کشت و خون، روزمرہ کے واقعات بن گئے۔ پڑے پائے بچوں کی گنتی کئی گنا بڑھ گئی، کچہریاں طلاق کے مقدموں اور فسخ نکاح کی درخواستوں سے پٹ گئیں اور اخبارات ان امور کی ایسی رسوائیاں شائع کرنے لگے جو انجان مردوں عورتوں کو بھی ان کے طریقے سکھائیں، اور فریقین کو ان پر چلنے کی جرأت دلائیں اور گھروں کے اندر باہر فساد اس حد کو پہنچا کہ لکھنے والے ــــ سمیت فسادیوں کے، ــــ چلا اٹھے۔

اس گزشتہ موسم گرما میں ایک بہت بڑے کامل الفن ادیب (ع۔ع) = (استاد عبداللہ عفیف) نے مشہور جریدہ البلاغ میں مصری شاعرہ کے زیر عنوان کچھ بلیغ مقالے شائع کئے جن میں اس خرابی اور اس کے خاندان اور امت کے لئے خطرناک ہونے کو اس شاعرانہ اور فلسفیانہ انداز سے بیان کیا کہ اس سے سارا گنبد گردوں گونج اٹھا۔ ان مقالوں میں ان دین وحیا اور آداب و رسوم کے خلاف بغاوت اور زوجیت کے پاک و مطہر حقوق اور مقدس مادرانہ صفات سے گردن کشی کرنے والیوں کے خلاف، ایسے بھبے حملے کئے کہ ایک زن شاعرہ ان کی تکلیفوں سے چلا اٹھی اور اس کی خدمت میں شکایت کا اظہار کرنے، اس کے سنگدل قلم کو دختران جنس پر موم بنانے، اور ان مردوں کے خلاف جو عورتوں کو بگاڑتے ہیں ابھارنے کے لئے ایک چٹھی لکھی جس کا جواب آنجناب نے ایسا ہی فصیح و صریح لکھا جیسا ایک شریف مسلم کا وجدان لکھا سکتا ہے۔ مجھ کو اسے

پڑھ کر رونا آگیا - میں نے چاہا کہ اس چٹھی اور اس کے جواب کو قارئان المنار کے لئے اس میں محفوظ کر لوں :- (سید رشید رضا مرحوم)

مرد و عورت

لکھا : ڈاک نے گزشتہ ہفتے مندرجہ ذیل چٹھی مجھ کو پہنچائی :-

سیّدی الاُستاذ المُحترم !

"میں آپ کے اُن چیست و درست مضامین کو جو آپ "مصر شاعرہ" پر لکھتے ہیں- شوق و پسندیدگی کے ساتھ پڑھتی ہوں، کیونکہ وہ پیارے مصر کے ایک عظیم الشان صفحے کو کھول رہے ہیں، اور مجھ سے ان کے پڑھنے کے لئے اپنے نوخیز فرزندوں اور دختروں کو چونکانے میں چوک نہ ہوگی، اسلئے کہ ان کا اسلوب حسین اور مقصود بلند ہے۔ لیکن مجھ کو سخت حیرت ہوئی جب میں نے آپ کا آخری مقالہ پڑھا اور اس میں آپ کو عورت ذات کے خلاف نہایت سختی اور کرختی کے ساتھ ہیجان میں آئے ہوئے پایا، اور میں نے اس لمبی بات میں اس مسکین مخلوق کے متعلق آپ کو ایسے انداز سے گفتگو کرتے دیکھا جس سے دشمنی کینہ اور بیزاری برس رہی تھی۔ کیا استاد اس خطر شدید کو محسوس فرمائینگے جو اس اندازِ تحریر سے مُتوقّع ہے۔ اور جناب! وہ جو نصیحت کرتا ہے، اور وہ جو حملہ کرتا ہے، ان دونوں میں بہت فرق ہے۔ اور مصری عورت، اے لکھنے والو! تمھارے انصاف کی زیادہ حقدار اور تمھاری حوصلہ افزائی کی بیشتر سزاوار ہے۔ اس کو یہ ناپسند نہیں کہ تم اس کو کمزوری کے مقامات سے آگاہ کرو مگر نرمی اور انصاف کی روح کے ساتھ۔ میں بھی مصری عورت کی طرح ایسے شخص کی تو حاجتمند ہوں جو مجھکو نصیحت فرمائے، لیکن ایسے شخص کی مجھکو ضرورت نہیں جو مجھے رسوا کرے۔ اور یہ کیا بات ہے جناب! کہ آپ مرد کے کسی مکار عورت کے دام فریب میں آجانے سے تو ڈرتے ہیں لیکن عورت کے کسی عیار مرد کے جال میں پھنس جانے کا اندیشہ نہیں فرماتے! سفینے کا ناخدا تو یا حضرت! مرد ہے، اور جو تباہی کشتی پر اور جو مصیبت اس کے سواروں پر آئے وہی اس کا جواب دہ ہے، مگر یہ کہ قیادت تو مرد کی ہو اور ملامت کسی اور کو ہو، یہ ظلم و زبردستی ہے۔

اور آخر میں میں ڈرتی ہوں کہ فاضل تحریر اور ادیب کبیر استاد کے خطاب میں کہیں حد سے تجاوز نہ ہو گیا ہو اور سلام فائق اور احترام لائق کے قبول سے مشرف فرمائیے۔"

ث۔ک

اور راقم الحروف مصری شاعرہ پرسیدہ فاضلہ کی عنایت فرمائی کا شکر گزار ہے اور یہ اس کی غایت مسرت کا باعث ہے کہ وہ عورت ذات میں وطن عزیز کے لئے ادبی رفعت کے ایک گوشے پر التفات پاتا ہے۔ رہی میری تند شورش، اے میری مہذب خاتون! سو اس کا اعلان میں نے تند و شوریدہ عورت کے خلاف ہی کیا۔ اور ایسی شورش عدل و انصاف، اور تندی کا جواب تندی، نرمی و ہمدردی ہے۔

مصری عورت اس وقت ایک تیز و تند عصبی ہیجان میں چلی جا رہی ہے، اس کے دائیں ہاتھ میں قاتل ہتھیار ہے، اس کے بائیں ہاتھ میں بھسم کر دینے والی آگ، اس کے قدموں کے نیچے اتھاہ وادیہ ہے، اور وہ جب گری، بچہ اس کے ساتھ گریگا، مرد اس کے ساتھ گریگا، وطن اسکے ساتھ گریگا، وہ ایک ہی بار گریگی اور ایسی گر گئی کہ پھر ابد الآباد تک ابھرنا نصیب نہ ہوگا۔

ہماری گفتگو بیگم صاحب! مرد و عورت کے درمیان اعمال کے نتیجوں کی حد بندی پر نہیں ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک عقل ہے جو منحرف ہونے پر اس کو ڈانٹتی ہے، اور ایک دین ہے جو گمراہ ہونے پر اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور دونوں جزا و سزا اور تعریف و مذمت میں مساوی ہیں، مگر دونوں کے بیچ جو لمبا چوڑا فرق ہے وہ چوٹ آنے کے وقت برداشت کی قوت، اور ٹھوکر کھا کر اٹھ کھڑے ہونے کی طاقت میں ہے اور اس پامالی اور شکستگی میں جو گرنے پر انسانی سماج کو لاحق ہوتی ہے سو مرد تو کبھی گر پڑتا ہے تو کسی وقت اٹھ بھی کھڑا ہوتا ہے، کبھی جھک پڑتا ہے تو کسی وقت سیدھا بھی ہو جاتا ہے، کبھی گناہ کرتا ہے تو کسی وقت نیکی بھی کرنے لگتا ہے۔ کبھی منہ زوری کر بیٹھتا ہے تو کسی وقت دھیما بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن آج کے دن تک اللہ نے وہ عورت پیدا نہیں کی جو ایک بار جب گر ہی گئی ہو تو پھر کبھی اپنی پہلی خیر و صلاح کی حالت پر لوٹ کر آ گئی ہو، کہ اس کا سبب یہ ہے کہ عورت تو گناہ کا مقابلہ اپنے تیز و نازک ضمیر اور اپنی پُر زور حیا کے ساتھ کرتی ہے اور مرد اپنی عقل و منطق سے۔ ضمیر میں

جب رخنہ آجائے ضمیر ٹوٹ جاتا ہے اور حیا جب پھٹ جائے تو وہ زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن عقل و منطق خطا کر بیٹھتی ہیں تو راہ صواب پر بھی آجاتی ہیں، کبھی غائب ہوں تو حاضر بھی ہو جاتی ہیں۔

اور یہاں منحرف ہونے کے اثر میں دُور کا فرق ہے۔ مرد منحرف ہوتا ہے تو اس کے گھر میں نیک عورت ہوتی ہے جو کنبے کی حفاظت اور بچوں کی نگہداشت کرتی ہے۔ اور عورت منحرف ہوتی ہے تو نہ بیوی ہونے کے لائق رہ جاتی ہے اور نہ ماں بننے کے۔ اور نہ تو اس میں یہ قابلیت رہتی ہے کہ کنبے کا بندھن بن سکے، اور نہ یہ کہ گھر کا سہارا ہو سکے۔ بلکہ یہ سب کچھ جھک پڑتا ہے اور گر کر پاش پاش ہونے کو ہو جاتا ہے اور کنبہ وطن کے جسم کا ایک عضو ہی ہوتا ہے کہ جب وہ عضو پھٹ جائے تو بگاڑ سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ اب ہم نے جو اتنی چیخ پکار کی ہے اور ایسی سخت شورش اٹھائی ہے۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ ہم کوڑھ کو دیکھتے ہیں کہ وہ دیس کے پیٹ میں سرایت کرنے لگا ہے اور اسکے دل کی طرف چل رہا ہے اور ناگزیر ہے کہ اس روگ کا بڑھ جانے سے پہلے دفعیہ کیا جائے اور ضروری ہے کہ دل کو فاسد ہونے سے پہلے بچایا جائے۔

بیگم! یہ لکھو لکھی ساری جس پر اس شہر کے اہل قلم نوجوان عورت کی پسندیدگی اور عورت کو اکسانے کے نغمے گا رہے ہیں، تم کو اس پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ بعض پرند جو اپنے کان میٹھی آواز، سُندر لَے، اور موہنے گیتوں کی طرف لگا لیتے ہیں تو وہ اس کے قریب ہوتے ہوتے جال میں جا پھنستے ہیں پھر نہ تو ان کو زمین پہ کوئی ٹھکانا ملتا ہے اور نہ آسمان پر کوئی اڈہ۔

یہ کاتب جس کی مصری عورت کے خلاف باغیانہ تحریر پر آپ معترض ہیں عورت کی تاریخ پر تین جلدیں لکھ چکا ہے اور اسکو اس پر بہت بڑا فخر ہے کہ اس نے جہان کی سب سے عظیم الشان عورت کے متعلق ایک پاک نگارش نشر کی ہے اور وہ عظیم الشان عورت مسلمان عورت ہے عظمت اسلام کے زمانے میں۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے کسی دشمنی، خفگی، ناراضی اور ناپسندیدگی کی بنا پر نہیں لکھا لیکن جو کچھ اس نے لکھا ہے علم و بصیرت اور خوف و اندوہ کی بنا پر لکھا ہے۔ اور وہ پندرہ سال سے لے کر اپنی اس بیوی کے لئے رو رہا ہے جو اسکے پاس ڈیڑھ سال سے زیادہ نہیں رہی اور اس کی قبر کو اپنا باغ اور اس کی یاد کو اپنی تسکین آج تک بنائے ہوئے ہے۔ اور آئندہ بنائے رہیگا۔ پھر جب تم مجھ کو

عورت پر سخت دلی کرتے دیکھو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اس کو اس بری حالت پر جو اس کی ہو رہی ہے اور اس بدانجامی میں جس کی طرف وہ جا رہی ہے دیکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔

عورت اے بیگم صاحب! ان دنوں اپنی انوثت کاملہ یعنی پوری زنانگی کے خلاف بغاوت کر رہی ہے اور کامل زنانگی ہی وہ فطرت ہے جس پر اللہ نے عورت کو پیدا کیا ہے اور جس سے اس کی ان فضیلتوں اور ان بڑائیوں کو ترکیب دیا ہے جن کی بلندی کو مرد نہیں پہنچ سکتا: وہ ہمہ گیر رحمت، جاگتے وجدان، پیوستہ حیا، اور فیاض ممتا کی معدن ہے، اور یہی راستہ ہے جو گھر کے لئے وفاداری شوہر کی محبت اولاد کے لئے مٹ جانے کنبے کے لئے ایثار اور سب کی خوشحالی پر قربان ہو جانے کی طرف جاتا ہے اور یہی جبینہ ہے عورت کی معنوی قوت، روحانی اثر اور باطنی اقتدار کا، اور یہی نشان ہے اس راحت وسکون کا جس کو مرد اپنی نیک بیوی کے پاس جاکر پاتا ہے، اور یہی وہ ہے جس کے بارے میں خالق دانا فرماتا ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

(ترجمہ) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری اپنی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کے پاس جاکر سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان دوستی اور مہربانی قرار دی بیشک اس میں نشان ہیں ان لوگوں کے لئے جو دھیان کرتے ہیں۔

پھر جب یہ زنانگی نقص و فساد یا میل و انحراف سے متاثر ہوتی ہے تو اسکے ضمیر کی روشنی گل ہو جاتی ہے . . . . حیا کا پاسبان رخصت ہو جاتا ہے، روح کی بلندی پست ہو جاتی ہے، قوت کا کڑا ٹوٹ جاتا ہے، بچاؤ کا پردہ پھٹ جاتا ہے، اور عورت ایک ایسی مبتذل متاع بن جاتی ہے کہ جو اسکو چکھتا ہے وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ مجھ کو اس کی نہیں کسی اور کی ضرورت ہے۔

اکثر بہت سے موقعوں میں پوری مردانگی کے آثار ہوتے ہیں۔ پدر دین ضعیف اور عرف رشید کی نگاہ میں، مادریت، پدریت پر فائق ہے۔ اور زخموں کی مرہم پٹی، ہڈیوں کو جوڑنا، پیاسے کو پانی پلانا، مصیبت زدوں کے کام آنا، اور رنج و الم کے ماروں کی فریاد رسی کرنا، خون کے بہانے گوشت کی دھجیاں اڑانے، جنگ کی آگ بھڑکانے، اور دنیا میں آشوب برپا کرنے سے بدرجہا نیک و پاک ہے۔ اور عورت

اپنی کامل زنانگی میں مرد کی نسبت دین میں زیادہ محکم، یقین میں زیادہ خالص، ایمان میں زیادہ پختہ، اور احسان میں زیادہ مخلص ہوتی ہے -

اور اسلام اپنی پہلی پیدائش، اپنی شاندار عظمت، اپنی پاش پاش کر دینے والی قوت اور ہمیشہ رہنے والی فضیلت، اور اپنی عظیم الشان فتحمندی میں اس معنوی قوت کا مقروض رہا ہے جس کو عورت نے اپنی انوثت کاملہ سے حاصل کیا ہے، یقیناً پہلی آواز جو نبیؐ پر ایمان لائی، اور جس نے اس کے بازو کو قوی اور ہمت کو چست کیا، مہمات میں اس کی ڈھارس بندھوائی، اور زمانے کی معرکہ آرائی میں اس کی تائید کی، وہ ایک عورت کی آواز تھی، یہانتک کہ جب یہ عظیم الشان عورت مری تو رسولِ کریم صلعم نے اس پر ایسا ہی گریہ کیا جیسا اپنی کانٹے والی باڑھ اور مضبوط سہارے پر کرنا چاہیئے -

اب فرمائیے، کیا اب عورت کے پاس ایسا رضامند اور مطمئن دل، اور ایسی شفاف اور بلند روح، اور ایسی ہی زبردست باطنی قوت باقی رہ گئی ہے؟ نہیں میری فاضلہ بیگم! عورت کے پاس ان تین آیتوں میں سے ایک آیت بھی نہیں رہی -

کہتے رہے، اس وقت کا انتظار کرو جب عورت بے پردہ ہو جائے، وہ زیرِ حجاب ہے، نہ روشنی دیکھتی ہے، نہ زندگی کا احساس کرتی ہے، وہ بندھی ہوئی ہے، نہ کسی بات کا اختیار رکھتی ہے، نہ کسی کام کی قوت، وہ غلام ہے، نہ سر اٹھا سکتی ہے، نہ خواری کو رفع کر سکتی ہے - پھر اب تو عورت نے اپنے چہرے سے، اپنے ہاتھوں سے، اپنے سینے سے، اپنے بازوؤں سے، اپنے کنبے قبیلے سے، اپنے رات دن سے، اپنی خواہش اور رغبت سے پردہ اٹھا لیا ہے، اور وہ اپنے سارے کاروبار کی اور اپنے سارے حق کی مختار ہو چکی ہے، پھر اب وہ عورت کی فطرت، اور عورت کے سوچ بچار سے کتنے فاصلے پر ہے؟ اور اس کا نیک اور خوشگوار اثر گھر میں، خاندان میں، شوہر میں، بچوں میں، رحمت و احسان میں، مہربانی اور الفت میں کہاں پایا جاتا ہے؟

عورت نے آزادی حاصل کر لی، اس کی یہ آزادی نفس اور جذبے کی آزادی تھی، نہ عقل کی

سے اچھل نکلے اور وہ گھر کو یوں دیکھنے لگی جیسے رہا شدہ قیدی اپنے پرانے جیل کو۔ اس نے اپنا راستہ لیا، مرد نے اپنا راستہ لیا، اور اولاد نے اپنا راستہ لیا، اور دوشیزہ دن کی روشنی اور رات کے اندھیرے میں اپنے حقیقی یا مجازی چچیرے یا میرے بھائی کے ساتھ اور اس کے ساتھ جس کو وہ اپنا منگیتر یا قریبی کہتی ہے، مدست وہم بغل سنیما اور دوسری تماشا گاہوں کی طرف، اور ایسی جگہوں کی طرف جن کو ماں باپ نہیں جانتے اور ایسی جگہوں کی طرف جہاں کوئی رقیب و حسیب نہیں دیکھتا چل پڑی، تو کیا اسی بیہودگی کا نام آزادی ہے؟ کیا یہی وہ چیز تھی جسکو روشنی کے مددگار اور چہرہ کشائی کے مددگار طلب فرما رہے تھے؟ بیشک عورت نے جرأت اور ناپروائی کا ایک ہتھیار لے لیا ہے اور نفس و جذبہ کی حریت کے اس بُرے اسلوب نے اس زہریلے مہلک ہتھیار کے لئے جلا کا کام کیا ہے اور اس اٹل اور ہمہ گیر بلا کے لئے راستہ کھول دیا ہے۔ یہی وہ منحوس بانسری تھی جسے نوجوان یا جوان تما اہل قلم اس ہتھیار کو کمزور عورت کے سینے میں پیوست کرنے اور اسکے چھوٹے سے دل میں گھونپ دینے کا ذریعہ بنا رہے تھے۔

سنئے، بیگم صاحب! اور ذرا اپنے کان ادھر لگائیے، میں آپ کو ایک قصہ سناتا ہوں، جو میرے سامنے وقوع میں آیا، اور اگر اس کو خود میری آنکھوں نے نہ دیکھا ہوتا، اور خود میرے کانوں نے نہ سنا ہوتا تو نہ تو کبھی اس کا تصور دل میں آتا، نہ اس کا کبھی خیال دماغ میں سماتا، اور آج اس حادثہ کو گزرے بائیس دن بیت گئے ہیں اور بخدا وہ ایک لحظہ مجھ سے جدا نہیں ہوا۔

یہ واقعہ قناطرِ خیریہ کا ہے، اور میں اس وقت اپنے دو چھوٹے بچوں کے ساتھ تھا، اور ہستی کی ہر چیز خوش منظر تھی، اور مجھ پر شریف عقیلی کی سی سرخوشی کی کیفیت طاری تھی جب کہ وہ باغات کی طرف لڑھکتا ہوا جا رہا ہو، گو میں ادھر شراب لئے ہوئے نہیں گیا تھا، اسلئے کہ میں شراب کو پسند نہیں کرتا۔ میں نے اپنے بچوں کو دیکھا کہ بچپن نے ان میں سُبکی پیدا کر دی ہے، اور وہ اس نرالے منظر سے مسحور ہو کر درختوں کی چھاؤں میں دوڑنے کودنے میں مشغول ہو گئے ہیں، اور میں نے مصر شاعرہ کے موضوع پر لکھنا شروع کر دیا اور یہ شریف عقیلی کے بارے میں میرا تیسرا مقالہ تھا، اور میں اس کو اس شریف کا حق خیال کرتا تھا کہ اس کے متعلق جو کچھ لکھا جائے وہ مانوں اور پھولوں کے بیچ لکھا

جائے، میں نے تین سطریں لکھیں پھر میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک خوش وضع دراز قامت، خوش پوش آدمی، نہایت تیزی کے ساتھ باغ کے تختہ کے زینہ پر چڑھا چلا آتا ہے، اسی جگہ میں بیٹھا تھا، اور میرے سوا کوئی دوسرا شخص اس جگہ نہ تھا، میں نے اس شخص کی طرف نگاہ کی تو وہ میرا ایک دوست تھا جس کے ساتھ میری طلبِ علم کے زمانے سے رفاقت اور ادبی پیوستگی تھی، میں نے اس کو آواز دی لیکن وہ اپنے کام میں اتنا منہمک تھا کہ نہ تو اس نے میری آواز سنی اور نہ مجھکو دیکھ سکا بس اتنا ہوا کہ اس نے باغ کے تختے کی طرف ایک غمناک نگاہ دوڑائی جس نے دو سیکنڈ سے زائد وقت نہ لیا، پھر وہ زمین کو پھاندتا اور متجسسانہ باغ کے نشیب و فراز اور اس کی جھاڑیوں، سائیوں اور چشموں کے درمیان دوڑتا ہوا لوٹا، پھر وہ اس سے بھی تیز رفتار میں باغ کے تختے کی طرف پھرا، یہ دیکھ کر میں نے بجز اس کے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ میں اپنے پرانے دوست کے رنج و اندوہ کو تسکین دینے کی کوشش کروں گو میرے اس معاملے کو بوالفضولی ہی خیال کرے۔

وہاں میں اس کی راہ روک کر کھڑا ہو گیا اور میں نے اس سے کہا: اے دوست یہ کس فکر میں بے چین ہو رہے ہو؟ میرے دوست نے اپنا بھید اپنے سینے میں چھپانا اور اپنا منہ مجھ پر بند رکھنا چاہا، اور اپنا سر ہلا کر کہا کچھ نہیں - میں نے کہا نہیں نہیں ضرور کوئی خطرناک معاملہ ہے، اور تم یہاں اکیلے ہو، کوئی تم کو مدد دینے والا نہیں، اور میں اس کام میں تمھارے لئے کسی غیر سے بہتر ہوں۔ اس نے کہا اچھا اپنی جگہ چھوڑ کر میرے ساتھ آئیے - میں نے کہا میں تمھارے ساتھ ہوں اور میں نے اپنے بچوں کو اشارہ کیا تو وہ بھی آ گئے - پھر اس نے مجھ سے کہا اور میں معاملہ سے بے خبر اس کے ساتھ جا رہا تھا کہ: ایک شخص نے جس پر مجھکو وثوق ہے ٹیلیفون پر مجھ سے یہ کہا ہے کہ اس نے قاہرہ کے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر میری عورت کو کسی ایسے شخص کے ساتھ دیکھا ہے جس کو وہ نہیں جانتا اور دونوں کی باتوں سے اسے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ قناطر کو جانے والی ٹرین کا انتظار کر رہے ہیں، اور میرے دوست نے ان کی باتیں کان لگا کر سنیں تو معلوم ہوا کہ وہ مجرمانہ تعلق اور بزرگ وہ دوستی کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں - ہم نے قاہرہ کے درمیان سے ایک موٹر لی اور راستے کو طے کرتے ہوئے وہاں جا پہنچے - میں نے کہا: تم اپنے دوست کی بات کو جھوٹ اور بہتان کیوں نہیں خیال کر لیتے - اس نے کہا: یہ نہیں ہو سکتا، جس شخص نے مجھے فون کیا ہے

وہ میرا نہایت قریبی، نہایت مہربان اور نہایت محبوب ہے اور اس کو جھوٹ بولنے یا بہتان باندھنے کی کوئی غرض نہیں، میں نے کہا: جس گاڑی کا اس نے اشارہ کیا ہے وہ ابھی نہیں آئی۔ اور یہاں میرا دوست اپنی حیرت سے رہا ہوا اور اس نے ایک آہ کھینچ کر کہا: آؤ سٹیشن کو چلیں۔ اور ہم نے ایک موٹر سٹیشن پر پہنچنے کے لئے پکڑلی اور پلیٹ فارم کے گوشے پر جا بیٹھے اور ابھی گاڑی آنے میں دس منٹ تھے۔ یہ منٹ ایسے گزرے گویا زمانے کا ایک بڑا حصہ تھے اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ ہم بہت بڑے حادثے پر آرہے ہیں اور میں نے اپنے ساتھی کو بہلانے اور اس کا دھیان بٹانے کے لئے متفرق باتیں کرنی شروع کیں، پر وہ اپنی آنکھیں اور کان تو مجھے دیتا رہا لیکن اپنے دل اور ادراک کو میری طرف مصروف نہ ہونے دیا۔

گاڑی آئی اور ٹھہر گئی میں نے اپنے دوست سے کہا: برقرار رہئے اور اضطراب نہ کیجئے ورنہ کام ہاتھ سے نکل جائیگا اور قریب تھا کہ اس غریب پر جنون کی حالت طاری ہو جائے جبکہ اس نے اپنی عورت کو دیکھا کہ وہ ایک ایسے آدمی کے پہلو میں چلی جارہی ہے جو اس کے بارے میں ہر بات نہایت حقارت اور بے حیائی سے بولتا جاتا ہے، اور میرے دوست نے چاہا کہ کود کر راستہ روک لے، تو میں نے اس سے کہا: ٹھہر جائیے! اور میں نے عورت کی طرف نگاہ کی تو اس کو دیکھا کہ ایک اجنبی آدمی کے ساتھ بے جھجک چلی جارہی ہے اور بے کھٹکے اس کے ساتھ باتیں کر رہی ہے، ہم دونوں اس کے پیچھے ہو لئے یہاں تک کہ وہ ایک رکشا پر سوار ہو گئے، اور میرے غریب دوست نے رکشا روکنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا۔

اور عورت نے شوہر کی طرف دیکھا۔ اب تم کیا خیال کرتے ہو؟ کیا اس کو غش آگیا، کیا اس کا دل مضطرب ہوا، بدن تھرتھرایا، اس کے قدم ڈگمگائے، اور وہ بے حس و حرکت ہو کر گر پڑی؟ کیا اس نے گاڑی کی طرف بھاگ کر اپنے آپ کو اس کے پہیوں کے نیچے ڈال دیا؟ کیا وہ پسینے میں ڈوب گئی؟ ذلت اس پر چھا گئی؟ اور وہ لوگوں کی نظروں سے چھپ گئی؟ اگر ہم عورت کی لغزش اور بیوی کی خیانت کے متعلق کوئی خیالی افسانہ لکھتے تو ہمارا یہی تصور ہوتا، لیکن قسم تمہارے پروردگار کی ان میں سے ایک بھی بات نہ ہوئی۔ بلکہ اس نے اپنے کنگلے معشوق کی طرف نگاہ کر کے کہا: لو یہی ہے وہ۔۔۔۔!

آؤ ہم دیکھیں اس کے پاس کونسی عورت ہے ؟ اور اس نے اپنے شوہر سے کہا : میں اس کو اسلئے لے کر آئی ہوں تاکہ تمہارے خلاف اس کی گواہی دلاؤں ۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ تمہارے پاس ایک عورت ہے، اور مجھے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کہاں ہے، اور یہ ضروری ہے کہ میں اس کو اور تجکو پولیس کے حوالے کر دوں ۔ لوگ اس عورت کے مقام پر جمع ہوگئے جو ایک ایسا سوانگ رچا رہی تھی جس کو کوئی مصری یا غیر مصری ایکٹرس ادا نہ کر سکتی تھی ۔ ناچار میرے ساتھی نے ٹرین کی طرف واپس ہونا چاہا اور اس کی روانگی میں ابھی پانچ منٹ باقی تھے، مگر عورت نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا اور اس کا کنگال دوست لوگوں کی آنکھوں اور کانوں کے سامنے اس کو کہہ رہا تھا بیگم آجاؤ اور اس کو دفع کردو ۔ اور وہ کہہ رہی تھی کہ نہیں نہیں ۔ اب میں اس سے اپنی گلو خلاصی کر کے رہوں گی، یہ دونوں میاں بیوی ایک اول درجہ کی گاڑی میں اکٹھے سوار ہوگئے اور میں اپنے بچوں کے ساتھ ان کے ایک جانب ہو بیٹھا اور اس کا آشنا دوسرے درجے میں سوار ہوا جس کا ٹکٹ اس نے لے خرید کر دیا تھا ۔

مجھے اپنے دوست کی اس حالت پر خطرہ محسوس ہوا ۔ میں وہاں کھڑا ہوگیا اور وہ رسوائی کی پتلی چیختی اور چلاتی چلی جاتی تھی ۔ کبھی کہتی : مجھے بھی دکھا وہ تیری آشنا کہاں ہے ؟ اس کو کہاں چھپا رکھا ہے ؟ کبھی کہتی تو اس کے ساتھ جا رہا ہے، کوئی پرواہ نہیں، میں بھی ہر روز کسی کے ساتھ چل نکلا کروں گی، جس کے ساتھ جی چاہیگا جاؤنگی ۔ میں تم کو پسند نہیں کرتی، مجھے تو برا لگتا ہے تو میرا کوئی شریک ہے ؟ اس شریف مرد نے سوا اس کے کچھ نہ کیا کہ اس کو طلاق دے کر الگ کردیا ۔ مجھے اس تلخ موقعہ سے خطرہ محسوس ہوا، میں اس کو لے کر الگ چلا گیا اور اس غریب کو اس زور کی نکسیر پھوٹی کہ خون گاڑی کے فرش پر بہ نکلا اور باوجود ہر طرح کا چارہ کرنے کے قاہرہ کے سٹیشن پر پہنچ لینے سے پہلے خون بند نہ ہو سکا، پھر وہاں پہنچ کر اس کا علاج کیا گیا ۔

اس عورت کے بیٹے بھی ہیں اور بیٹیاں بھی ہیں اور سالہا سال سے اپنے شوہر کے گھر میں آباد ہے ۔ اور اس اثنا میں کہ اس شخص کی ناک سے خون جاری تھا اور حالت خطرناک تھی اور وہ سخت اندوہ اور تلخ گریہ و بکا میں جو جو اس عورت کے ساتھ اخلاص و محبت اور کرم و احسان کا برتاؤ کیا تھا

اس کو بیان کرتا جاتا تھا۔

دیکھا اے فاضل و مہذب خاتون! کیسی ہوتی ہے عورت کی سرکشی جب وہ چل نکلے، اور کیسی ہوتی ہے اس کی بیباکی جب وہ کھل کھیلے اور کیسا ہوتا ہے اس کا گر جانا جب ضمیر کی روشنی گل ہو جائے اور شرم کا پردہ اٹھ جائے۔

کیا یہ عورت، اگر اس کا معاملہ شوہر سے پوشیدہ بھی رہ جاتا تو کیا یہ اس قابل تھی کہ بیوی ہو سکے اور اس قابل کہ ماں ہو سکے اور اس قابل کہ گھر کا سہارا ہو سکے؟ اور اس قابل کہ کنبے کا بندھن ہو سکے۔

میں نے یہ دردناک کہانی اپنے ایک دوست کو جو مکتب الآداب کا منتظم ہے یہ سمجھ کر سنائی کہ یہ بےنظیر واقعہ ہے، اس نے مسکرا کر کہا کہ شہر میں کئی ایسے الم ناک واقعات اور بہت سی ایسی درد انگیز کہانیاں ہیں اور وہ مجکو اسی قسم کے دردناک بلکہ اس سے کہیں ہولناک واقعات بیان کرنے لگا، اور میں نہیں چاہتا کہ ان میں سے کوئی قصہ آپ کو سناؤں کیونکہ ان میں سے جو سہل سے سہل بھی ہے وہ بھی ایسا ہے جس کے ذکر سے زبان وقلم دونوں خشک ہو جاتے ہیں، اور ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم ایک تیرہ و تار اور نہایت گہری تہ میں گرے چلے جا رہے ہیں۔

بیگم! آپکو معلوم ہے کہ کتنے ناکردہ گناہ بچے ہیں جو اسی دن جس دن وہ پیدا ہوتے ہیں مار ڈالے جاتے ہیں، اور ان میں سے کتنے ہیں جو چھوٹے اونٹ کی طرح ذبح کر دئے جاتے ہیں، اور ان میں سے کتنے ہیں جن کے گلے بیدردقاتل ہاتھوں سے گھونٹ دئے جاتے ہیں، اور کتنے ہیں جن کا خون نال کے لگے رکھنے کی وجہ سے زہر آلود ہو جاتا ہے اور کتنے ہیں جن کا پیٹ چاک کر کے صندوقوں میں بند کر کے پھینک دئے جاتے ہیں، اور کتنے ہیں جن کو اندھے یا ویران کنووں میں ڈال دیا جاتا ہے، اور کتنے ہیں جنکو جیتے جاگتے مٹی میں دفن کر دیا جاتا ہے، اور کتنے ہیں جنکو قبرستان میں چھوڑ آتے ہیں اور کتے آکر انکو کھا جاتے ہیں۔

صرف شہر قاہرہ میں ایک سال کے اندر اندر ایسی دو سو بیٹنالیس قربانیاں ظلم کی بھینٹ چڑھیں جو اپنے خالق کے حضور پست و فاسد پدریت اور بیدرد و خوں ریز مادریت کے ظلم کی شکایت کرنے کے لئے جھیجی گئیں۔

دوسو پینتالیس قربانیاں جس دن زندگی کا سانس لیتی ہیں، اسی روز موت کا منہ دیکھتی ہیں، جس دن ہستی کی طرف روانہ کی جاتی ہیں اسی روز عدم کو بھیج دی جاتی ہیں، انھوں نے کوئی گناہ نہیں کیا، کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا، کسی انسان سے برائی نہیں کی، پھر یہ ناکردہ گناہ قربانیاں کس گناہ پر قتل کی گئیں؟ اور کس سبب سے قتل کی گئیں۔ کیا یہ بغیر کسی نگران اور نگہبان کے لڑکیوں کے چل نکلنے کا نتیجہ نہیں ہے؟

اور کون جانتا ہے کہ ان میں سے وہ قربانیاں جن کو آنکھیں دیکھ نہیں سکیں اور جن تک ہاتھ پہنچ نہیں سکے، وہ ان سے جو اتفاقاً برآمد ہو گئی ہیں کئی گنا زیادہ ہیں۔ اور سب سے اچنبے کا ماجرا یہ ہے کہ سوائے تین کے سب کے سب لاپتہ کے خانہ میں درج کئے گئے، تو کہاں ہیں یہ لاپتہ؟ اور کون ہیں یہ لاپتہ؟ اور شہر کی پولیس تو سوائے اس کے کچھ مانتی ہی نہیں کہ اپنی میٹھی نیند سوتی رہے یہانتک کہ یہ لاپتہ آئے اور کہے چلو میرے ساتھ جہنم کو کہ تم نے ایک پاک جسم کو پھاڑا ہے اور بے گناہ جان کو نکالا ہے۔

کہتے ہیں یورپ میں اس قسم کے کتنے ہی واقعات ہوتے رہتے ہیں، مغلوب قومیں اس قسم کے غلط اندازے ہی لگایا کرتی ہیں، وہ سمندر کے موتیوں کے لئے نہیں بلکہ اس کی کیچڑ کے لئے ڈبکی مارا کرتی ہیں۔ یورپ میں کتنا جد و ہزل، قوت و ضعف اور علو و انحطاط موجود ہے، پھر اس کی کیا وجہ کہ ہم مشرق کی جانب کو چھوڑ کر خست کی جانب مائل ہوتے ہیں! اور ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم یورپ کی ناہنجاری اور فرومائگی کی طرف تو نگاہ کرتے ہیں اور اس کی زبردست کوشش اور پُر زور عمل کو نہیں دیکھتے! یورپ میں ایک قاتل مرض ایک قوی جسم سے کشتی لڑ رہا ہے اور وہ جب تک کہ اللہ تعالےٰ اس کے بارے میں اپنا قطعی فیصلہ صادر فرمائے اسکا مقابلہ کرتا رہیگا۔

اور یہ دیکھ لو، یورپ کے اہل الرای اور اجتماعی علما کہہ رہے ہیں کہ یورپ اس راستہ میں اپنی خود کشی کر رہا ہے۔ یورپ کے زعیم موسیولینی کو ہی دیکھ لو کہ وہ کس طرح گمراہی اور فساد کے راستے بند کر رہا ہے۔ وہ عورتوں کو بغیر کسی زور رعایت کے زبردستی میانہ روی اور آبرومندی کی زندگی کی طرف لا رہا ہے۔ مصری عورت کا تجزیہ ایک صالحہ بیوی اور صالحہ ماں بننے سے ظاہر ہے اور یہ شائستہ مادریت رسالت و نبوت کے بعد دوسرا مرتبہ ہے۔ اور جب عورت اس کے لئے اخلاص کو عمل میں لائے تو وہ ایک

ایسی امت پیدا کریگی جسکو کوئی غالب پچھاڑ نہ سکے اور ایسا وطن تعمیر کریگی جس سے کوئی حادثہ ٹکر نہ لے سکے۔ تقریباً آج نہ تو کسی ایسے مرد کو پاؤگے جو بیاہ کے نتائج کو سراہتا ہو اور نہ کسی ایسے بچے کو جو اپنی ماں کے اچھے آثار نمایاں کر رہا ہو۔ مصر کی تعلیمی وزارت اس عجز و ناتوانی پر عورت کی امداد کر رہی ہے اور اسکو اس بیہودگی کی طرف دھکیل رہی ہے کہ وہ لڑکیوں کو تعلیم کے ہر درجہ میں ویسا ہی علم سکھلاتی ہے جیسا کہ لڑکوں کو، اور اسی ڈھب پر اس کی تربیت کرتی ہے جس پر لڑکوں کی۔ اس طرح عورت کو مرد کا جامہ اڑھایا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ تو وہ مرد بننے کے لائق رہتی ہے اور نہ عورت ہونے کے۔ اس المنامہ کا نہایت خطرناک انجام یہ ہے کہ جامعہ مصریہ کی سند یافتہ دوشیزگان نے زنانہ زندگی کے خلاف اپنی سرکشی کا اعلان کر کے گھر کے کاروبار پر باہر کے کاموں کو ترجیح دی، اور اس طرح وہ اس میدان سے بھاگ کھڑی ہوئیں جو اللہ نے انکے لئے تیار کیا تھا، اور اس مملکت سے دستبردار ہو گئیں جسکی طرف اللہ نے انکو متوجہ کیا تھا، اور اس فطرت کو جھاڑ نکلیں جس پر اللہ نے ان کو مفطور فرمایا تھا۔ وطن میں اس سے کوئی چیز نہ بڑھے گی کہ کوئی عورت کسی وزارت کی سکرٹری یا کسی مدرسے کی مدرسہ یا کسی کالج کی پروفیسر، یا کسی محکمہ کی وکیل ہو جائے، لیکن یہ وطن کی عمدہ ترقی کا موجب ہوگا کہ اس میں کسی ایسی شائستہ اور مہذب ماں کا اضافہ ہو جو گرامی قدر اور شائستہ عمل کو مادریت کا حق جانتی ہو۔

عورت کی ریاضت اور اسکے معاملے کی اصلاح کا سوا اسکے کوئی راستہ نہیں کہ گھر اور مدرسے میں نسواتی تربیت کی بنیاد دین ہو، یہی ایک ذریعہ ہے اسکو برائی سے بچانے اور لغزشوں کے تھامنے کا اور وہ اپنے جذبے کی لطافت، باطن کی بیداری، ضمیر کی ہوشمندی، اور وجدان کی باریکی کے سبب مرد سے بہتر اللہ کی عظمت کا تصور اور اسکی محبت و خوف کا شعور کر سکتی ہے، صرف دین ہی عورت کو صبر و برداشت، صدق و اخلاص، امانت و وفا، شائستہ زوجیت اور خوش بخت مادریت کی مشق کرا سکتا ہے، یہی ہے جسکو یورپ کے مدرسوں نے اصلاحِ عورت کے قاعدوں میں سے پہچانا ہے، پھر کیا سبب ہے کہ ہم نہ اسکو پہچانتے ہیں اور نہ اختیار کرتے ہیں؟ اے مصریو! آگ وطن کے اندر پھیلتی جا رہی ہے اور قریب ہے کہ اسکے دل کا رہا سہا خاتمہ بھی کر دے یقیناً عورت کا معاملہ ہی اس ملک کا مقتل ہے اور عورت کا مسئلہ ہی حیات و موت کا پہلا اور پچھلا مسئلہ ہے۔ یہ ہے میرا کلمہ اے فاضلہ خاتون! اور شاید اسمیں کوئی بات آپکے لئے وجہ تسلی ہو سکے۔ اور میرا سلام و اکرام قبول کرنے کی مہربانی فرمائیے +

تَهْنِئَةٌ بِعِيدِ الفِطْرِ

أُهَنِّيْ سَيِّدِيْ بِقُدُوْمِ عِيْدٍ
عَلَيْهِ بِالْمَسَرَّةِ وَالْهَنَاءِ
وَأَرْجُوْ أَنْ يَطُوْلَ بَقَاكَ فِيْنَا
هَنِيْئًا بِالْأَمَانِيْ وَالْبَهَاءِ

(۲)

تہنئۃ العید

سَیّدِی المُحْتَرم

بَارَکَ اللہُ لِسَیّدِی فِی العِیْدِ السَّعِیدِ، وَ اَعَادَہٗ عَلَیْہِ بِالْعُمْرِ المَزِیْدِ وَالجَاہِ المَدِیْدِ لِلْاَمدِ البَعِیْدِ، وَکُنْتُ اَتَمَنّٰی لَوْ اُھَنِّئُہٗ بِہٖ مُشَافِھًا وَ اَتَیَمَّنُ بِلَثْمِ یَمِیْنِہٖ مُصَافِحًا، وَ اَسْعَدُ بِرُؤیَۃِ وَجْھِہِ الکَرِیْمِ کُلَّ یَوْمٍ مِنْ اَیَّامِہٖ غَادِیًا وَ رَائِحًا، وَاِذْ حَالَ البِعَادُ، دُوْنَ ھٰذَا المُرَادِ، اَسْتَنَبْتُ لِسَانَ البَرَاعِ فِیْ اِقَامَۃِ رَسْمِ التَّعْیِیْدِ، وَ بَعَثْتُ بِھٰذِہٖ الصَّحِیْفَۃِ لِکَیْ تَنُوْبَ عَنِّیْ فِی المُثُوْلِ بِنَادِیْہِ السَّعِیْدِ، وَ اَنَا اَحْسُدُھَا عَلَی الحُلُوْلِ بِنَادِیْہِ، وَ اَوَدُّ لَوْ خُطِیْتُ دُوْنَھَا بِلَثْمِ اَیَادِیْہِ، وَ اللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یُطِیْلُ بَقَاءَہٗ وَ یُدِیْمُ عُلُوَّہٗ وَ اِرْتِقَاءَہٗ فِی عَافِیَۃٍ وَ سُرُوْرٍ، وَ اُنْسٍ وَ حُبُوْرٍ، رَافِلاً فِیْ حُلَلِ القَبُوْلِ وَ الاِقْبَالِ، نَائِلاً غَایَۃَ المَأْمُوْلِ وَ نِھَایَۃَ الاٰمَالِ +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام
جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مُدیر: محمد احمد خان ذاکر

الدُّرُوسُ العَرَبِيَّةُ

صلاة العيدين



احمد سالم

أحمد: أَيْنَ تَذْهَبُ الْآنَ يَا سَالِمُ ؟

سالم: أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْمَسْجِدِ، لِأُصَلِّيَ صَلَاةَ الْعِيْدِ.

أحمد: وَ هَلْ لِلْعِيْدِ صَلَاةٌ كَالْجُمُعَةِ ؟

سالم: نَعَمْ، وَهِيَ رَكْعَتَانِ كَرَكْعَتَيِ الْجُمُعَةِ بِشُرُوْطِهِمَا.

أحمد: أَلَا يُوجَدُ فَرْقٌ بَيْنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَ صَلَاةِ الْعِيْدِ؟

سالم: بَيْنَهُمَا فُرُوْقٌ قَلِيْلَةٌ، فَمِنْ ذٰلِكَ :

١ـ أَنَّ الْجُمُعَةَ فَرْضٌ، أَمَّا صَلَاةُ الْعِيْدِ فَوَاجِبَةٌ(١)

(١) ــ صَلَاةُ الْعِيْدِ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ، مِثْلُهَا عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ، إِلَّا فِيْ أُمُوْرٍ : (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۹)

٢ـ اَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدِ تَكُوْنُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ بَعْدَ الشُّرُوْقِ إِلَى الزَّوَالِ .
٣ـ إِذَا اجْتَمَعَ رَجُلٌ مَعَ الْإِمَامِ ، صَحَّتْ بِهِمَا صَلَاةُ الْعِيْدِ .
٤ـ اَنَّ الْإِمَامَ وَ الْمَأْمُوْمَ يُكَبِّرَانِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ زَائِدَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ .
٥ـ اَنَّ الْخُطْبَةَ بَعْدَهَا سُنَّةٌ .

اَحمد : صِفْ لِيْ كَيْفَ اُصَلِّي الْعِيْدَ ؟

سالم: ١ـ بَعْدَ شُرُوْقِ الشَّمْسِ بِقَلِيْلٍ يَجْتَمِعُوْنَ الْمُسْلِمُوْنَ فِي الْمُصَلّٰى .
يُنَادِي الْمُؤَذِّنُ بِقَوْلِهِ «اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ»
يَصْطَفُّ النَّاسُ ، فَيُكَبِّرُ الْإِمَامُ تَكْبِيْرَةَ الْإِحْرَامِ ، وَ يُكَبِّرُ النَّاسُ بَعْدَهُ .
يُكَبِّرُ الْإِمَامُ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، رَافِعًا يَدَيْهِ بِمُحَاذَاةِ اُذُنَيْهِ ، فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ .
يَقْرَأُ الْإِمَامُ الْفَاتِحَةَ وَ سُوْرَةً ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَ يَسْجُدُ.
يَقُوْمُ إِلَى الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَ سُوْرَةً ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّلَاثَ الزَّوَائِدَ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ ، ثُمَّ

١ـ هِيَ سُنَّةٌ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ .
ب ـ يُصَلِّيْهَا الشَّافِعِيُّ مُنْفَرِدًا اَوْ فِيْ جَمَاعَةٍ .
ج ـ يُكَبِّرُ الشَّافِعِيُّ فِي الْأُوْلٰى سَبْعًا ، بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِحْرَامِ ، وَ فِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْقِيَامِ .

يَسْجُدُ وَ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ ، وَ يُتَابِعُهُ النَّاسُ فِي كُلِّ ذٰلِكَ .

احمد : وَ مَاذَا بَعْدَ ذٰلِكَ ؟

سالم : يَقُوْمُ الْإِمَامُ لِلْخُطْبَةِ ، فَيُعَلِّمُ النَّاسَ فِيْ عِيْدِ الْفِطْرِ اَحْكَامَ زَكٰوةِ الْفِطْرِ ، وَ يَعِظُهُمْ ، وَ فِيْ عِيْدِ الْاَضْحٰى يُعَلِّمُهُمْ اَحْكَامَ الْاُضْحِيَّةِ ، وَ يَعِظُهُمْ .

احمد : وَ مَا الْغَرَضُ مِنْ صَلَاةِ الْعِيْدِ ؟

سالم : اَلْغَرَضُ مِنْهَا اَنْ يَلْتَقِيَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ يَوْمَيِ الْعِيْدِ فَيُسَلِّمُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ، وَ يَتَصَدَّقُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيْرِ ، وَ يُعَاوِنُ الْقَوِيُّ الضَّعِيْفَ ، وَ بِذٰلِكَ تَتَاَلَّفُ قُلُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَ يَكُوْنُوْنَ كَالْبُنْيَانِ الْمَرْصُوْصِ ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا .

احمد : إِذَنْ يَنْبَغِيْ اَنْ نُحْسِنَ اِلَى الْفُقَرَاءِ ، وَ نَتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ فِيْ يَوْمَيِ الْعِيْدِ ؟

سالم : نَعَمْ ، يَجِبُ اَنْ نُغْنِيَ الْفُقَرَاءَ عَنِ السُّؤَالِ فِيْ يَوْمَيِ الْعِيْدَيْنِ ، بِإِعْطَائِهِمْ زَكٰوةَ الْفِطْرِ ، وَ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ .

اسئلة

١ ـ مَا صَلَاةُ الْعِيْدِ ؟

٢ ـ عَلٰى مَنْ تَجِبُ ؟

٣ ـ مَا شُرُوْطُهَا ؟

٤ ـ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ ؟

۵ـ کَیْفَ نُصَلِّی الْعِیْدَ ؟
۶ـ مَا فَائِدَۃُ خُطْبَۃِ الْعِیْدِ ؟
۷ـ مَا الْغَرَضُ مِنْ صَلَاۃِ الْعِیْدِ ؟

ترجمہ :-

عیدین کی نماز

تصویر

احمد ــــ سالم

احمد : کہاں جارہے ہو ؟ سالم !
سالم : میں مسجد کو جا رہا ہوں ، نمازِ عید پڑھنے کے لئے ۔
احمد : کیا جمعہ کی طرح عید کی بھی نماز ہوتی ہے ؟
سالم : ہاں ، وہ جمعہ کی دو رکعتوں کی طرح انھی کی شرطوں کے ساتھ دو رکعتیں ہوتی ہیں ۔
احمد : کیا نمازِ جمعہ اور نمازِ عید میں کچھ فرق نہیں ہے ؟
سالم : دونوں میں کچھ تھوڑے سے فرق ہیں ، جن میں سے :
پہلا ـ تو یہ کہ جمعہ فرض ہے اور نمازِ عید واجب ۔
دوسرا ــ یہ کہ نمازِ عید اس مدت میں ہوتی ہے جو طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے ۔
تیسرا ــ یہ کہ جب ایک مرد امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو نمازِ عید درست ہو جاتی ہے ۔
چوتھا ــ یہ کہ امام اور مقتدی ہر رکعت میں تین زائد تکبیریں کہتے ہیں ۔

پانچواں — یہ کہ اس کے پیچھے خطبہ سنت ہے۔ (۱)

: مجھ کو بتائیے میں کس طرح نمازِ عید پڑھوں ؟

لم: ۱۔ سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد مسلمان عیدگاہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔

۲۔ مؤذن یہ کہہ کر پکارتا ہے : اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃ۔

۳۔ لوگ صف باندھ لیتے ہیں، امام پہلی تکبیر کہتا ہے اور اس کے پیچھے لوگ تکبیر کہتے ہیں۔

۴ امام اس کے بعد تین بار — ہر بار، اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھا کر تکبیر کہتا ہے۔

۵ امام، فاتحہ اور کوئی سورت پڑھتا ہے، پھر رکوع و سجود کرتا ہے۔

۶۔ دوسری تکبیر کے لئے اٹھتا ہے اور فاتحہ اور کوئی سورت پڑھتا، اور تین زائد تکبیریں کہتا، پھر رکوع کے لئے تکبیر کہتا، پھر سجدے کرتا، تشہد پڑھتا اور سلام پھیرتا ہے، اور لوگ ان سب باتوں میں اس کی پیروی کرتے ہیں۔

: اس کے بعد کیا ہوتا ہے ؟

لم: امام خطبے کے لئے اٹھتا ہے اور لوگوں کو عید الفطر میں زکوٰۃِ فطر کے احکام سکھاتا اور وعظ کہتا ہے۔ عید الاضحیٰ میں ان کو قربانی کے مسئلے سکھاتا ہے

۔ تنبیہ : نمازِ عید شافعیہ کے نزدیک ایسی ہی ہوتی ہے جیسی حنفیہ کے نزدیک سوا چند باتوں کے :

ا — وہ شافعیہ کے نزدیک سنت ہے۔

ب — شافعی اس کو تنہا اور با جماعت پڑھ لیتا ہے۔

ج — شافعی پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہتا ہے، اور دوسری میں تکبیرِ قیام کے بعد پانچ۔

اور وعظ کہتا ہے۔

احمد: نمازِ عید سے کیا غرض ہوتی ہے؟

سالم: غرض اس سے یہ ہوتی ہے۔ کہ دونوں عیدوں میں مسلمان آپس میں ملتے ہیں، اور ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں، تونگر غریبوں پر خیرات کرتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کے دل ملتے اور وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت کی مانند ہو جاتے ہیں، جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

احمد: تب تو مناسب ہے کہ ہم مفلسوں پر احسان کریں اور دونوں عیدوں میں ان کو خیرات دیں۔

سالم: ہاں، ہم کو چاہئے کہ دونوں عیدوں کے دن ہم فقیروں کو صدقہ فطر اور قربانیوں کا گوشت دے کر سوال کرنے سے بے نیاز کر دیں۔

سوالات:-

۱- نمازِ عید کیا چیز ہے؟

۲- کن پر واجب ہے؟

۳- اس کی شرطیں کیا کیا ہیں؟

۴- اس میں اور نماز جمعہ میں فرق کیا ہے؟

۵- نمازِ عید کیسے پڑھی جاتی ہے؟

۶- خطبے کا کیا فائدہ ہے؟

۷- صلوٰۃِ عید سے کیا غرض ہے؟

خطبہ عید الفطر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ ٭ ذِی الْفَضْلِ وَ الْجُوْدِ وَ الْاِحْسَانِ ذِی الْكَرَمِ وَ الْمَغْفِرَةِ وَ الْاِمْتِنَانِ ٭ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَزَّنَا بِشَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرٌ اُنْزِلَ فِیْهِ الرَّحْمَةَ وَ الْغُفْرَان ٭ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ هِیَ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ فِیْهَا كَانَ نُزُوْلُ الْقُرْاٰنِ ٭ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَفَّقَنَا فِیْهِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَ یَسَّرَ عَلَیْنَا اَدَاءَ الصِّیَامِ وَ الْقِیَامِ بِحُسْنِ الْاِمْكَانِ ٭ وَ سَهَّلَ لَنَا التَّرَاوِیْحَ وَ التَّسَابِیْحَ فَیَا لَهٗ مِنْ

إِمْتِنَانٍ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ • اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى
وَعَدَ الصَّائِمِيْنَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُسَمّٰى
بَابُ الرَّيَّانِ • وَ اَعَدَّ لَهُمْ مَا لَمْ يَخْطُرْ عَلٰى
قَلْبِ بَشَرٍ مِنَ النَّعِيْمِ وَ الْاَلْوَانِ • وَجَعَلَ
خَلُوْفَ فَمِ الصَّائِمِيْنَ اَطْيَبَ عِنْدَ مَلَائِكَتِهٖ مِنَ
الْمِسْكِ وَ الزَّعْفَرَانِ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ
الْحَمْدُ • اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى جَعَلَ صِيَامَ رَمَضَانَ
كَفَّارَةً لِلسَّيِّئَاتِ وَ عِتْقًا مِنَ النِّيْرَانِ • وَ اَكْرَمَ
الصَّائِمِيْنَ بِفَرْحَتَيْنِ فَرْحَةٍ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَ
فَرْحَةٍ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ • وَ قَالَ الصَّوْمُ
لِىْ وَ اَنَا اَجْزِىْ بِهٖ فَيَا لَهٗ مِنْ عُلُوِّ الْمَكَانِ •
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ • نَحْمَدُهٗ وَ هُوَ
الْمَحْمُوْدُ فِىْ كُلِّ مَكَانٍ • نَشْكُرُهٗ وَ هُوَ الْمَشْكُوْرُ
بِكُلِّ لِسَانٍ • وَ نَسْتَعِيْنُهٗ فِىْ كُلِّ مَا يُهِمُّنَا مِنْ
اَمْرِ الْمَعَاشِ وَ اَمْرِ الْاَدْيَانِ • وَ نَسْتَغْفِرُهٗ مِنْ

كلّ ما فرط منّا من الخطايا و العصيان ٭ الله اكبر الله
اكبر لا اله الّا الله و الله اكبر الله اكبر و لله الحمد ٭
و اشهد ان لا اله الّا الله شهادةً ينال بها الشاهد
دار الرضوان ٭ و ينجو بها من النيران ٭ و يرضى بها
من بيده ملكوت كلّ شيءٍ المهيمن الديّان ٭ الله اكبر
الله اكبر لا اله الّا الله و الله اكبر الله اكبر
و لله الحمد ٭ و اشهد انّ سيّدنا و مولانا محمّدًا عبده
و رسوله الّذى ارسل حين غلب الكفر في البلدان ٭
فدعا الخلق الى التوحيد و الايمان ٭ و ابطل الشرك
و حبائل الطغيان ٭ الله اكبر الله اكبر لا اله الّا
الله و الله اكبر الله اكبر و لله الحمد ٭ اللّهمّ صلّ
و سلّم على النبيّ الكريم سيّدنا محمّدٍ وّ اله و صحبه ما
لمع القمران ٭ و تعاقب الملوان في البوادى و العمران ٭

ايّها النّاس اتّقوا الله فانّ التّقوى اساس الحسنات
و خلاصة الاعمال ٭ و اعبدوا الله فانّ العبادة دافعةٌ
للسيّئات و ناهيةٌ عن الفساد و الضّلال ٭ هل عرفتم
فضائل شهر الصّيام ٭ و هل ادركتم لماذا كتب
عليكم الصّيام في هذه الايّام ٭ و هل دريتم انّ الشّهر
ضيفٌ فماذا صنعتم له من الاكرام ٭ و هل فطنتم انّه
ولّى راضيا عنكم او ساخطا يشكوكم الى العزيز العلّام ٭

يَا لَيْتَ شِعْرِي كَيْفَ يَعُدُّ نَفْسَهُ صَائِمًا مَنْ يَغْتَابُ طُولَ نَهَارِهِ وَ يَأْكُلُ لُحُومَ الاِخْوَانِ ٭ اَمْ كَيْفَ يَظُنُّ نَفْسَهُ مُعْتَكِفًا مَنْ كَانَ قَلْبُهُ فِي مَكَانٍ وَ جِسْمُهُ فِي مَكَانٍ ٭ اَمْ كَيْفَ تُقْبَلُ صَلوٰةَ مَنْ هُوَ مِنْ سُكَارَى الغَفَلَاتِ ٭ غَرِيْقٌ فِي رِجْزِ الشَّهَوَاتِ ٭ اَمْ كَيْفَ يُكْتَبُ قِيَامُ مَنْ اَسْهَرَ جَفْنَهُ وَ قَلْبُهُ فِي سِنَةِ الخَطِيئَاتِ ٭ يَا اَسَفَاهُ عَلٰى ضَيْفٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنَ الْاِكْرَامِ نُزُلًا ٭ وَ يَا لَهْفَاهُ عَلٰى مِنْ موسِمِ خَيْرٍ لَمْ نَكْتَسِبْ فِيْهِ رِبْحًا وَ لَا اَمَلًا ٭ وَ يَا نَدَامَتَاه عَلٰى بَحْرِ فُرَاتٍ لَمْ نَغْتَرِفْ مِنْهُ مَا يُسَكِّنُ عَطَشًا ٭ وَ يَا حَسْرَتَاه عَلٰى رَفِيْقٍ شَفِيْقٍ وَدَعْنَاهُ وَ مَشٰى ٭ اَلْوِدَاع اَلْوِدَاع يَا شَهْرَ طَهَارَةِ القُلُوبِ ٭ اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ ٭ اَلْوِدَاع الوِدَاع يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَ التَّسَابِيْحِ ٭ اَلْفِرَاق اَلْفِرَاق يَا شَهْرَ القَنَادِيلِ وَ المَصَابِيْحِ ٭ اَلْوِدَاع الوِدَاع يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ المَعَاصِي وَالسَّيِّئَاتِ اَلْفِرَاق اَلْفِرَاق يَا شَهْرَ تَضَاعُفِ البِرِّ وَ الحَسَنَاتِ ٭ اَلْوِدَاع اَلْوِدَاع يَا شَاهِدًا لِلصَّائِمِيْنَ عِنْدَ رَبِّ العَالَمِيْنَ ٭ اَلْفِرَاق اَلْفِرَاق يَا شَافِعَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ اَحْسَنِ الخَالِقِيْنَ ٭ يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِيْنَ! اِنَّ اللهَ عَزَاءُ مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ ٭ وَ خَلَفًا مِنْ كُلِّ تَائِبٍ ٭ فَبِاللهِ فَثِقُوْا ٭ وَ اِيَّاهُ فَارْجُوْا ٭ وَ تَدَارَكُوْا مَا فَاتَ ٭ بِاِصْلَاحِ مَا هُوَ اٰتٍ وَ اسْتَغْفِرُوا اللهَ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا غَفَّارًا ٭ وَ لَا تَاْمَنُوْا اَمْهَالَهُ فَاِنَّهُ لَمْ يَزَلْ وَ لَا يَزَالُ

مُقْتَدِرًا قَهَّارًا ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۔ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔ وَ اعْلَمُوْا اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ يَمْلِكُ النِّصَابَ فَاضِلًا عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ نَامِيًا وَ لَمْ يَمْضِ عَلَيْهِ حَوْلٌ عَنْ نَفْسِهٖ وَ طِفْلِهٖ وَ عَبْدِهٖ وَ اَمَتِهٖ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ اَوْ صَاعٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ وَ اَفْضَلُ اَوْقَاتِ اَدَائِهٖ بَعْدَ فَجْرِ الْعِيْدِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَنْ اَدَّاهَا فِيْهَا وَ اِلَّا فَلْيُؤَدِّهَا الْاٰنَ ، اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ۔

خطبہ عید الفطر

(از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، کوئی لائق عبادت نہیں سوائے اللہ کے۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں۔ ساری تعریفیں اللہ کے لئے جو انعام و احسان کرنیوالا اور بدلہ دینے والا ہے، فضل و بخشش اور بھلائی کرنیوالا ہے، کرم وجود اور نیکوئی کا مالک ہے، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر و للہ الحمد۔ سب ستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ماہ رمضان سے مشرف فرمایا، ایسا مہینہ جس میں رحمت و مغفرت نازل کی گئی، ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اسی رات قرآن مجید کا نزول ہوا تھا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر الخ۔ ۔ ۔ ۔ سب ستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اس میں قرآن پڑھنے کی توفیق بخشی، اور روزے رکھنا اور اچھی طرح قیام کرسکنا ہم پر آسان

کیا، اور تردیجوں اور تسبیحوں کو ہمارے واسطے سہل کیا، سو یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر..
.... الخ + سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازوں میں سے ایک ایسے دروازے کا وعدہ کیا جو باب ریان کہلاتا ہے اور انکے لئے ایسی ایسی انواع و اقسام کی نعمتیں تیار کیں جن کا کسی بشر کے دل پر خیال بھی نہیں گزرا، اور روزہ دار کے منہ کی بو کو فرشتوں کے نزدیک مشک و عنبر سے بڑھ کر خوشبو ٹھہرایا + اللہ اکبر اللہ اکبر ...... الخ + سب تعریف اس اللہ کے لئے جس نے رمضان کے روزے کو برائیوں کا کفارہ اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ٹھہرایا اور روزے داروں کی دو فرحتوں سے عزت افزائی فرمائی: ایک فرحت روزہ کھولنے کے وقت اور ایک رحمان کی ملاقات کے وقت۔ اور فرمایا: روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دیتا ہوں، دیکھو یہ کتنی بڑی درجے کی بلندی ہے! اللہ اکبر اللہ اکبر.......... الخ +
ہم اسکی ستائش کرتے ہیں اور وہ ہر جگہ ستودہ ہے، اور ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور ہر زبان پر مشکور ہے اور ہم دین اور معاش کی تمام حاجتوں میں اس کی مدد چاہتے ہیں اور جو جو خطائیں اور نافرمانیاں ہم سے صادر ہوئی ہیں ان سے اسکی بخشش طلب کرتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر.....
..... الخ + اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایسی گواہی جس کے ذریعے گواہی دینے والا بہشت میں داخل ہو اور دوزخ سے نجات حاصل کرے اور جس کے ذریعے وہ بہا دینے والا جس کے ہاتھ ہر شے کی بادشاہی ہے خوشنود ہو۔ اللہ اکبر اللہ اکبر ..... الخ +
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار مولیٰ محمدؐ اسکا وہ بندہ اور پیغمبر ہے جو ایسے وقت پیغام دے کر بھیجا گیا جب کفر ملکوں میں غالب آچکا تھا، پس اس نے مخلوق کو توحید و ایمان کی طرف دعوت دی اور شرک اور سرکشی کے داموں کو باطل کر دیا، اللہ اکبر اللہ اکبر .... الخ +
اے اللہ درود و سلام بھیج نبی کریم ہمارے سردار محمد اور اسکی آل و اصحاب پر جب تک چاند سورج چمکتے رہیں اور آبادیوں اور بیابانوں میں رات دن آگے پیچھے آتے رہیں +
اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو، اسلئے کہ تقویٰ نیکیوں کی بنیاد اور اعمال کا نچوڑ ہے۔ اور اللہ کی عبادت کرو کہ عبادت برائیوں سے روکتی اور بگڑنے اور بھٹکنے سے منع کرتی ہے۔ کیا تم نے ماہِ صیام کی

بلتیں مان لیں، اور کیا تم نے یہ دریافت کر لیا کہ ان دنوں کا روزہ رکھنا تم پر کس لئے لکھا گیا؟ کیا تم نے سمجھ لیا کہ یہ مہینہ ایک مہمان ہے؟ پھر تم نے اس مہمان کا کیا اکرام کیا؟ اور کیا تمھیں کا احساس ہو گیا کہ وہ تم سے راضی ہو کر گیا ہے یا ناراض ہو کر گیا ہے تاکہ خدائے غالب و دانا کے ں جا کر تمھاری شکایت کرے؟ کاش مجھے معلوم ہو کہ جو شخص تمام دن غیبت کرتا اور اپنے بھائیوں کا گوشت کھاتا رہتا ہے وہ کس طرح اپنے آپ کو روزہ دار سمجھتا ہے؟ یا وہ شخص جسکا دل کسی جگہ جسم کسی جگہ رہتا ہے وہ اپنے آپ کو معتکف کیسے خیال کرتا ہے؟ یا اس شخص کی نماز کیسے قبول سکتی ہے جو غفلتوں کا متوالا اور خواہشوں کی گندگی میں ڈوبا ہوا ہو؟ یا اسکی شب بیداری کیسے ھی جا سکتی ہے جس نے اپنی پلکوں کو تو بیدار رکھا ہو اور اسکا دل خطاؤں کی نیند میں سو رہا ہو؟ افسوس ہے اس مہمان پر جس کی ہم نے عزت کے ساتھ مہمان نوازی نہیں کی، اور نہایت افسوس ہے اس موسم بہار پر جس میں ہم نے نہ کوئی نفع کمایا نہ کوئی تمنا پوری کی۔ ہائے ندامت ایسے شیریں سمندر پر جس سے ہم کوئی ایسا چلو نہ لے سکے جو پیاس کو تسکین دے، ہائے حسرت ایسے ہمدرد رفیق پر جس کو ہم نے وداع کیا اور وہ چل دیا۔ الوداع۔ الوداع۔ اے دلوں کی پاکیزگی کے مہینے! الفراق۔ الفراق۔ اے گناہوں کے کفارے کے مہینے! الوداع۔ الوداع۔ اے تراویحوں اور تسبیحوں کے مہینے! الفراق۔ الفراق۔ اے قندیلوں اور چراغوں کے مہینے! الوداع۔ الوداع۔ اے برائیوں کے کفارے کے مہینے! الفراق۔ الفراق۔ اے نیکیوں اور بھلائیوں کے چند در چند ہونے کے مہینے! الوداع۔ الوداع۔ اے رب العالمین کے حضور روزے داروں کے حق میں گواہی دینے والے! الفراق۔ الفراق۔ اے احسن الخالقین سے انکی شفاعت کرنے والے! اے گروہ مسلماناں! اللہ ہی کے لئے صبر ہے ہر مصیبت سے، اور عوض ہے ہر جاتے رہنے کا، پس اللہ پر ہی اعتماد کرو اور اسی سے امید رکھو اور آئندہ کی اصلاح کے ساتھ گذشتہ کا تدارک کرو اور اللہ سے بخشش مانگو کہ وہ توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور تم اسکے مہلت دینے پر بے کھٹکے نہ ہو بیٹھو کہ وہ ہمیشہ زبردست قدرت والا رہا اور رہیگا۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے، اور ان صابروں کو خوشخبری دے کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف رجوع کریں گے

یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے خاص مہربانیاں اور رحمت ہے اور یہی لوگ راہ پانے والے ہیں۔ اور جان لو کہ فطر کا صدقہ ہر آزاد مسلمان پر واجب ہے جو مسلمان اپنی اصلی ضروریات سے زائد نصاب کا مالک ہو اگرچہ وہ نامی نہ ہو اور اس پر ایک سال نہ گزرا ہو۔ واجب ہے اپنا صدقہ دینا، اپنے بچوں کا، اپنے لونڈی غلاموں کا، ہر سر کے بدلے نصف صاع گندم یا ایک صاع جو۔ اور اس کے ادا کرنے کا افضل وقت بعد عید کی فجر کے عیدگاہ کو جانے سے پہلے ہے۔ پھر جس نے ادا کر دیا ہو تو خیر ورنہ اب ادا کر دے۔ اب میں یہ اپنی بات کہتا ہوں اور عظمت والے اللہ سے بخشش مانگتا ہوں +

حَقُّ الْأُمِّ

أُوجَبُ الْوَاجِبَاتِ إِكْرَامُ أُمِّيْ (١)	إِنَّ أُمِّيْ أَحَقُّ بِالْإِكْرَامِ
حَمَلَتْنِيْ ثِقْلًا وَمِنْ بَعْدِ حَمْلِيْ (٢)	أَرْضَعَتْنِيْ إِلَى أَوَانِ الْفِطَامِ
وَرَعَتْنِيْ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ حَتّٰى (٣)	تَرَكَتْ نَوْمَهَا لِأَجْلِ مَنَامِيْ
وَبِلُطْفٍ تَعَهَّدَتْنِيْ إِلَى أَنْ (٤)	زَالَ ضَعْفِيْ وَاشْتَدَّ بَيْنُ عِظَامِيْ
عَنِيَتْ بِيْ عِنَايَةً وَاسْتَمَرَّتْ (٥)	بِشَرَابِيْ مُهْتَمَّةً وَطَعَامِيْ
أَنَا مُذْ كُنْتُ قَبْلُ فِيْ حِضْنِ أُمِّيْ (٦)	يَوْمَ كَانَتْ تُرَبِّيْنِيْ بِاهْتِمَامِ
لَمْ أَكُنْ عِنْدَ يَقْظَتِيْ وَرُقَادِيْ (٧)	مِنْ أُولِي الْعَقْلِ أَوْ أُولِي الْإِسْلَامِ
إِنَّمَا كُنْتُ كَالسَّخِيْلَةِ طِفْلًا (٨)	فَاقِدَ الْفَهْمِ عَاجِزًا عَنْ كَلَامِ
ثُمَّ عِشْتُ نَاشِئًا ثُمَّ [illegible] (٩)	[illegible] غُلَامًا [illegible] يَغْلَامِ
وَتَفَهَّمْتُ حَقَّ أُمِّيْ [illegible] (١٠)	عِنْدَمَا [illegible] عَنْ أُولِي الْإِفْهَامِ

كَلَّا هٰذَا مِنْ فَضْلِ اُمِّيْ وَلَوْ لَا (۱۱) فَضْلُهَا كُنْتُ عُرْضَةً لِلْحِمَامِ
اِنَّ اُمِّيْ هِيَ الَّتِيْ خَلَقَتْنِيْ (۱۲) بَعْدَ رَبِّيْ فَصِرْتُ بَعْضَ الْاَنَامِ
فَلَهَا الْحَمْدُ بَعْدَ حَمْدِ اِلٰهِيْ (۱۳) وَلَهَا الشُّكْرُ فِيْ مَدَى الْاَيَّامِ

ترجمہ:-

حقِ مادر

فرائض میں سب سے بڑا فرض اپنی ماں کی عزت کرنا ہے (۱) بیشک میری ماں عزت کی سب سے زیادہ حقدار ہے
اس نے میرا بوجھ اٹھایا اور بعد میری بارداری کے (۲) وہ مجھے دودھ چھڑانے کے زمانے تک شیر پلاتی رہی
اور وہ رات کی تاریکی میں میری نگہداشت کرتی رہی (۳) یہانتک کہ اسنے میری نیند کیلئے اپنی نیند چھوڑ دی
اور بڑی خوبی کے ساتھ میری خبرگیری کرتی رہی (۴) اسوقت کہ میری کمزوری رفع ہوگئی اور میری ہڈیوں کی تری سخت ہوگئی

مجھ پر بڑی عنایت کرتی (۵) اور میرے کھانے پینے کا اہتمام کرتی رہی
میں اس سے پہلے اسوقت سے لیکر کہ اپنی ماں کی گود میں تھا (۶) جس دن سے وہ اہتمام کے ساتھ میری پرورش کرتی تھی
میں اپنے جاگنے اور سونے کے وقت (۷) عقلمند یا ہوشمند نہیں تھا
میں بکری کے بچے کی طرح (۸) ایک بے سمجھ اور بات چیت کرنے سے عاجز تھا
پھر میں بڑھکر بڑا ہوا پھر میں (۹) نوجوان ہوا اور میں نوجوان نہیں تھا
اور میں نے بڑے ہوکر اپنی ماں کا حق سمجھا (۱۰) جب میں سمجھداروں سے ہوگیا
سب میری ماں کی مہربانی ہے (۱۱) اگر اسکی مہربانی نہ ہوتی تو میں موت کا نشانہ بنتا
میری ماں ہی ہے جسنے مجھے پیدا کیا میرے (۱۲) رب کے بعد تو میں بعض مخلوق ہوگیا
پس خدا کی تعریف کے بعد اسی کی تعریف ہے (۱۳) اور اسی کا شکر ہے رہتے زمانے تک

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

قواعد

۱- رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲- رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ بشرط موجودگی قیمت پر ملیگا۔

۳- چندہ سالانہ ۳؎ - فی پرچہ ۴ر

۴- اشتہارات کی اجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے

جنرل برقی پریس- ریلوے روڈ- جالندھر شہر میں چھپکر
محمد احمد خان ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

(کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری)۔

ذی الحجہ
دسمبر ۱۹۳۲ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

تعلیمی صحیفہ

مُدیرین محمد احمد خان و اکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیامِ اسلام

نمبر ۱۲	دسمبر ۱۹۴۳ء۔ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ	جلد ۱۴

لِمَاذَا تَتَزَوَّجُ الْفَتَاةُ

دوشیزہ کیوں شادی کرتی ہے؟

سَأَلَتْ مُعَلِّمَةٌ ثَلَاثًا مِنْ
فَتَيَاتِهَا: لِمَاذَا تَتَزَوَّجُ الْفَتَاةُ
وَتُؤْثِرُ بَيْتَ زَوْجِهَا عَلَى بَيْتِ
وَالِدَيْهَا؟

فَقَالَتِ الْأُوْلَى: أُوْثِرُ هٰذَا
عَلَى ذٰلِكَ لِأَكُوْنَ رَئِيْسَةَ دَارٍ وَ
لِأُصْبِحَ ذَاتَ شَأْنٍ لِأَنَّ الْبِنْتَ
مَا دَامَتْ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهَا لَا قِيْمَةَ

ایک استانی جی نے اپنی تین شاگردوں
سے پوچھا: کنواری لڑکی کیوں شادی کرتی اور
شوہر کے گھر کو ماں باپ کے گھر پر ترجیح
دیتی ہے؟

پہلی نے کہا: اس کو اس پر اسلئے ترجیح
دیتی ہوں کہ گھر کی رانی بنوں، اور اس لئے کہ
ایک شاندار پوزیشن حاصل کروں سبب
کہ لڑکی جبتک ماں باپ کے گھر میں رہتی ہے تو

لَهَا وَلَا اِعْتِبَارَ اِذْ تَكُوْنُ تَابِعَةً دَائِمًا لَا مَتْبُوْعَةً.

اسکی کوئی قدر ہوتی ہے نہ کوئی عزت ہوتی ہے ہمیشہ پیرو ہوکر ہی رہنا پڑتا ہے، پیشوا ہوکر نہیں۔

وَقَالَتِ الثَّانِيَةُ: اُفَضِّلُ مُفَارَقَةَ وَالِدَيَّ لِلُبْسِ الثِّيَابِ الْجَمِيْلَةِ وَالْحُلِيِّ الثَّمِيْنَةِ اُفَاخِرُ بِهَا رَفِيْقَاتِيْ.

دوسری نے کہا: میں اپنے ماں باپ کے بچھوڑے کو اچھے اچھے کپڑے اور قیمتی زیور پہننے کے لئے جن پر اپنی سہیلیوں کے سامنے فخر کرسکوں، . . . . ترجیح دیتی ہوں۔

وَقَالَتِ الثَّالِثَةُ: اَخْتَارُ بَيْتَ زَوْجِيْ عَلٰى كُلِّ بَيْتٍ سِوَاهُ لِاَنَّنِيْ اَخْلَعُ فِيْهِ نِيْرَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَاَكُوْنُ حُرَّةً.

تیسری نے کہا: میں اپنے شوہر کے گھر کو کسی اور گھر سے اسلئے بہتر سمجھتی ہوں، کہ میں وہاں غلامی کا جوا اتار کر آزاد ہو جاؤں گی۔

فَاَجَابَتْهُنَّ الْمُعَلِّمَةُ: اَيَّتُهَا الْفَتَيَاتُ لِيَكُنْ فِيْ عِلْمِكُنَّ اَنَّ اَجْوِبَتَكُنَّ كُلَّهَا خَالِيَةٌ مِنَ الصَّوَابِ. فَالْاُوْلٰى مِنْكُنَّ تَرْغَبُ فِي الزَّوَاجِ مَدْفُوْعَةً بِعَامِلِ الْاَنَانِيَّةِ وَحُبِّ الذَّاتِ.

معلمہ نے ان کو جواب دیا: دوشیزگان! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تمھارے سب جواب خالی از صواب ہیں۔

تم میں جو پہلی ہے وہ انانیت اور خودغرضی کے زیر اثر نکاح کرتی ہے۔

وَالثَّانِيَةُ تَرْغَبُ فِيْهِ لِاَنَّهُ يُسَهِّلُ لَهَا وَسَائِلَ الزِّيْنَةِ وَالتَّبَرُّجِ.

اور دوسری اس واسطے اس کی رغبت کرتی ہے کہ نکاح اس کے لئے بناؤ سنگار کے ذریعے مہیا کرتا ہے۔

وَالثَّالِثَةُ تَرٰى فِيْهِ الذَّرِيْعَةَ الْفَرِيْدَةَ لِلْحُرِّيَّةِ الشَّخْصِيَّةِ وَالْفِكَاكِ مِنْ قُيُوْدِ الْاَبَوِيَّةِ.

اور تیسری اس میں شخصی آزادی اور پدرانہ پابندیوں سے چھٹکارا دیکھتی ہے۔

وَسَأُبَيِّنُ لِكُلٍّ مِنْكُنَّ خَطَأَهَا فِيمَا ذَهَبَتْ إِلَيْهِ:

أَمَّا خَطَأُ الْأُولَى: فَإِنَّ لِلْفَتَاةِ الَّتِي لَا يُمْكِنُهَا أَنْ تَجْعَلَ لِنَفْسِهَا أَهَمِّيَّةً فِي بَيْتِ أَبِيهَا لَا يَتَيَسَّرُ لَهَا أَنْ تَكُونَ زَوْجَةً ذَاتَ شَأْنٍ وَلَا يَصِحُّ التَّعْوِيلُ عَلَيْهَا! لِأَنَّ مَنْ يَكُونُ وُجُودُهَا فِي بَيْتِ أَهْلِهَا كَعَدَمِهِ وَيَهُونُ عَلَى أَهْلِهَا تَرْكُهَا لَنْ تَحْصُلَ عَلَى مَرْكَزٍ خَطِيرٍ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا. أَمَّا الْفَتَاةُ الْمُشْتَغِلَةُ فِي بَيْتِ أَبِيهَا السَّاهِرَةُ عَلَى شُئُونِهِ فَإِنَّهَا تَجْعَلُ لَهَا مَرْكَزًا سَامِيًا عِنْدَ وَالِدَيْهَا وَأُسْرَتِهَا وَتَتْرُكُ فِي نُفُوسِهِمْ أَثَرًا مَحْمُودًا إِذَا انْتَقَلَتْ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَتَرَاهُمْ لِهٰذَا السَّبَبِ يَحْزَنُونَ لِفِرَاقِهَا لِأَنَّهَا تَرَكَتْ بَيْنَهُمْ فَرَاغًا لَا يَجِدُونَ مَنْ يَشْغَلُهُ هٰذَا فَضْلًا عَمَّا تَكْسِبُهُ فِي بَيْتِ أَبِيهَا بِقِيَامِهَا بِشُئُونِهِ مِنَ الدُّرْبَةِ وَالْاِخْتِيَارِ

اور اب میں تم میں سے ہر ایک کو اس کی رائے کی غلطی بتاتی ہوں۔

پہلی لڑکی کی غلطی: وہ دوشیزہ جو اپنے باپ کے گھر میں اپنی کوئی اہمیت قائم نہیں کر سکتی، اس کو نہ تو کوئی شاندار بیوی بننا میسر ہو سکتا ہے، اور نہ اس پر اعتماد ہی کیا جا سکتا ہے! کیونکہ جس کا عدم و وجود اپنے گھر کے لوگوں میں مساوی ہو اور ان کو اس کا چھوڑ دینا آسان ہو وہ اپنے شوہر کے گھر بھی کوئی بڑی وقعت حاصل نہ کر سکیگی۔ پر جو دوشیزہ اپنے باپ کے گھر کام کاج میں لگی رہتی ہو اور گھر کے کاروبار کی فکر رکھتی ہو، وہ اپنے والدین اور خاندان کے دلوں میں ایک بلند منزلت پیدا کر لیتی ہے، جب اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے، تو ان کے قلوب میں ایک قابل تعریف اثر چھوڑ جاتی ہے، یہی سبب ہے کہ تم ان کو اسکی مفارقت سے مغموم دیکھتے ہو، اس لئے کہ وہ ان کے بیچ ایک ایسا خلا چھوڑ گئی ہے کہ انکو دوسرا شخص نہیں ملتا جو اسکو پاٹ سکے اور جو کچھ اپنے باپ کے گھر کا کام دھندا کرنے...

قَالَ رَجُلٌ عَنِ ابْنَتِهِ: اِنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُزَوِّجَهَا لِاَنَّهُ لَا يَجِدُ مَنْ يَقُوْمُ مَقَامَهَا فِيْ دَارِهٖ.

ایک شخص نے اپنی بیٹی کی نسبت کہا: کہ وہ اس کو بیاہنا نہیں چاہتا اسلئے کہ اسکو کوئی ایسا نہیں ملتا جو گھر میں اسکی جگہ قائم ہوسکے۔

وَ قَالَ آخَرُ وَ كَانَ غَنِيًّا — اِذَا خُيِّرْتُ بَيْنَ مَالِيْ وَ ابْنَتِيْ تَرَكْتُ الْمَالَ وَ احْتَفَظْتُ بِالْاِبْنَةِ.

ایک دوسرے شخص نے جو توانگر بھی تھا، کہا: جب مجھ کو میرے مال اور میری بیٹی کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں مال کو چھوڑ کر اپنی بیٹی کو محفوظ کروں۔

فَالَّتِيْ تَرْغَبُ فِي الزَّوَاجِ لِاَنَّهَا لَا شَانَ لَهَا فِيْ دَارِ آلِهَا خَيْرٌ لَهَا اَلَّا تَتَزَوَّجَ لِاَنَّهَا لَا تَحْصِلُ عَلٰى مُبْتَغَاهَا وَ هِيَ زَوْجَةٌ.

سو جو لڑکی نکاح کا اس لئے شوق کرتی ہے کہ اس کی اپنے گھر میں کوئی شان نہیں ہے تو اس کو یہی بہتر ہے کہ نکاح نہ کرے کیونکہ وہ بیوی بن کر اپنا مطلب نہ پائے گی۔

وَ اَمَّا خَطَأُ الثَّانِيَةِ: فَهُوَ اَنَّ الْفَتَاةَ الَّتِيْ يُحَبِّبُ اِلَيْهَا الزَّوَاجَ تَوَقُّعُ لُبْسِ الثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَ الْحُلِيِّ الثَّمِيْنَةِ وَ الْبُرُوْزِ فِيْ زِيِّ الْمُتَبَرِّجَاتِ لَا تُعَادِلُ قِيْمَتُهَا ثَمَنَ مَا تَرْجُوْ اَنْ تَحْمِلَهُ مِنَ الثِّيَابِ وَ الْحُلِيِّ، لِاَنَّ الْفَتَاةَ الَّتِيْ تَطْلُبُ الزَّوَاجَ لِهٰذَا الْغَايَةِ تُجَرِّدُ نَفْسَهَا مِنْ اَثَرِ الْعِزَّةِ وَ الْكَرَامَةِ لِتَعَلُّقِهَا بِمَا هُوَ زَائِلٌ مِنْ عَرَضِ الْحَيَاةِ. ثُمَّ مَا هِيَ

دوسری کی غلطی: یہ ہے کہ وہ لڑکی جس کے دل میں نکاح کا چاؤ پیدا کرتی ہے عمدہ عمدہ کپڑوں اور قیمتی زیوروں کے پہننے اور بن ٹھن کر نکلنے کی توقع، اس کی قیمت ان کپڑوں اور زیوروں جتنی بھی نہیں جن کے پہننے کی اس کو امنگ ہے۔ اس لئے کہ جو دوشیزہ اس غرض و غایت کے لئے نکاح کی طالب ہوتی ہے، وہ اپنے نفس کو زندگی کے فانی اسباب کے ساتھ وابستہ کرکے عزت و شرافت کے نشان سے محروم کر دیتی ہے۔ پھر لڑکی دوشیزہ

فَائِدَةُ الْفَتَاةِ مِنْ ثَرْوَةِ زَوْجِهَا وَ مَالِهِ إِذَا هِيَ قَضَتْ أَوْقَاتَهَا فِيْ شِقَاءٍ وَ عَنَاءٍ ؟

کو اپنے شوہر کی دولت و ثروت سے کیا فائدہ جبکہ وہ اپنے اوقات رنج و بدبختی میں گزار رہی ہو۔

أَلَا يُحْتَمَلُ أَنْ يَنْفَدَ مَالُهُ وَ يُصْبِحُ فَقِيْرًا فَتَسُوْءُ حَالُهَا بِفَقْرِهِ؟

کیا اسکا احتمال نہیں کہ شوہر کا مال نبڑ جائے اور وہ فقیر ہو جائے اور مفلسی کے سبب اسکی حالت بد ہو جائے۔

إِنَّ خَيْرَ مَا يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ الْمَرْءُ (التَّرْبِيَةُ الْقَوِيْمَةُ) الَّتِيْ هِيَ أُسُّ كُلِّ سَعَادَةٍ وَ يَنْبُوْعُ كُلِّ خَيْرٍ فِي الْحَيَاةِ فَلْيَتَفَكَّرِ الْفَتَاةُ فِيْ مُسْتَقْبَلِهَا وَ تُقَدِّرُ وَاجِبَهَا نَحْوَ وَطَنِهَا وَ دَارِهَا قَبْلَ النَّظَرِ إِلَى الْحُلِيِّ وَ الثِّيَابِ الَّتِيْ سَرْعَانَ مَا تُبْلٰى بِخِلَافِ الْأَخْلَاقِ فَإِنَّهَا بَاقِيَةٌ.

یقیناً بہترین چیز جس پر انسان اعتماد کر سکتا ہے وہ درست تربیت ہے جو زندگانی میں ہر خوشحالی کی بنا اور ہر بہتری کا سرچشمہ ہے، لہٰذا دوشیزہ کو چاہئے کہ وہ زیور و لباس پر نظر ڈالنے سے پہلے جو جلدی ہی بوسیدہ ہو جاتے ہیں، برخلاف اخلاق کے کہ وہ رہنے والے ہیں، اپنے مستقبل پر غور کرے اور اپنے گھر اور دیس کے متعلق اپنے فرائض کا اندازہ ٹھہرا لے۔

وَ كَمْ رَأَيْنَا مِنْ فَتَاةٍ فَضَّلَتْ غِنَى النَّفْسِ عَلٰى غِنَى الْمَالِ فَسَعِدَتْ وَ فَتَاةٍ فَضَّلَتْ غِنَى الْمَالِ عَلٰى غِنَى النَّفْسِ فَمَلَكَهَا الْأَسٰى طُوْلَ حَيَاتِهَا ذٰلِكَ لِأَنَّ الْأُوْلٰى تُقَدِّرُ الْعَوَاطِفَ قَدْرَهَا وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ فَتُنْكِرُهَا لِسُوْءِ تَرْبِيَتِهَا.

ہم نے بہت سی جوان لڑکیاں دیکھی ہیں جنہوں نے دل کی تونگری کو مال کی تونگری سے بڑھیا قرار دیا تو وہ نیکبخت ہوئیں اور کئی نوجوانیں ایسی بھی ہیں کہ انھوں نے مال کی تونگری کو دل کی تونگری پر فضیلت دی، تو ان پر عمر بھر اندوہ مسلط رہا۔ اسلئے کہ پہلی تو جذبات کا مناسب اندازہ کرتی ہے اور دوسری اپنی خراب تربیت کے باعث ان سے ناآشنا رہتی ہے

خَطَأُ الثَّالِثَةِ : أَمَّا الثَّالِثَةُ

تیسری کی غلطی : مگر تیسری جو آزاد و

الَّتِي تَرْغَبُ فِي الزَّوَاجِ لِتُصْبِحَ حُرَّةً طَلِيقَةً فَإِنَّهَا فِي خَطَإٍ مُبِينٍ إِذِ الْمُحَتَّمُ عَلَيْهَا طَاعَةُ الزَّوْجِ فَهِيَ إِنَّمَا تَنْتَقِلُ مِنْ حُكْمِ أَبَوَيْهَا إِلَى حُكْمِ زَوْجِهَا وَ لِلْحُرِّيَّةِ قُيُودٌ لَا يَصِحُّ تَخَطِّيهَا.

بے مہار ہونے کے لئے نکاح کی رغبت کرتی ہے یہ اسکی صاف وصریح غلطی ہے کیونکہ اس پر شوہر کی فرمانبرداری اٹل ہے، وہ تو محض ماں باپ کی حکومت سے شوہر کی حکومت کی طرف منتقل ہوتی ہے، اور آزادی کے لئے بھی پابندیاں ہیں جن کو پھاند جانا درست نہیں۔

وَ إِنَّهُ لَمِنَ الْمُدْهِشِ أَنْ تَعْتَبِرَ الْبِنْتُ وُجُودَهَا تَحْتَ رِئَاسَةِ وَالِدِهَا أَوْ زَوْجِهَا سِجْنًا لَهَا.

اور یہ حیران کن امر ہے کہ لڑکی اپنے والد یا شوہر کی ریاست کے تحت ہونے کو اپنے لئے قیدخانہ تصور کرے۔

لَقَدْ شَاءَتْ إِرَادَةُ اللهِ أَنْ يَكُونَ الرِّجَالُ قَوَّامِينَ عَلَى النِّسَاءِ وَ هِيَ سُنَّتُهُ فِي خَلْقِهِ "وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِيلًا".

اللہ کی مرضی نے چاہا کہ مرد عورتوں پر قوام رہیں اور یہ اس کی مخلوق میں اس کی سنت ہے اور "تو قوانین الٰہیہ میں تبدیلی نہ پائیگا"۔

وَ مَا الْبِنْتُ فِي دَارِ أَبِيهَا أَوْ زَوْجِهَا إِلَّا عُضْوٌ مِنْ أَعْضَائِهَا فَعَلَيْهَا أَنْ تَخْضَعَ لِأَنْظِمَتِهَا وَ قَوَانِينِهَا خُضُوعَهَا لِلْقَوَانِينِ وَ الْأَنْظِمَةِ الْعَامَّةِ فِي بِلَادِهَا۔

اور لڑکی اپنے باپ اور اپنے شوہر کے گھر میں اس کے ممبروں میں سے ایک ممبر ہی تو ہوتی ہے سو اسکو لازم ہے کہ اسکے نظاموں اور قانونوں کی اسی طرح مطیع رہے جیسے اپنے ملک کے عام نظاموں اور قانونوں کی۔

وَ الْآنَ وَ قَدْ أَوْضَحْتُ لَكُنَّ خَطَأَ كُلٍّ مِنْكُنَّ فَإِنَّهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّكُنَّ تُرِدْنَ أَنْ تَسْأَلْنَنِي عَنِ

اب میں نے تم میں سے ہر ایک کی خطا تم پر واضح کردی۔ اب مجھے ایسا خیال ہوتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک بیاہ کی غرض پوچھنا

الغرض من الزواج فأقول :

إنَّ الفتاةَ تتزوّجُ لتسكُنَ إلىٰ رجلٍ يحميها و يكونُ عوناً لها علىٰ دفعِ مضارِّ الحيٰوةِ و جلبِ منافعِها۔

قالَ اللهُ تعالىٰ :

"هُنَّ لباسٌ لكم و انتم لباسٌ لهُنَّ"۔

و لتُخرجَ لبلادِها ذريّةً صالحةً تنتفعُ بها و ترقى. فالزواجُ يُجعلُ للفتاةِ الضعيفةِ صديقاً صادقاً قويّاً يُساعدُها و يُخلصُ لها و يجعلُ للرّجلِ صديقةً تُعينُهُ علىٰ تحمّلِ أعباءِ الحياةِ و السّعيِ فى راحتِهِ و مسرّتِهِ و يتعاونُ الإثنانِ علىٰ تربيةِ الأولادِ الّذينَ هُم أعظمُ تسليةً لهُما و أكبرُ عونٍ فى هٰذهِ الحياةِ۔

تظنُّ الفتاةُ أنَّ الزّواجَ معناهُ العزفُ بآلاتِ الموسيقى و نصبُ السّرادقِ ليلةَ العرسِ و التّجمّلُ بالحريرِ و الحليِ و

چاہتی ہے۔ سو میں کہتی ہوں :

کہ دوشیزہ اسلئے نکاح کرتی ہے کہ وہ ایسے شخص کے پاس سکون حاصل کرے جو اسکی حمایت کرے، اور زندگی کے نقصانات کو دُور اور منافع کو حاصل کرنےمیں اسکا مددگار رہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"عورتیں تمھارے لئے لباس ہیں، تم ان کے لئے لباس ہو"

اور اسلئے کہ اپنے ملک کے لئے ایسی شائستہ نسل نکالے جس سے ملک نفع پائے اور ترقی کرے۔ پس نکاح کمزور لڑکی کے واسطے ایک ایسا صادق اور قوی دوست پیدا کرتاہے جو اسکی مدد کرتا ہے اور اسکے ساتھ مخلصانہ برتاؤ برتے اور مرد کو ایک ایسی دوست مہیا کردیتاہے جو زندگی کے بوجھ اٹھائے، اسکی راحت و مسرت میں کوشش کرنے میں اسکی امداد کرتی رہے اور وہ دونوں ملکر ان بچوں کی تربیت کرتے رہیں جو انکی بہت بڑی تسلی اور اس زندگی کے بہت اہم مددگار ہیں۔

کنواری سمجھتی ہے کہ بیاہ کے معنے ہیں باجے بجانا اور شادی کی رات شامیانے لگانا اور ریشمی کپڑے اور زیورات پہن کر سج دھج نکالنا اور

المباهاة بالاثاث و الآنية الفضية و غير ذلك من ضروب الفخر الكاذب فالزواج انما هو انشاء اسرة جديدة و تنظيم امورها و هما يستلزمان اهتماما عظيما و تدبيرا حكيما و نظرا صائبا فهو اذا عمل جدي يجب ان تعلم البنت اصوله و قواعده التي منها معرفة اخلاق الرجال و تربية الاطفال و تدبير المنزل و الاقتصاد و ارضاء الاسرة و حسن معاملتها.

ايتها الفتيات: لا تفكرن في الزواج الا اذا بلغتن السن المناسبة و لا تقدمن على الزواج حتى تتحققن انه الذريعة لما تطمحن اليه من الهناء و السعادة.

گھر کے اسباب اور چاندی کے برتنوں وغیرہ پر جھوٹی شیخی کے اقسام ہیں، فخر کرنا۔ بیاہ تو ایک نیا کنبہ ایجاد کرنے اور اس کے امور کو منظم کرنے کا نام ہے اور یہ دونوں بہت بڑا اہتمام محکم تدبیر اور نگاہ رسا کے مقتضی ہیں۔ جب تو وہ ایک متین کام ہے جس کے اصول و قاعدے جیسے مردوں کے اخلاق سے آگاہی، بچوں کی تربیت، خانہ داری، میانہ روی، کنبے کو خوش کرنا اور ان سے خوش معاملگی سیکھنے چاہئیں۔

لڑکیو: تم بیاہ کے متعلق جبھی سوچنا جب تم مناسب سن کو پہنچ جاؤ۔ اور اس وقت تک اس پر پیش قدمی نہ کرنا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ جو مسرت و سعادت تمہارا نصب العین ہے اس کا وہ ذریعہ ہے۔

مختصر ابن ابی جمرة

(۱۱۹)

تشریحات :

(سَفَرًا) : اِلٰی سَفَرٍ و اضمر یخرج (ای یلابس او ینشئ) فھو منصوب بنزع الخافض او علی المفعولیۃ -

اَقْرَعَ : ضَرَبَ القُرعۃَ - قَالَ ابوعبید ہ : عَمِلَ بالقُرعۃ ثَلَاثٌ من الانبیاء : یونس و زکریا و محمد فلا معنی لقول من ابطلہا -

اُنْزِلَ الحِجَابُ : اتارا گیا حجاب یعنی نازل کی گئی حجاب کی آیت اور وہ ہے :

فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ (یعنی ان سے پوچھ پردے کے پیچھے سے)

پہلے مردوں سے الگ عورتوں کے لئے کوئی مخصوص جگہ نہ تھی - پھر جب آیتِ حجاب نازل ہوئی عورتیں مردوں سے چھپنے لگیں -

ھَوْدَج : قبہ دار محمل جو کپڑوں وغیرہ سے ڈھانپا اور پشتِ شتر پر رکھا جاتا ہے اس میں عورتیں سوار کی جاتی ہیں تاکہ ان کے لئے زیادہ پردہ دار ہو -

قفلَ : رَجَعَ : واپس ہوئے اس غزوہ سے -

دَنَوْنَا : قَرُبْنَا : ہم نزدیک ہوئے -

آذَنَ : اَعْلَمَ : آگاہ کیا -

مَشَیْتُ : ذھبتُ و تباعدتُ لقضاءِ الحاجۃ : میں قضاء حاجت کے لئے چلی اور دور نکل گئی -

شَأْنِیْ : ای حاجۃ التی توجھتُ لہا - شأن : کام - حاجت -

الرّحل : مسافر کی متاع اور اسکے اترنے کی جگہ۔
جزع : خرز یمانی : یمنی مہرے یا منکے جن میں سفیدی و سیاہی ہوتی ہے۔
أظفار : ناخن دیو۔ نکھ۔ ایک خوشبوئی ہے۔ ظفار ملک یمن کے ایک قلعے کا نام۔
قَدِ انْقَطَعَ : ابن اسحاق عن ابی عوانہ کی روایت میں ہے : قَدِ انْسَلَّ مِنْ عُنُقِي وَ اَنَا لَا اَدْرِي فَرَجَعْتُ : (بے خبری میں میرے گلے سے گر پڑا، پس میں لوٹی۔
حَبَسَنِي : مَنَعَنِي مِنَ الْعَوْدِ لِرَحْلِي : مجھے اپنے مقام پر واپس آنے سے روکے رکھا۔ (وعند الواقدی) وکنتُ اَظُنُّ اَنَّ الْقَوْمَ لَوْ لَبِثُوا شَهْرًا لَمْ يَبْعَثُوا بَعِيرِي حَتَّى اَكُونَ فِي هَوْدَجِي (اور میں سمجھتی تھی کہ اگر ایک مہینہ بھی ٹھہرنا پڑے تو وہ میرے ہودج میں ہوتے تک میرے اونٹ کو نہیں اٹھائینگے)
يَرْحَلُونَ : ای یَشُدُّونَ الرَّحْلَ عَلٰی بَعِيرِي۔
رَحَلَ الْبَعِيرَ : شَدَّ الرَّحْلَ عَلٰی ظَهْرِهٖ : اس نے اونٹ کی پشت پر پالان کسا باب قَطَعَ يَقْطَعُ۔
فَرَحَلُوهُ : یعنی انھوں نے میرا ہودج میرے اونٹ کی پشت پر رکھا۔ و فیہ تجوّز لانّ الرَّحْلَ هو الذی يُوضَعُ عَلٰی ظهر البعير ثُمَّ يُوضَعُ هَوْدَجٌ۔

فِيهِ : ای فی الهودج
لَمْ يَثْقُلْنَ : ای بکثرۃ الاکل۔
و لم يَغْشَهُنَّ : ای یملاهُنَّ و یکثر علیهن اللحم و یسترهنّ۔
العُلْقَةُ : ای القلیل من الطعام وَ الْبُلْغَةُ مِنْهُ : بقدر کفایت۔
لَمْ يَسْتَنْكِرُوا : نہ پہچانا۔
ثِقَلَ الهَوْدَجِ : یعنی (عدم) ثقل ہودج = کجاوے کے بوجھ کو۔
جَارِيَةٌ : انثیٰ : دختر۔ لڑکی۔

حَدِيثَةُ السِّنِّ : قليلةُ : کمسن - کیونکہ اسوقت پورے پندرہ برس کی نہ ہوئی تھیں
اِسْتَمَرَّ الْجَيْشُ : ذَهَبَ مَاضِيًا : روانہ ہوگیا -
فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ : وفی التفسیر منازلهم ولیس بها داعٍ ولا مُجِيبٌ -
أَمَمْتُ : قَصَدْتُ
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ : اقاموه و اثاروه -
فَظَنَنْتُ : عَلِمْتُ -
سَيَفْقِدُونِي : قال فی المختار فَقَدَهُ من باب ضَرَبَ و فُقِدَانًا ایضًا
بِكَسْرِ الفاء وَضمها : کھونا - گم کرنا - مجھ کو نہ پائینگے -
فَبَيْنَا : بغیر میم -
غَلَبَتْنِي : جواب بینا -
صَفْوَانُ بْنُ مُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِي : بہت نیک فاضل پاکدامن
صحابی تھے -
سَوَادُ إِنْسَانٍ : اي شخصه وَ لا يدري أَرَجُلٌ هُوَ اَمِ امْرَأَةٌ : دور
سے جو دھندلا سا کالبد دکھائی دیتا ہے -
اِسْتَيْقَظْتُ : تنبهتُ من نومي : میں جاگ پڑی -
بِاسْتِرْجَاعِهِ : اس کے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن" کہنے پر
حَتّٰى اَنَاخَ اور ابوذر کی روایت کشمیھنی سے حِيْنَ اَنَاخَ بعبارت دیگر مذکور
ہے جس پر بخاری کی عبارت ہذا در باب تفسیر دلالت کرتی ہے : فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي ، وَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِي وَ
لَا سمعتُ منه كلمةً غير استرجاعه حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ : پس میں اسکے
مجھ کو پہچاننے کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن کہنے پر جاگی اور اپنا منہ اپنی چادر سے
ڈھانپ لیا - بخدا اس نے مجھ سے بات کی اور نہ میں نے بجز استرجاع کوئی کلمہ اس کی

زبان سے سنا یہانتک کہ اس نے اپنی سواری بٹھا دی۔

فَوَطِئَ يَدَهَا : اور ایک روایت میں يَدَيْهَا بھی آیا ہے۔ یعنی صفوان نے سواری کی اگلی ٹانگیں پست کر دیں تاکہ اس پر سوار ہونا آسان ہو اور اس کو اس میں مدد کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

مُعَرِّسِيْنَ : نَازِلِيْنَ ، اور یہ ابن زید کے قول کی دلیل ہے کہ تعریس کے معنے نزول ہے خواہ کسی وقت میں ہو اگرچہ مشہور معنے رات کے پچھلے حصے میں اترنے کے ہیں۔ تفسیر میں معرسین کے بدلے میں موغرین آیا ہے: أَيْ نَازِلِيْنَ فِي وَقْتِ الْوَغْرَةِ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقْتَ كَوْنِ الشَّمْسِ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ۔

فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ : اي وَقْتَ الْقَائِلَةِ وَ شِدَّةِ الْحَرِّ وَ النَّحْرُ هُوَ أَعْلَى الصَّدْرِ دوپہر اور سخت گرمی کا وقت۔ ٹھیک دوپہر۔

فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ : یعنی ایسا کام کیا جو ہلاکت کا سبب ہو اور وہ إفك یعنی بہتان طرازی ہے۔ وفي رواية أبي أويس عند الطبراني: فَهُنَالِكَ قَالَ أَهْلُ الْإِفْكِ فِيَّ وَفِيْهِ مَا قَالُوْا۔

وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْإِفْكَ : اي تَصَدَّى لِذٰلِكَ وَتَقَلَّدَهُ ۔ تولّی: ذمہ لینا، سنبھالنا۔ ذمے ہونا۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ : سلول عبد اللہ کی ماں کا نام ہے۔ ابن عبد اللہ کی صفت ہے، ابی کی نہیں۔ یہ منافقوں کا سردار تھا۔ اور اس کے اتباع تھے اس معاملے میں مسطح بن اثاثہ۔ حسان بن ثابت۔ حمنہ بنت جحش۔ وفي حديث ابن عمر: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَجَرَ بِهَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَاعَانَهُ عَلٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ وَشَاعَ ذٰلِكَ فِي الْعَسْكَرِ۔

اِشْتَكَيْتُ : مَرِضْتُ : میں بیمار پڑ گئی۔

يُفِيْضُوْنَ ، يُشِيْعُوْنَ : چرچا کرتے (اس بات کا)۔ اَلْإِفَاضَةُ التَّكْثِيْرُ وَالتَّوْسِعَةُ۔

يَرِيْبُنِي و يُرِيْبُنِي : اَى يُشَكِّكُنِى وَ يُوهِمُنِى .
اَللُّطْفُ : البر و التّوفق : مہر وکرم -
تِيكُمْ : و هى فى الاشارة للمؤنث مثل ذاكم فى المذكر .
لَا اَشْعُرُ : لَا اعلم، شَعَرَ لِلشئ يشعُرُ شعر: فطن له، وَمنه قولهم ليت شعرى اى ليت علمى -
نَقِهْتُ : برئتُ، يقال نَقِهَ مِنْ مَرَضِهِ نقها مثل تَعِبَ تَعْبًا وكذٰلك نَقَهَ نُقُوهًا، كَلَحَ كُلُوحًا فَهُوَ نَاقِهٌ اِذَا صح وَ لَمْ تَتِمّ صِحَّتُه فَالنَّاقِهُ الَّذِى بَرَءَ مِنْ مَرَضِه وَ لَمْ يَرْجِع لكمالِ صحتِه - مجھ کو کچھ آرام ہوا -
اُمُّ مِسْطَحٍ : و اسم اُمّه سلمى و هى بنت ابى رهم بن عبدِ مناف. و امها بنت صخر بن عامر خالة ابى بكر الصديق و كانت من اشدّ الناس على ابنها مسطح فى شأن الافك .
قِبَلٌ : جِهَةٌ : طرف -
المناصع : مواضع خارج المدينة -
مُتَبَرَّز : مواضع قضاء الحاجة . المناصع .
اِلَّا لَيْلًا اِلىٰ لَيْلٍ : اى اِلَّا مِنَ اللَّيْلِ اِلَى اللَّيْلِ .
الكُنُفُ : جمعُ كنيف و هو السَّاتِرُ : مراد وہ جگہ جو قضاء حاجت کیلئے بنائی جائے -
اَمْرُ العَرَبِ الاُوَلِ : یعنی قضاء حاجت کے متعلق شہریوں اور عجمیوں کی عادات اختیار نہیں کی تھیں -
فى البَرِّيَّةِ : اى خارج المدينة : شہر سے باہر -
او فى التَّنَزُّهِ : طلب النَّزَاهة : مراد ہے گھروں سے دوری ــــ شک راوی کی طرف سے ہے -

دُھُم : نام اس کا انیس تھا۔
عَثَرَتْ : اس کا یعنی امِ مِسطح کا پاؤں کپڑے میں اُلجھ گیا۔ عَثَرَ فِی ثَوْبِہٖ یَعْثُرُ عِثَارًا۔
تَعِسَ : هَلَكَ و اصلهُ الكَبُّ و هو ضِدُّ الانتعاش : تباہ ہوا، اصل اس کی گرنا ہے اور وہ ضد ہے اٹھنے کی۔
مِرْط : كِسَاءٌ من صوف او خز او كتانٍ قالهُ الخليل۔
هَنْتَاهْ : اى يا هٰذِهٖ نداءً للبعيد۔
فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰى مَرَضِىْ : اَىْ مَعَ مَرَضِىْ۔ قَالَ فى الفتح : و عند سعيد من مرسل ابى صالح فقالت ما تدرين ما قال؟ قَالَتْ لا وَاللهِ، فَاَخْبَرَتْهَا بِمَا خَاضَ فيه النَّاسُ۔ فَاَخَذَتْهَا الحُمّٰى۔ و عند الطبرانى باسناد صحيح عن ايوب عن ابن ابى مليكة عن عائشة قالت: لما بلغنى مَا تكلموا فيه هممت ان آتى قليبا فَاَطرح نفسى فيه۔
لِاُمِّى : حضرت عائشہؓ کی والدہ کا نام ام رومان ہے۔
اَلشَّاْن : اى الحال القائم بك من شدة الكرب والغم۔
لَقَلَّمَا : لام تاکید، قَلَّ فعل ماضی، مَا اسکے بعد تاکید کے لئے۔
وَضِيْئَةً : بالرفع صفة امْرَاَةٍ و بالنصب على الحال، و الوَضِيْئَةُ على وزن عَظِيمَة من الوَضَاءة۔ اور وضاءۃ کے معنے حسن و جمال ہیں۔ و لمسلم من رواية ابن ماهان حَظِيَّة من الحظوة اى وجيهة رفيعة المنزلة۔
ضَرَائِرُ : جمع ضَرَّة، سوت۔ شوہر کی بیویاں ضرائر کہلاتی ہیں، اسلئے کہ ہر ایک کو دوسری سے ضرر پہنچتا ہے بسبب غیرت اور ڈاہ کے۔
لَا يَرْقَاُ ، لَا يَنْقَطِعُ : يقالُ رَقَا الدَّمْعُ اى سكن و انقطع : نہیں تھمتا تھا۔

اِسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ : تَاَخَّرَ : رُکی رہی وحی ۔
اَهْلُكَ : ای هُمْ اَهْلُكَ ۔
تَصْدُقُكَ : تُخْبِرُكَ بِالصِّدْقِ ۔
اِنْ رَاَیْتُ : ای مَا رَاَیْتُ ۔
اُغْمِصُهٗ : اَعِیْبُهٗ ۔
حَدِیْثَةُ السِّنِّ : قَلِیْلَةُ السِّنِّ : کمسن
اَلدَّاجِنُ : الشاة التی تَاْلَفُ البیوت و لا تَخْرُجُ الی المَرْعٰی ۔
یَعْذِرُنِی : من یقوم بعذری ان کافاته علی تقبیح فعله و لا یلومنی ۔ او من یَنْصُرُنِی ۔
وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ : اگر تجھ سے خلاف عادت صادر ہوگیا ۔
قَلَصَ دَمْعِیْ : ای اِنْقَطَعَ ۔
مَا اُحِسُّ : مَا اَجِدُ ۔
فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ : ای فَاَمْرِیْ صَبْرٌ جَمِیْلٌ لاجزع فیه علی هٰذَا الْاَمْرِ ۔
عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ : ای مَا تَذْكُرُوْنَ عَنِّیْ ۔
مَا رَامَ : مَا فَارَقَ : نہیں الگ ہوئے ۔ مِن رَامَ یُرِیْمُ رِیْمًا وَ اَمَّا مَنْ طَلَبَ الشَیْء فیقال فیه رام یروم رومًا ۔
بِالْاِفْكِ : ای بِاَبْلَغِ مَا یَكُوْنُ مِنَ الكذب، بہتان ۔
عُصْبَةٌ : جماعت دس سے چالیس تک نفوس کی ۔
وَكَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ : اور وہ خرچ کرتے تھے مسطح پر ۔
لِقَرَابَتِهٖ : اسکی قرابت کے باعث، اسلئے کہ مسطح کی والدہ حضرت صدیق کی خالہ کی بیٹی تھیں اور مسطح بن اثاثہ مسکین تھے ۔
لَا یَاْتَلِ : قسم نہ کھائیں ۔ اُولُوا الْفَضْلِ : ای اهلوا بالاحسان والصدقة

وَ السَّعَۃِ : ای کثرۃ فی المالِ ۔

غفورٌ : ای والجزاءُ من جنسِ العملِ فَاِنْ تَغْفِرْ یُغْفَرْ لَکَ وَ کَمَا تَصْفَحُ یُصْفَحُ عَنْکَ ۔

(فائدہ) ابن عفری کو جب والد نے خرچ دینا موقوف کردیا تو اس نے والد سے کہا :

لَا تَقْطَعَنَّ عَادَۃَ بِرٍّ وَ لَا تَجْعَلْ عِقَابَ المرْءِ فِی رِزْقِہٖ

احسان کی عادت قطع نہ کرادر نہ مرد کی سزا اسکے رزق میں ٹھہرا

فَاِنْ اَمْرَ الْاِفْکِ مِنْ مِسْطَحٍ یَحُطُّ قَدْرَ النَّجْمِ مِنْ اُفُقِہٖ

کہ بہتان کا معاملہ جو مسطح سے سرزد ہوا ایسا تھا کہ ستارے کا درجہ اسکے افق سے گرادے

وَ قَدْ جَرٰی مِنْہُ الَّذِی قَدْ جَرٰی وَ عُوْتِبَ الصِّدِّیْقُ فِی حَقِّہٖ

حالانکہ اس سے جو کچھ صادر ہوا تھا ہوا ہی تھا اور صدیق کو باوجود اسکے اسکے بارے میں عتاب ہوا

باپ نے اسکو جواب دیا :۔

قَدْ یُمْنَعُ الْمُضْطَرُّ مِنْ مَیْتَۃٍ اِذَا عَصٰی فِی السَّیْرِ فِی طُرُقِہٖ

لِاَنَّہٗ یَقْوِی عَلٰی تَوْبَۃٍ تُوْجِبُ اِیْصَالًا اِلٰی رِزْقِہٖ

لَوْ لَمْ یَتُبْ مِسْطَحٌ مِنْ ذَنْبِہٖ مَا عُوْتِبَ الصِّدِّیْقُ فِی حَقِّہٖ

(ترجمہ) ناچار بھی مردار سے منع کر دیا جاتا ہے، جب اپنی راہوں میں چلتا نافرمانی کرے ۔

کیونکہ اس سے توبہ کرنے پر تقویت ہوتی ہے ، جو اس کا رزق پہنچانا واجب کر دیتا ہے ۔

اگر مسطح اپنے گناہ سے توبہ نہ کرتا ، تو صدیق کو اسکے حق میں عتاب نہ ہوتا

مَا رَاَیْتِ : ای مَا عَلِمْتِ من عَائشۃ ؟ ＊ اَحْمِی سَمْعِی : یعنی میں اپنی شنوائی کو اس سے بچاتی ہوں کہ کہوں میں نے سنا اور سنا نہ ہو اور اپنی نگاہ کو اس سے کہ کہوں میں نے دیکھا اور دیکھا نہ ہو ۔

تُسَامِیْنِی : ای تضاہینی وتفاخرنی لجمالہا ومکانتہا عند رسول اللّٰہ صلعم مفاعلۃ من السمو وہو الارتفاع ۔

عَصَمَہَا : محفوظ رکھا اسکو حفظہا و منعہا من ان تقول بقولِ اھل الافک ۔

الوَرَعِ : ای بالمحافظۃ علٰی دینہا ＊

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

پیام اسلام

جالندھر شہر

القسم الثانی

روضۃ الاطفال

مدیر: محمد احمد خان ذاکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن

ہم اس مشورہ پر جناب مشیرہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ روضۃ الاطفال میں بچوں کے سمجھنے سمجھانے کے لئے بعض آیاتِ کلام اللہ کا سہل ترجمہ اور آسان تفسیر بھی شائع ہونی چاہیئے۔ انشاء اللہ العزیز ان کے اس زرین مشورہ پر عمل پیرا رہنے کی کوشش جاری رہیگی۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ
لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ﴿۱﴾ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّ مِنْکُمْ
مُّؤْمِنٌ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَ
اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ
یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ وَ اللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾

(التغابن)

قرآن مجید کے اٹھائیسویں پارے کا نام "قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ" ہے۔ قرآن مجید کی چونسٹھویں سورۃ "التَّغَابُن" اسی پارے میں ہے۔ یہ چار آیتیں جو اوپر لکھی گئی ہیں اسی سورے کے شروع کی آیتیں ہیں :

پہلی آیت کا ترجمہ :۔ یُسَبِّحُ : تسبیح کرتا ہے + لِلّٰہِ (لِ : کی۔ اَللّٰہ) : اللہ کی + مَا : جو کچھ (ہے) + فِی السَّمٰوٰتِ (فِیْ : میں۔ اَلسَّمٰوٰت : آسمانوں) : آسمانوں میں + وَ : اور + مَا : جو کچھ (ہے) + فِی الْاَرْضِ (اَرْض : زمین) : زمین میں + لَہٗ (لَ : کا (کے۔ کی)۔ ہٗ : اس) : اسی کا ہے + اَلْمُلْکُ (مُلْکُ : راج، بادشاہی) : راج + وَ : اور + لَہُ : اسی کی ہے + اَلْحَمْدُ (حمد : تعریف) : تعریف + وَ : اور هُوَ : وہ + عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ (عَلٰی : پر۔ کُلّ : ہر۔ ہر ایک۔ شَیْءٍ : چیز) ہر شے پر + قَدِیْرٌ : قدرت رکھتا ہے +

ترجمہ :۔

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اسی کی بادشاہی اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے +

تفسیر : اَللّٰہ :۔

استاد : یہ لفظ مبارک قرآن مجید میں تقریباً ۲۶۲۹ مرتبہ آیا ہے تو پہلے اس کو کچھ نہ کچھ سمجھ میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے "وہ" جس کا نام ہم نے اللہ رکھا ہے یا جس کو ہم اللہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، نہ تو وہ ان چیزوں میں داخل ہے جن کو ہماری زبان چکھ سکتی ہے، ہاتھ چھو سکتے ہیں، ناک سونگھ سکتی ہیں، کان سن سکتے ہیں اور آنکھیں دیکھ سکتی ہیں، نہ ایسے شخصوں میں شامل جن کے ہم صورت آشنا ہوں، تو پھر ہمارے دلوں میں اللہ کا خیال کہاں سے آیا؟

شاگرد : آپ کی اس تقریر کا مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں شخصوں یا جگہوں کا ہم کو علم

ہوتا ہے، وہ ان ہی پانچ دروازوں کے ذریعے سے ہوتا ہے جن کو ہم پانچ حواس کہتے ہیں، مگر وہ ذاتِ پاک جس کو ہم "اللہ" کہتے ہیں وہ ان پانچ دریافت کرنے والی قوتوں کی پہنچ اور پکڑ سے باہر ہے، پھر اس کا تصور ہمارے ذہن میں کہاں سے آ گیا؟ یہ بات توسوچنے اور سمجھنے کی ہے، مگر اس کو سوچنے اور سمجھنے کے لئے بھی ہم کو آپ کی امداد درکار ہوگی۔

استاد: تم نے میری بات کو ٹھیک سمجھ لیا ہے، مگر تم کو سوال کا جواب ذرا مشکل نظر آتا ہے، تو آؤ اب مل جل کر ہم اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کریں:

فرض کرو کہ تم صحرا کی طرف نکل جاتے ہو۔ وہاں تم جابجا ریت کے بڑے بڑے ڈھیر، انبار، اونچے اونچے ٹیلے اور جابجا اُگے ہوئے جھاڑ اور درختوں کے جنگل دیکھتے ہو۔ پھر یہاں سے آگے قدم بڑھاتے ہو تو تمھیں ایک سرسبز و شاداب باغ دکھائی دیتا ہے، جس میں ہر قسم کے میوہ دار درخت نہایت موزونی کے ساتھ الگ قطعوں اور سیدھی قطاروں میں اپنی بہار دکھا رہے ہیں، اور اپنے اپنے مناسب مقام پر رنگا رنگ پھولوں کے تختے جدا نگاہوں کا دامن اپنی طرف کھینچ رہے ہیں، باغ کو سیراب کرنے کے لئے پانی جن حوضوں میں سے ہو کر نالیوں میں جاتا ہے، ان میں فوارے اچھل اچھل کر فرطِ مسرت کا سماں عجیب انداز سے باندھ رہے ہیں۔ آگے چل کر اسی باغ کے وسط میں ایک عالیشان خوش منظر ایوان نظر آتا ہے، جس کے در و دیوار نقش و نگار سے آراستہ ہیں اور اس کے سب کمرے اپنی اپنی شان کے مناسب ہر قسم کے اعلیٰ سامان سے معمور ہیں۔

اس کے بعد اب تھوڑی دیر یہاں ٹھہر جاؤ اور یہ بتاؤ کہ صحرا کے ان دونوں منظروں کا اثر تمھارے دل پر ایک ہی جیسا پڑیگا یا جدا جدا۔

شاگرد: ایک جیسا تو نہیں پڑے گا، جدا جدا ہی پڑیگا۔

استاد: کیوں؟ جدا جدا کیوں پڑیگا؟

شاگرد: اس لئے کہ پہلا منظر بالکل سادہ ہے، اس میں کوئی ندرت نہیں، باریکی نہیں، گہرائی

نہیں۔ ہر چیز صحرا کی حالت کے مطابق ہے، مٹی کے بے ہنگم تودے اور ریت کے ناہموار انبار جھکڑوں اور آندھیوں نے اُٹھا اُٹھا کر اِدھر اُدھر لگا دئے ہیں، اور درختوں کے بیج بغیر کسی ترتیب اور نظام کے جہاں کہیں گر پڑے ہیں ناموزوں طریق پر اُگ کھڑے ہوئے ہیں، مگر دوسرا منظر نوعِ دیگر ہے، یہاں ترتیب ہے، نظام ہے، موزونیت ہے، یہاں ہر گوشے میں علم و دانش، قصد و ارادہ، پختہ کاری اور ہنرمندی کے جوہر جھلکتے دکھائی دیتے ہیں جو عقل کو حرکت میں لاتے اور غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں، اور اس قسم کے سوالات کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں کہ اس صحرا میں ایسا باغ کہاں سے آیا؟ اور کس نے اس کو لگایا؟

استاد: شاباش! اب تم منزلِ مقصود کے بالکل قریب آگئے ہو، اب یہاں سے ذرا اور قدم آگے بڑھاؤ اور دیکھو! جب انسان نے اس لانہایت فضا میں آنکھیں کھولیں تو پاؤں کے نیچے طرح طرح کے معیشت کے اسباب اور عیش کے سامانوں سے بھرپور اور انواع و اقسام کے عجائب و غرائب سے پٹا ہوا ایک وسیع و عریض فرش دکھائی دیا، اور سر کے اوپر بغیر کسی چوب اور طناب کے کھنچا ہوا نہایت کشادہ شامیانہ نظر آیا، جس کے خلا میں صبح سے شام تک ایک بہت بڑا روشن چراغ ایک خاص انداز اور مقرر پرواز پر گردش کرتا رہتا ہے اور اس کو ایک بقعۂ نور بنائے رکھتا ہے، اور شب کو ایک خوبصورت چاند اور بیشمار ستاروں اور سیاروں سے اسے مزین کیا جاتا ہے۔ اس فرش کے اوپر اور شامیانے کے نیچے ہماری معیشت اور عیش کے مرغوب اسباب اور ہر قسم کی ضرورتوں کے مطلوب سامان نہایت عجیب صورت، نادر وضع، موزوں انداز اور مقرر مقدار پر موجود ہیں۔ اب اس مقام پر توقف کرو اور سوچو کہ اس کائنات کو اس شان میں مشاہدہ کرنا انسان کے فکر کو کس نتیجے کی طرف لائیگا؟

شاگرد: انسان اس نتیجے پر پہنچیگا، کہ اس عظیم الشان کائنات کا کوئی خالق اور مالک ضرور ہے جس نے اس کو اس اعلیٰ درجے کی صناعی اور بے خطا ہنرمندی کے ساتھ بنایا ہے اور اس کی ہر شئے کو ایسی اچھی وضع پر رکھا اور اس کی ہر چیز کو دوسری کے ساتھ ایسی نفیس ترتیب

کے ساتھ پرویا کہ اس سے بہتر کسی کے قیاس میں آ ہی نہیں سکتا۔

استاد: تم درست نتیجے پر پہنچے ہو، یہی وہ مقام ہے جہاں انسان کے ذہن میں اَللّٰہ کا تصور آیا۔ اور اس نے اس آن دیکھی ذات کو جس کی دانائی، جس کی قدرت، جس کے ارادے اور جس کی دوسری اعلیٰ صفتوں کے نشان کائنات کے ہر ذرّے میں روشن اور ہر قطرے میں نمودار پائے اللّٰہ یا کسی اور ایسے ہی مقدس نام سے پکارا۔

شاگرد: جناب کے ارشاد سے میں یہ سمجھا ہوں کہ اللّٰہ کا مبارک لفظ اس اعلیٰ ذات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہے جس کے جمال جہاں آرا کا یہ عالم ایک آئینہ ہے، اور بغیر جس کے تصور کے اس جہان کی پیدائش کے معمّے کا حل نہیں ہو سکتا اور بنا جس کی تصدیق کے اس عالم کا وجود محض بے اصل و لا حاصل اور عبث و باطل ہو کر رہ جاتا ہے، اور میں تو یہ بھی سمجھا ہوں کہ جس کا دھیان اللّٰہ کا نام سن کر اس حقیقت کی طرف نہیں جاتا جو آپ نے بیان فرمائی ہے۔ تو اس کو اس غفلت کی حالت میں اللّٰہ کا نام لینا کوئی فائدہ اور ثواب تو نہیں پہنچا سکتا، البتہ بے ادبی کی سزا کا مستحق ٹھہرا سکتا ہے۔ شاید اسی معنے میں مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تو اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لے۔

استاد: شاباش! خدائے پاک تمہارے اس فہم میں برکت دے۔ تم نے جو کچھ سمجھا ہے بہت درست سمجھا ہے۔

شاگرد: اب براہ کرم، اسی طرح تمثیلوں کے ذریعے ہمیں یہ بھی سمجھا دیجئے کہ تسبیح کے کیا معنے ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس کا تسبیح کرنا کیا معنے رکھتا ہے؟

استاد: لفظ تسبیح کی اصل لفظ سَبْح ہے۔ اور سَبْح کا معنی ہے اَلْمَرُّ السَّرِیْعُ فِی الْمَاءِ وَ فِی الْهَوَاءِ: پانی میں اور ہوا میں تیز تیز گزرنا۔ پانی اور ہوا میں بسرعت تیرنا۔ اور چونکہ پانی اور ہوا میں تیز رفتار کے تیرنے والے کو دوری حاصل ہوتی جاتی ہے اس لئے اسی مناسبت سے تسبیح کے معنے خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات کو ہر عیب، نقص، کمی، کوتاہی اور ناکامی سے پاک اور دور بیان کرنے کے لئے گئے۔ تو مطلب

یہ ہوا کہ جو چیزیں آسمان میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں وہ سب اللہ کو ہر عیب و نقص سے پاک بیان کرتی ہیں۔ اور اگر تم اللہ کے لفظ مبارک کی وہ تفسیر جس پر ہم نے ابھی بات چیت کی ہے، اپنے ذہن میں حاضر رکھو تو ان سب چیزوں کے تسبیح کرنے کا کچھ نہ کچھ مطلب ضرور سمجھ میں آجائیگا۔

شاگرد: آپ نے بجا فرمایا، کچھ نہ کچھ مطلب اس تسبیح کا ذہن میں آ رہا ہے، مگر میں جب تک آپ کے بیان سے اس کی مطابقت معلوم نہ کر لوں اس پر اعتماد نہیں کر سکتا۔

استاد: بیٹا! بجا تو یہی ہے کہ ہر شے کی تسبیح کی حقیقت کو کما حقہٗ، تو وہی جانتا ہے، جس کی وہ تسبیح کرتی ہیں، مگر چونکہ قرآن مجید کو اللہ نے اس لئے اتارا ہے کہ ہم اس کو سمجھیں اور اس میں تدبر کریں، اس لئے ہم کو بھی اپنی عقل کے چھوٹے سے پیمانے کے مطابق اس باب میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

اب میں اس تسبیح کی ایک مثال بیان کرتا ہوں:-

دو لکھے ہوئے مقالے تمہارے سامنے آتے ہیں۔ ایک کی عبارت چست، ترتیب درست، مطالب بلند، مطالب کی جا بجا تصویروں اور نقشوں سے وضاحت کی گئی ہے، خط بھی اچھا ہے۔

دوسرا بالکل اس کے برعکس، خط غلط، املا غلط، انشا غلط۔

(۱) تم پہلے مقالے کو دیکھتے ہو، کہتے ہو، اس کا لکھنے والا بہت بڑا دانشمند، فصیح و بلیغ، انشا پرداز، کہنہ مشق خطاط، ہنرمند نقاش، ماہر فن مصور ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۲) اور دوسرے کو دیکھ کر اس کے لکھنے والے کے متعلق اس کے خلاف رائے ظاہر کرتے ہو۔ تمہارے سامنے تو صرف دو تحریریں آئی ہیں، کاتبوں کو تم نے دیکھا نہیں۔

پھر تمھیں ان کاتبوں کا کہاں سے پتا چلا، اور ان کے وہ اوصاف تم کو کس نے بتائے جن کا تم اظہار کر رہے ہو۔

تم کہو گے یہ سب باتیں مجھ کو ان دونوں تحریروں نے بتائیں۔

ایک تحریر نے مجھ کو بتایا کہ مجھ میں وہ نقص اور عیب نہیں ہیں جو دوسری تحریر میں موجود ہیں۔ اسلئے کہ میرا محرر صاحب کمال ہنرمند ہے۔

دوسری نے بتایا کہ مجھ میں وہ خوبیاں نہیں ہیں جو پہلی تحریر میں آپ نے ملاحظہ کیں اسلئے کہ میرا محرر ناقص اور خام ہے۔

شاگرد: آپ کی اس تقریر دلپذیر سے یہ حقیقت مجھ پر بخوبی روشن ہوگئی کہ اس آسمان اور زمین کے بیچ جتنی چیزیں بھی ہیں وہ اپنی اپنی جگہ ایسی موزون و مناسب اور چست و درست ہیں کہ ان کی جگہ کوئی چیز ان سے بہتر تجویز نہیں کی جاسکتی اور وہ اپنی اپنی زبان سے جس کو ہم زبان حال کہتے ہیں، اپنے اللہ کی جو ان کا صانع ہے، تسبیح کرتی رہتی ہیں، اور زبانِ حال زبانِ قال سے زیادہ فصیح ہوتی ہے ✦ (باقی آیندہ)

قِصَصُ الأَنبِيَاءِ

قِصَّةُ سَيِّدِنَا نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مِثَالُ الصَّبْرِ عَلَى الأَذىٰ وَفَقْدِ الوَلَدِ

١- أَرْسَلَ اللهُ سَيِّدَنَا نُوحًا إِلىٰ قَوْمِهِ، لِيَدْعُوَهُمْ إِلىٰ عِبَادَةِ اللهِ وَحْدَهُ، فَبَلَّغَ قَوْمَهُ رِسَالَتَهُ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَطَاعَهُ، وَهُمْ قَلِيلٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ عَصَاهُ وَآذَاهُ.

٢- لَمَّا يَئِسَ مِنْهُمْ أَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: (أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ)، وَأَمَرَهُ أَنْ يَصْنَعَ سَفِيْنَةً، وَيَرْكَبُ فِيْهَا هُوَ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهُ، وَأَنْ يَحْمِلَ فِيهَا مِنْ كُلِّ أَنْوَاعِ الْمَخْلُوْقَاتِ ذَكَرًا وَأُنْثىٰ.

٣- فَلَمَّا رَكِبَ السَّفِيْنَةَ هُوَ وَمَنْ آمَنَ مَعَهُ، أَنْزَلَ اللهُ مَطَرًا شَدِيْدًا مِنَ السَّمَاءِ، وَتَفَجَّرَتْ عُيُوْنُ الأَرْضِ بِالْمَاءِ، وَعَمَّ الطُّوْفَانُ الأَرْضَ، فَغَرِقَ الْكَافِرُوْنَ، وَنَجَا نُوحٌ وَمَنْ مَعَهُ فِي السَّفِيْنَةِ.

وَكَانَ لِنُوحٍ ابْنٌ لَمْ يُؤْمِنْ بِهِ، فَقَالَ لَهُ نُوحٌ:

(يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِيْنَ)
فَقَالَ: (سَآوِيْ اِلٰى جَبَلٍ يَعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاءِ)
فَقَالَ نُوْحٌ: (لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
اِلَّا مَنْ رَحِمَ). (وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ
مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ).

فَضَائِلُ سَيِّدِنَا نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مِنْ فَضَائِلِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
١- اَلصَّبْرُ عَلٰى اِيْذَاءِ قَوْمِهٖ لَهٗ، فِيْ سَبِيْلِ تَبْلِيْغِ رِسَالَةِ اللّٰهِ.
٢- صَبْرُهٗ عَلٰى هَلَاكِ ابْنِهٖ، لَمَّا خَالَفَ اَوَامِرَ رَبِّهٖ.

تمرين

١- لِمَاذَا صَنَعَ سَيِّدُنَا نُوْحٌ السَّفِيْنَةَ؟
٢- بِمَاذَا عَذَّبَ اللّٰهُ الْكَافِرِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ؟
٣- مَنِ الَّذِيْ لَمْ يُؤْمِنْ مِنْ اُسْرَةِ نُوْحٍ؟

نبیوں کے قصے

سیدنا نوح علیہ السلام کا ایک نمونہ

بیٹے کے کھوئے جانے پر اور ستائے جانے پر صبر کرنے کا قصہ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کو اِن کی قوم کے پاس بھیجا، تاکہ ان کو اکیلے اللہ کی بندگی کی

طرف بلائیں - حضرت نوح نے قوم کو اللہ کا پیغام پہنچایا تو کچھ لوگوں نے جو تھوڑے ہی تھے ان کی اطاعت کی اور کچھ لوگوں نے ان کی نافرمانی کی اور ان کو ستایا -

۲ - جب حضرت نوح علیہ السلام ان سے نا امید ہو گئے تو اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ "تیری قوم میں سے جو ایمان لا چکے لا چکے، اور کوئی ایمان نہ لائیگا، اور ان کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا، کہ اس میں وہ آپ بھی سوار ہوں اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں وہ بھی - اور اس میں ہر قسم کی مخلوقات کے نر و مادہ بھی سوار کریں -

۳ - پھر جب وہ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے، کشتی پر سوار ہو لئے، تو اللہ نے آسمان سے ایک زور کا مینہ برسایا اور زمین کے سوتے بہ نکلے اور طوفان تمام روئے زمین پر چھا گیا تو کافر ڈوب گئے اور حضرت نوح علیہ السلام اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی پر سوار تھے بچ گئے -

۴ - اور نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا تھا جو ان پر ایمان نہ لایا تھا - اس کو نوح علیہ السلام نے کہا: بیٹا! تو ہمارے ساتھ سوار ہو جا، اور کافروں کا ساتھ نہ دے - اس نے کہا: میں جا کر کسی پہاڑ کا آسرا لیتا ہوں، وہ مجھ کو اس پانی (کے طوفان) سے بچا لیگا - حضرت نوح نے کہا: آج کوئی نہیں جو اللہ کی سزا سے بچا سکے، ہاں جس پر وہ رحم کرے، اس کا جدا معاملہ ہے - اسی اثنا میں دونوں کے بیچ ایک لہر آ گئی اور ڈوبنے والوں میں وہ بھی ڈوب مرا -

حضرت نوح علیہ السلام کی فضیلتیں

۱ - حضرت نوح علیہ السلام کی فضیلتوں میں سے ایک ہے ان کا اللہ کا پیغام پہنچانے کے راستے میں اپنی قوم کے ہاتھوں ستائے جانے پر صبر کرنا -

۲- دوسری ہے کہ اپنے بیٹے کی ہلاکت پر صبر کرنا جب اس نے اپنے مالک کے حکموں کی مخالفت کی۔

مشق

۱- حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کیوں بنائی ؟

۲- اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو کس چیز سے عذاب کیا۔

۳- نوح علیہ السلام کے خاندان میں سے کون تھا جو ایمان نہ لایا ؟

الوطنية

۱- الجندي الذي يضحي بحياته في ميدان الحرب، ليحمي وطنه، و ينقذ قومه، هو خير خدام الوطن، و أصدق متصف بالوطنية.

۲- و الفتى الذي ينشر لغة بلاده، أو صناعتها في بلد آخر، فيكسب بلاده مالا أو شرفا، هو فتى وطني، جدير بأن نحبه و نحترمه.

۳- و السيدة التي تشتري كسوة أولادها، و حاجات بيتها من تاجر وطني، هي سيدة وطنية، لأنها تساعد بني جنسها على أن يعيشوا عيشة حرة، و يربوا أولادهم تربية حسنة.

٤- و المثري الذي ينشئ مصنعا لتشغيل المتعطلين من أبناء بلده، أو مدرسة لتعليم [illegible]

أَوْ مُصَحًّا لِمُعَالَجَةِ مَرْضَاهُمْ، يُقَالُ لَهُ وَطَنِيٌّ: لِأَنَّهُ يُسَاعِدُ بَنِيْ وَطَنِهِ عَلَى أَنْ يَحْيَوْا حَيَاةً شَرِيفَةً، وَ يَخْدُمُوْا وَطَنَهُمْ خِدْمَةً عَظِيْمَةً.

٥- وَ الْمُعَلِّمُ الَّذِيْ يُخْلِصُ فِيْ تَعْلِيْمِ بَنِيْ وَطَنِهِ، أَوْ يُؤَلِّفُ الْكُتُبَ النَّافِعَةَ لَهُمْ، يُقَالُ لَهُ وَطَنِيٌّ، لِأَنَّهُ يُرَقِّيْ بَنِيْ وَطَنِهِ بِعِلْمِهِ.

٦- وَ الصَّانِعُ الَّذِيْ يُتْقِنُ صَنَاعَتَهُ، حَتّٰى يُفَضِّلُهَا النَّاسُ عَلٰى صِنَاعَةِ غَيْرِهِ، وَ هُوَ رَجُلٌ وَطَنِيٌّ، لِأَنَّهُ يُذِيْعُ اسْمَ الْوَطَنِ فِيْ بِلَادٍ كَثِيْرَةٍ، وَ يَكْسِبُ لِبِلَادِهِ مَالًا كَثِيْرًا.

وَ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْثِلَةِ يَظْهَرُ لَكَ أَنَّ الْوَطَنِيَّةَ صِفَةٌ فِي النَّفْسِ تَحْمِلُ الْمَرْءَ عَلٰى أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ مَا يَعُوْدُ عَلٰى وَطَنِهِ بِالْخَيْرِ.

وطنیت

۱- وہ سپاہی جو میدانِ جنگ میں اس واسطے اپنی جان قربان کرتا ہے کہ اپنے وطن کی حمایت اور اپنی قوم کی حفاظت کرے، وہ خادمان وطن میں سب سے بہتر، اور وطنیت کی صفت رکھنے میں صادق تر ہے۔

۲- وہ نوجوان جو اپنے ملک کی زبان اور ملکی صناعت کو دوسرے شہر میں پھیلا کر اپنے ملک کو مال اور شرف عطا کرتا ہے، وہ وطنی نوجوان ہے اور اس قابل ہے کہ ہم اس سے محبت رکھیں اور اس کا احترام کریں۔

۳- وہ بیگم جو اپنی اولاد کے کپڑے لئے اور گھر کی دیگر ضروریات وطنی تاجر سے خرید

ہے وہ وطنی بیگم ہے، اس لئے کہ وہ اپنے ہم قوموں کی اس امر میں امداد کرتی ہے کہ وہ آزاد زندگی بسر کرسکیں اور اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کرسکیں۔

۴ - وہ دولتمند جو اپنے شہر کے بیکاروں کو کام پر لگانے کے لئے کوئی کارخانہ یا جاہلوں کی تعلیم کے لئے کوئی مدرسہ، یا بیماروں کے معالجہ کے لئے کوئی شفاخانہ بناتا ہے، اسکو وطنی کہا جاتا ہے، اسلئے کہ اپنے فرزندان وطن کو شریفانہ زندگی بسر کرنے اور اپنے وطن کی عظیم الشان خدمت بجالانے پر مدد کرتا ہے۔

۵ - اور جو معلم اپنے فرزندان وطن کی تعلیم میں اخلاص سے کام کرتا ہے، یا ان کے لئے مفید کتابیں تصنیف کرتا ہے، اس کو وطنی کہا جاتا ہے، اسلئے کہ وہ فرزندانِ وطن کو اپنے علم سے سرفراز کرتا ہے۔

۶ - وہ کاریگر جو اپنا کام عمدگی سے طیار کرتا ہے، یہانتک کہ لوگ غیروں کی صناعت پر اس کو ترجیح دینے لگتے ہیں، وہ مرد وطنی ہے، کیونکہ وہ اپنے وطن کی شہرت بہت سے ملکوں میں پھیلاتا ہے اور اپنے ملک کو بہت سا مال بہم پہنچاتا ہے۔

ان مثالوں سے تم پر ظاہر ہوگا کہ وطنیت ایک صفت ہے نفس میں، جو مرد کو اس پر آمادہ کرتی ہے کہ ہر ایسا کام کرے جس کا فائدہ اس کے وطن پر عائد ہو۔

اَلْوَلَدُ وَاُخْتُهٗ

(۱) اَلْوَلَدُ يَلْعَبُ ۔ (۲) اَلْبِنْتُ تَضْحَكُ ۔
(۳) اَلْبِنْتُ اُخْتُ الْوَلَدِ ۔ (۴) اَلْاُخْتُ تَلْعَبُ مَعَ الْاَخِ ۔
(۵) وَ الْوَلَدُ يَفْرَحُ لِاُخْتِهٖ ۔ (۶) اَلْوَلَدُ فَوْقَ الْحَجَرِ ۔
(۷) اَلْاُخْتُ تَقِفُ جَنْبَهٗ ۔ (۸) اَلْوَلَدُ يَضْحَكُ مَعَ اُخْتِهٖ ۔

بچہ اور اس کی ماں

(۱) بچہ کھیلتا ہے۔ (۲) لڑکی ہنستی ہے۔
(۳) لڑکی بچے کی بہن ہے۔ (۴) بہن بھائی کے ساتھ کھیلتی ہے۔
(۵) اور بچہ اپنی بہن سے خوش ہوتاہے۔ (۶) بچہ گود میں ہے۔
(۷) بہن اسکے پہلو میں کھڑی ہے (۸) بچہ اپنی بہن کے ساتھ ہنستا ہے۔

اَلْخَرُوْفُ

(۱) هٰذَا خَرُوْفِي. (۲) اُنْظُرْ اِلَيْهِ يَا يُوْسُفُ!
(۳) هُوَ لَا يَنْطَحُنِيْ. (٤) اَنَا اُطْعِمُهٗ بِيَدِيْ.
(۵) هُوَ يَتْبَعُنِيْ عِنْدَ مَا اَسِيْرُ.
(٦) خَرُوْفِيْ صُوْفُهٗ اَبْيَضُ.
(۷) وَ خَرُوْفُ اَخِيْ صُوْفُهٗ اَسْمَرُ.

لیلا

(۱) یہ میرا لیلا ہے۔ (۲) یوسف! اس کو دیکھ۔
(۳) مجھ کو سینگ نہیں مارتا۔ (۴) میں اس کو اپنے ہاتھ سے کھلاتا پلاتا ہوں۔
(۵) جب میں چلتا ہوں وہ میرے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔
(۶) میرے لیلے کی اُون سفید ہے۔
(۷) اور میرے بھائی کے لیلے کی اُون بھوری ہے۔

اَلْوَلَدُ وَالْبَقَرُ

(۱) هٰذَا هُوَ الْبَقَرُ. (۲) وَ هٰذَا هُوَ الْوَلَدُ.
(۳) هٰذَا الْوَلَدُ هُوَ اَحْمَدُ. (٤) اَحْمَدُ اَحْضَرَ الْبَقَرَ.
(٥) اَلْبَقَرُ يَشْرَبُ مِنَ الْبَحْرِ. (٦) اَحْمَدُ يَنْتَظِرُ الْبَقَرَ.
(۷) اَلْبَقَرُ يَرْتَوِیْ وَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ.
(۸) اَحْمَدُ يَسُوْقُ الْبَقَرَ اَمَامَهٗ.
(۹) وَ يَرْجِعُ بِهٖ اِلَى الْحَقْلِ.
(۱۰) اَلْبَقَرُ يَحْرُثُ الْاَرْضَ وَ يَسْقِی الْحَقْلَ.

لڑکا اور بیل

(۱) یہ بیل ہے۔ (۲) اور یہ لڑکا ہے۔
(۳) یہ لڑکا احمد ہے۔ (۴) احمد بیل لایا۔
(۵) بیل سمندر سے پانی پیتا ہے (۶) احمد بیل کا انتظار کرتا ہے۔
(۷) بیل سیراب ہو کر سر اٹھا لیتا ہے۔
(۸) احمد بیل کو اپنے آگے ہانکتا ہے۔ (۹) اور اسے پھر کھیت کو لاتا ہے۔
(۱۰) بیل زمین جوتتا اور کھیت سینچتا ہے۔

٦ /

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۵۵

قواعد

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع اسی مہینے کی بیسویں تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے۔ ورنہ رسالہ، بشرط موجودگی، قیمت پر ملیگا۔

۳۔ چندہ سالانہ ۳ روپے۔ فی پرچہ ۴ آنے۔

۴۔ اشتہارات کی اُجرت کا تصفیہ منیجر سے بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیے۔

بہزل برقی پریس ریلوے روڈ۔ جالندھر شہر میں چھپ کر
محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

کتبہ: سردار محمد خوشنویس جالندھری